https://ataunnabi.blogspot.com/

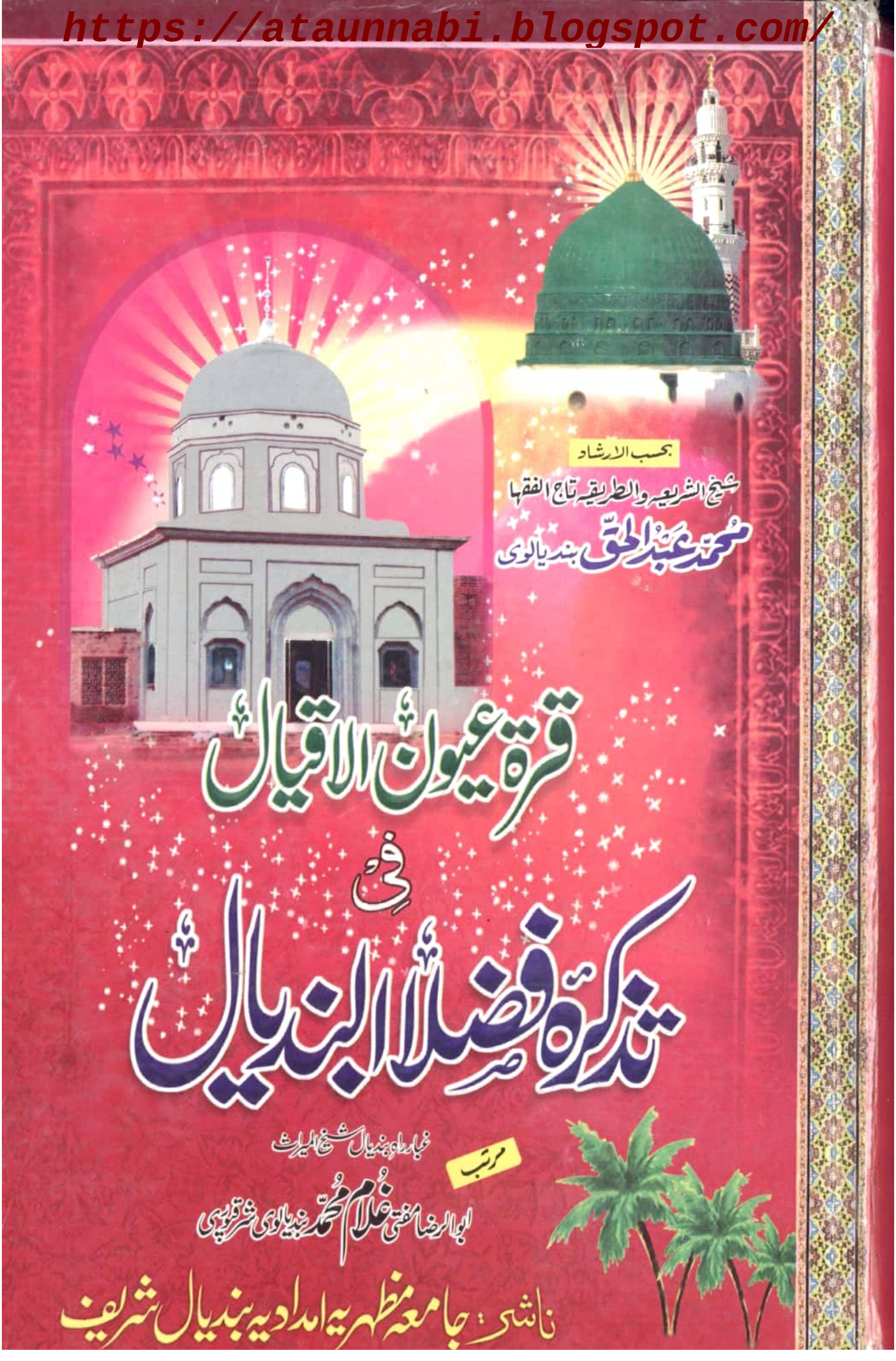

بحسب الارشاد

شیخ الشریعہ والطریقہ تاج الفقہا

محمد عبدالحق بندیالوی

قرۃ عیون الاقیال

فی

تذکرہ فضلاء البندیال

غبار راہ بندیال شیخ المیراث

مرتب

ابوالرضا مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

ناشر: جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قُرَّۃُ عُیُوْنِ الْاَقْیَال
فِیْ
تَذْکِرَۂ فُضَلَاءِ الْبَنْدِیَال

بحسب الارشاد

شیخ الشریعہ والطریقہ تاج الفقہا

محمد عبدالحق بندیالوی

مرتب

غبارِ راہِ بندیال شیخ المیراث

ابوالرضا مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

ناشر جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿العقری محفوظة بحق المرتب﴾

اسم الکتاب : قرة عیون الاقبال فی تذکرۂ فضلاء البندیال

بفیضان النظر : شیخ الشریعۃ والطریقۃ حضرت علامہ تاج الفقہاء علامہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہٗ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف

اصدار الامر : مفخر الاسلام بن محقق ابن محقق حضرت قبلہ صاحبزادہ
علامہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب زید مجدہٗ ناظم تعلیمات و ناظم اعلیٰ جامعہ
مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

تحریک : جگر گوشۂ تاج الفقہاء محب الطلباء حضرت
صاحبزادہ ڈاکٹر محمد انوار الحق بندیالوی صاحب زید مجدہٗ

بتعاون : صاحبزادہ پروفیسر جمیل احمد بندیالوی

ترتیب : شیخ المیراث ابو رضا مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری
ناظم اعلیٰ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ شیخوپورہ

کتابت : [redacted]

تصحیح : مولانا غلام حیدر صاحب متعلم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ شیخوپورہ

تاریخ الاذاعۃ : اکتوبر ۲۰۱۰ء

المذیع : جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

تعداد : ۵۰۰

السعر ~~۶۳۰~~ روپے

مراکز التقسیم : (۱) جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف تحصیل قائد آباد ضلع خوشاب
0301-16344013

(۲) مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ سکیاں سٹاپ بالمقابل نذیر سی این جی
شرقپور شریف روڈ شیخوپورہ 0333-4339521

(۳) مکتبہ رضویہ داتا دربار مارکیٹ لاہور (۴) مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ لاہور

(۵) دار القلم سرائے عالمگیر جہلم (۶) ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ مظہریہ امدادیہ کی صد سالہ تعلیمی خدمات پر ھدیہ تھنیت

امام الطائفہ استاذ الاساتذہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1910ء میں جامعہ مظہریہ امدادیہ کا سنگ بنیاد بندیال شریف تحصیل قائد آباد ضلع خوشاب میں رکھا 2010ء تک بے شمار مدرسین، محققین، مدققین، مصنفین، محدثین، شیوخ الحدیث، ریاضی دان، مناظر، فلاسفہ، ڈاکٹر اور سیاست دان تیار کیے جنہوں نے ملک وملت کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس ملکی و مذہبی خدمات پر ہم ھدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ کے سالانہ تنظیم المدارس کے امتحان میں طلباء عظام کے ممتاز مع الشرف میں کامیابی حاصل کرنے اور پاکستان بھر میں دوم پوزیشن حاصل کرنے پر سرپرست اعلیٰ تاج الفقہاء شیخ الشریعۃ والطریقۃ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب زید مجدہ اور مہتمم جناب صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور دیگر اراکین جامعہ کو مبارک باد دیتے ہیں۔

منجانب: اراکین مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ نزد شاہدرہ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحدیث نعمت

نحمدہ اللّٰہ الذی ھو السبحان والذی نزل القرآن فیہ تبیان کل شیٔ وعلیہ التکلان والصلوۃ والسلام علی حبیب الرحمن وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار

اما بعد: اللہ تعالیٰ نے بندیال شریف کی مقدس سرزمین کو مشرف ومنور کرنے کے لیے استاذ الاساتذہ فقیہ العصر فرید الدھر معدن الحقائق وکنوز الدقائق حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف کا انتظام فرمایا جس کے قدوم میمنت سے سرزمین بندیال شریف کے سنگریزے متبرک ہو گئے استاذ العلماء کی علمی، فقہی، اور روحانی مساعی جمیلہ اور جواہر ملکیہ نے غیر محصور افراد ساقلہ کو بحر معارف سے فیضیاب کر کے دنائج علم کے ساحل پر فائز کیا اور معارف اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح علم وکلام سے ضیاء وجلا بخشی لہذا اقیال کے اقوال کی معراج ایسے فقہاء اور زعماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جن کا مشی الافکار والافکار دین متین کی ترویج واشاعت ہوا کرتا ہے۔

صدی بیت چکی ہے اسی آفتاب اسلام کے تجلیات سے ہر سو شرق وغرب میں امت نبویہ کے اذہان واجنان منور ہو رہے ہیں۔

تحدیث نعمت کے لیے اگر یہ بھی کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ عالم اسلام میں جامعۃ الجامعات کی وصف سے موصوف ہو گیا ہے۔

علوم وفنون کے ارتقاع اور ارتقاء کا باعث اور ظل ناجیہ اور امت نبویہ کی ترقی اور فلاح کا موجب متدرجہ ذیل شعبہ جات ہیں۔

شعبہ اولیٰ مدرسین، شعبہ ثانیہ مصنفین، شعبہ ثالثہ محدثین، شعبہ رابعہ مبلغین، شعبہ خامسہ مفتیان دین متین

عالم اسلام کے جامعات میں جامعہ مظہریہ امدادیہ نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے سب سے زیادہ مدرسین، مصنفین، محدثین، مبلغین، اور مفتیان دین متین تیار کیے۔

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

خلاصۃ المرام حکیم مطلق کی حکمت بالغہ مقتضیہ تھی کہ اس بندۂ خاص فقیہ العصر کے علمی، فقہی، ادبی اور روحانی سلسلہ فیضان کو جاری وساری رکھا جائے لہذا اسی گلشن رشد وھدایت کی حفاظت فرمانے کے لیے بندیال شریف میں علاء الملت والدین امام المعقول والمنقول حضرت سیدنا علامہ علاء محمد بندیالوی چشتی گولڑوی نور اللہ مرقدہ الشریف اور بدر العلماء تاج الفقہاء شیخ الشریعۃ والطریقۃ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی چشتی گولڑوی زید مجدہ اور دیگر اساتذۃ الجامعۃ جیسے خاص بندوں کا انتظام فرمایا۔

انہی آسمان ایمان اتقان تکلان اور میزان کے شموس بازغہ ایوان ملاذ المعقول تحصیل الحجول کے خلوت نشینوں کے شب وروز کے عرق ریز مجاہدات سے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے فضلاء اندرون وبیرون ملک ہر سو علمی، دینی اور تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔

فالحمد ذالک حمداً کثیراً

خویدم العظم الحمیر اث العبد الضعیف

المفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِجمالی فہرست

عنوان	صفحہ
۱-مخزن العلوم معدن الفنون فرید الدھر فقیہ العصر قبلہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۷۰
۲- امام العلوم والفنون جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۸۰
۳- تاج الفقہا بدر العلماء امام العلم والحکمت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف خوشاب	۱۰۹
﴿باب الالف﴾	
۴-شان اہل سنت فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب زید مجدہٗ عربی ٹیچر	۱۳۳
۵-نزاکت اہل سنت علامہ احمد یار صاحب خطیب مصری شاہ لاہور	۱۳۵
۶-فاضل عریف استاذ العلماء حضرت علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب شیخ الجامعہ ہجویریہ لاہور	۱۳۷
۷-انیس الفضلاء علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدہٗ	۱۴۰
۸-بدر العلوم حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۲
﴿باب الباء﴾	
۹-شیخ المعقول والمنقول علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ العالی شیخ الجامعہ غوثیہ معینیہ پشاور	۱۴۴

عنوان	صفحہ
﴿باب الجیم﴾	
۱۰-استاذ القراء والفضلاء حضرت علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہٗ	۱۵۵
۱۱-مناظر الاسلام المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی صاحب صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف	۱۵۹
﴿باب الحاء﴾	
۱۲-محقق اہلسنت علامہ حبیب الرحمن صاحب مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد	۱۶۲
۱۳-خضر الفضلاء حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۶۴
﴿باب الدال﴾	
۱۴-فخر المدرسین علامہ حافظ دوست محمد صاحب صدر مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک خیر آباد (ڈھوک دھمن شریف)	۱۶۶
﴿باب السین﴾	
۱۵-فخر الفضلاء پیر طریقت علامہ سردار احمد صاحب سجادہ نشین کھر بہڑ شریف	۱۶۸
۱۶-بہار اہل سنت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب زید مجدہٗ	۱۷۲
۱۷-نزہۃ العلماء علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب زید مجدہٗ بی اے	۱۷۳
﴿باب الشین﴾	
۱۸-شجاعت الاسلام حضرت علامہ شہباز علی قادری	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
صاحب صدر مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ	
گلبرگ اے فیصل آباد _____	۱۷۴
۱۹- فخر الاسلام حضرت مولانا حافظ شیر محمد صاحب	
زید مجدہٗ _____	۱۷۶
﴿باب الصاد﴾	
۲۰- بدر المدرسین حضرت علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی	
صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ اکبریہ	
میانوالی _____	۱۷۷
﴿باب الطاء﴾	
۲۱- نجم العلماء علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب	
زید مجدہٗ فاضل عربی _____	۱۷۹
۲۲- فاضل بندیال علامہ طالب حسین حسینی سندھی	
صاحب زید مجدہ _____	۱۸۰
﴿باب الظاء﴾	
۲۳- بدر الاسلام نابغۂ عصر فرید الدھر علامہ پروفیسر	
صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی صاحب ناظم اعلیٰ	
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف _____	۱۸۲
﴿باب العین﴾	
۲۴- محسن اہل سنت حضرت علامہ عبد الخالق صاحب	
زید مجدہٗ _____	۱۹۴
۲۵- محقق العصر علامہ صاحبزادہ ابو الانوار عبد الرحمٰن حسنی	
صاحب شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف	۱۹۵
۲۶- جامع الاصول والفروع علامہ عبد الرشید قریشی	
صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی	۱۹۷
۲۷- بدیع الجمال علامہ عبد العزیز سدیدی صاحب	
زید مجدہٗ _____	۱۹۹
۲۸- امام المعقول والمنقول شیخ القرآن حضرت علامہ	
عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ زیر آباد _____	۲۰۱

عنوان	صفحہ
۲۹- خویدم عطاء المسلک والدین علامہ عبد الغفور گولڑوی	
صاحب شیخ الجامعہ ساندہ لاہور _____	۲۱۵
۳۰- رئیس المعقول والمنقول استاذ العلماء علامہ	
عطاء محمد متین صاحب زید مجدہٗ _____	۲۱۸
۳۱- فاضل الفضلاء شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلوی	
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ لاہور _____	۲۲۲
۳۲- شمس المعقول والمنقول حضرت علامہ میاں	
علی اکبر گولڑوی صاحب آستانہ عالیہ بالا شریف	
میانوالی _____	۲۲۴
﴿باب الغین﴾	
۳۳- زینت القراء علامہ قاری غلام جیلانی شاکر بندیالوی	
صاحب ایم اے عربی فاضل عربی بی ایڈ	۲۳۶
۳۴- جمال العلماء علامہ القاری الحافظ غلام ربانی	
القادری صاحب زید مجدہٗ _____	۲۳۸
۳۵- فاضل علوم اسلامیہ علامہ غلام ربانی سیالوی	
صاحب _____	۲۴۰
۳۶- محقق الاسلام مزید المصنفین شیخ الحدیث فاضل نحریر	
علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ	
شارح مسلم و بخاری _____	۲۴۲
۳۷- لطیف الاعتدال حضرت علامہ غلام رسول	
صاحب زید مجدہٗ _____	۲۵۳
۳۸- ارتیاح العلماء علامہ غلام عباس قادری	
صاحب زید مجدہٗ _____	۲۵۴
۳۹- بارع العلوم والفنون فاضل شہیر علامہ غلام محمد	
تونسوی صاحب زید مجدہٗ _____	۲۵۵
۴۰- محقق المسلک تلمیذ خاص فقیہ العصر علامہ غلام محمد	
بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ _____	۲۵۸
۴۱- نجم المدرسین فاضل ذی وقار علامہ غلام محمد اختر	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
الحسنی سابق مدرس جامعہ مظہر یہ امدادیہ	۲۶۱
۴۲- پاسبان مسلک اہل سنت علامہ غلام محمد باروی صاحب زید مجدہٗ	۲۶۳
۴۳- سند الحفاظ علامہ حافظ غلام محمد چشتی بندیالوی تونسوی صاحب زید مجدہٗ	۲۶۵
۴۴- شیخ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ناظم اعلیٰ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ سگیاں سٹاپ شرقپور شریف روڈ	۲۶۶
۴۵- جامع العلوم علامہ مفتی غلام مصطفےٰ سندھی صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ وصدر مدرس دار العلوم قادریہ نقشبندیہ شکار پور سندھ	۲۸۰
۴۶- عین المدرسین ابو الفضیاء علامہ غلام نبی جماعتی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ عطاء العلوم	۲۸۲
۴۷- فخر المشائخ علامہ پیر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی صاحب زید مجدہٗ زینت آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف	۲۸۵
﴿باب الفاء﴾	
۴۸- فرید الدہر جگر گوشہ فقیہ العصر علامہ فضل حق بندیالوی ؒ آستانہ عالیہ بندیال شریف	۲۸۷
۴۹- محب العلماء والفضلاء حضرت علامہ الحاج الحافظ فیروز دین صاحب خطیب جامع مسجد میمن کراچی	۲۹۷
﴿باب الکاف﴾	
۵۰- محب عطاء المملک والدین حضرت علامہ کمال دین صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تحصیل کھاریاں گجرات	۲۹۹
﴿باب اللام﴾	
۵۱- مبلغ الاسلام علامہ گل محمد سیالوی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا	۳۰۱
روڑ تلہ گنگ	
﴿باب المیم﴾	
۵۲- مفکر الاسلام امین الفضلاء حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ الغوثیہ الرضویہ سکھر	۳۰۳
۵۳- محب العلم حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب زید مجدہٗ	۳۰۶
۵۴- جگر گوشۂ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ محمد احسان الحق بندیالوی مدظلہ العالی	۳۰۷
۵۵- سوجاہت الطلباء علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ	۳۰۹
۵۶- جگر گوشۂ محمد فضل حق بندیالوی علامہ صاحبزادہ محمد اسد الحق بندیالوی صاحب	۳۱۱
۵۷- جگر گوشۂ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ مظہر یہ امدادیہ	۳۱۳
۵۸- فخر العلماء فاضل ذی شان علامہ محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی	۳۱۵
۵۹- محقق الامۃ علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف	۳۱۷
۶۰- فحل العلماء شیخ الحدیث فاضل یگانہ عمدۃ الاذکیا علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ العالی جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڑ سرگودھا	۳۱۹
۶۱- وحید العصر وفرید العلماء علامہ محمد اشرف نقشبندی ؒ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور	۳۲۹
۶۲- نجم الاسلام علامہ محمد اشرف بندیالوی صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور	۳۳۳
۶۳- بدر المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ محمد اصغر	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
علی سیالوی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف	۳۳۵
۶۴- محرک مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفضلاء علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجدہ	۳۳۸
۶۵- عظمت اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب زید مجدہ صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر	۳۳۹
۶۶- ضیاء العلماء علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب	۳۴۱
۶۷- انیس اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس درس وڈے میاں لاہور	۳۴۳
۶۸- بشیر اہل سنت علامہ حافظ محمد بشیر احمد صاحب شادیہ ضلع میانوالی	۳۴۵
۶۹- چشمہ شریعت وطریقت علامہ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف	۳۴۶
۷۰- جہانگیر اہل سنت علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندیالوی صاحب زید مجدہ ایم اے	۳۴۸
۷۱- نجم الفضلاء علامہ حافظ محمد حسین گولڑوی صاحب انگلینڈ	۳۵۰
۷۲- خطیب العصر حضرت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہ خطیب جامع مسجد بغدادی قائد آباد	۳۵۲
۷۳- مجاہد ملت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہ منکیرہ ضلع بھکر	۳۵۴
۷۴- وحید الفضلاء علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی باروی مدظلہ العالی شیخ الجامعہ جامعہ رضویہ انوار باہو	۳۵۵
۷۵- مجاہد اہل سنت فاضل جلیل علامہ محمد خاں صاحب مدظلہ العالی تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب	۳۵۸
۷۶- مخلص اہل سنت علامہ محمد دلنواز احمد نقشبندی صاحب زید مجدہ	۳۵۹
۷۷- محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد دین صاحب زید مجدہ سابق مدرس، جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۶۱
۷۸- مظہر المعقول والمنقول علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۳۶۳
۷۹- ضیاء اہل سنت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن گجرات	۳۷۴
۸۰- نجم العلوم والفنون علامہ محمد رفیع صاحب صدر مدرس جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۷۶
۸۱- زینت مسند تدریس علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب زید مجدہ ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر کراچی	۳۷۹
۸۲- مرجع العلماء علامہ مفتی محمد ریاض احمد قادری بندیالوی صاحب زید مجدہ رحیم یار خان	۳۸۱
۸۳- خویدم خانوادہ فقیہ العصر حضرت علامہ محمد زمان صاحب سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۸۳
۸۴- پاسبان مسلک رضا مناظر اسلام علامہ محمد سرفراز خاں قادری صاحب ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد	۳۸۵
۸۵- جامع البیان شمس الزماں علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد سعیدی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ منگھم	۳۸۸
۸۶- فاضل ملت علامہ محمد سلطان صاحب زید مجدہ مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام	۳۹۱
۸۷- سیف الاسلام علامہ محمد سیف اقبال چشتی صاحب زید مجدہ	۳۹۲
۸۸- زینت الفضلاء علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی زید مجدہ	۳۹۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
۸۹- کریم الفضلاء حضرت علامہ محمد شریف حسنی صاحب خطیب جامع مسجد مبارک کراچی	۳۹۶
۹۰- قمر الفضلاء علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب خطیب یو-کے	۳۹۸
۹۱- شیخ الصرف والنحو علامہ محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ شیخ الجامعہ شاہوالہ شریف	۴۰۱
۹۲- مخدوم اہل سنت علامہ حافظ محمد شاہنواز سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۴۰۳
۹۳- ناصر الدین علامہ قاری محمد صفدر اعوان صاحب زید مجدہ خطیب راولپنڈی	۴۰۴
۹۴- بدر المعلمین حضرت علامہ مفتی محمد حبیب ارشد صاحب شیخ الجامعہ الاسلامیہ تھون سرائے عالمگیر	۴۰۶
۹۵- حامی الاسلام حضرت علامہ محمد عباس صاحب	۴۰۸
۹۶- بحر العلوم شرف اہل سنت علامہ محمد عبد الحلیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۴۰۹
۹۷- فاضل شہیر کنز العلماء علامہ محمد عبد الرشید تونسوی صاحب زید مجدہ شیخ الجامعہ سرگودھا	۴۱۶
۹۸- انیس اہل سنت فاضل جلیل خطیب الاسلام علامہ محمد عبد الواحد صاحب زید مجدہ	۴۱۸
۹۹- شوکت الاسلام علامہ حافظ محمد فاروق بندیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر گجرات	۴۲۰
۱۰۰- فاضل جلیل وقایۃ الاسلام علامہ حافظ محمد فرمان صاحب زید مجدہ	۴۲۲
۱۰۱- نصرۃ اہل سنت صیانۃ الدین علامہ محمد لقمان صاحب زید مجدہ مدرس جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر	۴۲۳
۱۰۲- بدر المدرسین لمعۃ الفضلاء علامہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی صاحب شیخ الحدیث جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۴۲۴
۱۰۳- مشتاق العلوم علامہ فاضل شہیر الحافظ القاری محمد مشتاق بندیالوی صاحب زید مجدہ ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کمر مثانی	۴۲۶
۱۰۴- مفتاح الاسلام فاضل نوجوان علامہ محمد مظفر الدین صاحب زید مجدہ مدرس جامعہ حقانیہ رضویہ قائد آباد	۴۲۸
۱۰۵- مخزن الفضلاء [illegible] محمد مظہر الحق بندیالوی صاحب [illegible] مدرس جامعہ مظہریہ [illegible]	۴۳۱
۱۰۶- شیخ الاسلام علامہ محمد مسعود احمد چشتی قادری صاحب زید مجدہ سابق خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور	۴۳۵
۱۰۷- فاضل جلیل ترجمان اہل سنت علامہ محمد ناظر سیالوی صاحب زید مجدہ خطیب مسجد الفلاح کراچی	۴۴۱
۱۰۸- قاطع البدعت علامہ مفتی محمد یار سیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ	۴۴۳
۱۰۹- توقیر الفضلاء علامہ مفتی محمد یعقوب ہزاروی صاحب صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی	۴۴۵

باب النون

عنوان	صفحہ
۱۱۰- نجابت الاسلام علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی صاحب ایم اے	۴۴۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ
مقدمہ از پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی	
فاضل درس نظامی فاضل السنہ شرقیہ ایم اے علوم اسلامیہ (گولڈ میڈلسٹ) ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد خوشاب	۳۳
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کا سنگ بنیاد	۳۷
فقیہ العصر علم و معرفت کا بحر بے کراں	۳۸
جامعہ کے چند مخلص معاونین	۴۱
الاھداء	۴۴
الکلمۃ الاولیٰ	۴۶
اعتراف حقیقت	۴۷
تحدیث نعمت	۴۷
عالم اسلام کے جامعات کا منفرد اور جامع الصفات جامعہ	۴۸
الخاصۃ الاولیٰ	۴۸
الخاصۃ الثانیہ	۴۸
الخاصۃ الثالثہ	۴۸
الخاصۃ الرابعہ	۴۸
اقول	۴۹
القول الفیصل	۵۰
راقم الحروف کا وجدانی موقف	۵۰
القضایا الملھمہ	۵۱
جامعہ مظہریہ امدادیہ کی چند اہم شاخیں	۵۳
شعبہ درس نظامی کے اساتذہ	۵۳

عنوان	صفحہ
جامعہ مظہر الاسلام قائد آباد	۵۴
اساتذہ کرام	۵۴
جامع مسجد قبا	۵۵
فضلاء بندیال کی خدمت میں درخواست	۵۶
(۱) وجود خارجی	۵۶
(۲) وجود ذہنی	۵۶
بالفاظ دیگر	۵۶
(۳) وجود عبارتی	۵۶
بالفاظ دیگر	۵۷
(۴) وجود کتابی	۵۷
بالفاظ دیگر	۵۷
قضیہ معقولہ	۵۷
قضیہ ملفوظہ	۵۷
خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورت میں	۵۷
النوع الاول الوجود الخارجی	۵۷
النوع الثانی الوجود الذھنی	۵۸
النوع الثالث الوجود العبارتی	۵۸
النوع الرابع الوجود الکتابی	۵۸
مخزن العلوم معدن الفنون فرید الدھر فقیہ العصر قبلہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۶۰
گلہائے عقیدت	۶۰
آسمان علم و حکمت کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع	۶۱
ایوان خلوت کے مکین	۶۱
ولادت باعث سعادت	۶۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
تاریخ ولادت کا اجمالی پہلو	۶۲
تحصیل علم کا فقید المثال مرحلہ	۶۳
عروج ریاضت کا انفرادی پہلو	۶۳
زیور اکسار سے آراستہ شخصیت	۶۳
محبت علم کا وحیدانہ پہلو	۶۴
آسمان علم کا شمس بازغہ	۶۴
گلبن ذکاوت کے پھول	۶۵
شاہراہ علم کے انتھک شہسوار	۶۵
تعلیم کی جستجو کا وحیدانہ طرز عمل	۶۵
بوسیدہ گدڑی میں ملبوس علم وحکمت کا آفتاب مہتاب	۶۶
تاجدار بریلی شریف کی زیارت	۶۶
کتب طریقت کی جستجو	۶۶
بے مثل قناعت کا عملی دستور	۶۷
مرشد فقیہ العصر کا وصال	۶۷
ارض بندیال پر علم وعرفان کی بارش	۶۸
فن مناظرہ میں ید طولی	۶۸
حکیم الامت کا مبہوت ہونا	۶۸
مولوی اشرف علی کی علمی قابلیت	۶۹
فقیہ العصر کا تبحر علمی	۶۹
مولوی حسین علی کا فرار	۶۹
مبحث علم غیب میں تبحر علمی	۷۰
مولوی غلام یٰسین واں بھچروی کے شبہات کے جوابات شافیہ	۷۰
شیخ القرآن مولوی غلام خاں کی علمی قابلیت	۷۱
فقیہ العصر کا اہل سنت پر احسان	۷۲
قابل رشک ذکاوت کا عملی دستور	۷۲
تردید شرک بحوالہ منطق	۷۳
تحقیق المرام	۷۳

عنوان	صفحہ
اقول	۷۴
قائلین شرک کے تابوت میں آخری میخ	۷۴
قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مکالمہ	۷۴
تحریک پاکستان میں منفرد کردار	۷۵
آفتاب علم وحکمت کا آنکھوں سے اوجھل ہونا	۷۵
مزار پرانوار	۷۶
حلیہ مبارکہ کی منفرد کیفیت	۷۶
اخلاق حمیدہ اور محاسن وحیدہ کا طرز عمل	۷۶
قابل رشک معمولات کا حسین تناظر	۷۶
فقیہ العصر استاذ العلماء کی نرینہ اولاد	۷۷
کرامات	۷۷
فقیہ العصر کی بادلوں پر حکومت	۷۸
قبلہ فقیہ العصر کی یادگار جامعہ مظہریہ امدادیہ	۷۹
امام المدرسین جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۸۰
اسم گرامی وشجرۂ نسب	۸۰
تاریخ ولادت	۸۰
ابتدائی تعلیم کی تعارفی نوعیت	۸۰
علم ریاضی میں وحیدانہ ملکہ	۸۰
ملک اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ دینی	۸۰
مولانا علی محمد برادر مکرم محقق العرب والعجم	۸۱
زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات	۸۱
متعدد جامعات میں دینی تعلیم کے مراحل	۸۱
جامعہ اولی	۸۱
جامعہ ثانیہ	۸۱
فقیہ العصر امام العلم والحکمت حضرت قبلہ علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایام بیماری اور حضرت علامہ عطا محمد	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
کی خدمت گزاری	۸۲
جامعہ ثالثہ	۸۲
محبت استاذ میں وحیدانہ کردار	۸۲
تحدیث نعمت	۸۳
علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت درحقیقت بندیال کی	
ہی عظمت ہے	۸۳
قابل رشک ذہانت اور فطانت	۸۳
جامعہ رابعہ	۸۳
جامعہ خامسہ	۸۳
جامعہ سادسہ	۸۴
فرائض تدریس	۸۴
مقامات تدریس	۸۴
المقام الاول	۸۴
المقام الثانی	۸۴
المقام الثالث	۸۵
المقام الرابع	۸۵
المقام الخامس	۸۵
المقام السادس	۸۵
المقام السابع	۸۵
علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا وقار بندیال ہی کا وقار ہے	۸۵
المقام الثامن	۸۶
المقام التاسع	۸۶
مقام العاشر	۸۶
المقام الحادی عشر	۸۶
فن الحدیث والفقہ	۸۷
یت میں منفرد	۸۷
تاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی کی نظر میں	۸۷
ہ فنی عظمت	۸۷

عنوان	صفحہ
سادگی میں انفرادیت	۸۸
استغناء نفس کی انفرادی نوعیت	۸۹
بیعت اور مرشد گرامی سے عقیدت اور محبت	
میں انفرادیت	۹۱
شیخ سے والہانہ محبت کا حسین تناظر	۹۱
سفر بغداد شریف	۹۲
درس وتدریس سے والہانہ محبت	۹۲
امام المدرسین کا فوٹو کے بارے میں نظریہ	۹۲
مرشد گرامی کی شفقت اور محبت	۹۳
آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب	۹۳
انداز تدریس کے طرق مختلفہ کی تعارفی نوعیت	۹۶
النوع الاول	۹۶
النوع الثانی	۹۶
دعوت فکر	۹۷
النوع الثالث	۹۷
النوع الرابع	۹۷
النوع الخامس	۹۷
راقم کا ذاتی تجربہ	۹۷
طریقہ تدریس میں انفرادیت	۹۸
عبارت سننے کا وحیدانہ طرز عمل	۹۸
تدریس میں بے مثل دیانت داری	۹۸
وصف وحیدہ کی تعارفی نوعیت	۹۸
عام انداز تدریس اور فاضل بندیالوی کی تدریس میں	
تقابلی جائزہ	۹۹
مطول کے سبق کا طریقہ تدریس	۹۹
امام المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا	
انداز تدریس	۹۹
غرض شارح	۱۰۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
التناقض اول	۱۰۰
التناقض الثانی	۱۰۰
فاضل بندیال علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مدرسین کے طریقۂ تدریس میں فرق	۱۰۱
استاذ الفضلاء فاضل بندیال کے ملفوظات شریفہ	۱۰۱
الملفوظ الاول	۱۰۱
الملفوظ الثانی	۱۰۱
الملفوظ الثالث	۱۰۲
الملفوظ الرابع	۱۰۲
الملفوظ الخامس	۱۰۲
الملفوظ السادس	۱۰۲
الملفوظ السابع	۱۰۲
الملفوظ الثامن	۱۰۲
الملفوظ التاسع	۱۰۳
الملفوظ العاشر	۱۰۳
الملفوظ الحادی عشر	۱۰۳
الملفوظ الثانی عشر	۱۰۳
الملفوظ الثالث عشر	۱۰۳
علمی گلدستے	۱۰۴
الانہار بحر العطاء	۱۰۴
وصال فاضل بندیال نور اللہ مرقدہ	۱۰۷
تاریخ وصال	۱۰۷
تاج الفقہاء وبدر العلماء امام العلم والحکمت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زیدہ مجدہٗ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف	۱۰۹
تاریخ پیدائش اور مسکن	۱۰۹
حلیہ مبارک	۱۰۹
شجرۂ نسب	۱۰۹

عنوان	صفحہ
شرافت خاندانی کا اجمالی پہلو	۱۰۹
تعلیم وتربیت کا منفرد طرز عمل	۱۰۹
ابتدائی کتب فارسیہ	۱۱۰
قابل رشک محبت کا عملی دستور	۱۱۰
والہانہ محبت کا اجمالی پہلو	۱۱۰
حضرت فقیہ العصر کی آخری دعا کی تعارفی نوعیت	۱۱۱
تکمیل علم کے لئے اسباب وصیہ	۱۱۱
انکشاف حقیقت کا اجمالی پہلو	۱۱۲
اساتذۂ کرام	۱۱۳
فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۳
علامہ محمد سعید صاحب ثمن ملتان والے	۱۱۳
علامہ علی محمد صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ برادر زادہ	۱۱۳
علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی	۱۱۳
علامہ عبدالغفور صاحب آف حفیظ بانڈی ضلع ہزارہ	۱۱۴
استاذ العرب والعجم شیخ المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴
سماع	۱۱۵
حضرت علامہ نور محمد صاحب ملوانی ضلع اٹک	۱۱۵
حضرت علامہ محمد دین صاحب بدھووالے (اٹک)	۱۱۵
شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۶
دستار فضیلت	۱۱۶
تدریس میں خداداد ملکہ	۱۱۷
تدریس کا تقابلی جائزہ	۱۱۷
ازالۃ الشبہ	۱۱۸
راقم الحروف کا ناقدانہ تبصرہ	۱۱۸
میدان مناظرہ کے شہسوار	۱۱۹
مولوی غلام حسین فاضل دیوبند سے مناظرہ	۱۱۹
علم معقول میں مہارت	۱۲۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
تحریک پاکستان میں حصہ	۱۲۲
بیعت وخلافت	۱۲۴
امتیازی شان	۱۲۵
شادی	۱۲۵
علمائے کرام ومشائخ عظام سے ملاقاتیں اور تاثرات	
شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی	۱۲۶
حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی سجادہ نشین	
تونسہ شریف	۱۲۷
سید الاصفیاء خواجہ حافظ سدید الدین سجادہ نشین	
آستانہ عالیہ تونسہ شریف	۱۲۷
حضرت خواجہ سدید الدین سجادہ نشین مروالہ شریف	
کی بندیال شریف تشریف آوری	۱۲۷
قطب دوران سید الاتقیا خواجہ احمد دین مکھڈوی	
سجادہ نشین مکھڈ شریف	۱۲۷
سید الاتقیاء حضرت خواجہ میاں مظفر علی آف چاہ میانہ	
میانوالی سے ملاقات	۱۲۸
حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو	
ملاقات	۱۲۹
حضرت خواجہ خان محمد سجادہ نشین تونسہ شریف	۱۲۹
حضرت بابا جی عبدالغفور نقشبندی آستانہ عالیہ	
دریا شریف (اٹک) سے ملاقات	۱۲۹
سند الاتقیا میاں سلطان اکبر بالا شریف ضلع میانوالی	
حضرت علامہ مولانا اکبر علی چشتی صاحب میانوالی	۱۳۰
زینت الاولیاء میاں محمد عبداللہ صاحب سجادہ نشین	
میرا شریف	۱۳۰
محدث اعظم حضرت علامہ سردار احمد قادری صاحب	
فیصل آباد	۱۳۰
مفتی اعظم پاکستان علامہ سید احمد لاہور	۱۳۰
تاج العلماء کا فقہی مقام	۱۳۱
استقراء اور تمثیل میں خداداد ملکہ	۱۳۱
اخلاص ومحبت کا منفرد پہلو	۱۳۱
غایۃ التحقیق والتوفیق کی تعارفی نوعیت	۱۳۱
آسمان تحقیق وتدقیق کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع	۱۳۱
﴿باب الالف﴾	
شان اہلسنت فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب	
زید مجدہٗ عربی ٹیچر	۱۳۳
اعلیٰ تعلیم	۱۳۳
دورۂ تفسیر	۱۳۳
دورۂ حدیث	۱۳۳
سلسلۂ بیعت	۱۳۳
دینی اور مذہبی خدمات	۱۳۳
عصری تعلیم کی خدمات	۱۳۳
نزاکت اہل سنت فاضل ذی شان حضرت علامہ	
احمد یار صاحب خطیب مصری شاہ لاہور	۱۳۵
ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۳۵
عصری تعلیم	۱۳۵
شمس العلوم جامعہ رضویہ	۱۳۵
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۳۵
فاضل عریف استاذ العلماء علامہ اقبال مہر علی مصطفوی	
صاحب شیخ الجامعہ ہجویریہ لاہور	۱۳۷
تاریخ پیدائش ومسکن	۱۳۷
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۱۳۷
ہم سبق علماء	۱۳۸
بندیال واپسی	۱۳۸
سند فراغت	۱۳۸
تدریسی خدمات	۱۳۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
امتیازی خصوصیت	۱۳۹
اساتذہ	۱۳۹
خاندانی پس منظر	۱۳۹
دینی اور سیاسی خدمات	۱۳۹
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۱۳۹
بیعت	۱۳۹
تصانیف	۱۳۹
انیس الفضلاء علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدہٗ	۱۴۰
بسم اللہ وابتدائی تعلیم	۱۴۰
دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام	۱۴۰
جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں	۱۴۰
جامعہ نعمانیہ لیہ	۱۴۱
اعلیٰ تعلیم	۱۴۱
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۴۱
تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو	۱۴۱
جامعہ ضیاء شمس الاسلام	۱۴۱
جامعہ محمدی شریف	۱۴۱
خطابت	۱۴۱
بدرالعلوم حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا	
صاحب مدظلہ	۱۴۲
سلسلۂ بیعت	۱۴۲
تصانیف	۱۴۳
وفات	۱۴۳
نماز جنازہ	۱۴۳
مدفن	۱۴۳
﴿باب الباء﴾	
شیخ المعقول والمنقول علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ العالی شیخ الجامعہ غوثیہ معینیہ پشاور	۱۴۴

عنوان	صفحہ
شجرۂ نسب	۱۴۴
مسکن کا تعارفی پہلو	۱۴۴
سن پیدائش اور علاقائی ماحول کی صورت نوعیہ	۱۴۴
خاندانی شرافت کا عملی دستور	۱۴۵
عنفوان شباب کی منفرد شجاعت	۱۴۵
علوم اسلامیہ کے آغاز سفر کے اسباب ملیحہ کا ناقدانہ جائزہ	۱۴۶
تعلیم کا دوسرا سال	۱۴۶
ہم سبق رفقاء	۱۴۶
دورۂ قرآن	۱۴۷
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۴۸
ہم سبق فضلاء	۱۴۸
دورۂ حدیث شریف	۱۴۸
تنظیم المدارس کے امتحان میں اول پوزیشن	۱۴۹
تدریسی خدمات	۱۴۹
جامعہ عباسیہ بہاولپور	۱۵۰
فصوص الحکم شریف	۱۵۰
جامعہ غوثیہ سکھر	۱۵۱
سنگ بنیاد جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور	۱۵۱
خلاصۃ الحیات	۵۳
﴿باب الجیم﴾	
استاذ القراء والفضلاء حضرت علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہٗ	۱۵۵
عصری تعلیم	۱۵۵
حفظ القرآن	۱۵۵
ابتدائی کتب فارسیہ	۱۵۵
جامعہ حنفیہ فریدیہ	۱۵۶
منڈی عارف والا	۱۵۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
حویلی لکھاں	۱۵۶
منچن آباد ضلع بہاولنگر	۱۵۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۵۷
آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ	۱۵۷
جامعہ قادریہ فیصل آباد	۱۵۷
دورۂ حدیث	۱۵۷
تجوید و قرأت	۱۵۸
سلسلۂ بیعت	۱۵۸
ہم درس فضلاء	۱۵۸
تلامذہ	۱۵۸
مناظر الاسلام المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی صاحب صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف	۱۵۹
تاریخ پیدائش	۱۵۹
ابتدائی تعلیم	۱۵۹
اعلیٰ تعلیم	۱۵۹
تدریس اور خطابت	۱۶۰
بیعت	۱۶۰
دینی اور سیاسی خدمات	۱۶۰
فن مناظرہ میں ید طولیٰ	۱۶۰
مناظرہ	۱۶۰
مجادلہ	۱۶۰
مکابرہ	۱۶۱
مجادلہ اور مکابرہ میں فرق	۱۶۱
﴿باب الحاء﴾	
محقق اہل سنت علامہ حبیب الرحمن صاحب مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد	۱۶۲
تلامذہ	۱۶۳
بیعت	۱۶۳
نصرۃ الفضلاء حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۶۴
ابتدائی تعلیم و بسم اللہ شریف	۱۶۴
تلامذہ	۱۶۴
بیعت	۱۶۵
منصب تدریس	۱۶۵
دینی مذہبی خدمات	۱۶۵
﴿باب الدال﴾	
فخر المدرسین حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب صدر مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن شریف	۱۶۶
اعلیٰ تعلیم	۱۶۶
منصب وحیدانہ	۱۶۷
تلامذہ	۱۶۷
سلسلۂ بیعت	۱۶۷
زمانہ طالب علمی	۱۶۷
﴿باب السین﴾	
فخر الفضلاء پیر طریقت علامہ سردار احمد صاحب سجادہ نشین کھرپڑ شریف	۱۶۸
فضیلت اور شرافت کا منفرد پہلو	۱۶۹
النوع الاول	۱۶۹
النوع الثانی	۱۶۹
النوع الثالث	۱۶۹
عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۶۹
جامعہ قادریہ	۱۶۹
جامعہ ہری پور	۱۷۰
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۷۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
خدمت میں عظمت	۱۷۰
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۱۷۱
خلافت و بیعت	۱۷۱
شریعت اور طریقت کی پاسبانی	۱۷۱
آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف کا طریق منفرد	۱۷۱
بہار اہلسنت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب	
زید مجدہٗ	۱۷۲
ابتدائی تعلیم	۱۷۲
اعلیٰ تعلیم	۱۷۲
بیعت	۱۷۲
دینی مذہبی خدمات	۱۷۲
نزہۃ العلماء علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب	
زید مجدہٗ	۱۷۳
ابتدائی تعلیم	۱۷۳
اعلیٰ تعلیم	۱۷۳
بیعت	۱۷۳
خاندانی پس منظر	۱۷۳
عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۷۳
﴿باب الشین﴾	
شجاعت الاسلام حضرت علامہ شہباز علی قادری	
صاحب صدر مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے	
فیصل آباد	۱۷۴
تلامذہ	۱۷۵
فتح الاسلام علامہ مولانا حافظ شیر محمد صاحب زید مجدہٗ	۱۷۶
بیعت	۱۷۶
﴿باب الصاد﴾	
بدر المدرسین علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی صاحب	
زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ اکبریہ میانوالی	۱۷۷

عنوان	صفحہ
ابتدائی تعلیم	۱۷۷
تلامذہ	۱۷۸
تصانیف	۱۷۸
خاندانی پس منظر	۱۷۸
سلسلۂ بیعت	۱۷۸
دینی، مذہبی اور سیاسی خدمات	۱۷۸
﴿باب الطاء﴾	
نجم العلماء علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب	
زید مجدہٗ فاضل عربی	۱۷۹
ابتدائی تعلیم	۱۷۹
عصری تعلیم	۱۷۹
جامعہ بندیال میں داخلہ	۱۷۹
فاضل بندیال علامہ طالب حسین حسینی سندھی صاحب	
زید مجدہٗ	۱۸۰
خصوصیت	۱۸۰
بیعت	۱۸۱
منصب تدریس	۱۸۱
خاندانی پس منظر	۱۸۱
﴿باب الظاء﴾	
بدر الاسلام نابغۂ عصر فرید الدھر علامہ پروفیسر صاحبزادہ	
ظفر الحق بندیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ	
امدادیہ بندیال شریف	۱۸۲
شجرۂ نسب	۱۸۲
مولد و مسکن	۱۸۲
عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۸۲
ایف ایس سی	۱۸۳
بی اے	۱۸۳
اقول	۱۸۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
ایم اے اسلامیات	۱۸۳
فاضل عربی	۱۸۳
علوم اسلامیہ کی افتتاحی نوعیت	۱۸۳
ذوی الاحتشام اساتذۂ کرام	۱۸۴
امام المعقول والمنقول علامہ عطا محمد بندیالوی	۱۸۴
جامع المعقول والمنقول تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب	۱۸۴
فاضل ذی شان علامہ محمد یوسف شاہ صاحب زید مجدہٗ	۱۸۴
علامہ شرف الدین صاحب وادی سون مکان شریف	۱۸۵
استاذ الفضلاء مفتی محمد طیب ارشد صاحب	
فاضل بندیال	۱۸۵
محقق العصر علامہ عطا محمد متین صاحب	۱۸۵
دورۂ حدیث	۱۸۵
علوم عصریہ کا شاہین	۱۸۵
خداداد ذکاوت وفطانت	۱۸۵
علم توقیت	۱۸۶
تنظیم المدارس درجہ عالیہ کا امتحان	۱۸۶
فن مناظرہ میں مہارت تامہ	۱۸۶
علم تجوید	۱۸۶
بیعت	۱۸۶
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ کے نظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ	۱۸۶
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ	۱۸۶
علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب	۱۸۷
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ	۱۸۷
فصیح اللسان بلیغ البیان پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب	۱۸۷
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ	۱۸۷
علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی	۱۸۷

عنوان	صفحہ
ڈاکٹر خالد محمود	۱۸۷
پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی	۱۸۸
ڈاکٹر خالد محمود	۱۸۸
ڈاکٹر خالد محمود کی قابلیت کا تعارفی پہلو	۱۸۸
النقش الاول	۱۸۸
اقول	۱۸۸
قضیہ ملفوظ مذکورہ کی شرعی حیثیت	۱۸۸
بارگاہ رسالت کی توہین کا مدار کسی غرض پر موقوف نہیں ہے	۱۸۸
صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ہے	۱۸۹
توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے	۱۸۹
تنقیح المقال	۱۸۹
صریح توہین کا مدار عرف پر ہے	۱۹۰
ڈاکٹر خالد محمود کے موقف کا علمی دستور	۱۹۰
ڈاکٹر خالد محمود کا مفسرین کی تفسیر سے تحقیر وتحقیر کی تدبیر کا انجام	۱۹۱
خالد محمود کی تحقیق کا اجمالی تعارف	۱۹۱
محقق اہل سنت قبلہ صاحبزادہ کا موقف	۱۹۱
تصانیف	۱۹۲
اشتہارات	۱۹۲
زیر طبع تصانیف	۱۹۲
خطابت	۱۹۲
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے سفر طویل	۱۹۳
داتا صاحب کے عرس پر خصوصی خطاب	۱۹۳
﴿باب العین﴾	
محسن اہل سنت حضرت علامہ مولانا عبدالخالق صاحب زید مجدہٗ	۱۹۴
بسم اللہ وابتدائی تعلیم	۱۹۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
اعلیٰ تعلیم	۱۹۴
بیعت	۱۹۴
دینی مذہبی خدمات	۱۹۴
محقق العصر علامہ صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمٰن حسنی	
صاحب شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ	۱۹۵
ابتدائی تعلیم	۱۹۵
جامعہ شاہوالہ شریف	۱۹۵
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۹۶
دورۂ حدیث شریف	۱۹۶
بیعت	۱۹۶
جامع الاصول والفروع علامہ عبدالرشید قریشی صاحب	
زید مجدہٗ مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی	۱۹۷
ابتدائی تعلیم	۱۹۷
جامعہ شاہوالہ شریف	۱۹۷
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۹۷
جامعہ رحمانیہ ہری پور	۱۹۸
سلسلۂ بیعت	۱۹۸
سند حدیث	۱۹۸
خطابت	۱۹۸
تدریسی خدمات	۱۹۸
بدیع الجمال فاضل ذی شان علامہ عبدالعزیز سدیدی	
صاحب زید مجدہٗ	۱۹۹
ابتدائی تعلیم	۱۹۹
اعلیٰ تعلیم	۱۹۹
اساتذہ	۱۹۹
بیعت	۲۰۰
امام المعقول والمنقول شیخ القرآن حضرت علامہ	
عبدالغفور ہزاروی	۲۰۱

عنوان	صفحہ
تاریخ ولادت	۲۰۱
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۲۰۱
حسن ابدال	۲۰۱
جامعہ انہی	۲۰۱
بیعت	۲۰۲
دستار بندی	۲۰۲
بریلی شریف میں تدریسی فرائض	۲۰۲
ازدواجی زندگی	۲۰۲
تدریس وخطابت	۲۰۲
ملکی ہمدردی کی منفرد نوعیت	۲۰۲
التصنیف الاول کا تعارفی پہلو	۲۰۳
والد گرامی کا انتقال	۲۰۳
عرس صاحب لولاک کی تقریب	۲۰۳
بیت اللہ کی زیارت	۲۰۳
قرارداد پاکستان میں تاریخی کردار	۲۰۴
دوسری بار حج بیت اللہ کی زیارت	۲۰۴
عطاء اللہ شاہ بخاری اور جامع العلوم شیخ القرآن کی	
تقریر کا تقابلی جائزہ	۲۰۴
عظیم الشان جلوس کی قیادت	۲۰۴
اہلیہ محترمہ کا انتقال	۲۰۵
اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخی خطاب	۲۰۵
قیام پاکستان میں وحیدانہ کردار	۲۰۶
مہاجرین کے ساتھ تعاون	۲۰۶
محدث اعظم پاکستان سے وفاداری	۲۰۶
جہاد کشمیر میں تاریخی کردار	۲۰۶
جمعیت علمائے پاکستان سے تعاون	۲۰۶
حضرت خواجہ گوہر الدین کا وصال	۲۰۷
تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار	۲۰۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
تمام مکاتب فکر علماء کی صدارت	۲۰۷
تحریک ختم نبوت میں بے مثل شجاعت	۲۰۷
خلافت واجازت	۲۰۸
دورہ تفسیر القرآن کا افتتاح	۲۰۸
تیسری بار بیت اللہ کی زیارت	۲۰۹
تاریخی جلوس کی قیادت اور اختتام پر خطاب لاجواب	۲۰۹
تقریر میں عقدہ کشائی کا ملکہ	۲۱۰
تواضع اور انکساری	۲۱۰
طرز تخاطب میں انفرادیت	۲۱۱
سحر بیان کی اجمالی نوعیت	۲۱۱
شیخ القرآن کا انتقال پُر ملال	۲۱۳
"ماہتاب دین وملت اٹھ گیا"	۲۱۴
خویدم عطاء الملت والدین علامہ عبدالغفور گولڑوی صاحب خطیب اعظم ساندہ لاہور	۲۱۵
دورۂ حدیث شریف	۲۱۵
بیعت	۲۱۶
محبت اور خدمت کا اجمالی پہلو	۲۱۶
خدمت سے حصول عظمت کا عملی دستور	۲۱۶
محبت کی تعارفی نوعیت	۲۱۷
رئیس المعقول والمنقول استاذ العلماء علامہ عطا محمد متین صاحب زید مجدہٗ	۲۱۸
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۲۱۸
خصوصیت	۲۱۸
عقیدت ومحبت کا اجمالی پہلو	۲۱۹
عقیدت ومحبت کے پھول	۲۱۹
دورۂ حدیث شریف	۲۱۹
تدریسی خدمات	۲۱۹
جامعہ نظامیہ رضویہ	۲۱۹
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۲۱۹
جامعہ خواجہ آباد شریف	۲۱۹
جامعہ امینیہ فیصل آباد	۲۲۰
ترگ شریف	۲۲۰
ٹبہ شریف	۲۲۰
جامعہ بندیال شریف	۲۲۰
تلامذہ	۲۲۰
خاصۃ الخاصہ	۲۲۱
فاضل الفضلاء شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلوی شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ لاہور	۲۲۲
مسمی میں طرز انفرادیت	۲۲۲
لقب	۲۲۲
شجرۂ نسب	۲۲۲
تاریخ پیدائش	۲۲۲
خاندان کی تعارفی تصویر	۲۲۲
ہجرت	۲۲۳
گوجرانوالہ	۲۲۳
غم وحزن کی آندھیاں	۲۲۳
ابتدائی تعلیم	۲۲۳
سکول میں داخلہ	۲۲۳
جانور چرانے کا کام	۲۲۳
فیصل آباد میں	۲۲۴
حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت	۲۲۴
بیعت	۲۲۴
حضرت محدث اعظم کی زیارت اور جذبہ دینی تعلیم	۲۲۴
جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلہ	۲۲۴
مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ	۲۲۵
جذبۂ اسلاف کی تصویر	۲۲۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
حیات اسلاف کی یادگار کا تعارفی پہلو	۲۲۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ	۲۲۷
جامعہ بندیال شریف کی علمی وجاہت	۲۲۸
فخر الاماثل حضرت علامہ سلطان محمود سے شرف تلمذ	۲۲۸
دورۂ حدیث	۲۲۸
اساتذہ	۲۲۹
تلامذہ	۲۲۹
تصانیف	۲۳۳
شمس المعقول والمنقول حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی صاحب آستانہ عالیہ بالا شریف میانوالی	۲۳۴
انفرادی عظمت	۲۳۴
تحصیل علم	۲۳۴
بیعت اور خلافت	۲۳۴
اولاد	۲۳۵
انتقال پر ملال	۲۳۵
﴿باب الغین﴾	
زینت القراء علامہ قاری غلام جیلانی شاکر بندیالوی	
صاحب ایم-اے عربی فاضل عربی بی ایڈ	۲۳۶
تعلیمی قابلیت	۲۳۶
بسم اللہ وابتدائی تعلیم	۲۳۶
اعلیٰ تعلیم	۲۳۶
اساتذۂ کرام	۲۳۶
بیعت	۲۳۷
خاندانی پس منظر	۲۳۷
دینی مذہبی اور سیاسی خدمات	۲۳۷
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۲۳۷
جمال العلماء علامہ القاری الحافظ غلام ربانی القادری صاحب زید مجدہٗ	۲۳۸

عنوان	صفحہ
ابتدائی تعلیم	۲۳۸
اعلیٰ تعلیم	۲۳۸
بیعت	۲۳۸
خاندانی پس منظر	۲۳۹
دینی اور مذہبی خدمات	۲۳۹
فاضل علوم اسلامیہ علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب	۲۴۰
ابتدائی تعلیم	۲۴۰
اعلیٰ تعلیم	۲۴۰
اساتذہ	۲۴۱
سلسلۂ بیعت	۲۴۱
محقق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث فاضل نحریر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ شارح مسلم و بخاری	۲۴۲
خاندانی پس منظر	۲۴۲
ابتداء علم کا تعارفی پہلو	۲۴۲
جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں میں داخلہ	۲۴۳
جذبہ علم کا وجیدانہ اسلوب	۲۴۳
اساتذہ ذی وقار	۲۴۴
مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۲۴۴
شرف بیعت	۲۴۴
مسند تدریس کا افتتاحی عنوان	۲۴۴
فن مناظرہ میں ید طولیٰ	۲۴۵
جامعہ نعیمیہ کراچی میں تشریف آوری	۲۴۵
اسلوب تدریس کا منفرد پہلو	۲۴۶
ہمہ جہت شخصیت کا تعارفی پہلو	۲۴۶
آسمان تحقیق وتدقیق کے آفتاب مہتاب	۲۴۷
قبول حق کا منفرد پہلو	۲۴۷
تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات	۲۴۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
علمی جواہر پارے	۲۴۹
(۱) حیات استاذ العلماء	۲۴۹
(۲) توضیح البیان	۲۴۹
(۳) مقالات سعیدی	۲۵۰
(۴) ضیاء کنز الایمان	۲۵۰
(۵) تذکرۃ المحدثین	۲۵۰
(۶) مقام ولایت ونبوت	۲۵۰
(۷) ذکر بالجہر	۲۵۰
(۸) معاشرے کے ناسور	۲۵۰
(۹) لفظ خدا کی تحقیق	۲۵۰
(۱۰) فاضل بریلوی کا فقہی مقام	۲۵۱
(۱۱) نظام مصطفیٰ کی شرعی حیثیت ضرورت اور اہمیت	۲۵۱
(۱۲) شرح صحیح مسلم	۲۵۱
تفسیر تبیان القرآن	۲۵۱
تلامذہ ذوی الاحتشام	۲۵۱
لطیف الاعتدال حضرت علامہ غلام رسول صاحب	
زید مجدہٗ	۲۵۳
آبائی گاؤں	۲۵۳
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۲۵۳
خدمات اسلام کا اجمالی پہلو	۲۵۳
اساتذۂ کرام	۲۵۳
ارتیاح العلماء علامہ غلام عباس قادری صاحب	
زید مجدہٗ	۲۵۴
بیعت	۲۵۴
بارع العلوم والفنون فاضل شہیر علامہ غلام محمد تونسوی	
صاحب زید مجدہٗ	۲۵۵
سادہ اور پروقار زندگی	۲۵۵
بے مثل ذہانت کی تعارفی نوعیت	۲۵۶
جوہر استنباط واستخراج	۲۵۶
سلسلۂ بیعت	۲۵۷
محقق المسلک تلمیذ خاص فقیہ العصر علامہ غلام محمد	
بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۸
دورۂ حدیث اور سند فراغت	۲۵۸
اساتذۂ کرام	۲۵۸
سلسلۂ بیعت	۲۵۹
دینی خدمات کا تعارفی پہلو	۲۵۹
بے مثل جذبہ علمی	۲۵۹
تحریری مواد	۲۶۰
سادہ زندگی اور پروقار تکلم	۲۶۰
انتقال پرملال	۲۶۰
مدفن	۲۶۰
نجم المدرسین فاضل ذی وقار علامہ غلام محمد اختر	
الحسنی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۲۶۱
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۲۶۱
اعلیٰ تعلیم	۲۶۱
قابل رشک خصوصیت	۲۶۲
تلامذہ	۲۶۲
بیعت	۲۶۲
وفات	۲۶۲
پاسبان مسلک اہلسنت علامہ علامہ غلام محمد باروی	
صاحب زید مجدہٗ	۲۶۳
تاریخ پیدائش اور مسکن	۲۶۳
ابتدائی تعلیم	۲۶۳
اعلیٰ تعلیم	۲۶۳
تلامذہ	۲۶۳
اساتذہ	۲۶۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
بیعت	۲۶۴
تصانیف	۲۶۴
سیاسی خدمات	۲۶۴
سند الحفاظ علامہ حافظ غلام محمد چشتی بندیالوی تونسوی صاحب	۲۶۵
دورۂ حدیث	۲۶۵
بیعت	۲۶۵
دینی اور مذہبی خدمات	۲۶۵
شیخ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی صاحب مدظلہ	
ناظم اعلیٰ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ سکیاں شاپ	
شرق پور شریف روڈ	۲۶۶
پیدائش، نام، وطن اور خاندان	۲۶۶
بسم اللہ شریف	۲۶۶
عصری تعلیم کا اجمالی تصور	۲۶۶
نذل کی تعلیم	۲۶۶
والدین کے نظریات کا باہمی غیر معمولی تفاوت	۲۶۶
دار المبلغین شرقپور شریف میں داخلہ	۲۶۷
جامعہ محمدیہ بھکھی شریف میں داخلہ	۲۶۷
اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ بندیال شریف کا سفر	۲۶۸
جامعہ بندیال کے اساتذہ کی محبت اور شفقت کا عملی	
دستور	۲۶۸
ملک التدریس کی مثالی محبت	۲۶۹
اقوال	۲۷۰
دورۂ قرآن	۲۷۰
دورۂ علم المیراث والتوقیت	۲۷۱
دورۂ حدیث شریف وسند فراغت	۲۷۱
تدریسی خدمات کا تصوری پہلو	۲۷۱
جامعہ نعمانیہ لاہور	۲۷۱
جامعہ حیات القرآن بیگم کوٹ	۲۷۲
جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی	۲۷۲
جامعہ نعیمیہ لاہور	۲۷۲
فتاوی نویسی	۲۷۳
ادارۂ معارف نعمانیہ	۲۷۳
جامعہ نظامیہ	۲۷۳
جامعہ جلالیہ رضویہ	۲۷۳
منہاج القرآن	۲۷۳
جامعہ غوثیہ رضویہ	۲۷۳
جامعہ فخر العلوم	۲۷۴
جامعہ رسولیہ شیرازیہ	۲۷۴
سنگ بنیاد مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ	۲۷۴
شادی خانہ آبادی	۲۷۴
اولاد	۲۷۴
علم میراث کی ترویج واشاعت کی عالمگیر تحریک	۲۷۵
اساتذۂ کرام	۲۷۵
ہم درس علماء کرام	۲۷۵
تلامذہ	۲۷۶
بیعت طریقت	۲۷۷
خلافت واجازت	۲۷۷
استحکام عقیدہ کا منفرد پہلو	۲۷۸
علمی جواہر پارے	۲۷۸
جامع العلوم علامہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ وصدر مدرس دار العلوم قادریہ	
نقشبندیہ شکار پور سندھ	۲۸۰
ابتدائی تعلیم	۲۸۰
اعلیٰ تعلیم	۲۸۰
تلامذہ	۲۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
بیعت	۲۸۱
عین المدرسین ابوالضیاء علامہ مفتی غلام نبی جماعتی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ	
عطاء العلوم	۲۸۲
ابتدائی تعلیم	۲۸۲
جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف	۲۸۲
جامعہ غوثیہ نظامیہ لالہ موسیٰ	۲۸۲
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۲۸۳
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۲۸۳
تدریسی خدمات	۲۸۳
جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ عطاء العلوم	۲۸۳
مدرسۃ البنات گلستان فاطمہؓ	۲۸۴
بیعت	۲۸۴
تصانیف	۲۸۴
فخر المشائخ علامہ پیر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی صاحب زید مجدہٗ زینت آستانہ خواجہ آباد	۲۸۵
خطابت	۲۸۵
عصری تعلیم	۲۸۵
دینی تعلیم	۲۸۶
دورۂ حدیث شریف	۲۸۶
سلسلۂ بیعت	۲۸۶
تصانیف	۲۸۶
اساتذہ	۲۸۶
تلامذہ	۲۸۶
تحریکی وابستگی	۲۸۶
﴿باب الفاء﴾	
فرید الدھر جگر گوشۂ فقیہ العصر علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ بندیال شریف	۲۸۷

عنوان	صفحہ
تاریخ پیدائش اور مولد	۲۸۷
حفظ القرآن	۲۸۷
ابتدائی تعلیم	۲۸۷
اعلیٰ تعلیم	۲۸۸
اساتذۂ کرام	۲۸۸
ہم سبق حضرات	۲۸۸
اولاد	۲۸۸
عاجزی وانکساری	۲۸۹
طلباء سے محبت	۲۸۹
قابل رشک سادگی	۲۸۹
عبادت وریاضت	۲۸۹
بیعت وارادت	۲۹۰
انتقال پرملال	۲۹۰
تصانیف	۲۹۱
علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تاج الفقہاء کی نظر میں	۲۹۲
راقم الحروف کی عقیدت کا عملی دستور	۲۹۴
فرط عقیدت کا تعارفی پہلو	۲۹۴
سیرت اور صورت میں اتحاد	۲۹۵
عبادت وریاضت	۲۹۵
حصول علم کا تعارفی پہلو	۲۹۶
طلباء سے حسن سلوک کا عملی دستور	۲۹۶
قلم وقرطاس سے دیرینہ وابستگی	۲۹۶
محب العلماء والفضلاء حضرت علامہ الحافظ فیروز دین صاحب خطیب جامع مسجد میمن کراچی	۲۹۷
سلسلۂ بیعت	۲۹۸
﴿باب الکاف﴾	
محب عطاء المنعم والدین حضرت علامہ کمال الدین صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
تحصیل کھاریاں گجرات	۲۹۹
ابتدائی تعلیم	۲۹۹
خصوصیت	۳۰۰
﴿باب الکاف﴾	
مبلغ الاسلام علامہ گل محمد سیالوی صاحب زیدہ مجدہٗ	
ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ	
تلہ گنگ	۳۰۱
تعلیمی قابلیت	۳۰۱
اساتذہ ذی وقار	۳۰۲
بیعت	۳۰۲
تصانیف	۳۰۲
﴿باب المیم﴾	
مفکر الاسلام عین الفضلاء حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم	
قادری صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعۃ الغوثیہ الرضویہ	
سکھر	۳۰۳
مسکن ومولد	۳۰۳
بسم اللہ وابتدائی تعلیم	۳۰۳
اعلیٰ تعلیم	۳۰۳
خداداد ذکاوت کی وحدت نوعیہ	۳۰۴
دورۂ حدیث شریف	۳۰۴
دورہ علم میراث	۳۰۴
اعلیٰ تعلیم اور اساتذہ کا تفصیلی جائزہ	۳۰۴
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۳۰۴
تلامذہ	۳۰۵
بیعت وخلافت	۳۰۵
تصانیف	۳۰۵
خاندانی پس منظر	۳۰۵
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۳۰۵

عنوان	صفحہ
محب العلم حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب زید مجدہٗ	۳۰۶
ابتدائی تعلیم	۳۰۶
اساتذۂ کرام	۳۰۶
جگر گوشۂ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ محمد احسان الحق	
بندیالوی مدظلہ العالی	۳۰۷
بسم اللہ وابتدائی تعلیم	۳۰۷
اساتذۂ کرام	۳۰۷
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۳۰۸
اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں	
داخلہ	۳۰۸
جامعہ امینیہ رضویہ	۳۰۸
بیعت	۳۰۸
عصری تعلیم	۳۰۸
وجاہت الطلباء علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی	
صاحب مدظلہ	۳۰۹
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۳۰۹
اساتذۂ کرام اور کتب درسیہ	۳۰۹
علامہ سیف اقبال صاحب	۳۰۹
علامہ محمد دین صاحب فاضل بندیال	۳۰۹
علامہ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی صاحب	۳۰۹
علامہ اسرار الحق بندیالوی صاحب	۳۱۰
علامہ مفتی مسعود احمد تونسوی صاحب	۳۱۰
علامہ سیف اللہ صاحب	۳۱۰
علامہ محمد رمضان صاحب	۳۱۰
علامہ محمد سمیع الحق صاحب	۳۱۰
خاندانی پس منظر	۳۱۰
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۳۱۰
جگر گوشۂ محمد فضل حق بندیالوی علامہ صاحبزادہ محمد	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
اسد الحق صاحب	۳۱۱
شجرۂ نسب	۳۱۱
ابتدائی تعلیم	۳۱۱
علوم اسلامیہ کا اجمالی پہلو	۳۱۱
بیعت	۳۱۲
خاندانی پس منظر	۳۱۲
جگر گوشۂ تاج الفقہاء صاحبزادہ علامہ محمد اسرار الحق صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۱۳
ابتدائی تعلیم	۳۱۳
فخر العلماء فاضل ذیشان علامہ محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی	۳۱۵
ابتدائی تعلیم	۳۱۵
علوم اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم	۳۱۵
دورۂ حدیث	۳۱۶
محقق الامت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب	
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف	۳۱۷
فن شعری میں ید طولیٰ	۳۱۷
تعلیم وتربیت کا افتتاحی پہلو	۳۱۷
اعلیٰ تعلیم	۳۱۸
دورۂ حدیث شریف	۳۱۸
بیعت	۳۱۸
شرافت منفردہ کا تعارفی پہلو	۳۱۸
فحل العلماء شیخ الحدیث فاضل یگانہ عدۃ الاذکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا	۳۱۹
مولد ومسکن	۳۱۹

عنوان	صفحہ
عصری تعلیم	۳۱۹
جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ	۳۱۹
فقیہ العصر کے علمی گلستان میں صدا بہار	۳۱۹
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ	۳۲۰
پپلاں ضلع میانوالی	۳۲۰
مروالہ شریف	۳۲۰
چھپڑ شریف	۳۲۰
گولڑہ شریف	۳۲۰
سیال شریف	۳۲۱
بندیال شریف	۳۲۱
شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۱
سند المحدثین محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۱
آغاز تدریس کا تعارفی پہلو	۳۲۱
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام	۳۲۲
دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور	۳۲۲
دار العلوم سلانوالی	۳۲۲
رکن الاسلام حیدر آباد	۳۲۲
تلامذہ	۳۲۲
مناظرہ جھنگ کا اجمالی پہلو	۳۲۲
مناظرہ جھنگ کا تقابلی جائزہ	۳۲۳
بریلوی مناظر حضرت علامہ شیخ الحدیث صاحب	۳۲۳
دیوبندی مناظر	۳۲۶
بریلوی مناظر حضرت شیخ الحدیث سیالوی صاحب	۳۲۷
وحید العصر وفرید العلماء علامہ محمد اشرف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	
ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور	۳۲۹
پیدائش، نام، وطن اور خاندان	۳۲۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
دادا اور نانا	۳۲۹
ہجرت	۳۲۹
تسمیہ خوانی وعصری تعلیم	۳۲۹
درس نظامی کی ابتداء	۳۲۹
دورۂ حدیث وسند فراغت	۳۳۰
تدریس کا افتتاحی تعارف	۳۳۰
جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں آمد	۳۳۰
خطابت وامامت اور تبلیغ	۳۳۱
سیاست وتحریکات میں نمایاں کارنامے	۳۳۱
بیعت	۳۳۱
اساتذۂ کرام	۳۳۱
ہمدرس علماء ذوی الاحتشام	۳۳۱
تلامذہ	۳۳۲
شادی خانہ آبادی	۳۳۲
اولاد	۳۳۲
تصانیف	۳۳۲
مجم الاسلام علامہ محمد اشرف بندیالوی صاحب زید مجدہٗ	
صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور	۳۳۳
ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو	۳۳۳
قرآن حکیم کی تعلیم	۳۳۳
اعلیٰ تعلیم	۳۳۳
دورۂ حدیث	۳۳۳
اساتذہ	۳۳۴
تلامذہ	۳۳۴
بیعت	۳۳۴
خانوادۂ فقیہ العصر سے محبت	۳۳۴

عنوان	صفحہ
بدر المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ محمد اصغر علی	
سیالوی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف	۳۳۵
تاریخ پیدائش ومسکن	۳۳۵
عصری تعلیم	۳۳۵
ابتدائی تعلیم	۳۳۵
اعلیٰ تعلیم	۳۳۵
دورۂ حدیث	۳۳۶
دورۂ علم المیراث والتوقیت	۳۳۶
تنظیم المدارس میں کل پاکستان سے پہلی پوزیشن	۳۳۶
تدریسی خدمات	۳۳۶
تلامذہ	۳۳۷
تصانیف	۳۳۷
بیعت	۳۳۷
محرک مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفضلاء	
علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجدہٗ	۳۳۸
تدریس	۳۳۸
خطابت	۳۳۸
اساتذہ کی خدمت	۳۳۸
عظمت اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب	
صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر	۳۳۹
ابتدائی تعلیم	۳۳۹
اعلیٰ تعلیم	۳۳۹
قابل رشک منصب	۳۳۹
تدریسی خدمات	۳۳۹
بیعت	۳۴۰
دینی مذہبی خدمات	۳۴۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
ضیاء العلماء علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب	۳۴۱
اعلیٰ تعلیم	۳۴۱
خطابت اور تدریس	۳۴۱
دورۂ حدیث شریف	۳۴۱
سلسلۂ بیعت	۳۴۲
انیس اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب	
مدظلہ العالی صدر مدرس درس وڈے میاں لاہور	۳۴۳
قابل رشک منظر	۳۴۳
سلسلۂ بیعت	۳۴۴
خاندانی پس منظر	۳۴۴
بشیر اہل سنت علامہ حافظ محمد بشیر احمد صاحب شادیہ	
ضلع میانوالی	۳۴۵
اعلیٰ تعلیم	۳۴۵
بیعت	۳۴۵
چشمہ شریعت وطریقت علامہ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین	
کاظمی پیر آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف	۳۴۶
اساتذہ	۳۴۶
دورۂ حدیث شریف	۳۴۶
بیعت وخلافت	۳۴۷
تنظیمی اور تحریکی خدمات	۳۴۷
اولاد	۳۴۷
جہانگیر اہل سنت علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندیالوی	
زید مجدہٗ ایم اے	۳۴۸
شجرۂ نسب	۳۴۸
ابتدائی تعلیم	۳۴۸
عصری تعلیم	۳۴۸
تلامذہ	۳۴۹
بیعت	۳۴۹
خاندانی پس منظر	۳۴۹
دینی اور مذہبی خدمات	۳۴۹
نجم الفضلاء علامہ حافظ محمد حسین گولڑوی صاحب	
انگلینڈ	۳۵۰
سلسلۂ بیعت	۳۵۰
دینی مذہبی اور سیاسی خدمات	۳۵۰
قابل رشک سعادت	۳۵۰
خطیب العصر حضرت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہٗ	
خطیب جامع مسجد بغدادی قائد آباد	۳۵۲
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۳۵۲
سلسلۂ بیعت	۳۵۲
دینی خدمات	۳۵۳
اقوال	۳۵۳
مجاہد ملت علامہ محمد حنیف صاحب منکیرہ ضلع بھکر	۳۵۴
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۳۵۴
محنت کا شاندار نتیجہ	۳۵۴
اساتذۂ کرام	۳۵۴
وحید الفضلاء علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی باروی	
صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ جامعہ رضویہ انوار باہو	۳۵۵
ابتدائی تعلیم	۳۵۵
جامعہ انوار باہو بھکر	۳۵۵
جامعہ غوثیہ اڈہ مریدوالا	۳۵۶
جامعہ نعمانیہ لیہ	۳۵۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۵۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۳۵۷
جامعہ رضویہ انوار بارد	۳۵۷
مجاہد اہل سنت فاضل جلیل علامہ محمد خان صاحب مدظلہ	
العالی تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب	۳۵۸
ابتدائی تعلیم	۳۵۸
دورۂ حدیث	۳۵۸
تلامذہ	۳۵۸
بیعت	۳۵۸
مخلص اہل سنت علامہ محمد دلنواز احمد نقشبندی صاحب	
زید مجدہٗ	۳۵۹
دورۂ حدیث شریف	۳۵۹
سلسلۂ بیعت	۳۵۹
تنظیمی وابستگی	۳۶۰
تلامذہ	۳۶۰
محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد دین صاحب زید مجدہٗ	
مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۶۱
امتیازی حیثیت	۳۶۱
بیعت	۳۶۲
مظہر المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی مدظلہ	
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۳۶۳
شجرۂ نسب	۳۶۳
ابتدائی تعلیم	۳۶۳
دار العلوم حزب الاحناف	۳۶۳
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۶۳
تدریسی خدمات	۳۶۴
جامعہ نعمانیہ لاہور	۳۶۴

عنوان	صفحہ
جامعہ نظامیہ رضویہ	۳۶۴
انٹرویو میں درجہ اول کی کامیابی	۳۶۴
عہدہ قضاء کا تعارفی پہلو	۳۶۴
عدالت میں قانون شہادت کی اصلاح	۳۶۵
منصب قضاء سے معزولی	۳۶۵
ادارہ تعلیمات مجددیہ	۳۶۵
جامعہ نظامیہ رضویہ میں دوبارہ آمد	۳۶۵
جامع الصفات شخصیت	۳۶۵
جامع العلوم	۳۶۶
میدان سیاست کے شہسوار	۳۶۶
معاملہ فہمی اور دور اندیشی	۳۶۷
اسلوب تحریر کا تعارفی پہلو	۳۶۸
خلاصۂ دلیل	۳۷۰
حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس	۳۷۰
شادی خانہ آبادی	۳۷۱
اساتذہ ذی شان	۳۷۱
نامور ہم سبق رفقاء	۳۷۱
تصانیف	۳۷۱
فریضۂ حج	۳۷۲
دورۂ تفسیر القرآن	۳۷۲
آخری تمنا نظام مصطفیٰ	۳۷۲
روحانی تعلق اور بیعت	۳۷۲
خطابت وامامت	۳۷۳
وصال پر ملال	۳۷۳
ضیاء اہل سنت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب	
ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن گجرات	۳۷۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
معیار تعلیم کی تعارفی نوعیت	۳۷۴
ابتدائی تعلیم	۳۷۴
دینی مذہبی اور سیاسی خدمات	۳۷۵
قابل رشک مصروفیات	۳۷۵
بیعت	۳۷۵
مجم العلوم والفنون علامہ محمد رفیع صاحب صدر مدرس	
جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۷۶
مسکن وتاریخ پیدائش	۳۷۶
ابتدائی تعلیم	۳۷۶
دارالعلوم شمس المدارس	۳۷۶
جامعہ حامدیہ رضویہ	۳۷۶
جامعہ مکھڈ شریف	۳۷۷
جامعہ خیر المعاد	۳۷۷
دورۂ حدیث شریف	۳۷۷
تدریسی خدمات	۳۷۷
تدریس کا دوسرا سال	۳۷۸
تدریس کا تیسرا سال	۳۷۸
جامعہ بہار مدینہ	۳۷۸
جامعہ تبلیغ الاسلام	۳۷۸
جامعہ ام اشرف جمال	۳۷۸
جامعہ سراجیہ فیصل آباد	۳۷۸
جامعہ رضو لاہور	۳۷۸
زینت مسند تدریس علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب	
زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان	
جوہر کراچی	۳۷۹
اساتذۂ کرام	۳۷۹

عنوان	صفحہ
بیعت	۳۸۰
تصانیف	۳۸۰
مرجع العلماء مفتی محمد ریاض احمد قادری بندیالوی صاحب	
زید مجدہٗ رحیم یار خان	۳۸۱
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۳۸۱
اعلیٰ تعلیم	۳۸۱
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۳۸۱
اعلیٰ تعلیمی کردار	۳۸۲
دورۂ حدیث	۳۸۲
دورۂ میراث وتوقیت	۳۸۲
بیعت	۳۸۲
خویدم خانوادۂ فقیہ العصر حضرت علامہ محمد زمان صاحب	
سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۸۳
قابل رشک خصوصیت	۳۸۳
ہم سبق علماء عظام	۳۸۴
تلامذہ	۳۸۴
پاسبانِ مسلکِ رضا' مناظر اسلام علامہ محمد سرفراز خاں	
قادری صاحب ڈیرہ اسماعیل خان' صوبہ سرحد	۳۸۵
جائے پیدائش	۳۸۵
والد گرامی	۳۸۵
تعلیمی قابلیت	۳۸۵
ابتدائی تعلیم	۳۸۵
اعلیٰ تعلیم	۳۸۶
دورۂ قرآن	۳۸۶
دورۂ حدیث	۳۸۶
تلامذہ	۳۸۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
بیعت	۳۸۷
تصانیف	۳۸۷
دینی مذہبی خدمات	۳۸۷
جامع البیان شمس الزماں علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد سعیدی بندیالوی مدظلہم	۳۸۸
دورۂ حدیث	۳۸۸
بیعت وخلافت	۳۸۹
پاکستان میں دینی خدمات	۳۹۰
فاضل ملت علامہ محمد سلطان صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام	۳۹۱
ابتدائی تعلیم	۳۹۱
تدریسی فرائض	۳۹۱
سلسلۂ بیعت	۳۹۱
سیف الاسلام علامہ محمد سیف اقبال چشتی صاحب زید مجدہٗ	۳۹۲
ابتدائی تعلیم	۳۹۲
اعلیٰ تعلیم	۳۹۲
اساتذہ	۳۹۲
تلامذہ	۳۹۲
بیعت	۳۹۳
امتیازی خصوصیت	۳۹۳
زینت الفضلاء علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی زید مجدہٗ	۳۹۴
تاریخ پیدائش	۳۹۴
کریم الفضلاء حضرت علامہ محمد شریف حسنی صاحب زید مجدہٗ خطیب جامع مسجد مبارک کراچی	۳۹۶

عنوان	صفحہ
ابتدائی تعلیم	۳۹۶
سلسلۂ بیعت	۳۹۶
دورۂ حدیث شریف	۳۹۶
تصانیف	۳۹۶
مادر علمی کا فیضان	۳۹۷
قمر الفضلاء علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب خطیب یو۔کے	۳۹۸
ابتدائی تعلیم	۳۹۸
اساتذہ حفظ وقرأت	۳۹۸
خاندانی پس منظر	۳۹۸
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۳۹۸
جامعہ رحمانیہ	۳۹۹
بیعت	۳۹۹
تصنیف	۳۹۹
خاندانی عظمت کا تعارفی پہلو	۳۹۹
مذہبی خدمات	۴۰۰
شیخ الصرف والنحو علامہ محمد شہباز خان مدظلہ شیخ الجامعہ	۴۰۱
شاہوالہ شریف	۴۰۱
مزار مخزن شفاء	۴۰۱
بیعت	۴۰۲
تلامذہ	۴۰۲
وفات	۴۰۲
مخدوم اہل سنت حضرت علامہ حافظ محمد شاہنواز سیالوی مدظلہ	۴۰۳
عہدۂ خطابت وامامت	۴۰۳
سلسلۂ بیعت	۴۰۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
انتقال پُر ملال	۴۰۳
ناصر الدین علامہ قاری محمد صفدر اعوان صاحب زید	
مجدہٗ خطیب راولپنڈی	۴۰۴
تعلیمی قابلیت کا اجمالی پہلو	۴۰۴
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۴۰۴
اعلیٰ تعلیم	۴۰۴
اساتذہ	۴۰۴
بیعت	۴۰۵
مذہبی اور دینی خدمات	۴۰۵
جامع المعقول والمنقول' بدر المعلمین حضرت علامہ	
مفتی محمد طیب ارشد صاحب شیخ الجامعہ الاسلامیہ تھون'	
سرائے عالمگیر	۴۰۶
قابل رشک منظر	۴۰۶
سلسلۂ بیعت	۴۰۷
تصانیف	۴۰۷
تلامذہ	۴۰۷
فاضل بندیال حضرت علامہ محمد عباس صاحب	۴۰۸
ابتدائی تعلیم	۴۰۸
اساتذۂ کرام	۴۰۸
بحر العلوم شرف اہل سنت علامہ محمد عبد الحکیم	
شرف قادری سابق صدر مدرس	
وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۴۰۹
تاریخ ولادت وابتدائی تعلیم	۴۰۹
مظہر الاسلام جامعہ رضویہ	۴۱۰
جامعہ نظامیہ رضویہ	۴۱۰
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۴۱۰

عنوان	صفحہ
تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو	۴۱۱
جامعہ اسلامیہ چکوال	۴۱۲
مکتبہ قادریہ کا قیام	۴۱۲
تلامذہ	۴۱۳
ازدواجی زندگی	۴۱۴
علمی جواہر پارے	۴۱۵
فاضل شہیر' کنز العلماء علامہ محمد عبد الرشید تونسوی	
صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ سرگودھا	۴۱۶
ابتدائی تعلیم	۴۱۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۴۱۶
اساتذہ کرام شرف الملت والدین نور اللہ مرقدہٗ	
الشریف	۴۱۶
عطاء الملت والدین علامہ عطا محمد بندیالوی	
رحمۃ اللہ علیہ	۴۱۶
بیعت	۴۱۷
انیس اہل سنت فاضل جلیل خطیب الاسلام علامہ محمد	
عبد الواحد صاحب زید مجدہٗ	۴۱۸
ابتدائی تعلیم	۴۱۸
دورۂ تفسیر	۴۱۸
دورۂ حدیث	۴۱۸
قابل رشک خصوصیت	۴۱۹
بیعت	۴۱۹
شوکت الاسلام علامہ حافظ محمد فاروق بندیالوی صاحب	
ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر' گجرات	۴۲۰
قابل رشک منصب	۴۲۰
دورۂ حدیث	۴۲۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سلسلۂ بیعت	۴۲۱	بیعت	۴۲۷
تلامذہ	۴۲۱	دینی و مذہبی خدمات	۴۲۷
منصب وعہدہ	۴۲۱	مفتاح الاسلام فاضل نوجوان علامہ محمد مظفر الدین صاحب	
تصانیف	۴۲۱	زید مجدہ مدرس جامعہ حقانیہ رضویہ قائد آباد	۴۲۸
فضائل جلیلہ و مآثر		ابتدائی تعلیم	۴۲۸
زید مجدہ	۴۲۲	دینی تعلیم کا آغاز	۴۲۸
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۴۲۲	اساتذۂ کرام	۴۲۹
اساتذۂ کرام	۴۲۲	دورۂ حدیث شریف	۴۳۰
نصرت اہل سنت ضیاء الدین علامہ محمد تمن صاحب		تدریسی خدمات	۴۳۰
زید مجدہ مدرس جامعہ اسلامیہ تھون والے عالمگیر	۴۲۳	تنظیمی خدمات	۴۳۰
تدریسی خدمات	۴۲۳	خطابت اور تبلیغ الاسلام	۴۳۰
خطابت	۴۲۳	مخزن الفضلاء علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی	
سلسلۂ بیعت	۴۲۳	صاحب دامت فیوضہم صدر مدرس جامعہ مظہریہ	
اہل تعلیم	۴۲۳	امدادیہ	۴۳۱
بدر المدرسین زبدۃ الفضلاء علامہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی		قابل رشک منظر	۴۳۱
صاحب شیخ الحدیث جامعہ مظہریہ امدادیہ		موذن و مسکن	۴۳۱
بندیال شریف	۴۲۴	بچپن اور لڑکپن کا تعارفی پہلو	۴۳۱
اساتذہ	۴۲۴	عصری تعلیم کا اجمالی پہلو	۴۳۲
تلامذہ	۴۲۵	قابل رشک خصوصیت	۴۳۲
بیعت	۴۲۵	حقیقت مسلمہ کا انکار کیوں؟	۴۳۲
قابل رشک منصب	۴۲۵	وصف علم میں مماثلہ	۴۳۲
مشتاق العلوم فاضل شہیر علامہ الحاج قاری محمد مشتاق		راقم الحروف کا مشاہدہ	۴۳۲
بندیالوی صاحب زید مجدہ ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت		اشرف رفاقت کا اجمالی پہلو	۴۳۲
کمر مشانی	۴۲۶	سلسلۂ بیعت	۴۳۳
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۴۲۶	تصانیف	۴۳۳
اساتذۂ کرام	۴۲۶	تلامذہ	۴۳۳
		اساتذۂ کرام	۴۳۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۴۳۳
تاج العلماء علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب	۴۳۴
رئیس المصنفین علامہ غلام رسول سعیدی صاحب	۴۳۴
شمس المدرسین علامہ غلام محمد تونسوی صاحب	۴۳۴
حضرت علامہ مولانا معراج الاسلام صاحب	۴۳۴
شیخ الاسلام علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری صاحب	
زید مجدہٗ سابق خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	
لاہور	۴۳۵
تاریخ ولادت	۴۳۵
خاندانی پس منظر	۴۳۵
دورۂ حدیث اور خلافت واجازت	۴۳۶
بیعت	۴۳۶
جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف	۴۳۶
خطابت	۴۳۷
خطابت محکمہ اوقاف	۴۳۷
ڈسٹرکٹ خطیب	۴۳۷
سری لنکا میں دینی خدمات	۴۳۸
عرس آفیسر پنجاب	۴۳۸
خطیب جامع مسجد داتا دربار	۴۳۹
صوبائی خطیب	۴۳۹
علمی جواہر پارے	۴۴۰
جامعات میں تدریسی خدمات	۴۴۰
فاضل جلیل ترجمان اہل سنت علامہ حافظ محمد ناظر سیالوی	
صاحب زید مجدہٗ خطیب مسجد الفلاح کراچی	۴۴۱
دورۂ حدیث شریف	۴۴۱
سلسلۂ بیعت	۴۴۲
تنظیم اور تحریک	۴۴۲

عنوان	صفحہ
فاضل جلیل قاطع البدعت علامہ مفتی محمد یار سیالوی	
صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ	۴۴۳
ابتدائی تعلیم	۴۴۳
اعلیٰ تعلیم	۴۴۳
دورۂ حدیث	۴۴۴
دورۂ قرآن	۴۴۴
تصانیف	۴۴۴
بیعت	۴۴۴
خدمات تدریس	۴۴۴
توقیر الفضلاء علامہ مفتی محمد یعقوب ہزاروی صاحب	
صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی	۴۴۵
دورۂ حدیث شریف	۴۴۶
سلسلۂ بیعت	۴۴۶
آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب کی تدریسی	
خدمات	۴۴۶
﴿باب النون﴾	
نجابت الاسلام علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی	
صاحب ایم اے	۴۴۷
ابتدائی تعلیم	۴۴۷
میٹرک	۴۴۷
بی اے	۴۴۷
ایم اے	۴۴۷
اعلیٰ تعلیم	۴۴۷
عصری تعلیم	۴۴۸
بیعت	۴۴۸
خاندانی پس منظر	۴۴۸
عہدہ	۴۴۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ

از پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
فاضل درسِ نظامی، فاضل السنہ شرقیہ، ایم اے علوم اسلامیہ (گولڈ میڈلسٹ) ناظم اعلیٰ
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال، اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد خوشاب

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ دردے بود قیل و قال محمد

ہمارے عظیم اسلاف کے قائم کردہ دینی مدارس عظیم تاریخ کے حامل ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ ''صفہ کا چبوترہ'' دنیا کا پہلا اسلامی مدرسہ تھا جس نے کرۂ ارض پر ایک بے مثال یونیورسٹی کا کام کیا۔ اس یونیورسٹی میں علوم وفنون کے سب شعبے موجود تھے۔

ایک طرف ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اس یونیورسٹی سے حکمرانی کا درس لے رہے تھے۔

تو دوسری طرف عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا اس یونیورسٹی سے قرآن وحدیث کا درس لے رہے تھے۔

تو تیسری طرف معاذ بن جبل، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اس یونیورسٹی سے قانون کا درس لے رہے تھے۔

چوتھی طرف امیر معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سیاست کا درس لے رہے تھے۔

پانچویں طرف بلال حبشی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما تصوف کا درس لے رہے تھے۔

چھٹی طرف خالد بن ولید اور عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما سپہ سالاری کا درس لے رہے تھے۔

غرضیکہ اس صفہ یونیورسٹی میں بیک وقت ہر شعبہ زندگی کے متعلق درس دیا جا رہا تھا۔ بلکہ میرا نظریہ تو یہ ہے کہ قیامت تک کسی سائنسی شعبے میں بھی ایسی کوئی ریسرچ نہیں ہو سکتی جس کے متعلق میرے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس صفہ یونیورسٹی میں بیٹھ کر اشارہ نہ فرما چکے ہوں۔

مثلاً کیمسٹری کے شعبے کو لیں میرے آقا چودہ صدیاں پہلے فرما چکے: الناس معادنٌ کمعادن الذھب و الفضۃ انسان میں معدنیات ہوتی ہیں جیسے سونا اور چاندی، سینکڑوں سالوں کی ریسرچ کے بعد کیمسٹری دان اس نتیجہ پر پہنچے کہ انسان میں تمام معدنیات پائی جاتی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلے اسلامی مدرسہ میں بیٹھ کر فرمایا خیر من المجزوم فرارك من الاسد ۔ (کوڑھ والے سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو)۔ علماء حیران رہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں شیر سے تشبیہ کیوں دی؟ لیکن جب خوردبین (ایک نکتہ ۱۰ ہزار گنا بڑا کر کے دکھاتی ہے) ایجاد ہوئی اور کوڑھ کی مرض کے جراثیم کو دیکھا گیا تو اس کی شکل شیر کی طرح تھی۔ قانون کے شعبے کو لیں میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ لاتقض حتی تسمع کلام الآخر دوسرے کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرو۔

مغرب کے قانون دانوں نے سینکڑوں سالوں کی کوششوں کے بعد آج وہی قانون پیش کیا

No Should be punished unheard

کسی کی بات سنے بغیر سزا نہ دی جائے۔

قانون ہی کے متعلق میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر (گواہ مدعی کے ذمہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم ہے) مغرب کے قانون دان بھی اسی قانون کو آج ماننے پر مجبور ہوئے اور کہنے لگے:

Onus of roof bues uron complainest

ترجمہ: ثبوت کی ذمہ داری مدعی کے ذمہ ہے۔

باقاعدہ مدارس قائم کرنے والوں میں نظام الملک طوسی متوفی ۴۸۵ ہجری اور میر علی شیر نوائی متوفی ۹۰۶ ہجری کے نام سرِ فہرست ہیں۔

ان کے علاوہ بغداد کا جامعہ نظامیہ، نیشاپور، ہرات وغیرہ کے مدارس نمایاں ہیں۔ صرف جامعہ نظامیہ بغداد میں چھ ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم تھے۔ محقق طوسی نے جامعہ نظامیہ بغداد کے لیے دو لاکھ دینار کی رقم وقف کی۔ علامہ ابو اسحاق شیرازی اس مدرسہ کے صدر تھے۔ میر علی شیر نوائی نے سینکڑوں مسجدیں اور مدرسے بنوائے۔ بغداد کی مستنصریہ یونیورسٹی تیرہویں صدی عیسوی میں عجائب روزگار میں سے تھی۔ یہ دینی مدارس نظمتوں کے پہاڑ تھے۔ غزالی، رازی، طبری، خوارزمی، کرخی، زکریا رازی، زہراروی ایسے نامور صاحبان علم و فضل علماء کہ جن کا سکہ آج تک اہل یورپ کے دماغوں پر حاوی ہے۔ ان اکابر کی تعلیم کے سامنے آج کی جدید تعلیم کم تر نظر آتی ہے۔ یورپ کی موجودہ سائنسی ترقی مسلمان فضلاء کی رہین منت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں مشائخ کبار اور علماء حق نے بے شمار تعلیمی مراکز قائم کئے۔ بریلی شریف، خیر آباد، رام پور، ٹونک، دہلی، سہارن پور، الہ آباد، لاہور، ملتان، پشاور، بہاولپور جیسے کئی مقامات علم و عرفان کا مرکز رہے ہیں۔ یونہی مشائخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طریقت کی خانقاہیں جیسے تونسہ شریف، سیال شریف، گولڑہ شریف، مکھڈ شریف، بندیال شریف میں قائم شدہ مدارس دینیہ نے گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں دین متین کی اشاعت میں اہم ترین کردار ادا کیا۔ خیرآباد میں آزادی ہند کی تحریک کے عظیم رہنما حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی اور ان کے مدرسہ کا نام تاریخ میں ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ علامہ فضل حق خیرآبادی کے تلمیذ رشید علامہ ہدایت اللہ خان جونپوری ایک معروف زمانہ استاد تھے کہ جن کے تلامذہ میں فقیہہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد بندیالوی جیسے لوگ شامل تھے۔ جنہوں نے کم و بیش بیس سال کا طویل عرصہ ہندوستان کی مختلف درسگاہوں میں پڑھتے پڑھاتے گزارا۔

قرآن و حدیث کے علوم کو دنیاوی علوم کی طرح قیاس کرنا جہالت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ عام مومنین سے اہل علم کے سات سو درجے بلند ہونگے۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ترجمہ: بیشک علماء ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

آقائے دو جہاں ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم

ترجمہ: عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمہارے عام آدمی پر ہے۔

دوسری حدیث:

فضل العالم علی العابد سبعین درجۃ مابین کل درجتین کما بین السماء والارض (مجمع الزوائد ۱۲۶)

ترجمہ: عالم کی عابد پر ستر درجے فضیلت ہے۔ ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ ایسا ہے جیسے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ

تیسری حدیث:

العلماء ورثۃ الانبیاء یحبھم اھل السماء ویستغفر بھم الحیتان فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

البحر اذا ماتو یوم القیامه (کنز العمال ۱۰/۱۳۵)

ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اہل آسمان ان سے محبت کرتے ہیں۔ جب وہ وصال کر جائیں تو سمندر کی مچھلیاں ان کے لیے قیامت تک دعائے مغفرت کرتی رہیں گی۔

چوتھی حدیث:

اذا کان یوم القیامة یوذن دم الشهداء بمداد العلماء فیرجح مدادالعلماء علی دم الشهداء (کنز العمال ۱۰/۱۲۳)

ترجمہ: روز قیامت شہید کے خون کا علماء کے قلم کی سیاہی کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ علماء کے قلم کی سیاہی کا وزن شہید کے خون سے بڑھ جائے گا۔

پانچویں حدیث:

اول من شفع یوم القیامة الانبیاء ثم العلماء ثم الشهداء (کنز العمال ۱۰/۱۵۱)

روز قیامت سب سے پہلے انبیاء کرام شفاعت فرمائیں گے۔ پھر علماء پھر شہدا شفاعت کریں گے۔

چھٹی حدیث:

فقیه واحد اشدُّ علی الشیطان من الف عابد (ترمذی)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد کی نسبت زیادہ بھاری ہے۔

ساتویں حدیث:

تدارس العلم ساعة من اللیل خیر' لك من ان تصلی الف رکعة (ابن ماجه)

علم کی درس و تدریس رات کی ایک گھڑی میں ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے۔

آٹھویں حدیث:

کن عالماً او متعلماً اور مستمعًا اور محبًا ولا تکن من الخامس تهلك .

ترجمہ: عالم یا طالب علم یا علماء کی باتیں سننے والا یا ان سے محبت کرنے والا بننا پانچواں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

نویں حدیث:

لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مجمع الزوائد ۱/۱۲۷)

ترجمہ: جس شخص نے بڑے کا احترام چھوٹے پر رحم اور ہمارے عالم کے حق کو نہ پہچانا وہ میری امت سے نہیں۔

دسویں حدیث:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یستخف بھم الا منافق ذوالشیبۃ فی الاسلام وذوالعلم و امام مقسط (مجمع الزوائد ۱/۱۲۷)

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: بوڑھا' صاحب علم اور عادل بادشاہ کو سوائے منافق کے کوئی حقیر نہیں سمجھتا۔

☆☆☆☆☆

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کا سنگ بنیاد

فقیہہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ریاست ٹونک کے نواب کے مدرسہ میں پڑھا رہے تھے کہ ایک رات خواب میں اشارہ ہوا کہ آپ اپنے علاقے میں جا کر خدمت دین کریں۔ دوسری رات پھر اشارہ ہوا۔ آپ نے توجہ فرمائی تیسری رات سختی سے اشارہ ہوا کہ آپ اپنے علاقے میں چلے جائیں۔ چنانچہ آپ ستر فقہی طلباء کو چھوڑ کر بندیال تشریف لائے۔ یہ وہ دور تھا جب مولوی حسین علی واں بھچروی (استاد مولوی غلام اللہ خان) بندیال کے نزدیک واں بھچراں پر ڈیرہ لگا چکا تھا اور اپنے عقائد باطلہ پھیلانے میں سرگرم عمل تھا۔ شاید مشیت ایزدی کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس علاقہ میں نجدی عقائد پھیلیں۔ اسی لیے اس علاقہ میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع جلانے کیلئے دست قدرت نے فقیہہ العصر بندیالوی کا انتخاب کیا۔

آپ نے ۱۹۱۰ء میں بندیال میں جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کی بنیاد رکھی اور ۱۹۴۷ء تک خود تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

بہت جلد آپ کی تدریس کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا اور برصغیر تو کیا کابل' غزنی' کاشغر سے بھی تشنگان علوم کشاں کشاں جامعہ مظہریہ آنے لگے۔

اس عرصہ میں علامہ عبدالرحیم کاشغر' شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ' استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ آف شاہ والا شمالی' علامہ عبدالحق پیرزئی رحمۃ اللہ علیہ'

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضلع اٹک، علامہ عبدالحق قادری رحمۃ اللہ علیہ آف تاندلیانوالہ، علامہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ آف ٹمن ملتان، علامہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ آف ماڑی انڈس، علامہ فتح محمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والد ذی وقار پیر طریقت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ جیسی یکتائے روزگار شخصیات نے آپ سے اکتساب علم کیا۔ حضرت فقیہہ العصر ۱۹۴۷ء میں اپنے وصال مبارک تک جامعہ میں تدریس فرماتے رہے۔ آپ کے وصال کے بعد میرے قبلہ والد صاحب نے اس گلشن علم و عرفان کو مرجھانے نہ دیا بلکہ استاذ العلماء علامہ عبدالغفور حفیظ بانڈی ضلع ہزارہ، استاذ العلماء علامہ حافظ علی محمد برادر علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ، امام المناطقہ علامہ محمد دین آف بدھو ضلع اٹک، استاذ العلماء علامہ محمد سعید آف ٹمن ملتان ضلع اٹک جیسی مشہور زمانہ شخصیات جامعہ مظہریہ امدادیہ میں زینت مسند تدریس رہیں۔ میرے قبلہ والد صاحب نے بھی ان اساتذہ سے اکتساب علم فرمایا۔ اس کے بعد استاذ العرب والعجم ملک المدرسین علامہ عطا محمد چشتی بندیال تشریف لائے۔ میرے قبلہ والد صاحب ان سے درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔

استاذ الکل تقریباً چالیس سال تک جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تدریس فرماتے رہے۔ شیخ الطریقت والشریعت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب چند سال قبل تک تشنگان علوم کی پیاس بجھاتے رہے۔ ان کے علاوہ علامہ عطا محمد متین (فاضل بندیال) علامہ غلام محمد اختر الحسنی (فاضل بندیال) علامہ دوست محمد (فاضل بندیال) علامہ محمد دین بیالوی (فاضل بندیال)، علامہ محمد طیب ارشد (فاضل بندیال)، علامہ محمد زمان (فاضل بندیال) علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی اور یہ راقم الحروف بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتا رہا ہے۔

فقیہہ العصر علم و معرفت کا بحر بے کراں

فقیہہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی علم اور روحانیت کا بحر بے کراں تھے۔ استاذ الکل علامہ عطا محمد چشتی نے خود مجھے بتایا کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں مدرس تھا اور جب کبھی فقیہہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ کسی مسئلہ کے متعلق استفسار کرتا تو جب آپ پہلی دفعہ تقریر فرماتے تو وہ میری سمجھ سے بالاتر ہوتی اور دوبارہ تقریر فرماتے وضاحت فرماتے تب میں اس کو سمجھ پاتا اور مولوی یٰسین واں بھچروی جو بعد میں دیوبندی ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ حکیم عبدالرحیم آف میانوالی سے کہا کہ اس وقت پورے برصغیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں میرے استاد فقیہہ العصر جیسا ثقہ جید اور

ایک دفعہ آپ نے کسی فقہی مسئلہ کے بارے میں

زبانی طور پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا

گھر ہے اور مولوی حسین علی نے وہاں دو سال

سوائے درس و تدریس کے کوئی کام نہیں کیا

سرکار دو عالم ﷺ کے علم کے حوالے سے

سوانح میں آئے گی)۔ مولوی فضل کریم بندیالوی

سوال کیا جس کا جواب وہ زندگی بھر نہ دے سکے (اس

ہے)۔

آپ نے سید الاصفیا سند الاتقیا

رہ کر تصوف کی اکثر کتب سبقاً پڑھیں اور پیر کامل سے

چلے اور اوراد و وظائف کی مشقت سے گزارا

سلسلہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا

استاذ الکل علامہ حافظ محمد بندیالوی

قابل تھے لیکن فقیہہ العصر بیمار ہوئے۔ چند ماہ میں آپ

کہ میرا خواندہ ناخواندہ برابر ہو گیا اور مدارس

طالبعلمی کے قابل ساتھیوں کو اب کوئی پہچانتا

نہ کتابوں سے ہے نہ درس سے

دین ہوتا ہے

بندیال شہر میں آپ کی یہ کرامت زبان زد خاص و عام ہے

موجود ہیں کہ ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا

اس وقت علاج تھا نہ علاج دریافت ہو سکا ہے

لائے۔ آپ نے سینے سے لگایا سارے زہر

نگاہ مرد مومن سے

جو ہو ذوق یقیں پیدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہاں تک آپ کے خلف الرشید استاد العلماء تاج الفقہا حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ کی ذات کا تعلق ہے۔ آپ نے علم کی پیاس اپنے والد گرامی فقیہہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی صاحب۔ استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب' شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ' امام المناطقہ علامہ محمد دین آف بدھوملہی ضلع اٹک جیسے نادر روزگار اساتذہ سے بجھائی ہے۔

بلاشبہ آپ کا شمار استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی کے صف اول کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ آپ کی مہارت تدریس اور علم کی وسعت پوچھنی ہو۔

علامہ غلام نبی آف گکھڑ' علامہ علی احمد سندھیلی' شیخ الحدیث علامہ یعقوب ہزاروی' علامہ عبدالرشید چشتی جامعہ رضویہ راولپنڈی جیسے آپ کے قابل فخر شاگردوں سے پوچھی جاسکتی ہے۔

اور جنہوں نے مولوی محمد امیر دیوبندی (فاضل دیوبند) اور مولوی غلام حسین (فاضل دیوبند) جیسے مخالفین کو مناظروں میں شکست فاش دی اور تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی دیوبندی وہابی مناظر نے بندیال میں عقائد اہل سنت پر اٹیک کیا۔ آپ نے اسی وقت اس کو مناظرے کیلئے للکارا تو سوائے فرار کے ان کو کہیں جائے اماں نہ ملی۔

جہاں تک آپ کے خطاب میں رقت اور کیف و مستی کا تعلق ہے۔ میں نے ان آنکھوں سے آپ کے خطاب کے دوران قومی اتحاد کے جلسہ میں قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی کو اشکبار آنکھوں سے داد تحسین دیتے ہوئے دیکھا ہے اور خطبات جمعہ میں بڑے بڑے عادی مجرموں کو گریہ وزاری کی کیفیت میں توبہ کرتے دیکھا ہے۔

جہاں تک آپ کے روحانی مقام کا تعلق ہے۔ فقیہہ العصر سید الاتقیا کی گود میں پرورش پانا اور ان کے زیر تربیت رہنا ہی تکمیل روحانیت کیلئے کافی تھا۔

چنانچہ جب آپ شیخ طریقت غلام محی الدین المعروف قبلہ بابو جی گولڑوی کی خدمت میں بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو قبلہ بابو جی گولڑوی نے آپ کو روحانی طور پر اتنا کامل پایا کہ تین دن ٹھہرا کر خصوصی توجہ فرما کر بیعت بھی فرمایا اور خرقۂ خلافت سے بھی سرفراز فرمادیا۔

اور یہ انتہائی قابل توجہ بات ہے حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے علماء و مشائخ کے اصرار کے باوجود بھی۔ آپ نے کسی ایک کو بھی خلافت عطا نہیں فرمائی۔ آپ کے تمام متعلقین و تلامذہ اس بات کا برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جو بات بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ زبان مبارک سے کہہ دیں وہ ہو کے رہتی ہے۔

سید الاتقیاء فقیہہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی اور امیر شریعت شہباز طریقت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی جیسے علماء ربانیین اور اولیائے کاملین کے خلوص للّٰہیت اور محنت و جانفشانی کا ثمرہ ہے کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کا چرچا پوری دنیا میں ہے۔ جب بھی کسی محفل میں کسی عالم کے ساتھ فاضل بندیال کا لقب آتا ہے اہل علم سر جھکا دیتے ہیں اور جامعہ بندیال کا فارغ التحصیل ہونا ہی قابلیت کیلئے عظیم سرٹیفکیٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ بات بھی قابل غور دونوں عظیم علمی روحانی شخصیات یعنی حضرت قبلہ فقیہہ العصر اور حضرت قبلہ تاج الفقہاء نے اپنی محدود زرعی زمین کی آمدن پر زندگی بھر گزر بسر کی اور مدرسہ سے ایک پائی بھی بطور تنخواہ معاوضہ وصول نہ کی۔

یہ انہی بزرگ ہستیوں کی دعائے نیم شبی کا نتیجہ ہے کہ اہل سنت کے مدارس تو بے شمار ہیں لیکن جو فیضان جامعہ بندیال کا ہے کسی اور کا نہیں ہے۔

اور شاید ہی اہل سنت کا کوئی مدرسہ ہو جس میں بلاواسطہ یا بالواسطہ جامعہ بندیال کا فیض یافتہ مدرس کے طور پر تدریس نہ کر رہا ہو۔

اور تاریخ شاہد ہے کہ اس جامعہ سے ہر فارغ ہونے والا ماہر فن استاد بن کر نکلا.....

جامعہ کے چند مخلص معاونین

قصبہ بندیال میں ایک قوم "بندیال" آباد ہے جو بہت بڑے زمیندار اور علاقے میں سردار ہیں۔ ان کا اس علاقے میں اپنا ایک سیاسی اور سماجی مقام ہے جو ابتداء ہی سے بڑے دیندار اور باشرع رہے ہیں۔ ملک حاجی خان محمد بندیال مرحوم نے مدرسہ کیلئے اراضی بطور عطیہ دی اور مسجد کی توسیع کیلئے بھی زمین انہوں نے ہی دی اور اس وقت مسجد مدرسہ کا بجلی کا بل انہوں نے اپنی طرف سے دینا شروع کیا جو ان کے صالح اور دیندار بیٹے حاجی ملک محمد مظفر بندیال آج تک اسی طرح دیتے چلے آ رہے ہیں۔

حاجی ملک عالم شیر بندیال مرحوم پوری زندگی مدرسہ کی مستقل طور پر مالی معاونت فرماتے رہے۔ سالانہ جلوس میلاد النبی ﷺ ہوتا یا کوئی سنی کانفرنس یا بدمذہبوں سے کوئی بھی اختلاف کا موقع ہوتا حاجی عالمشیر صاحب بندیال ہر جگہ صف اول میں شامل رہے اور جامعہ کی منتظمہ کمیٹی کے تاحیات ممبر رہے۔ پھر ملک فتح شیر بندیال مرحوم (والد مرحوم ملک فاروق بندیال) مسجد اور جامعہ کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ رافضیوں سے اختلاف کا موقع ہوتا یا خارجیوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھنڈا ان کی پوری طاقت و صلاحیت اس سنت کی پشت پر رہی۔ اب ان کے لخت جگر حاجی ملک فاروق بندیال ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علماء و مشائخ کے عقیدت مند اور دین کے سچے سپاہی ہیں۔ ملک الٰہی بخش بندیال مرحوم ساری زندگی خارجیوں سے برسر پیکار رہے۔ ملک احمد نواز بندیال مرحوم کا یہ کارنامہ تو سنہری حروف سے تاریخ میں لکھا جائے گا کہ جب ایک گستاخ مولوی نے سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات شروع کیے تو بھرے مجمع میں جا کر زبردستی خطاب بند کرا دیا۔ کسی وزیر کو بھی انہیں روکنے کی جرات نہ ہوئی۔ ملک الٰہی بخش بندیال مرحوم اور ملک فضل رحمٰن بندیال مرحوم درس حدیث میں باقاعدہ سماعت کیا کرتے تھے۔

بفضلہ تعالیٰ قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کا لگایا ہوا یہ گلشن ویران نہیں ہوا بلکہ پہلے کہیں سے زیادہ بہاریں موجود ہیں۔

اس وقت یہاں علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی، علامہ مفتی حسین علی، علامہ مفتی محمد سیف اللہ کلاچوی، علامہ قاری صاحبزادہ محمد اسرار الحق بندیالوی، علامہ سیف اقبال چشتی جیسے قابل اساتذہ مصروف تدریس ہیں۔ اس وقت تنظیم المدارس کا مکمل سیٹ اپ یعنی دورہ حدیث شریف تک پڑھایا جا رہا ہے۔ اسی سال سے تخصص فی الفقہ دو سالہ کورس بھی شروع کرا دیا گیا ہے۔ گیارہ شعبان سے اس سال دورہ تفسیر بھی باقاعدہ طور پر شروع ہو رہا ہے۔ شعبہ حفظ میں تین جید قاری مصروف تدریس ہیں پرائمری سے بی اے تک سکول کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کمپیوٹر کے ابتدائی کورسز بھی کروائے جا رہے ہیں۔

جامعہ مظہریہ کے تمام فضلاء کے حالات زندگی و خدمات کا احاطہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ یہ تقریباً ایک صدی کا قصہ ہے۔ تاہم جامعہ کے چند اہم فضلاء کا مختصر تعارف جامعہ کے ایک عظیم فاضل علامہ غلام محمد بندیالوی شرقپوری نے اپنی کئی سالوں کی محنت اور ملک کے دور دراز علاقوں کے طویل سفر کے بعد مرتب فرمایا ہے۔

یہ تذکرہ گم گشتگان راہ کیلئے ذریعہ ہدایت اور تحقیقی کام کرنے والوں کیلئے تاریخ و ادب کا بیش بہا خزینہ ہے۔ اس تذکرہ میں سوانح ہے اور علمی نکات ہیں۔ متقدایان قوم کیلئے خراج تحسین ہے۔ شیریں زبان اور دلنشیں اسلوب سے فاضل محترم نے اس تذکرہ فضلائے بندیال میں قوت و قلم سے ایسے حسین رنگ بھرے ہیں کہ پڑھنے والا کسی وجہ سے بور نہیں ہوتا۔ فاضل محترم علامہ غلام محمد شرقپوری محتاج تعارف نہیں۔ میں انہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ملک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المدرسین علامہ عطا محمد صدر مدرس جامعہ ہذا سے درس نظامی کی کتب پڑھ رہے تھے۔ آپ بلا کے محنتی واقع ہوئے تھے اور درس نظامی کی کتب بڑی محنت و جانفشانی سے پڑھتیں۔ اب یہ ہیرا جس جانب سے دیکھا جائے شعاعیں بکھیر رہا ہے۔ میدان تدریس ہو یا اقلیم تصنیف ہو یا آسمان خطابت ہو آپ ایک نیر تاباں کی مثل ہیں۔

آپ جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں اپنی مہارت تدریس کا لوہا منوا چکے ہیں۔ پندرہ کے قریب تحقیقی کتب لکھ کر اپنے ہمعصر فضلاء سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ انہوں نے اتنا مضبوط تذکرہ لکھ کر تمام فضلاء بندیال کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ سب فضلاء پر عائد ایک قرض کو بھی چکا دیا ہے۔ اپنی مادر علمی اور اساتذہ سے جتنی محبت و عقیدت انہیں ہے شائد کسی اور کو ہو۔ اس وقت آپ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ میں پڑھا رہے ہیں۔ جمعہ جامع مسجد انجن شیڈ لاہور میں پڑھا رہے ہیں۔ میں محکمہ تعلیم کے ارباب بست و کشاد سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوں کہ بجائے تحریک پاکستان کے مخالفین کانگریسی ملاؤں کے تذکرہ کے ان علماء حق کے تذکار کو نصاب میں شامل کیا جائے جنہوں نے دو قومی نظریہ کی ترویج و اشاعت کی اور تحریک پاکستان کی زبردست سپورٹ کی۔ شاید کوئی مادیت پرست یہ اعتراض کرے کہ اس تذکرہ کے مرتب کرنے کا کیا فائدہ؟ تو میں ضرور کہوں گا اپنے عظیم اسلاف کا ذکر کرنا قرآن کا طریقہ اور سرکار دو عالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ کتاب و سنت نے جہاں احکام کو بیان کیا وہاں ان احکام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہستیوں کو بھی پیش کیا ہے تاکہ عمل کرنے والوں کیلئے آسانی ہو

اس دور میں ضرورت اس امر کی ہے ان علماء حق کی سیرت سے نوجوان نسل کو روشناس کرایا جائے جو خودکش بمبار تیار نہیں کرتے رہے یا قوم مسلم کے نوخیز نونہالوں پر Brain Washing کر کے مصنوعی جنت کے خواب دکھا کر مسلمانوں کے قتل عام پر آمادہ نہیں کرتے رہے بلکہ جو بے راہ روی اور بدمستی کے طوفانوں میں روایات اسلاف پر چٹان کی طرح ثابت قدم رہے۔ جہالت کی وادیوں میں علم و حکمت کی قندیلیں روشن کیں۔ اسلام کی ہدایت سے ملت کی آبیاری کی۔ انہی کے کردار کی روشنی میں موجودہ ابتر حالات کو درست کیا جا سکتا ہے۔

خاکپائے علماء حق

محمد ظفر الحق بندیالوی

۲۱۔۷۔۲۰۱۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاهداء

اسفل الناس واحقر العباد اپنی اس سعی زہید اور ہمت ضئیلہ کو کہف الفقراء ملاذ الغرباء ومحسن الامراء رأس الاتقیاء زینت الاولیاء عین الصلحاء بدر البلغاء فرید الفصحاء شمس الحکماء محب الطلباء سراج النقباء ضیاء الادباء نجم الشرفاء مرجع العلماء نزہت العرفاء عضد الدولۃ الاسلامیہ قمر الملۃ الباہرہ تاج الانام مفخر الاسلام امام الواصلین افضل العالمین سند الکاملین حجۃ المحققین سید المدققین شیخ المسلمین قائد المعلمین زینت العابدین راحۃ العاشقین عین السالکین۔

جامع المعقول والمنقول مخزن العلوم والفنون معدن الحقائق والدقائق بحر الشریعۃ النبویہ حامی الشریعۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دائما ابداً کاشف الاسرار والرموز گلستان الشریعۃ الاسلامیہ قامع البدعت والضلالۃ الداعی الی العلم والعمل ومعین الطریقۃ والحقیقۃ صاحب البیت والصولت ناصر العلوم الظاہریہ والباطنیہ قرۃ العینین وقرۃ الغین۔

دافع الکروب رافع الغیوب طلع الجیوب بحر بحور العلوم بدر بدور الفنون مرکز المعقولات والمنقولات منبع الجود والعطاء پیر طریقت رہبر شریعت استاد العلماء الاستاذ المطلق فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف بانی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف تحصیل وضلع خوشاب کی طرف منسوب کرنے سے مسرت وبھجت حاصل کر رہا ہوں۔

جن کے لیل ونہار کے مجاہدات علمیہ اور ریاضات عملیہ خدمات دینیہ مذہبیہ اور روحانیہ نے نسل آدم کی غیر محصور ذوات کو ظلمات جہل سے نکال کر لمعات وتنورات علم پر اور صفحۂ تصورات سے منصۂ تصدیقات پر فائز کر دیا اور ان کے آسمان علم کے آفتاب مہتاب نے غیر محدود نفوس کے اجنان اور اذہان کو ضیاء وجلاء بخش کر زیور خلوص سے آراستہ کر کے فلوس سے بھی مستغنی کر دیا۔

اور جن کے آسمان علوم کے نجوم کی ضیاء پاشیاں علوم وفنون کے شاہراہوں کو روشن کر رہی ہے اور نہ جانے ان کے علوم وہبیہ اور کسبیہ سے کس قدر نفوس عالیہ متوسطہ اور سافلہ مستفیض ہو کر علماء احبار اور فضلاء اخیار کے مرتبہ علیہ پر فائز ہو کر امت مصطفویہ کیلئے علوم اسلامیہ کی خیرات تقسیم کر رہے ہیں اور جن کے گلستان شریعت کے تر وتازہ اور مہکتے ہوئے گلدستے جن پر کسی وقت بھی موسم خزاں کا گزر نہیں ہے بلکہ ان گلدستوں کو موسم خزاں سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ علوم و فنون کے ان گلدستوں کی خوشبوؤں سے ہر سوامت مسلمہ کے انظار وافکار اور اذہان واجنان کو [illegible] شفقت اور محبتوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملت اسلامیہ کو شہرہ آفاق شیوخ اور بڑے بڑے علماء فحول اور فضلاء نحریر عطا کیے اور سب سے بڑا احسان یہ فرمایا کہ انہیں "عطا" ہی عطا کر دیا جن کے آفتاب علوم وفنون کی کرنیں عالم اسلام کے غیر محصور افراد اور ہر ذرہ کو منور کرتی رہیں گی۔

اور جن کی آغوش علمی اور روحانی کے پروردہ امام المناطقہ استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف اور امام الفضلاء محقق العرب والعجم تاج الفقہاء امیر شریعت رہبر طریقت حضرت قبلہ علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب وغیرہ زید مجدہم جیسی شہرت یافتہ شخصیات ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

بندۂ مستضعف اور مستضیف امید رکھتا ہے کہ آپ اسے شرف قبولیت فرمائیں گے۔

اگر قبول افتد زہے عز وشرف

غبار راہ فقیہ العصر

العبد الضعیف المفتی

غلام محمد بندیالوی شرقپوری عفا عنہ

20-5-2010

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکلمۃ الاولیٰ

[illegible] جامعہ مظہریہ امدادیہ محتاج تعارف نہیں ہے۔
[illegible] اشاعت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ مدارس اسلامیہ
[illegible] اپنا لوہا منوا چکا ہے۔ علوم عربیہ کے اس شاہین کو اپنی
[illegible]

[illegible] بندیال ہے۔ عرصہ دراز سے ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ جامعہ بندیال
[illegible] پیش کیا جائے مگر اس کام عظیم میں قدم رکھنا مجھ جیسے حقیر
[illegible] اپنے ضعف اور عجز کا جزم و یقین تھا۔ اس حالت نوعیہ کے پیش نظر قضایا
[illegible] آسمان علم کی طرف اٹھتے اور قضایا ملفوظہ میں متشکل
[illegible] منقش ہو جاتا۔ بالآخر ضعف اور عجز کے باوجود اللہ
[illegible] کی امید پر میدان عمل میں نکل آیا اور ذہن
[illegible] موجود تھے انہیں قلم و قرطاس کے حوالہ کرنے
[illegible] کو منظر عام پر لانے سے بندہ ناچیز کو جس قدر
[illegible] تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ قدم قدم پر موانع ترقی
[illegible] بندیال کے حالات زندگی جمع کرنے میں پر کٹھن
[illegible] اس طویل و عریض سفر میں جن شخصیات
[illegible] سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان
[illegible] بھی ہے۔ اولین شکریہ میں اپنے مربی اور مشفق
[illegible] حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کا ادا کرتا
[illegible] نے میرے عزائم میں استحکام بخشا۔
[illegible] مشفقی و استاذی و شیخی محقق العرب والعجم حضرت
[illegible] کی پابوسی کیلئے آستانہ عالیہ بندیال شریف
[illegible] تمہاری کتاب کہاں تک پہنچی ہے تو بندہ حقیر پر
[illegible] منظر عام پر آ رہی ہے۔ پھر آپ فرماتے کہ اس
[illegible] ہے۔ میں عرض کرتا کہ حضور آپ دعا فرمائیں گے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرا مشکل مسئلہ بھی آسان ہو جائے گا تو آپ برکت کی دعا فرماتے تو اسی دعا کا نتیجہ ہے کہ مجھ جیسا نااہل اور ناکارہ تذکرہ فضلاء بندیال کو منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی زید مجدہ کے ارشاد پر تذکرہ فضلاء بندیال ترتیب دیا گیا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنا بھی میرے لیے انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ آپ نے میرے لیے اس قدر کوشش فرمائی کہ جس قدر فضلاء بندیال کے حالات جمع کرنے میں موانع ترقی پذیر تھے سب کے سب مندفع ہو گئے۔ قدم قدم پر میرے لیے ممد و معاون ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ظل عطوفت کو ہم پر قائم اور دائم رکھے اور حیات خضری سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

فصیح اللسان بلیغ البیان خطیب الاسلام حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد انوار الحق مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنے کے بغیر بھی میں رہ نہیں سکتا۔ انہوں نے تذکرہ فضلاء بندیال کے جمیع مسائل مشکلہ کا حل نہایت ذمہ داری اور حسن اسلوب کے ساتھ فرما کر بندہ ناچیز کے افکار و انظار کو نضارت بخشی۔ میں رہتی دنیا تک ان کا احسان نہیں چکا سکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

اعتراف حقیقت

راقم الحروف معترف ہے جبکہ یہ حقیقت مسلمہ بھی ہے کہ بندہ ناکارہ اسفل الناس فضلاء د بندیال میں سے علم و عمل میں کمتر ہے اور مجھے اپنے ہم سبق فضلاء بندیال میں کوئی مقام نہیں ہے ان کے علم کے سامنے میرے علم کی حیثیت اس طرح ہے جس طرح سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ فضلاء بندیال میدان فطانت اور ذکاوت میں مجھ پر فوقیت رکھتے ہیں اور میرے سر کے تاج ہیں اور میرے لیے تسکین الجنان ہیں وعلیہ التکلان۔

تحدیث نعمت

اللہ الرحمٰن وعلیہ التکلان کی توفیق سے ''تذکرہ فضلاء بندیال'' تحریر کرنے کا موقع میسر ہوا اور قضایا معقولہ کو نقوش صافیہ سے متشکل کر کے صفحۂ قرطاس کو منقش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ شرف مذکور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور عطایا نبویہ میں سے ہے اور اساتذہ کی خصوصی دعاؤں اور ان کی غبار راہ کا صدقہ ہے ورنہ آنم کہ من دانم۔ خصوصاً استاذ الاساتذہ محقق العصر فصیح اللسان بلیغ البیان جامع المعقول والمنقول تاج الفقہا بدر العلماء عین البلغاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی دام فیوضہ العالیہ کی مستجاب دعاؤں کے طفیل ناقص العقل والفہم خدمت دین کے قابل ہوا۔

فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عالم اسلام کے جامعات کا منفرد اور جامع الصفات جامعہ

اہل سنت و جماعت کے تمام جامعات شریعت مصطفویہ کی ترویج و اشاعت اور علوم اسلامیہ کی خدمت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے مگر مادر علمی عالم اسلام کی دینی اور مرکزی درسگاہ "جامعہ مظہریہ امدادیہ" جامعۃ الجامعات اور جامع الصفات جامعہ ہے اور عالم اسلام میں بعض خواص کی وجہ سے منفرد اور ممتاز ہو چکا ہے۔ ذیل میں ہم ناظرین کی خدمت بعض خواص ضبط تحریر میں لاتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔

الخاصة الاولیٰ

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف علوم و فنون کی خدمات میں عالم اسلام کے جامعات میں وحید اور فرید نظر آتا ہے جس کی وجہ سے جامعات کے اساتذہ' ناظمین اور شیوخ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

الخاصة الثانیه

ملت اسلامیہ کی دینی اور مذہبی خدمات کیلئے کثیر تعداد میں مدرسین' مفتیان دین متین اور شیوخ الحدیث مہیا کرنے میں عالم اسلام کے جامعات سے کوسوں آگے نکل چکا ہے۔ ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء۔

الخاصة الثالثه

فنی اور معقولی اساتذہ کی بہتات میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

الخاصة الرابعه

دیگر جامعات کی صورت حاضرہ یہ ہے اسباق کی تدریس کیلئے ٹائم مقرر کر دیا ہے۔ ٹائم مکمل ہونے پر اساتذہ سبق چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ درس مکمل ہو یا نہ ہو نصف سطر کا مفہوم بیان ہو چکا ہو اور نصف باقی رہتی ہو اور نصف جملہ کا مفہوم بیان ہو چکا اور نصف باقی ماندہ ہو کلاس فارغ ہو کر دوسرے استاذ کے پاس چلی جاتی ہے مگر جامعہ مظہریہ امدادیہ کے اساتذہ شب و روز اور لیل و نہار علوم و فنون کی تعلیم میں مستغرق رہنے کو مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہنوز جامعہ اسی حالت سابقہ اور صورت نوعیہ پر اسلاف اور اخلاف کی علمی وراثت کو نئی نسل تک منتقل کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ راقم الحروف کو زمانہ ماضی کا وقت یاد آ رہا ہے اور ذہن اور عقل کیفیت انجلائیہ سابقہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالت انبساطیہ ماضویہ سے متلذذ اور مترشح ہو رہے ہیں کہ ایک دفعہ استاذ العرب والعجم مربی مشفقی استاذی وسندی وسیدی علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نوراللہ مرقدہ الشریف نے ارشاد فرمایا روزانہ بحسب المعمول ایک بجے تک اسباق پڑھنے کے بعد نماز ظہر کے بعد بھی اسباق پڑھتے ہیں' فضلاء بندیال نے وقت مقررہ پر آ کر اسباق پڑھے اور استاذی وسندی بنسبت پہلے کے بھی زیادہ انہماک اور استغراق کے ساتھ اسباق پڑھائے۔ پھر ارشاد ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد اسباق پڑھتے ہیں طلباء کرام نے وقت مقررہ پر آ کر اسباق پڑھے اور استاذی المکرم نے بنسبت پہلے کے بھی کتاب کے مخفی گوشوں اور زوایا مکتومہ پر زیادہ تحقیق اور تدقیق کے ساتھ سیر حاصل بحث کی کہ کوئی عقدہ اور دقیقہ ایسا نہ رہا جو منکشف نہ ہو گیا ہو۔ پھر ارشاد ہوا کہ علی الصبح تین بجے اسباق پڑھتے ہیں فضلاء کرام وقت مقررہ پر آ کر اسباق پڑھے۔ سیدی وسندی واستاذی المکرم نے کتاب کی اس قدر شرح وبسط کے ساتھ تقریر فرمائی اور اس قدر شرح صدر ہوا کہ کتاب کے تمام مقامات مشکلہ حل فرما دیئے۔

اقول

خلاصۃ المرام یہ ہے کہ مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی نوراللہ مرقدہ الشریف کی طبع شریف میں جو دو عطاء کی بہتات ہو جاتی تو آپ شب و روز میں چار مرتبہ طلباء کو تعلیم دیتے۔ مرتبہ اولیٰ صبح 8 بجے تا 1 بجے مرتبہ ثانیہ ظہر کے بعد مرتبہ ثالثہ عشاء کے بعد مرتبہ رابعہ صبح تین بجے۔

ان قضایا مذکورہ میں نظر وفکر کرنے کے بعد نتیجہ یہ اخذ ہوا۔

(۱) استاذی وسندی وسیدی علامہ عطا محمد بندیالوی نوراللہ مرقدہ الشریف کا لیل ونہار میں چار مرتبہ جان نثاری اور دیانتداری سے طلباء کو علوم اسلامیہ کی تعلیم دینا (۲) شیخ المعقول والمنقول نوراللہ مرقدہ الشریف کا لیل ونہار میں چار مرتبہ اسباق کا مطالعہ کر کے پڑھانا اور ہر مرتبہ نئے انداز اور بحر تحقیق وتدقیق کے سمندر میں غواصی کر کے پڑھانا (۳) ہر مرتبہ نئے جذبے اور اخلاص کے ساتھ تدریس فرمانا (۴) اپنے آرام وطعام اور اوراد ووظائف کو طلباء پر ایثار فرمانا بلکہ تدریس کو ہی ورد اور وظیفہ بنا لینا مندرجہ بالا نتائج ماخوذہ سے تصریح ہو گئی ہے کہ عطاء المملت والدین علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نوراللہ مرقدہ الشریف کی شب و روز کی تعلیم وتربیت اور فقید المثال محنت اور شفقت فقط عطایا نبویہ سے ہے اور وہبی اور خصوصی قوت کا نتیجہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القول الفیصل

(۱) ساٹھ سالہ علوم اسلامیہ کی خدمات (۲) تعلیم و تربیت کیلئے طویل و عریض سفری صعوبتیں (۳) اسلام کی نشرواشاعت بجہ الاسلام اور تنویر المرام کی خاطر قربانیاں (۴) ملت اسلامیہ اور شریعت مصطفویہ کے ترویج واشاعت کیلئے مصنفین، مفسرین، مقررین، مدرسین، محققین، مدققین، مفتیان دین متین شیوخ القرآن والحدیث، شیوخ الشریعۃ والطریقۃ تیار کرنے میں عالم اسلام کے جامعات سے فوقیت حاصل کر جانا مندرجہ بالا عطایا نبویہ اور مواہب لدنیہ کا ظہور فقیہ العصر فرید الدہر امام المعقول والمنقول علامہ یار محمد بندیالوی قدس سرہ کی عطا اور دعا ہے۔ بس اور بس بلکہ فقیہ العصر نوراللہ مرقدہ الشریف کی دعا و عطاء نے سیدی و سندی و استاذی میرے آقا عطا ﷺ کو سرتاپا عطا بنا دیا۔ فالحمد علی ذلك حمداً کثیراً

راقم الحروف کا وجدانی موقف

مذکورہ بالا نقوش سے میرا وجدان میرے قلم پر حکومت کرتے ہوئے نقوش کے فرائد اور جواہر سے قرطاس کو منقش اور مزین کرنے پر مجبور ہوگیا۔ نقوش فریدیہ اور جوہریہ کا ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام العلم والحکمۃ علامہ یار محمد بندیالوی قدس سرہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے یار محمد!'' دنیا سے میرے لیے کیا لائے ہو جبکہ تمام عمر و ہمہ وقت دین متین کی ترویج واشاعت میں صرف کر دیا تو علامہ یار محمد بندیالوی قدس سرہ اپنے تلمیذ رشید کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیں گے۔

استاذی و سیدی و سندی حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی زید مجدہ فرمایا کرتے ہیں۔ مجھے جو کچھ عظمت مرتبہ میسر ہے یہ سب کچھ میرے والد گرامی کی دعا کا صدقہ ہے۔ الغرض راقم الحروف اگر تحدیث نعمت کیلئے یہ بھی کہہ دے مادر علمی عالم اسلام کی مرکزی اور دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ نے ملت اسلامیہ کیلئے جس کثیر تعداد میں مدرسین، محققین، مدققین، مفتیان شرع متین، شیوخ الحدیث والقرآن شیوخ الشریعۃ والطریقۃ کا ہدیہ پیش کیا ہے۔ عالم اسلام کے دیگر جامعات میں ایسی نظیر اور مثیل ممتنع ہے، تو کوئی مضائقہ اور حرج نہ ہوگا۔ قارئین کرام اگر جامعہ کی دینی اور مذہبی خدمات اور مدرسین کی بہتات کا مشاہدہ فرمانا چاہیں تو ان کیلئے ''تذکرہ فضلاء بندیال'' کا مطالعہ ہی کافی اور وافی ہوگا۔ ذلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القضایا الملھمہ

منعم حقیقی کی عطا کردہ نعمتوں اور مصور حقیقی کی صور محسوسہ اور غیر محسوسہ میں اس قدر عجائب اور لطائف مضمر ہیں کہ عقول کے زوایا مکتومہ اور اذہان کے مناہج مخفیہ میں متصور ہونا ممتنع ہیں۔

حکیم مطلق کی حکمت متقاضیہ ہے کہ وہ اپنے عباد مکرمون کے فیضان کو تا ساعت زیور بقاء سے آراستہ رکھے۔ اسی چشمۂ فیضان کو جاری رکھنے کیلئے بندیال شریف کی ارض مقدسہ میں اپنے عبد خاص کا انتظام فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم وعمیم فرمایا جنہیں عوام وخواص امام المعقول والمنقول فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ حصول علم کیلئے رخت سفر باندھ کر ہندوستان میں تشریف لائے اور مختلف جامعات میں داخلہ لیا اور وقت کے مشاہیر اساتذہ اور مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور علم شریعت وطریقت کی تکمیل فرمانے کے بعد واپس وطن بندیال شریف میں تشریف لائے اور اسی علاقہ کی حالت موجودہ یہ تھی کہ وہ دیابنہ اور وہابیہ کے مرکز قائم ہو چکے تھے اور گستاخ رسول گھر گھر میں گستاخی رسول کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں تھے جن کی وجہ سے سادہ مسلمانوں کے جنان سے ایمان سلب کیا جا رہا تھا اور زبان سے گستاخی رسول کو عام کیا جا رہا تھا۔ اس علم وحکمت کے آفتاب مہتاب کے قدوم میمنت سے سرزمین بندیال کے سنگریزے متبرک ہو گئے اور ان کے بحر علم وطریقت سے غیر محصور افراد ساقلہ فیضیاب ہو گئے۔ محاسن اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح علم وکلام سے ضیاء وجلاء انہی کی وجہ سے ہوئی۔

المختصر اقیال کے اقوال کی معراج انہی علماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جن کا منتہی الافکار والافکار دین متین کی ترویج واشاعت ہوا کرتا ہے۔

حضرت قبلہ فقیہ العصر کے گلستان علمیہ کے گلدستے ملک کے اطراف واکناف میں مہکتے رہیں گے اور اپنی علمی اور روحانی خوشبو سے عوام وخواص کے اذہان اور اجنان کو معطر کرتے رہیں گے۔ جامعہ بندیال عالم اسلام کے جامعات کا مرجع ہے اور جامعہ کے فضلاء جزماً آسمان ایقان اتقان و تکلان اور میزان کے شموس بازغہ ہیں اور ثغور اسلامیہ کے عسکریہ اور علوم عقلیہ ونقلیہ کے شاہین ہیں ایوان ملاذ المعقول تحصیل المجہول کے خلوت نشین ہیں۔

اسی چشمہ علم وحکمت کو جاری رکھنے کیلئے قادر مطلق نے حضرت قبلہ فقیہ العصر کے تلمیذ خاص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سند المحققین استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا اور آپ نے اپنے مربی اور مشفق استاذ کی مسند پر فائز ہو کر اس قدر انتھک محنت فرمائی اور شب و روز اپنے آرام و راحت کو طلباء کی تعلیم و تربیت کیلئے نثار فرمایا۔ اس نثار اور خلوص کا یہ ثمرہ مرتب ہوا کہ گلستان علم و حکمت کے مرجھائے ہوئے گلہا میں بہار آ گئی۔ تشنگانِ علوم اسلامیہ جامعہ بندیال میں جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔

علوم عقلیہ و نقلیہ کے متلاشی ہر عمیق اور سحیق شاہراؤں سے جامعہ بندیال میں آنے کو اپنے سفر کی معراج سمجھتے تھے۔

الغرض! جامعہ بندیال عالم اسلام کے جامعات کا مرجع بن گیا۔

حکیم مطلق نے قبلہ فقیہ العصر کے فیضان کو جاری اور ساری رکھنے کیلئے تاج الفقہاء بدر العلماء محقق ابن محقق حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی زینت آستانہ عالیہ بندیال شریف کا انتخاب فرمایا۔ قادر قیوم نے حضرت قبلہ تاج الفقہا میں متعدد خصائل حمیدہ اور اوصاف محمودہ پنہاں اور مضمر فرما دی ہیں۔ آپ بیک وقت شیخ الجامع، شیخ العلوم العقلیہ والنقلیہ بھی ہیں اور شیخ طریقت بھی ہیں۔ تاج الفقہاء نے اپنے اساتذہ کے علوم کی فیض رسانی میں کوئی کمی باقی نہ چھوڑی۔ الغرض! آج بھی جامعہ بندیال عالم اسلام میں علوم طریقہ و شریعہ کی خیرات بانٹنے میں منفرد کردار ادا کرنے میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ اللہ قدوس کی جناب میں دعا ہے کہ اس گلستان فقیہ العصر میں سدا بہار رہے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین۔

تاج الفقہاء استاذ الاساتذہ محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں تمام ذمہ داریاں محقق الاسلام محقق ابن محقق صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی کے سپرد کر دیں۔ قبلہ پروفیسر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر جوہر استعداد سے نوازا ہوا ہے کہ وہ بیک وقت تمام شعبہ جات کا انتظام فرما رہے ہیں۔ ناظم تعلیمات بھی ہیں اور ناظم جامعہ بھی ہیں۔ الغرض! تمام امور انتظامیہ خارجیہ داخلیہ کو نہایت عمدگی کے ساتھ پورا فرما رہے ہیں۔ جامعہ کی نظامت کے ساتھ ساتھ ملک کے اطراف و اکناف میں تبلیغ اسلام کیلئے تشریف لے جاتے ہیں جبکہ روزمرہ کالج میں بھی پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ جامعہ بندیال پہلے سے امور انتظامیہ کے لحاظ سے اور معیار تعلیم میں ارتفاع اور ارتقاء کے مراحل طے کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ پروفیسر صاحب کے عزائم میں برکت عطا فرمائے۔ پروفیسر صاحب کی خلوص نیت کا نتیجہ یہ ہے کہ جامعہ بندیال کی بہترین بلڈنگ جو قابل دید ہے اور پورے علاقہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منفرد مسجد تعمیر کروائی ہے جس کی عمارت اس قدر خوبصورت ہے کہ دل چاہتا ہے کہ مسجد کے حسین مناظر کا مشاہدہ کرتا رہے۔ الغرض! حضرت قبلہ صاحبزادہ پروفیسر صاحب کا وجود جامعہ بندیال کیلئے صرف نعمت ہی نہیں ہے بلکہ پورے علاقہ کیلئے باعث فخر ہے۔ پروفیسر صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے جامعہ بندیال کی تعلیم وتربیت اور امور انتظامیہ میں نشاۃ ثانیہ فرمائی ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء

جامعہ مظہریہ امدادیہ کی چند اہم شاخیں:

(۱) جامعہ حقانیہ رضویہ جامعہ حقانیہ رضویہ کے شعبہ جات ذیل میں تحریر کیے جاتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) شعبہ حفظ (۲) شعبہ درس نظامی' شعبہ حفظ کی کلاس پندرہ سال سے جاری ہے۔ اس میں تدریس کے فرائض قاری حافظ محمد اسلم چشتی صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔ شعبہ حفظ کی تعداد تقریباً پچاس ہے۔ نیز محلہ کے بچے اور بچیاں قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھی آتے ہیں۔ تین سال سے شعبۂ درس نظامی کا آغاز ہو چکا ہے۔

شعبہ درس نظامی کے اساتذہ کرام:

(۱) فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد امیر صاحب زید مجدہ شیخ الجامعہ ہونے کے ساتھ صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب مدرسہ کے انتظامی امور اور تدریسی فرائض بڑی محنت کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین' ثم آمین

حضرت قبلہ مفتی صاحب مسجد کی آبادی کے پیش نظر اور دین متین کی ترویج واشاعت کیلئے بعد از نماز عصر درس فقہ بھی دے رہے ہیں جس سے لوگوں کو کافی فائدہ ہو رہا ہے

تدریسی خدمات: فاضل موصوف کو تدریسی فرائض سرانجام دیتے ہوئے تقریباً گیارہ سال کا عرصہ دراز ہو چکا ہے۔ مندرجہ ذیل جامعات میں تدریس فرما کر اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔

(۱) جامعہ شیخ الاسلام جھنگ (۲) مدرسہ مدینۃ العلوم گوجرانوالہ (۳) فیصل آباد (۴) جامعہ نمریہ ٹھیکری والا۔

اساتذہ کرام: فاضل موصوف عالم اسلام کے نامور اساتذہ کرام سے تحصیل فرماتے رہے جن کے اسماء درج ذیل ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام نبی صاحب سے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں دورۂ حدیث شریف پڑھا (۲) فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد فرید صاحب سے دورۂ تفسیر القرآن کیا (۳) حضرت علامہ مفتی الٰہی بخش صاحب سے سراجی پڑھی (۴) حضرت علامہ مفتی غلام محمد تونسوی سے شرح جامی اور عبدالغفور وغیرہ پڑھیں (۵) حضرت علامہ مولانا غلام حسین صاحب (۶) استاد العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سے جامعہ سراجیہ بھکر میں ابتدائی کتب پڑھیں (۷) حفظ استاذ القراء قاری محمد امین صاحب سے کیا (۲) حضرت علامہ مولانا محمد بلال صاحب: جامعہ بندیال کے فارغ التحصیل ہیں بڑی محنت سے پڑھا رہے۔

اساتذہ کرام فاضل موصوف نے جلیل القدر اور شہرت یافتہ اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب (۲) حضرت علامہ مولانا غلام حیدر صاحب (۳) حضرت علامہ مولانا حکیم اللہ صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا غلام حسین سرمد صاحب (۵) حضرت علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی صاحب سے جامعہ بندیال شریف دورۂ حدیث اور تخصص فی الفقہ کیا۔

(۳) حضرت علامہ محمد مظفرالدین صاحب فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد مظفرالدین زید مجدہٗ محتاج تعارف نہیں ہیں۔ درس نظامی اول تا آخر جامعہ بندیال میں کیا۔ فاضل موصوف خطابت کے فرائض جامع مسجد حقانیہ رضویہ پھانک موڑ میں سرانجام دے رہے ہیں اور ادارہ کے نشر واشاعت کے مخلص کارکن ہیں۔

جامعہ مظہر الاسلام قائد آباد:

جامعہ ہذا مرکزی جامعہ کی ذیلی شاخ ہے اور دین مصطفوی کی ترویج واشاعت میں اپنی مثال آپ ہے۔

اساتذہ کرام:

جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ وناظرہ شروع ہے اور اس شعبہ میں حفظ کے استاذ قاری محمد سعید صاحب اور قاری فضل الرحمٰن ہیں جو کہ بڑی محنت ومحبت سے تدریس القرآن فرما رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شعبہ حفظ میں طلباء کی تعداد چالیس ہے۔ نیز محلہ کے بچے اور بچیاں بڑی محنت کے ساتھ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔

جامعہ کی جامع مسجد گلزار حبیب میں خطابت کے فرائض فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق بندیالوی فرما رہے ہیں۔

جامع مسجد قباء:

مرکزی جامعہ مظہریہ امدادیہ کی شاخ ہے۔ مسجد ہذا میں خطابت اور امامت کے فرائض حضرت علامہ مولانا فرمان علی صاحب سرانجام دے رہے ہیں اور محلے کے بچے بھی پڑھ رہے ہیں۔ عنقریب اس میں مدرسۃ البنات کا افتتاح ہونے والا ہے۔

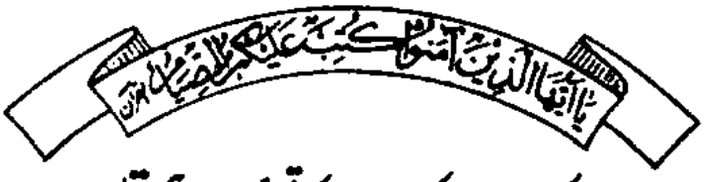

روزہ کی افطاری کے وقت کے تعین پر دو اہم مقالے

روزہ کب افطار کریں

مؤلفین
پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
علامہ عطا محمد بندیالوی

مکتبہ جمال کرم
ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضلاء بندیال کی خدمت میں درخواست

انسان جبلتاً اور خلقتاً خطاء اور نسیان کے تاریک راہوں کا مسافر ہے اور عجز و ناتوانی اور بے بسی کے امصار کا مقیم ہے۔ انسان سے خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورتوں میں ہوتا رہتا ہے۔

النوع الاوّل خطاء اور نسیان قضایا معقولہ میں۔ النوع الثانی خطاء اور نسیان قضایا ملفوظہ میں اقسام مذکورہ کی توضیح اور تشریح سے پہلے اس امر کو ذہنشین کر لینا ضروری ہے کہ شئی کے چار وجود ہوا کرتے ہیں:

(۱) وجود فی الاعیان (۲) وجود فی الاذھان (۳) وجود فی العبارۃ (۴) وجود فی الکتابۃ۔

(۱) وجود خارجی

وجودہ الحقیقی وھو حقیقتہ الموجودۃ فی نفسھا جامع العلوم ج ۳، ص ۴۴۹

شئی کا وجود حقیقی ہی وجود خارجی ہوا کرتا ہے اور شئی کا وجود حقیقی ایسی شئی کی حقیقت کو کہتے ہیں جو فی نفسہا موجود ہوا کرتی ہے بغیر کسی اعتبار معتبر اور بغیر متصور کے تصور کے بالفاظ دیگر شئی کا وجود خارجی وہ ہوا کرتا ہے جو خارج میں موجود ہوتا ہے جیسا کہ گنبد خضرا کا وجود جو خارج میں موجود ہے۔

(۲) وجود ذہنی

وھو وجودہ الظلی المثالی الموجود فی الذھن (ایضاً) شئی کا وجود ذہنی وہ شئی کا وجود ظلی اور مثالی ہوا کرتا ہے جو ذہن میں موجود ہوتا ہے۔

بالفاظ دیگر

شئی کا وجود ذہنی شئی کی ایسی صورت کا نام ہے جو کسی شخص کے ذہن میں موجود ہوا کرتا ہے اور وہ شخص اس صورت ذہنیہ کا تصور کرتا ہے مثلاً گنبد خضرا کی وہ صورت جو ہر مومن کے ذہن میں موجود ہے اور اس کا تصور کرتا ہے۔

(۳) وجود عبارتی

وھو وجود لفظہ الدال علی الوجود الخارجی المثالی الذھنی (ایضاً) شئی کا وجود عبارتی وہ ہوا کرتا ہے کہ اس شئی کے لفظ کا وجود جو وجود خارجی مثالی اور ذہنی پر دال ہوا کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالفاظ دیگر

شئی کا وجود عبارتی اس لفظ کو کہتے ہیں جو کہ منہ سے خارج ہوتا ہے مثلاً گنبد خضرا کا وجود جو لفظوں میں ہوا کرتا ہے جسے انسان تلفظ کرے۔ المختصر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ والسلام کہتے وقت مومن یوں گویا ہوا کرتا ہے۔ "السلام اے گنبد خضرا کے مقیم"۔

(۴) وجود کتابی

وھو وجود النقوش الدالة على اللفظ الدال على الشئ (ایضاً) کسی شئی کا وجود کتابی وہ نقوش ہوا کرتے ہیں جو دالہ لفظ پر ہوتے ہیں اور لفظ شئی پر دال ہوا کرتا ہے۔ مثلاً لفظ گنبد خضرا کے وہ نقوش اور خطوط جن سے صفحات قرطاس مزین ہوا کرتے ہیں۔

بالفاظ دیگر

وجود کتابی ایسے نقش کا نام ہے جو کاغذ پر بنایا جاتا ہے اور نقوش اور خطوط کی صورت میں معرض وجود میں آتا ہے۔

اس تمہید مذکور کے بعد قضایا معقولہ اور قضایا ملفوظہ کا مفہوم واضح کیا جاتا ہے۔

قضیہ معقولہ

ایسے مرکب معقول کو کہتے ہیں جو صدق اور کذب کا محتمل ہو جیسے زید قائم کی وہ صورت جو ذہن میں موجود ہے اسی طرح اللہ واحد کی وہ صورت جو ذہن میں موجود ہے۔

قضیہ ملفوظ

ایسے مرکب ملفوظ کا نام ہے جو صدق اور کذب کا احتمال رکھتا ہو اور اس کا تلفظ کیا جائے جیسے زید عالم کا قضیہ جس کا تلفظ کیا جائے۔

خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورت میں النوع الاول الوجود الخارجی

کسی شئی کا وجود خارجی وہ ہوتا ہے جو خارج اور نفس الامر میں موجود ہوا کرتا ہے۔ فضلاء بندیال اپنے خصائل فریدہ اور محاسن وحیدہ سے متصف ہو کر نفس الامر میں موجود ہیں۔ میں انہیں بلاریب وشک تسلیم کرتا ہوں اور بندہ ناکارہ انہیں اپنے سر کا تاج سمجھتا ہے اور علم وحکمت کا آفتاب مہتاب سمجھتا ہے۔ ان کے قدموں کی غبار کو نسبت بندیال شریف کی وجہ سے آنکھوں کا سرمہ بنانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں فرحت محسوس کرتا ہے اور ان کے مجاہدات علمیہ اور روحانیہ کو سلام پیش کرتا ہے۔ ان کی تدریسی اور مذہبی خدمات کو نقوش اور خطوط کے حوالہ کرنا اپنی قلم کی معراج تصور کرتا ہوں۔ الغرض! فضلاء بندیال عالم اسلام کی شہرت یافتہ شخصیات ہیں۔ ان کی تدریسی خدمات پر عالم اسلام کو فخر ہے۔ علم و حکمت کے شہرہ آفاق شاہینوں کے متعلق خطاء یا نسیان کی وجہ سے بھی نازیبا کلمات زبان پر لانا نامناسب ہی نہیں بلکہ جرم سمجھتا ہوں۔

البتہ راقم الحروف کا نزاع اور اختلاف کسی فاضل بندیال سے شرعی مسئلہ میں پایا جانا ممکن ہے۔

النوع الثانی الوجود الذہنی

کسی شئی کا وجود ذہنی ایسے وجود کو کہتے ہیں جو ذہن میں موجود ہوا کرتا ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک فضلاء بندیال کا وجود ذہنی بھی باعث صد افتخار ہے اور وجود خارجی بھی نعمت ہے۔

بندہ حقیر پر تقصیر کے نزدیک ان پروقار شخصیات کی توقیر و تعظیم ذہناً و خارجاً صرف لائق ہی نہیں بلکہ فرض اور قرض ہے۔ عمداً سہواً خطاءً سراً و اعلانیۃً کسی صورت میں بھی ان کے عہدہ اور مرتبہ کے خلاف قضیہ معقولہ کی صورت میں یا ملفوظہ کی صورت میں جسارت کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔

النوع الثالث الوجود العبارتی

شئی کے ایسے وجود کو کہتے ہیں، جیسے انسان تلفظ کرتا ہے۔ ان شہرہ آفاق نفوس ناطقہ کی حد اور تعریف بیان کرنے سے قلب اس قدر معطر معنبر ہو جاتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ہم فضلاء بندیال کی ان عظیم ہستیوں کا تذکرہ قضایا ملفوظہ کی صورت میں اس لیے بیان کر رہے ہیں کہ زبان متبرک ہو جائے۔

البتہ علوم و فنون کے شاہراہوں کے مسافروں کو شب و روز ان کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کرنا قومی امانت سمجھتے ہیں۔ خدا کرے کسی وقت بھی ایسا نہ ہو کہ غلطی سے یا بھول کر بھی ان کی شان کے خلاف کوئی قول صادر ہو۔

النوع الرابع الوجود الکتابی

وجود کی مندرجہ بالا انواع ثلاثہ کو زیر بحث لانا طرد اللباب تھا۔ راقم الحروف کا مقصود یہ ہے کہ ''تذکرہ فضلاء بندیال'' تحریر کرتے وقت فضلاء بندیال کی حالات زندگی میں وجود کتابی میں جو غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اس میں مجھے معذور سمجھیں گے اس کی وجہ وجیہ یہ ہے کہ بندہ نے فضلاء بندیال کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف فارم پر کرنے کیلئے ارسال کیے تھے تو پہلی بنیادی بات جس کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ اپنے فارم انتہائی خوشخط تحریر کریں تا کہ نقوش کو نقل کرتے وقت غلطی واقع نہ ہو جائے مگر فضلاء بندیال نے فارم پر کرتے وقت خوشخطی کی طرف توجہ نہیں کی لہٰذا ان فارموں کو بار بار پڑھنے کے باوجود بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو امید کی جاتی ہے کہ درگزر فرما کر مجھ حقیر پر کرم فرمائیں گے اور میری اس غلطی پر مجھے مطلع فرمائیں گے تا کہ آئندہ اس غلطی کا ازالہ ہو جائے۔ الغرض! خطوط کی نقل میں کسی لقب یا نام یا قوم یا علاقہ یا اور کسی قسم کی غلطی واقع ہو گئی ہو تو امید ہے کہ میری رہنمائی فرما کر مجھ پر احسان فرمائیں گے۔

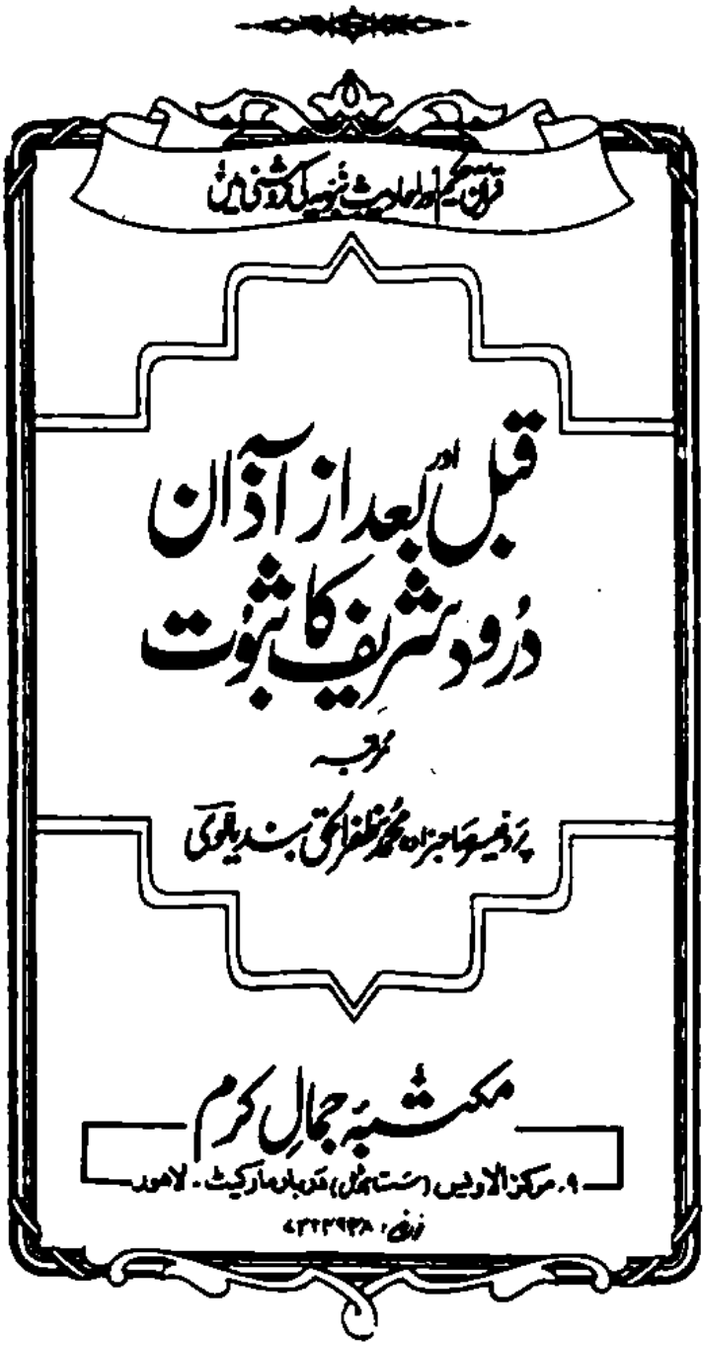

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخزن العلوم معدن الفنون فرید الدھر

فقیہ العصر قبلہ استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

گلہائے عقیدت

از محبۂ نظر و فکر استاذ الاساتذہ استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق

حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

شدہ اورا ید طولی بمنقول — بدہ در مرتبہ اولی بمعقول

دلش روشن ز انوار الٰہی — بیانش گنج اسرار الٰہی

وان غاب ولکن ضوفشاں ماند — سراج صد ہزاراں زونشاں ماند

ہمہ عمرش بزہد و اتقاء رفت — عطاء گوید بعشق مصطفیٰ رفت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمان علم وحکمت کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بیرون

زمین اپنے مناظر حسینہ اور مناظر ملیحانہ کے تسلسل اور استمرار میں اہل اللہ کی محتاج ہے۔ فلک اپنے قیام اور نظام میں صلحاء کا محتاج ہے۔ ارض وسماء کی یہ دھرتی وجود اتقیاء سے عبارت ہے۔ اس لئے عالم کا ذرہ ذرہ کملہ اور صلحاء کا شیدا ہے۔ عباد مکرمون اور مقربون کے لئے دعائیں مانگتا ہے۔ خدائے لم یزل سے رحمت کی بھیک طلب کرتا ہے۔ پھر جب یہ دعائیں باریاب ہوتی ہیں تو خالق کائنات کسی مرد حق کو پیدا فرما دیتا ہے اور اس طرح ظلم وعدوان کی ویرانیاں اطاعت واستقال کے نخلستانوں سے بدل جاتی ہیں۔

ایوانِ خلوت کے مکین

جو لوگ علمائے اہل سنت سے ارتباط رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ آج میدان تحقیق وتدقیق کے شہسوار اور چوٹی کے اساتذہ بلا واسطہ یا بالواسطہ فقیہ العرب والعجم استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت تلمذ رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بہت سے درویشان خدا ایسے بھی ہوتے ہیں جو شہرت پذیر بستیوں سے دور رہ کر گوشہ گمنامی میں معرفت کی زندگی گزار دیتے ہیں اور نام ونمود کے افشاء کے ہر سبب سے دور رہتے ہیں فقیہ العصر علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تمام عمر حکمت ومعرفت کے مسلسل فیضان کرتے رہنے کے باوجود تاریخ کی نگاہوں سے چھپتے رہے لیکن جب کہ علم کی بھری دنیا میں آپ کے خوشہ چینوں نے تحقیق وتدقیق سے ہلچل مچادی تو تجسس کی نگاہ نے فیض کے اس منبع کو آخر ڈھونڈ ہی لیا جو جامعہ بندیال کے تمام فضلاء کا مرجع ہیں۔

ولادت باعث سعادت

تھل کے اس دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ کے قدیمی قصبہ بندیال میں ایک بزرگ میاں شاہنواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشہور زمانہ ولی تھے۔ ان کی ذات گرامی دور ونزدیک کے تمام علاقوں کے لئے مرجع عقیدت تھی۔ لوگ دینی اور دنیاوی مشکلات میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عالم آپ کے فیض سے مستفید ہو رہا تھا۔

نقل ہے کہ آپ کے گھر کے سامنے ایک درخت تھا جس کے نیچے اگر طاعون زدہ مریض کی چارپائی رکھ دی جاتی تو وہ فوراً ٹھیک ہو جاتا اور دنیا کا لاعلاج مریض اس روحانی علاج کے ذریعہ شفا حاصل کر لیتا۔ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ بچپن میں ایک دفعہ میں رات کے وقت قبلہ والد صاحب کے ساتھ بند یال کے شرقی جانب (جو کہ غیر آباد بستی تھی) آ رہا تھا کہ اچانک ہمارے سامنے ایک گدھا نمودار ہوا جو ہمارے آگے چلتا رہا اور کچھ دور جا کر وہ غائب ہو گیا۔ پھر ایک سیاہ کتا سامنے آ گیا اور کچھ دور ہمارے آگے چلتا رہا بالآخر وہ بھی غائب ہو گیا۔ گھر آتے ہی والد صاحب کو بخار ہو گیا۔ قبلہ دادا صاحب حضرت میاں شاہنواز صاحب اس وقت زندہ تھے۔ ان کی خدمت میں قبلہ والد صاحب نے قصہ بیان کیا تو قبلہ دادا جی نے فرمایا کہ خوف اور فکر کرنے کی کون سی بات ہے یہ چھلو نامی ایک جن ہے اس نے تمہارے ساتھ تمسخر کیا ہے چنانچہ انہوں نے دم کیا اور والد صاحب تندرست ہو گئے۔ اور لوگوں میں مشہور تھا کہ جناب قبلہ میاں شاہنواز صاحب کے اکثر جن حلقہ بگوش ہیں۔ چنانچہ جب چھوٹے بچے ڈر جاتے یا کسی کا جانور بیمار ہو جاتا لوگ آپ کے چولھے سے راکھ لے جاتے اور اسی سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دیتا۔ چنانچہ اب تک یہی عادت جاری ہے کہ اگر بچوں کو دورہ پڑنے لگ جائے اور ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیں یا بھیڑ بکری چکر کھانے لگ جائیں منہ سے جھاگ بہنا شروع ہو جائے تو لوگ اب بھی چولھے کی راکھ استعمال کرتے ہیں اور شفاء حاصل کرتے ہیں۔ اسی قسم کی دیگر کرامات کے پیش نظر آپ کی ذات لوگوں کے لئے عقیدت کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

تاریخ ولادت کا اجمالی پہلو

میاں محمد شاہنواز کے صاحبزادے جن کا نام گرامی "میاں محمد سلطان" تھا حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء ۱۸۸۷ء میں میاں محمد سلطان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے جس فضا میں آنکھ کھولی وہ فضا شریعت اور معرفت سے بھرپور تھی۔ آپ کے بچپن کا زمانہ بڑا سادہ تھا آپ کے ہم عمر بچے جب کھیل کود میں مشغول ہوتے تو اس وقت آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے ہوتے۔ لہو ولعب سے دلی نفرت تھی۔ ذہن اور حافظہ غضب کا پایا جاتا تھا۔ جب چھ سال کی عمر ہوئی تو آپ کے والدین نے حفظ قرآن کی تعلیم کے لئے آپ کو موضع پکہ ضلع میانوالی میں بھیج دیا جہاں آپ غیر معمولی سرعت کے ساتھ حفظ قرآن کی منزل کو طے کر لیا پھر ایک مقامی عالم کے پاس نظم فارسی پڑھی۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جب سبق پڑھتے تو سر اور چہرہ پر چادر ہوتی تھی صرف آنکھیں ظاہر ہوتی تھیں۔ نیچے دیکھتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے اور کسی کی طرف التفات نہ فرماتے۔ فارسی کے بعد مولوی محمد امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مصنف قانونچہ امیری) جو کہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے ان سے صرف ونحو کے علاوہ کافی کتب درسیہ پڑھیں۔

تحصیل علم کا فقید المثال مرحلہ

اللہ تعالیٰ نے اس گوہر یکتا کی آبیاری کے لئے عظیم الشان اصداف کو مامور کیا جن کی آغوش میں اس درشہسوار نے منازل عروج طے کیں۔ موضع پنجائن ضلع جہلم میں مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہائش پذیر تھے جو کہ شمع علم کے پروانوں کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتے تھے اور خصوصاً الفیہ ابن مالک کی تدریس میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ جب حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء نے ان کا شہرہ سنا تو آپ ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ جو کہ آپ سے سکندر نامہ پڑھتا تھا۔ الفیہ ابن مالک کی تحصیل کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ ۵۶ بکرمی کے مشہور قحط کا زمانہ تھا جس میں گندم کا ایک ایک دانہ گوہر نایاب کی حیثیت رکھتا اور بھوک کے سائے پھیلتے جا رہے تھے ادھر آپ کا شوق بڑھتا جا رہا تھا۔ مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جب حاضر ہوئے اور اپنا مدعا ظاہر کیا تو انہوں نے بوجہ قلت طعام درس میں شامل کرنے سے انکار کر دیا لیکن جن کا مقصد حیات علم حاصل کرنا ہو وہ کھانے پینے کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ آپ عزم کے ایک پہاڑ تھے لہٰذا آپ مایوس ہونا تو جانتے ہی نہ تھے۔ قریب کی دوسری سرزمین میں ڈیرہ ڈال دیا۔ دو چار آنے کی کل کائنات پاس موجود تھی۔ دو پیسے کا پیاز اور دو پیسے کا گڑ لیا، پیاز پتوں سمیت کوٹ کر اس میں گڑ ملا کر کھا لیتے اسی پر صبر کرتے ہوئے کتنے دن مسجد میں گزار دیئے۔ المختصر ایک شخص کی سفارش پر حضرت علامہ ثناء اللہ صاحب نے آپ کو بلا کر اسباق شروع کرا دیئے۔

عروج ریاضت کا انفرادی پہلو

پنجائن کے قیام کے دوران آپ کی عادت تھی کہ رات کو سبق یاد کرتے وقت اپنی پگڑی ایک ٹانگ کے نیچے سے گزار کر سر سے باندھ لیتے تاکہ نیند آنے کی صورت میں جھٹکا لگے اور آنکھ کھل جائے گی۔ معدن علم وحکمت کے ایسے ہی کارنامے ہوا کرتے ہیں جو رہتی دنیا تک یادگار رہتے ہیں۔

مہندی سو دکھ سہندی تاتیاں تے جیندی
تن من سب چرا کے کنگھی تا زلفاں وچہ ویندی

زیور انکسار سے آراستہ شخصیت

بدر العلماء تاج الفقہاء حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ آپ اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالات کا کتمان فرماتے تھے۔ خواہ مخواہ بغیر مقصد کے اپنا کوئی واقعہ بیان نہ فرماتے تھے۔ البتہ کبھی تحصیل علم کی طرف رغبت دلانے کے لئے اپنا کوئی واقعہ بیان فرما دیتے۔ ایک دفعہ آپ فرماتے ہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب سے ہم پڑھتے تھے آپ حکمت کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے جاتے۔ اس گھوڑے کے چارہ کا انتظام ہمارے ذمہ تھا۔ گھوڑے کے کمزور ہونے کی وجہ سے پیٹھ زخمی تھی اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر کوے نوچتے اور ہم سبق پڑھ کر باہر کھیتوں میں گھوڑے کو چراتے رہتے اور کوؤں سے اس کی دیکھ بھال بھی کرتے۔

اسی ضمن میں ایک دن فرمایا کہ کئی دفعہ قبلہ استاذ صاحب کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جاتے اور ہم طالب علم ساتھ پیدل چل پڑتے اور استاذ صاحب سوار ہو جاتے اور سفر بھی طے کرتے جاتے اور سبق بھی پڑھتے جاتے۔

محبت علم کا وحیدانہ پہلو

فقیہ العصر فرماتے ہیں میں مدرسہ فتح پوری دہلی میں پڑھتا تھا ایک دن میرے رفقاء نے آکر کہا آپ ہمارے ساتھ دہلی کی جامع مسجد دیکھنے کے لئے چلیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اسباق سے فراغت نہیں۔ انہوں نے کہا جمعہ کے دن ہمارے ساتھ چلیں تو فقیہ العصر نے فرمایا میں جمعہ کے دن پچھلے ہفتہ کے تمام اسباق دھراتا ہوں۔

آسمانِ علم کا شمس بازغہ

محقق العصر تاج الفقہاء صاحبزادہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ازراہ فرزندانہ عرض کیا کہ آپ الفیہ اور دیگر چھوٹی کتابوں میں مفصل اور طویل تقریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ تقاریر آہی جائیں گی آپ نے فرمایا جن کتابوں کی تقریر میں کرتا ہوں تجھ کو وہ کتابیں عمر بھر دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوں گی۔ سبحان اللہ۔ تحصیل علم میں آپ کو کس قدر توغل اور یکجہتی تھی اس قلبی شغف اور یکجہتی کی بدولت ایک وہ دن آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم منصب پر فائز کیا سچ ہے:

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پر پس جانے کے بعد
سرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد

آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں میں پشاور گیا۔ سردی کا موسم تھا اور سردی زوروں پر تھی۔ میں رات کو ایک مسجد میں ٹھہرا۔ معمولی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ ایک پٹھان طالب علم کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر مصلے لئے ہوئے مسجد کے صحن میں تمام رات کافیہ کی یہ عبارت پڑھتا رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''والضمیر لایوصف ولا یوصف بہ'' میں اس کے اس انہماک سے بڑا متاثر ہوا۔

نامی کوئی بغیر مشقت کے نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

گلبن ذکاوت کے پھول

پنجائن میں ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نحو کی مشہور کتاب ''عبدالغفور'' پڑھنے والے ایک طالب علم نے آپ کی ظاہرانہ سادگی اور وضع کو دیکھ کر از راہ تمسخر کہا کہ یہ بھی کوئی طالب علم ہے؟ باقی طلباء نے اسے سمجھایا تم اس کے ظاہری سادہ لباس کو نہ دیکھو۔ علمی بحث میں تم اس کے مقابلہ میں تاب نہ لاسکو گے مگر اس نشۂ کبر میں چور طالب علم نے اور زیادہ پھبتیاں کسنی شروع کر دیں۔ آخر آپ نے اس سے پوچھا کہ بتلاؤ تو مفعول فیہ کا عامل کتنی جگہ وجوباً حذف ہوتا ہے تو جواب میں اس نے مفعول بہ کے عامل کے مقام حذف بیان کرنے شروع کر دیئے جن پر آپ نے اس کا رد بلیغ فرمایا وہ ایسا سٹپٹایا کہ ساری شیخی دور ہوگئی اور حیرت سے آپ کا منہ تکنے لگا۔ آپ نہایت ذکی وفہیم تھے۔ حافظہ اس غضب کا تھا کہ کافیہ کی رضی جیسی عظیم شرح آپ کو زبانی یاد تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ لڑکوں نے کہا کوئی اندھیرے میں کتاب پڑھ سکتا ہے۔ اگر کسی میں اس امر کی طاقت ہے تو وہ رضی شرح کافیہ پڑھے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا کہ اسے میں پڑھوں گا چونکہ آپ کو یہ کتاب زبانی یاد تھی اس لئے آپ اندھیرے میں مسلسل یہ کتاب پڑھتے رہے۔ چنانچہ تمام لڑکوں میں یہ مشہور ہوگیا یہ اندھیرے میں اجالے میں یکساں طور پر کتاب پڑھ سکتے ہیں۔

شاہراہ علم کے انتھک شہسوار

قبلہ فقیہ العصر نے اپنے وقت کے شہرہ آفاق اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کے علاوہ مولانا محمد امیر صاحب دامانی اور مولانا غلام احمد صاحب حافظ آبادی سے خوشہ چینی کرتے مزید تحقیقات کا شوق ہوا تو ہندوستان کی مشہور درسگاہوں کا رُخ کیا اور عروس البلاد دہلی کی جامع مسجد فتح پوری کی درسگاہ میں داخل ہوگئے اور پڑھائی شروع کر دی۔

تعلیم کی جستجو کا وحیدانہ طرزِ عمل

آپ فرماتے ہیں دہلی کی جامع مسجد کے قریب ایک باغ تھا جب دوسرے طلباء سیر وتفریح کی خاطر شہر کو جاتے تو میں اس باغ کے نیچے محو مطالعہ ہو جاتا۔ حتیٰ کہ جمعۃ المبارک کے دن بھی کتابیں لے کر وہیں مطالعہ کرتا رہتا اسی مدرسہ کے مہتمم ہر روز ٹم ٹم پر سوار ہو کر اس طرف سے گزرتے اور مجھے مطالعہ کرنے کی حالت میں دیکھتے۔ جبکہ مدرسہ کے دیگر طلباء کھیل کود اور سیر وتفریح میں مشغول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے متعلق علم نہیں تھا کہ یہ ہمارے مدرسہ کے مہتمم ہیں۔ ایک دن خلاف معمول انہوں نے ثم ثم ٹھہرایا اور میرے پاس آکر پوچھنے لگے کہ تم کس مدرسہ کے طالب علم ہو۔ میں نے انہیں اپنا نام اور مدرسہ کا نام بتا دیا اس سے قبل ہمیں مدرسہ کی طرف سے ہر مہینے دو روپیہ وظیفہ ملتا تھا۔ اس مہینے میں میرے وظیفہ کی رقم بڑھا کر چار روپے کردی گئی اور یہ حالت اس وقت بدستور رہی جب تک کہ میں اس مدرسہ میں زیر تعلیم رہا چنانچہ مجھے چار روپے اور باقی طلباء کو دو روپے وظیفہ ملتا رہا۔ آپ فرماتے ہیں میں اس وظیفہ کی رقم سے کافی کتابیں خرید لیتا۔

بوسیدہ گدڑی میں ملبوس علم وحکمت کا آفتاب مہتاب

قبلہ فقیہ العصر فرماتے ہیں دہلی میں ایک کابلی پٹھان میوہ کی دکان کرتا تھا اس نے مجھے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھ کر کچھ پیسے دیئے کہ ان کے کپڑے لے لوں لیکن میں نے اس رقم کی بھی کتابیں خرید لیں۔ پٹھان نے مجھے اسی کپڑوں میں دیکھ کر کپڑے سلوا کر دیئے میں نے وہ بھی فروخت کر کے اس کی بھی کتابیں خرید لیں۔ المختصر جن کا مقصود حصول علم ہو وہ زینت وزیبائش کے طالب نہیں ہوا کرتے۔

تاجدار بریلی شریف کی زیارت

فقیہ العصر کی طبیعت میں جو رسول اللہ ﷺ کی والہانہ لگن بس رہی تھی یہ اسی کا اثر تھا کہ آپ نے تحصیل علم کے دوران ایسے اساتذہ کا انتخاب فرمایا جن کا جسم ہند میں تھا اور روح روضہ انور کی جاروب کشی کرتی تھی۔ اس وقت بریلی شریف میں محبت رسول ﷺ کا گلستان کھلا ہوا تھا۔ المختصر آپ بریلی شریف حاضر ہوئے۔ حضرت فقیہ العصر نے اعلیٰ حضرت امام العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور سراپا دید ہو گئے۔ پھر دل تمام آرزو بن کر گویا ہوا کہ کچھ استفادہ کا موقع حاصل ہو مگر وہ وقت کچھ ایسا تھا کہ اعلیٰ حضرت کی طبیعت علیل تھی۔ تدریس کے لئے مزاج سازگار نہ تھا آپ نے مجاہد اعظم مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز تلمیذ رشید مولانا ہدایت اللہ خان صاحب رامپوری کی طرف راہنمائی کی۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر ان کے درس میں پہنچے اور جملہ فنون کی ان سے دوبارہ تکمیل کی اور قدما کی کتابیں مثلاً افق المبین شرح اشارات ان سے پڑھیں صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی صاحب صاحب بہار شریعت بعض اسباق میں حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کے ہمدرس رہے ہیں۔

مکتب طریقت کی جستجو

حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے جہاں ہندوستان کے عظیم دینی درسگاہوں کے اعاظم فضلاء سے علوم ظاہریہ کی تکمیل کی وہاں قلب وجگر وشکار کرنے والی نگاہوں سے حُب ومستی بھی لی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الغرض! حضرت قبلہ فقیہ العصر علوم ظاہریہ کی تکمیل کے بعد علوم باطنیہ کے حصول کی خاطر مقتدیٰ زمانہ مولانا حاجی امداد اللہ شاہ صاحب مہاجر مکی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا صوفی محمد حسن صاحب الہ آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست اقدس پر سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت ہوئے۔ اڑھائی سال تک شیخ کامل کی بارگاہ عالیہ میں رہ کر تصوف کی اکثر کتابیں سبقاً پڑھیں اور سلوک کے منازل اور مراتب بھی طے کئے۔ آخر اجازت خلافت سے نوازے گئے۔

بے مثل قناعت کا عملی دستور

حضرت قبلہ فقیہ العصر خود بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے قبلہ پیر و مرشد کے کاشانہ اقدس پر جو کہ مسجد سے متصل تھا جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بجز چائے کی پیالیوں، مٹی کے کوزے اور ایک مسواک کے کچھ بھی نظر نہ آیا گھر کا یہ کل اثاثہ دیکھ کر فرمان نبوی: "کن فی الدنیا کانك غریب او کعابر سبیل کے امتثال کا یقین ہوگیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا

مرشد فقیہ العصر کا وصال

حضرت فقیہ العصر کے پیر و مرشد حضرت قبلہ صوفی محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۸ رجب ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو اس جہاں سے وصال پایا۔ المختصر وصال اس طرح ہوا کہ سماع کا جلسہ منعقد ہوا آپ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ قوالوں نے قطب العالم حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی کی یہ غزل شروع کی۔

آستین بہ رخ کشیدی ہمچو مکار آمدی
بعد ازاں بلبل شدی با نالہ و زار آمدی
شور منصور از کجا و در منصور از کجا
خود زدی بانگ انا الحق برسردار آمدی
گفت قدوسے فقیرے در فناؤ در بقا
خود بہ خود ازاد بودی خود گرفتار آمدی

ادھر قوالوں کی زبان پر ایک مرد سالک کا کلام جاری تھا۔ ادھر حضرت قبلہ پیر و مرشد پر کیف و وجد کی حالت طاری تھی۔ خصوصاً جب قوالوں نے آخری مصرعہ کو بار بار دہرایا تو آپ پر اس طرح وجد طاری ہوا کہ جیسے کسی نے تلوار کا بھرپور وار کیا ہو۔ آپ مرغ بسمل کی طرح بے تابانہ تڑپ رہے تھے۔ عین اسی حالت میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے خالق کائنات کے پاس جا پہنچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارض بندیال پر علم وعرفان کی بارش

یہ امر مسلم ہے کہ کبھی تو مکان کی عظمت مکین کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اور کبھی مکین کو مکان کی وجہ سے عظمت حاصل ہوتی ہے۔ بندیال شریف کو عظمت مکین بندیال سے حاصل ہے۔

الغرض! حضرت قبلہ فقیہ العصر الہ آباد، رام پور، بھوپال اور نواب ٹونک میں رہنے کے علاوہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر بیس بائیس سال درس وتدریس کی زندگی گزارنے کے بعد اپنے وطن بندیال واپس تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل بندیال کی زمین جس طرح اپنے اطراف میں ریت کے دیو پیکر ٹیلے رکھتی تھی اور ظاہری تر وتازگی کا کوئی سامان نہ تھا اسی طرح رشد و ہدایت اور علم وتحقیق کی ہریالی سے بھی تہی دامن تھی۔ جہالت وگمراہی کی یہ بنجر زمین اپنے سینے پر رسول عربی کے دشمن اور گستاخ عناصر کے انگارے لئے جھلس رہی تھی اور ہر طرف ابن ابی کے جانشین تنقیص رسالت اور توہین نبوت کا زہر اگل رہے تھے۔ المختصر یہ زہر آلود ماحول انتہائی عروج پر تھا کہ قدرت نے ارض بندیال کو اپنی خصوصی عنایات کے لئے منتخب فرمایا اور ایک مرد مجاہد جو سراپا عشق مصطفوی، پیکر خلوص ہندوستان سے علم وعرفان، شریعت، طریقت، حقیقت اور عشق رسول ﷺ سے لیس کر کے بھیجا۔ آپ کی زندگی کا نصب العین توحید باری تعالیٰ کا پرچار اور عظمت رسول کا احیاء اور تذکار نبوت کا ارفاع تھا۔ الحاصل آپ نے عقائد حقہ اہل سنت و جماعت پر ایسے دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ قائم کئے کہ ان کے گندم نما جوفروش کٹھ ملاؤں کی سالوں کی محنت پر پانی پھر گیا اور آپ کی آمد سے ارض بندیال رشد و ہدایت کا مینار بن گیا۔ ضلالت اور گمراہی ابلیس کی آغوش میں سسکیاں لینے لگی اور جہالت اپنی موت آپ مرگئی۔

فن مناظرہ میں ید طولیٰ

حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء میدان مناظرہ کے مانے ہوئے شہسوار تھے۔ آپ نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ اور بیسوں مناظروں میں مناظرین کو ایسی شکست فاش دی کہ وہ پھر منہ دکھانے کے قابل نہ رہے آپ نے انہیں بے شمار مرتبہ مبہوت اور لایعقل بنا کر چھوڑا۔ ذیل میں چند مناظروں کا حال ملاحظہ فرمائیں۔

حکیم الامت کا مبہوت ہونا

قیام ہند کے دوران ایک دفعہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کی مولوی اشرف علی تھانوی سے ملاقات ہوگئی تو اثنائے گفتگو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وعلم آدم الاسماء کلھا یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے تو اس آیہ کریمہ میں الاسماء جمع معرف باللام مفید استغراق ہے اور اس کی تاکید ہے اور اس کا عموم قطعی ہے اور اس کی تخصیص ناممکن ہے اور یہی علم کلی ہے پھر عام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء کے لئے علم کلی ماننے کو شرک و کفر کیوں قرار دیا جا رہا ہے۔

مولوی اشرف علی کی علمی قابلیت

مولوی اشرف علی نے اس کا جواب یہ دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صرف اسماء سکھائے گئے تھے اور مسمیات اور ذاتیں نہیں سکھائی گئی تھیں لہٰذا علم مسمیات ثابت نہ ہوا جس سے علم کلی کی نفی ہوگئی۔

فقیہ العصر کا تبحر علمی

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کی یہ تفسیر تو خود قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھولاء یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے مسمیات کو فرشتوں پر پیش کر کے فرمایا کہ ان کے نام بتاؤ۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ آدم علیہ السلام مسمیات کو بھی جانتے تھے تب ہی تو ان کے ناموں کے متعلق پوچھا جا رہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ صرف اسماء پیش کئے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ ان کے نام بتاؤ تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ پوچھے بتاؤ زید کا نام کیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ ایک لغو اور بے معنی بات ہے اور قرآن مجید اس کا متحمل کسی صورت میں بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب لگے دائیں بائیں دیکھنے اور بغلیں جھانکنے لگے اور ایسے مبہوت ہوگئے کہ شاید زندگی میں انہوں نے اس طرح ندامت محسوس کی ہو۔ ناظرین انصاف فرمائیں کہ ان کے حکیم الامت کا یہ علمی کارنامہ ہے کہ قرآن پاک کے مفاہیم کو سمجھ نہ سکا اور توہمات ابلیسہ میں مبتلا ہو کر حواس کھو بیٹھا۔

مولوی حسین علی کا فرار

اللہ قدوس نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کو وہ جلالت علم اور وجاہت فضل عطا کی تھی کہ مخالف میدان میں آتے ہی جھجک محسوس کرتا تھا۔ موضع ملتان ضلع کیمل پور کے مولوی محمد سعید صاحب جو کہ حضرت قبلہ فقیہ العصر کے شاگرد رشید ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی حسین علی واں بھچروی ہمارے گاؤں میں تقریر کرنے کے لئے آیا تقریر کے دوران اپنی چھڑی حاضرین جلسہ کو دکھا کر کہنے لگا کہ یہ تو کسی کو نفع یا نقصان دے سکتی ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال کے بعد کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے۔ (معاذ اللہ) مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں نے مجلس میں کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب کہ میں استاذ العلماء فقیہ العصر کو لینے جا رہا ہوں اگر تم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کچھ حقانیت اور جرات ایمان ہے تو کل تک ہمارا انتظار کرنا میں یہ کہہ کر بندیال آیا اور قبلہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لے کر اپنے آبائی گاؤں ملتان پہنچا جب مولوی حسین علی کو قبلہ استاذ العلماء کی آمد کا علم ہوا تو وہ اپنا بستر بوریا سمیٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ حضرت قبلہ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ میں تین دن تک یہیں ہوں مولوی حسین علی اور اس کے معتقدین کو لائیں مگر کون ہے جو آپ کی علمی وجاہت کے سامنے دم مارے۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء آپ کے علم کا لوہا اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں۔

مبحث علم غیب میں تبحر علمی

مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں ان دنوں حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھ رہا تھا کہ واں بھچراں کے ملک احمد یار صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ فاتحہ خوانی کے لئے حضرت قبلہ فقیہ العصر بھی تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا بدقسمتی سے اس علاقہ کا ایک مشہور و معروف دیوبندی مولوی بھی اس فاتحہ خوانی میں آگیا اور آتے ہی اس نے مسئلہ علم غیب پر بحث شروع کردی۔ کہنے لگا کہ علم غیب خاصہ خدا ہے جو شخص انبیاء کرام و اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے وہ مشرک ہے۔ اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت علم میں شریک ٹھہرایا۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ فرمارہے ہیں کہ جو شخص انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم میں شریک ٹھہرایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرو کہ اللہ تعالیٰ کا علم کیسا ہے لہٰذا اگر یہی علم دوسرے کے لئے تسلیم کیا تو شرک لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کا قبل از وقت ایجاد علم تھا۔ آپ بیان فرمائیں کہ علم باری تعالیٰ کی کیا کیفیت تھی اور اس میں ۳۶۰ مذہب ہیں ان میں سے کون سے مذہب حق ہیں اور کون سے باطل ہیں؟ جب تم نے اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرلیا تو پھر کہا جاسکتا ہے کہ یہ علم اگر غیر اللہ کے لئے مانا گیا تو شرک لازم آئے گا اس فاتحہ خوانی میں ہزاروں معززین علاقہ شامل تھے۔ ملک امیر خاں صاحب جو کہ مجلس فاتحہ خوانی میں موجود تھے اٹھے اور مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب تم پر قسم ہوگی اگر تم نے جواب نہ دیا لیکن مولوی صاحب کی بلا جانے کہ اللہ تعالیٰ کو قبل از ایجاد مخلوقات کا علم کس طرح ہے اور اس میں کتنے مذہب ہیں۔ فالحمد علی ذٰلك حمدًا كثيرًا۔

مولوی غلام یٰسین واں بھچروی کے شبہات کے جوابات شافیہ

رئیس المناظرین حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی مدظلہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی قابلیت اور تبحر علمی بیان سے باہر ہے۔ ایک دفعہ آپ میانہ کھوہ (ضلع میانوالی) میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میاں اکبر علی صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے آپ نے وہاں اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی تو مولوی غلام یٰسین صاحب جو کہ قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم مولانا برکات احمد صاحب ٹونکوی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد تھا لیکن اس وقت دیوبندیت کے قدرے مائل تھا وہ بھی وہیں تقریر میں موجود تھا۔ دوران تقریر مسئلہ مغیبات خمسہ پر آپ نے کثیر براہین کافیہ اور دلائل شافیہ بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مقبولان رب قدوس ان مغیبات کو جانتے ہیں۔ جب آپ عصر کی نماز کے بعد سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو مولوی غلام یٰسین اور دیگر احباب آپ کے ساتھ تھے دوران سیر مولوی صاحب نے مغیبات خمسہ کے متعلق چند شبہات پیش کئے حضرت قبلہ فقیہ العصر کا تبحر علمی یہ تھا کہ آپ نے وہیں ایک جگہ پر بیٹھ کر دلائل بیان کرنا شروع کر دیئے اور حوالہ کے لئے کتابوں کے نام لئے جاتے۔ مولوی غلام یٰسین صاحب نے چند اعتراض کئے مگر آپ نے جوابات مسکتہ دے کر خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔ پھر آپ سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ جناب میں نے یہ کتابیں نہیں دیکھی تھیں المختصر حضرت قبلہ فقیہ العصر نے دلائل دے کر مسئلہ کو ثابت کر دیا اور مولوی غلام یٰسین کو آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرنا پڑا۔

ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء

شیخ القرآن مولوی غلام خاں کی علمی قابلیت

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فرقہ باطلہ دیوبندیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن مولوی غلام خان خطیب راولپنڈی طالب علم کے بھیس میں حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسائل پوچھنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔ مولوی غلام خان کہنے لگا کہ آج کل اکثر لوگوں کے اعتقاد مشرکین مکہ کی طرح ہو گئے ہیں حضرت قبلہ فقیہ العصر نے پوچھا وہ کیسے؟ تو کہنے لگا کہ مشرکین مکہ بھی بتوں کو سفارشی سمجھ کر غائبانہ طور پر پکارتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى" اور آج کل کے بھی عام لوگ انبیاء اور اولیاء کو سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں پر تو نعبدهم ہے یعنی ہم ان کی عبادت کرتے ہیں پکارنے کی یہاں کون سی بات ہے وہ تو اپنے بتوں کو معبود سمجھتے تھے آج کون انبیاء اور اولیاء کو معبود سمجھتا ہے۔ جواب میں کہنے لگا کہ مشرکین بتوں کو الٰہ کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو اللہ کہتے تھے۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اس سے پوچھا کہ الٰہ اور اللہ میں کیا فرق ہے؟ تو کہنے لگا ہاں بہت بڑا فرق ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے تو صرف بھائی بھی نہیں آتی۔ اللہ کی اصل الٰہ ہی تو ہے پھر آپ نے فرمایا کہ الٰہ کون سا صیغہ ہے؟ کبھی مبالغہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتاتا اور کبھی کہتا کہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت داؤ پیچ کھاتا کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل جائے مگر کوئی صورت نکل نہ سکی اور ان کا خود ساختہ شیخ القرآن خرافات ابلیسہ اور توہمات شیطانیہ کے تاریک راہوں میں بھٹکتا رہا آخر کار راستہ فرار اختیار کیا۔ المختصر بعد میں معلوم ہوا کہ طالب علم کے بہروپ میں آنے والا امت نجدیہ وہابیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن ہے۔

فقیہ العصر کا اہل سنت پر احسان

حضرت قبلہ فقیہ العصر کے تشریف لانے سے پہلے اس علاقہ میں دیوبندی مولوی حسین علی واں بھچروی مصنف ''بلغۃ الحیران'' نے مذہبی فضا کو از حد خراب کر دیا تھا اور گھر گھر دیوبندیت کا پرچم لہرا رکھا تھا۔ مگر حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لانے کے بعد دیوبندیت کی بارودی سرنگیں منہدم ہوگئیں۔ آپ نے بھچروی مولوی کے عقائد کا پول کھول کر رکھ دیا۔ مولوی حسین علی کے مسکن واں بھچراں جہاں سے اہل اسلام پر شرکت و بدعت کی آگ برستی تھی کفر و الحاد کا کیچڑ اچھلتا تھا آج اسی شہر میں اہل السنۃ والجماعۃ کے دو عظیم الشان دار العلوم دین مصطفوی کے تشنگان کو سیراب فرما رہے ہیں جبکہ مخالفین کا وہاں نام و نشان نہیں ملتا اور واں بھچراں کی فضا توحید و رسالت کے نغموں سے گونج رہی ہے اور در و دیوار سے صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صدائیں قلب و جگر کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہیں۔ تکبیر و رسالت کے فلک شگاف نعروں سے واں بھچراں میں ایک تہلکہ مچا ہوا ہے یہ سب کچھ حضرت فقیہ العصر کا فیضان نظر ہے جنہوں نے اپنی زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک دین کی نشر و اشاعت میں صرف کر دی تھی۔

قابل رشک ذکاوت کا عملی دستور

آپ کی علمی قابلیت کا شہرہ ملک کے اطراف و اکناف میں ہو چکا ہے آپ کے جوہر ملکہ اور ذکاوت فطری کے اپنے اور پرائے معترف تھے۔ مولوی احمد صاحب کا بیان ہے کہ میں اور چند دیگر ساتھی مولوی غلام یٰسین کے پاس واں بھچراں میں معقول کی منتہی کتاب ''حمد اللہ'' پڑھتے تھے۔ ایک دن ''حمد اللہ'' کا ایک مقام مولوی غلام یٰسین سے حل نہ ہو سکا۔ کافی کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا میں اس مقام کو حل کرانے کے لئے حضرت فقیہ العصر علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اسی وقت طلباء کے اسباق سے فارغ ہو کر چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضور حمد اللہ کا ایک مقام سمجھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے پوچھا کون سا مقام ہے۔ میں نے تھوڑا سا اشارہ کیا تو حضرت قبلہ فقیہ العصر نے اس مقام کی ایسی شرح و بسط سے تقریر فرمائی کہ تمام اشکال مندفع ہو گئے۔ میں نے واپس جا کر وہ مقام اپنے استاذ صاحب اور دیگر ساتھیوں کو سمجھایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

تردید شرک بحوالۂ منطق

استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق عین المحققین رئیس المدققین حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لے جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا۔ دوران سفر گاڑی میں ہی بحث شروع ہوگئی کہ اگر حضور سید عالم کو کائنات کا علم دائمی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک لازم آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی دائمی ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ شرک لازم نہیں آتا کیونکہ ایک ضرورت ہے اور ایک دوام ہے۔ ان دونوں میں فرق ہے ضرورت کا معنی یہ ہے کہ انفکاک محال اور ناممکن ہو اور دوام کا یہ معنی ہے کہ انفکاک تو نہیں ہوتا عام ازیں انفکاک ممکن ہو یا ناممکن ہو تو اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے علم کا انفکاک ناممکن اور محال ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اگرچہ دائمی ہے لیکن انفکاک ممکن ہے تو اب اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ممکن اور ناممکن نقیضوں جیسا فرق ہے تو مساوات کیسے لازم آئے گا یہ تحقیق سن کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

راقم الحروف کی رائے یہ ہے معقولات اور منقولات میں تلازم ہے یعنی معقولات کے بغیر منقولات کا سمجھنا امر دشوار ہے۔ معقولات' منقولات کے لئے بحیثیت موقوف علیہ کے ہیں جو شخص معقولات کے قواعد وضوابط سے ناآشنا ہے وہ اپنے افکار وافکار کو خطاء فی الفکر سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

تحقیق المرام

ضرورۃ اور دوام کی مزید توضیح کے لئے ہم قارئین کی خدمت میں ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی تعریف نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

الضرورية المطلقة بانها التي تحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذات الموضوع موجودة

(ضیاء النجوم شرح سلم العلوم ص ۱۴۸، مطبوعہ شرکت علمیہ)

ضروریہ مطلقہ ایسے قضیہ سے موسوم کیا جاتا ہے کہ اس میں حکم کیا جاتا ہے محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا سلب موضوع سے ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

الدائمه المطلقه ماحكم فيها بدوام النسبة مادام ذات الموضوع موجودة (ایضاً ص ۱۵۲)

دائمہ مطلقہ ایسے قضیہ کا نام ہے کہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کی نفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موضوع سے ہمیشہ ہو جب تک موضوع کی ذات موجود ہے۔

اقول

اللہ تعالیٰ کے علم میں ضرورت مطلقہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ ذیل کی عبارت سے تصریح ہو رہی ہے۔

فلان الشیخ قال فی الاشارات الضرورۃ قدتکون علی الاطلاق کقولنا اللہ تعالیٰ حی۔

شیخ اشارات میں کہتے ہیں کہ ضرورت کبھی مطلقہ ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ حی ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ دوام اور ضرورۃ میں نسبت عموم وخصوص مطلق کی ہے اس نسبت میں مزید وضاحت اس طرح ہے کہ جہاں ضرورت کا تحقق ہوگا وہاں دوام کا بھی ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جہاں دوام کا ہو تو وہاں ضرورت کا بھی ہو الغرض! دوام عام ہے اور ضرورت خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر قضیہ ضروریہ سچا آتا ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے علم پر قضیہ دائمہ سچا آتا ہے۔

قائلین شرک کے تابوت میں آخری میخ

حضور سید عالم ﷺ کا علم دائمی تسلیم کیا جائے تو پھر بھی شرک لازم نہیں آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے اور حضور سید عالم ﷺ کا علم دائمی ہے۔ مثلاً اللہ عالم اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے یعنی علم کا اللہ تعالیٰ سے افتراق اور انفکاک محال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دائمی ہے اگرچہ حضور سید عالم سے علم کا افتراق اور انفکاک محال نہیں ہے۔ فافہم۔

قبلہ فقیہ العصر ؒ اور مفتی اعظم قبلہ سید صاحب ؒ کا علمی مکالمہ

حضرت قبلہ فقیہ العصر مدظلہ العالی اتفاق سے لاہور تشریف لائے اور حضرت قبلہ فقیہ العصر حزب الاحناف تشریف لائے اور انہی ایام میں حزب الاحناف کا سالانہ جلسہ تھا۔ اطراف ملک سے کثیر تعداد میں علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔ قبلہ سید صاحب ؒ کے پاس ایک فتویٰ تھا جس پر بہت سے علمائے کرام نے تائیداً اپنے اپنے دستخط کئے ہوئے تھے۔ قبلہ سید صاحب ؒ نے وہ فتویٰ حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں بھی پیش کیا کہ آپ بھی اس پر دستخط فرما کر مزید تائید فرمائیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ ایک شخص اعوان (جو کہ ڈاکٹری کے معزز پیشہ سے وابستہ ہے) نے ایک عورت (جو کہ آرائیں قوم سے تعلق رکھتی ہے) کے ساتھ بغیر اجازت ورثاء کے نکاح کر لیا ہے۔ جب قبلہ استاذ العلماء نے وہ فتویٰ ملاحظہ فرمایا تو فرمانے لگے کہ یہ فتویٰ درست نہیں کیونکہ صورت مسئولہ میں یہ نکاح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادنیٰ قوم کی عورت کا اعلیٰ قوم کے مرد سے ہوا ہے۔ یہ نکاح بلا اجازت ورثاء صرف عورت کی اجازت سے ہی نافذ ہو جائے گا۔ ولی کی اجازت تب ضروری ہے جبکہ اعلیٰ قوم کی عورت کا نکاح ادنیٰ قوم کے مرد کے ساتھ کیا جائے۔ قبلہ سید صاحب نے فتاوٰی شامی نکال کر اپنے فتوی کی تائید میں عبارت پڑھی۔ قبلہ استاذ العلماء فقیہ العصر بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جناب اس عبارت سے ماقبل بھی دیکھو جب ماقبل دیکھا گیا تو بعینہ وہ مضمون مذکور تھا جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ قبلہ سید صاحب یہ دیکھ کر آفرین وتحسین فرمائی اور نیا فتوی مرتب فرمایا۔ تمام علماء حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ علمیت وفقاہیت اس کا نام ہے۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

تحریک پاکستان میں منفرد کردار

تحریک پاکستان میں حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس وقت ضلع سرگودھا کے اکثر افراد یونینسٹ تحریک کے حامی تھے اور مسلم لیگ کا نام بھی نہ سن سکتے تھے ادھر اس علاقہ کے دیوبندی مولوی بھی بوجہ کانگریسی ہونے کے نیز ملک خضر حیات ٹوانہ کے زرخرید ہونے کی وجہ سے پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف دھواں دھار تقریریں کرتے تھے اور قائداعظم کو طرح طرح کی گالیاں دیتے تھے اس نازک موقع پر استاذ العلماء نے ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ مسلم لیگ کی امداد کرنا ضروری ہے امراء طبقہ نے جب یہ بات سنی تو بہت برانگیختہ ہوئے لیکن آپ نے صاف صاف فرما دیا کہ ایک طرف اسلام کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف کفر کا۔ چونکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے اس لئے اس سے کٹنا اسلام سے کٹنا ہے۔ آپ ہر جمعہ کے دن پرزور بیان فرماتے چنانچہ ہزارہا آدمی مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور آخر بزرگان دین کی ہمت اور جفاکشی اپنا رنگ لائی اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کی عظیم اسلامی مملکت پاکستان دنیا کے نقشہ پر ابھرا۔ وللہ الحمد۔

آفتاب علم وحکمت کا آنکھوں سے اوجھل ہونا

حضرت قبلہ فقیہ العصر بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی نصف صدی سے کچھ کم عرصہ تک پاک وہند اور افغانستان سے چل کر آنے والوں کو رشد وہدایت کا درس دیا۔ المختصر غیر محصور افراد سافلہ کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر رشد وہدایت کے روشن شاہراہوں پر گامزن کر دیا۔ سینکڑوں کے دامن ظاہری علوم سے بھر دیئے اور ہزاروں کی جھولیاں باطنی علوم کے فیوض وبرکات سے پر کر دیں۔

محقق العرب والعجم قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی بیان فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آپ کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری تھا اور چہرہ پر شادابی اور بشاشت کے آثار موجود تھے۔ فالحمد علی ذٰلك حمدًا كثيرًا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مزار پرانوار

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار بندیال شہر کی جنوبی جانب شہر سے متصل مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ عقیدت مندوں کی ارادت وعقیدت کا مرکز ہے۔ ہر سال آپ کی تاریخ وصال ۲۱۔۲۲ محرم الحرام عرس مبارک منعقد ہوتا ہے جس میں ملک بھر کے جلیل القدر علمائے کرام اور صوفیاء عظام تشریف لا کر حضرت قبلہ فقیہ العصر کی دینی خدمات اور مساعی جمیلہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

حلیہ ملیحہ کی منفرد کیفیت

حضرت قبلہ فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ دراز قد تھے۔ جسم میانہ تھا نہ بہت موٹے اور نہ بہت دبلے بلکہ درمیانہ جسم کے مالک تھے۔ چھاتی چوڑی سی اور بدن نہایت مضبوط، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں دراز تھیں۔ رنگ گندمی نہایت ملاحت والا، داڑھی مبارک گھنی، آخری عمر میں جب مہندی لگاتے تو اتنی خوبصورت معلوم ہوتی کہ جیسے طلاء کی تاریں چمکتی ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

اخلاق حمیدہ اور محاسن وحیدہ کا طرز عمل

حضرت قبلہ استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں نہایت ہی سادگی اور انکساری تھی۔ خدمت خلق عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ طالب علمی کے زمانہ میں اپنی روٹی لینے کے لئے خود شہر میں جایا کرتے تھے۔ مسجد کے امام نے جب آپ کی عادات کریمہ اور ملکی صفات کو دیکھا اور آپ کی ذہانت سے مطلع ہوئے تو آپ کو روٹی لانے سے روک دیا اور آپ کے لئے خود شہر سے روٹی لانے لگے اور اس کام میں فخر محسوس کرنے لگے۔

قابل رشک معمولات کا حسین تناظر

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے تمام عمر نہایت سادگی سے بے لوث خدمت دین اور مجاہدات ریاضات میں گزار دی۔ تمام دن سینکڑوں تشنگان علوم ظاہریہ و باطنیہ کو زلال فیض سے سیراب فرماتے اور خلق خدا کی اصلاح فرماتے۔ مسلمان تو مسلمان ہندو بھی اس سرچشمہ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔

مولوی غلام یٰسین صاحب کا بیان ہے کہ قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اپنے وجود کی کوئی پرواہ نہیں کی سخت تر مجاہدات و ریاضات کر کے اپنے آپ کو کمزور کر دیا دن میں تدریس و تبلیغ کی عظیم مصروفیت سے لحہ بھر فرصت نہیں ملتی اور رات کا یہ عالم ہے کہ تمام رات آنکھوں میں گزار دی میں نے ایک دن عرض کیا حضور! عالم کی نیند دوسرے کے نوافل ادا کرنے سے ثواب میں زیادہ ہے۔ آپ کم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازکم رات تو آرام کی گزارا کریں لیکن آپ نے صرف تبسم فرمانے کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔

فخر الاتقیاء والاصفیا فقیر سلطان علی صاحب خلیفہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سھاگوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم میاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاتحہ خوانی کے لئے شاہ والا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس گرم رہی رات کو میں حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر وفکر میں گزار دی اور لحہ بھر کے لئے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی کبھی بازو کی ٹیک لگا لیتے تھے کبھی دائیں بازو کی اور کبھی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزاری۔

فقیہ العصر استاذ العلماء کی نرینہ اولاد

اللہ قدوس نے قبلہ فقیہ العرب والعجم کو تین فرزند عطا فرمائے۔

(۱) مولانا صاحبزادہ محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت قبلہ تاج الفقہاء صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔

(۳) حضرت صاحبزادہ علامہ محمد فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت فقیہ العصر کے مندرجہ بالا صاحبزدگان محتاج تعارف نہیں۔ بخوف طوالت یہاں ان کا تذکرہ نہیں کیا جاتا ہم ان کا تذکرہ اپنے اپنے مقام پر کریں گے۔

کرامات

حضرت قبلہ استاذ العلماء فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کی شخصیت ریاضات ومجاہدات سے عبارت ہے جس طرح اللہ قدوس نے آپ کو علم شریعت کی ترویج واشاعت کے لئے منتخب فرمالیا تھا اسی طرح علم طریقت اور علم حقیقت کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھی آپ ہی کو منتخب فرمایا۔ آپ کی تمام کرامات کو احاطہ تحریر میں لانا انتہائی دشوار امر ہے۔ البتہ کچھ کرامات کا ذکر ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ فتح خان نامی ایک شخص کو کسی باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ وہ شخص اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا حتیٰ کہ اس نے کتے کی طرح بھونکنا شروع کردیا۔ جب ظاہری علاج سے کچھ افاقہ نہ ہوا تو اس کے اعزا واقارب حضرت قبلہ استاذ العلماء فقیہ العصر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گریہ وزاری کرنے لگے کہ حضور فتح خان تو مرنے والا ہے حضرت قبلہ فقیہ العصر اس کے گھر تشریف لے گئے تو اسے رسیوں میں جکڑا ہوا دیکھ کر جوش سے فرمایا کہ اسے کھول دو جب اسے کھولا گیا آپ نے اسے سینے سے لگایا جب چھوڑا تو اسے قے آنی شروع ہوئی جس میں بکثرت کتے کے بال نکلے اور اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بھیانک عذاب سے نجات ملی کہتے ہیں کہ بعد میں وہ (۴۵) سال تک زندہ رہا اور فتح خان باؤلا کے نام سے مشہور ہوگیا جس کو تقریباً تمام علاقہ جانتا ہے۔

اسی طرح ایک آدمی کا ایک قیمتی بیل باؤلا ہوگیا اس کے مالک نے حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر دھائی دی۔ عرض کرنے لگا حضور میرا ہزار روپیہ کی قیمت والا بیل ضائع ہونے کو ہے آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ وہ شخص عرض کرنے لگا کہ بیل بڑا سرکش ہے اس پر ستم یہ کہ وہ اب باؤلا بھی ہو چکا ہے اسے یہاں تک لانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ آپ نے اسے تعویذ لکھ کر دیا اور فرمایا کہ یہ اسے کسی طریقہ سے کھلا دینا وہ خود بخود آجائے گا۔ اس شخص نے وہ تعویذ بیل کو کھلا دیا اس کی رسیاں کھول دیں اور اسے قبلہ فقیہ العصر کے آستانہ کی طرف متوجہ کیا وہ بیل خود بخود اس راستہ پر ایسے چل پڑا جیسے ہمیشہ سے چلتا آیا ہو۔ آپ نے اسے ایک درخت کے ساتھ بندھوایا۔ آنکھوں پر پٹی بندھوائی اور تین دن تک اسے روٹی پر کچھ لکھ کر کھلاتے رہے۔ جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ صحیح اور درست تھا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

استاذ العرب والعجم ماہر معقولات و منقولات حضرت قبلہ علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بندیال میں پڑھتا تو حضرت قبلہ فقیہ العصر کو بیماری لاحق ہوئی جس سے آپ کو زبردست تکلیف رہی۔ تقریباً آپ چھ ماہ بستر علالت پر رہے دیگر تمام طلباء اور مدارس میں چلے گئے صرف میں آپ کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تم کو علم نافع عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ استاذی المکرم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں پریشان رہتا تھا کہ درس نظامی میں علوم عالیہ بڑے مشکل ہیں جب کہ پڑھنے کے وقت بصد مشکل سبق سمجھ میں آتا ہے تو بعد از تحصیل کیا ہوگا۔ اس وقت تو سابقہ کتب بالکل بھول جائیں گی لیکن اساتذہ کی دعاؤں کا اثر ہو کر رہا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل عظیم کیا کہ بلا تکلیف علم نصیب ہوا۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

فقیہ العصر کی بادلوں پر حکومت

مولوی محمد وساوا ساکن مہرو کہتے ہیں کہ ایک سال تک بالکل بارش نہ ہوئی فصلیں تمام خشک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگئی تھیں۔ آسمان قطرۂ برسانے پر نظر نہ آتا تھا۔ لوگوں کے مال مویشی ہلاک ہو رہے تھے۔ قحط کے قدم تقدیر کی دہلیز پر نظر آرہے تھے۔ سارے گاؤں والے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی قبلہ باران رحمت کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمانے کے بعد اپنے خادم سے کہا کہ کسی چیز سے باہر پانی کے لئے راستہ بنا دے۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑا کر کہا کہ آسمان پر تو کوئی بادل کا ٹکڑہ بھی نہیں میں صبح راستہ بنادوں گا۔ آپ نے فرمایا میں جو تمہیں کہہ رہا ہوں وہ کرو تمہیں کیا معلوم کہ آنے والی گھڑی میں خدا کیا کرنے والا ہے۔ خادم ابھی راستہ بنانے کے کام سے فارغ نہ ہوا تھا کہ آسمان کی ایک جانب سے گہرا بادل اٹھا اور جل تھل ایک ہوگئے۔ صبح کے وقت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب کس طرح راستہ بناؤ گے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

قبلہ فقیہ العصر کی یادگار جامعہ مظہریہ امدادیہ

حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کوئی نصف صدی سے کچھ کم عرصہ تک بندیال میں سفرگاہ تحقیق کی منزل بنے رہے آپ کے وصال کے بعد رشد و ہدایت کے اس مینار کی روشنی جس کی ضیاء بار شعاعوں سے مسحور ہو کر ہمیں دیسار سے علم کے متوالے دوڑے دوڑے آتے کچھ کم ہوگئی۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر نے اپنے پیچھے دو صاحبزادگان حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب و مولانا محمد فضل الحق کو چھوڑا جن سے علوم کی تکمیل اور تربیت کی ضرورت تھی لہٰذا اہل بندیال نے صاحبزادگان اور دیگر طلباء کی تعلیم کے لئے دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کی بنیاد رکھی اور استاذ العلماء بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید مولانا محمد سعید صاحب (ثمن ملتان) کے ہاتھوں جامعہ کی تدریسی زندگی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مولانا عبدالغفور حفیظ صاحب بانڈی والے اور علامہ علی محمد صاحب پدھراڑوی نے بھی تدریسی خدمات کو جاری رکھا۔ کچھ عرصہ معقولات کے امام مولانا محمد دین صاحب بدھوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مگر دینی خدمات کے وہ بے غرض تنویریں جن سے اہل بندیال مانوس تھے ابھی تک حاصل نہ ہوئی تھیں۔ آخر ڈھونڈنے والوں کی نگاہیں عصر حاضر کے سب سے بڑے فاضل استاذ الاساتذہ جامع المعقول والمنقول امام المعلمین استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی نور اللہ مرقدہٗ تلمیذ ارشد حضرت استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو ڈھونڈ لائیں۔ الاستاذ المطلق علامہ بندیالوی کی تشریف آوری کے بعد ہر طرف سے تشنگان علوم پروانہ وار ٹوٹ پڑے اور عظمت رفتہ کی یاد ایک بار پھر تازہ ہوگئی۔

وللہ الحمد علی التمام.

والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام المدرسین جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ

علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی وشجرۂ نسب

محقق العرب والعجم حضرت علامہ ملک عطا محمد اعوان بن ملک اللہ بخش اعوان بن غلام محمد اعوان بن محمد چراغ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

تاریخ ولادت

عطاء الملت والدین فاضل بندیال حضرت قبلہ علامہ عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے بارے میں تذکرہ نگار کی رائے یہ ہے کہ آپ ۱۹۱۶ء میں موضع پدھراز ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کی تعارفی نوعیت

محقق العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے گورنمنٹ پرائمری سکول پدھراز میں داخلہ لیا اور اسی سکول میں پرائمری کا امتحان دے کر اعلیٰ پوزیشن میں کامیابی حاصل کی۔

علم ریاضی میں وحیدانہ ملکہ

احقر کا ذاتی تجربہ ہے کہ جب ہم سراجی پڑھتے تھے۔ سراجی کے مسائل مشکلہ (تصحیح منا سخہ وغیرہ) ایسے آسان طریقہ میں حل فرماتے دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ آپ نے ریاضی میں M.A کیا ہوا ہے۔ ملکہ تفہیم آپ میں بہت زیادہ تھا۔ چٹکیوں میں مسائل دقیقہ حل فرمانا آپ کا ہی خاصہ تھا۔

ملک اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ دینی

زبدۃ العلماء رئیس المناطقہ رحمۃ اللہ علیہ کے چار بھائی تھے آپ کے والد گرامی ملک اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش یہی تھی کہ آپ کے تمام بچے حافظ قرآن ہوں۔ الغرض! اسی خواہش کی تکمیل کے لئے انہوں نے وحید العصر فرید الدھر رحمۃ اللہ علیہ کو ضلع جہلم چکوال کے ایک چھوٹے سے دور افتادہ گاؤں ''وسنال'' میں حافظ اللہ بخش بن قاضی سراج احمد کی خدمت میں ۲۸۔۱۹۲۷ء میں بھیجا۔ آپ تین سال کے عرصہ میں حفظ قرآن کریم سے مشرف ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا علی محمد برادر مکرم محقق العرب والعجم

سند الاساتذہ فرید الدھر کے برادر مکرم مولانا علی محمد رحمۃ اللہ علیہ عالم جوانی میں انتقال کر گئے۔ انہوں نے تمام کتب درسیہ آپ سے پڑھیں اور دورۂ حدیث شریف بریلی شریف میں محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔

زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات

۱۹۲۶ء میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل فرمایا اور مرجع المحققین والمدققین کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضور سند العلماء اس زیارت کا تحدیث نعمت کے طور پر تذکرہ یوں فرماتے ہیں۔

''اس وقت میری عمر صرف دس سال کے قریب تھی جب مجھ پر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان عظیم فرمایا اور اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پرواز فرما رہے ہیں مجھے پتہ چلا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پرواز فرما رہے ہیں، بس میں نے کہا کہ میں بھی اڑنا چاہتا ہوں اور پھر میں نے اڑنا شروع کر دیا۔

آج مجھے جو مقام ملا اور جو شہرت ملی میں سمجھتا ہوں کہ اس خواب کی برکت ہے۔

متعدد جامعات میں دینی تعلیم کے مراحل

جامعہ اولی

بحر علم ''وسنال'' ضلع جہلم سے حفظ قرآن کے بعد وسنال میں ہی مقیم مولانا قاضی محمد بشیر صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتب کریما، پند نامہ، نام حق وغیرہ پڑھیں۔ قاضی صاحب کے علاوہ مولانا محمد امیر صاحب اور مولانا فضل کریم صاحب سے بھی اکتساب فیض کیا۔

جامعہ ثانیہ

جب دل میں مزید دینی تعلیم کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ۱۹۳۳ء میں استاذ العلماء، فقیہ العصر فرید الدھر امام العلم والحکمت حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۳۶ھ) کی خدمت میں سات یا آٹھ سال کے عرصہ میں فارسی کی گلستان، بوستان، یوسف زلیخاء، سکندر نامہ اور چند رسائل فارسی اس طرح پڑھے کہ فارسی دان بن گئے۔ علم صرف میں صرف بہائی، قانونچہ سے شافیہ تک مکمل اس لگن اور محنت شاقہ سے پڑھا کہ علم صرف کے تمام قواعد مستحضر اور تمام رموز صرفیہ سے اس طرح واقف ہو گئے کہ صرف کے امام بن گئے۔ علم نحو میں نحو میر، کافیہ، عبدالرسول اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الفیہ پڑھیں۔ رضی کافیہ، مغنی اللبیب کے مشکل مسائل ازبر ہو گئے اور ایسے ذہن نشین ہو گئے کہ وقت کے امام النحو بن گئے۔ اصولِ فقہ میں اصول الشاشی، نور الانوار، حسامی تک اور فقہ میں قدوری سے وقایہ تک یوں پڑھا کہ تمام ابحاث مشکلہ اور جزئیات دقیقہ پر اس طرح حاوی ہو گئے کہ اپنے عصر کے امام الفقہ بن گئے۔ منطق کی قطبی وغیرہ اس انداز سے پڑھی کہ اپنے وقت کے امام المعقول بن گئے۔

فقیہ العصر امام العلم والحکمت حضرت قبلہ علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایام بیماری اور حضرت علامہ عطا محمد کی خدمت گزاری

فاضل بندیال حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ بندیال شریف میں سات یا آٹھ سال کے عرصہ تعلیم میں اپنے مربی و مشفق استاذ محترم کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ یہاں تک کہ استاذ الکل بیمار ہو گئے اور چھ ماہ تک اسباق کا سلسلہ منقطع رہا لیکن اس کے باوجود خدمت گزاری کا سلسلہ جاری رہا اور پوری محبت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے۔ کسی دوسری جگہ جانے کا خیال تک نہ کیا۔ آخر خود استاذ العلماء کے فرمانے پر علامۃ الدھر حضرت مولانا مہر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اچھرہ لاہور تشریف لے گئے۔

جامعہ ثالثہ

استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۴۰-۱۹۳۹ء میں علامہ زمان حضرت مولانا مہر محمد صاحب قدس سرہ کی خدمت میں اچھرہ لاہور چلے گئے اور وہاں دو سال تک جامعہ فتحیہ اچھرہ میں علامۃ العصر سے مختصر المعانی، مطول ملا حسن، قاضی مبارک، حمد اللہ شرح عقائد، خیالی اور امور عامہ وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ استاذ الکل مولانا مہر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف پڑھیں۔ انہوں نے آپ کو اس قدر محنت سے پڑھایا کہ سلطان العلوم بنا دیا۔

محبت استاذ میں وحیدانہ کردار

حضرت محقق العرب والعجم اپنے مشفق اور مربی استاذ محترم کے حکم پر اچھرہ پڑھتے تو رہے مگر نیاز مندی کا عالم یہ تھا کہ تعطیلات کے موقع پر پہلے بندیال شریف اپنے مربی اور مشفق استاذ کی خدمت میں حاضری دیتے پھر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتے حالانکہ گھر بندیال شریف سے پہلے خوشاب سے راستے میں پڑتا تھا اور پھر دو تین دن خدمت استاذ میں قیام فرماتے اور بے شمار مسائل ضروریہ پر گھنٹوں گفتگو فرماتے اور اپنی مکمل تسلی و تشفی کے بعد ہی گھر کے لئے عازم سفر ہوتے۔ حضرت سلطان العلوم کے دل میں اللہ تعالیٰ نے وافر مقدار میں اپنے اساتذہ کی سچی محبت اور عقیدت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھ دی اسی محبت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان تدریس کا بدر منیر بنا دیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

تحدیث نعمت

حضرت قبلہ محقق العرب والعجم تحدیث نعمت کے طور پر یوں فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ اپنے استاذ کی خدمت کرتا اور دعائیں لیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کئی ساتھی ایسے تھے جو میرے خیال میں مجھ سے زیادہ لائق تھے مگر آج ان کا کوئی نام نہیں اور ہر سو عطا محمد بندیالوی اور عطا محمد بندیالوی کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے جو کام لیا اور مجھے جتنی شہرت ملی ہے یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد بندیالوی کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت درحقیقت بندیال کی ہی عظمت ہے

علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور شہرت کا باعث بندیال ہے جبکہ آپ کی یہ شہرت اور عظمت آپ کے مربی اور مشفق استاذ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے اور آپ کے مربی استاذ کی محنت شاقہ نے آسمان علم وحکمت کا آفتاب مہتاب بنا دیا۔

قابل رشک ذہانت اور فطانت

حضرت محقق العرب والعجم جن دنوں میں اچھرہ میں زیر تعلیم تھے تو وہاں امتحان لینے کے لئے اس وقت کے دو بہت بڑے فاضل کو بلایا گیا ان میں سے ایک پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر سید محمد طلحہ اور دوسرے دیوبند کے مشہور مدرس مولوی رسول خان تھے۔ جن کا نام سن کر طلباء کانپ جاتے تھے۔ ان دونوں حضرات نے فاضل بندیال علامہ بندیالوی سے مطول کا امتحان لیا اور خاص علمی بحث جو کیف قار اور اجزاء پر مشتمل تھی امتحان کے بعد آپ کی علمی قابلیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آپ نے ایک ہونہار اور سریع الفہم طالب ہونے کا ثبوت دیا۔

جامعہ رابعہ

دو سال اچھرہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد چھ ماہ تک موضع انھی ضلع گجرات میں مولانا علامہ غلام رسول صاحب سے اکتساب فیض کیا اور آپ سے منطق اور فلسفہ کی کچھ کتابیں پڑھیں۔

جامعہ خامسہ

موضع انھی سے پھر واپس لاہور آکر مولانا علامہ محب النبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جامعہ نعمانیہ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں شمس بازغہ اور شرح عقائد خیالی پڑھیں۔

جامعہ سادسہ

جامعہ نعمانیہ کے بعد بھیرہ ضلع سرگودھا میں فاضل اجل مولانا علامہ غلام محمود رحمۃ اللہ علیہ سے تصریح اور شرح چغمینی وغیرہ پڑھیں۔

الحاصل حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ دس سال کے عرصہ میں نادر روزگار اساتذہ سے کسب فیض کر کے آسمان علم وفضل کے آفتاب مہتاب بن گئے۔

فرائض تدریس

تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد دنیائے تدریس کے تاجدار نے ۱۹۴۰-۴۱ء میں تدریس کا آغاز کیا۔ آپ ایسے جامع الصفات صاحب فطانت وذہانت اور سرچشمہ برکات تھے کہ کسی دارالعلوم کے محتاج نہ تھے بلکہ عالم اسلام کا ہر دارالعلوم تدریس میں آپ کا محتاج تھا۔
آپ نے مختلف مدارس عربیہ میں تشنگان علم کو سیراب کیا اور اپنے فیض کے موتی بکھیرے۔

مقامات تدریس

المقام الاوّل

حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ فتحیہ اچھرہ لاہور سے اپنی فقید المثال تدریس کا آغاز کیا۔ اور پہلے سال ہی ملا حسن، قاضی حمد اللہ، توضیح تلویح وتنقیح جیسی کتب غامضہ سمیت تیرہ اسباق زیر تدریس رکھے جس سے آپ کے علمی کمالات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے محقق مدرس سالہا سال تجربہ تدریس کے بعد بھی ان مذکورہ کتب کو بآسانی نہیں پڑھا سکتے۔ مگر آپ کی تدریس کا یہ عالم تھا کہ سبق کی تقریر کو سن کر اور مشکل مقامات کو بالکل آسان ہوتا دیکھ کر تلامذہ عش عش کر اٹھتے۔ مدرسہ فتحیہ میں تدریس کے زمانہ میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے آپ سے تفسیر بیضاوی اور اقلیدس وغیرہ پڑھیں۔

المقام الثانی

۱۹۴۳ء میں لاہور میں ہی سید المفسرین حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر جامعہ حزب الاحناف میں تدریس پر فائز ہوئے اور ایک سال تک طلباء کو فیض یاب کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی دوران شارح بخاری حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی صاحب نے آپ سے بیضاوی شریف ہدیہ سعیدیہ اور مختصر المعانی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

المقام الثالث

دارالعلوم حزب الاحناف کے بعد ۱۹۴۴ء میں حضرت ملک المدرسین مدرسہ اسلامیہ ''رانیا'' ضلع حصار ہندوستان تشریف لے گئے اور وہاں ایک سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

المقام الرابع

۴۶۔۱۹۴۵ء میں مفسر قرآن حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری کے والد گرامی پیر محمد شاہ صاحب کی دعوت پر آپ جامعہ محمدیہ غوثیہ تشریف لے گئے اور تین سال تک تعلیم کے فرائض سرانجام دیئے۔

ان دنوں پیر محمد کرم شاہ فاضل عربی کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے اشارات ابن سینا کے کچھ اسباق پڑھے اور نور الانوار کے چند مقامات پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

المقام الخامس

بھیرہ شریف میں تدریس کرنے کے بعد حضرت قبلہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام والمسلمین پیر طریقت حضرت علامہ مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر سیال شریف کے لئے رخت سفر باندھا اور دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام تشریف لے گئے اور وہاں آٹھ سال تک مسند تدریس پر فائز رہے۔

المقام السادس

آٹھ سال تک سیال شریف میں خدمت دین کے بعد حضرت استاذ العلماء محقق العرب والعجم جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف اسلام آباد میں ایک سال تک مسند تدریس کو زینت بخشی۔

المقام السابع

گولڑہ شریف کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ضلع خوشاب تشریف لائے اور تقریباً (۲۳) سال کے عرصۂ دراز تک یہاں اپنے استاذ گرامی مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان علم و حکمت کو جاری رکھا۔

علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا وقار بندیال ہی کا وقار ہے

محقق العرب والعجم بندیال سے فیض یاب ہو کر بندیال کو فیض یاب کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندیال کی مقدس زمین میں وافر مقدار میں برکت رکھ دی ہے۔ جس نے بھی بندیال شریف میں حضرت قبلہ فاضل بندیال کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے وہی محقق استاذ بن گیا۔ آج شرق وغرب جنوب وشمال میں علم وحکمت کے چراغ روشنیاں دے رہے ہیں یہ سب اسی فاضل بندیال علامہ عطا محمد بندیالوی کا فیض ہے مگر راقم کا یہ نظریہ ہے کہ اصل میں یہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی اکتساب کی تجلیات ہیں۔

المقام الثامن

بندیال شریف میں عرصۂ دراز سے لوگوں کے دلوں کو روشن کرنے کے بعد رشد وہدایت کا مینار وڑچھ شریف کو روشن کرنے کے لئے وڑچھ شریف ضلع خوشاب تشریف لائے اور دو سال تک ورچھ شریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ ورچھ کے بعد استاذ العرب والعجم پھر واپس بندیال تشریف لائے پھر کچھ عرصہ تک منصب تدریس پر فائز رہے۔

المقام التاسع

بندیال شریف میں دوبارہ تدریس کے دوران مولانا غلام نبی صاحب نے خوب اصرار کیا اور استاذ الاساتذہ کو کراچی لے گئے۔ کراچی میں تین سال تک دارالعلوم جامعہ حامدیہ میں علوم وفنون کا فیضان جاری رکھا۔

المقام العاشر

کراچی کے بعد استاذ العرب والعجم مکھڈ شریف ضلع اٹک تشریف لے گئے اور وہاں تین سال علوم وفنون پڑھاتے رہے۔

المقام الحادی عشر

مکھڈ شریف میں تین سال تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف میں الحافظ الشیخ پیر سید جلال الدین شاہ صاحب کی مسند پر شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز رہتے ہوئے تین سال تک تشنگان علوم وفنون کو سیراب فرمایا۔

جامعہ محمدیہ رضویہ میں آپ سے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی فاضل بغداد یونیورسٹی نے زانوئے تلمذ تہہ کر کے علوم وفنون کی کتب متعدد پڑھ کر اپنے ذہن کو خوب جلا بخشی۔

جامعہ محمدیہ بھکھی شریف میں تین سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد مرکز علم و حکمت بندیال شریف میں دوبارہ تشریف لائے۔ بندیال کے جس آفتاب علم وحکمت سے روشنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل کر کے عالم اسلام کے اذھان و افکار کو جلا بخشنے گئے تھے اب پھر محقق العرب والعجم فاضل بندیال بندیال میں تشریف لا کر بحر علم وحکمت سے تشنگان علوم کو سیراب کرنے لگے۔

سند الحدیث والفقہ

۱۹۴۸ء میں حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی (بابو جی) کے ساتھ بغداد شریف حاضر ہوئے اسی موقع پر جامع امام اعظم بغداد شریف کے خطیب حضرت علامہ مولانا شیخ عبدالقادر آفندی رحمۃ اللہ علیہ سے سند حدیث اور فقہ حاصل کی۔

سیرت میں منفرد

فاضل بندیال سید المحققین تاج المدققین اخلاق میں وحدت رکھتے تھے تواضع میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ امام المناطقہ ہونے کے باوجود آپ نے مناطقہ کی طرح خشکی اور کرختگی کے جراثیم کو اپنے قریب تک آنے کی راہ نہ دی بلکہ تواضع وانکساری، عاجزی کو جزو لاینفک بنا رکھا تھا۔

علم وفضل کے کوہ ہمالہ ہونے کے باوجود عجب خود بینی اور ریا کاری سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے تھے۔ آپ میں کثیر علم وفضل کے باوجود خودستائی، خودنمائی اور بوئے کبر نہ تھی بلکہ عظیم علمی جلالت کے باوجود انتہائی سادہ زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ نہ آپ نے کبھی علامہ کہلوانے کا شوق پالا نہ لیڈر بننے کا ڈول ڈالا۔ اگلی صف میں بیٹھنے کے عادی نہ تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ علامہ غزالی زماں رازی دوراں سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ آپ کے پیچھے بیٹھنے میں عزت محسوس کرتے تھے۔ آپ نے کبھی نہ چاہا کہ دنیا ان کے گھٹنے چھوئے، آپ کے ہاتھ چومے البتہ مولانا احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نامور لوگ آپ سے ملتے وقت آپ کے سامنے جھکنا اپنی سعادت سمجھتے تھے اور آپ کے ہاتھ چومتے تھے۔ سند المحققین حضرت علامہ عبدالحق بندیالوی صاحب کو بھی پاؤں چومتے دیکھا گیا۔

استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی کی نظر میں علماء کی عظمت

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ علماء کو خاطر میں نہیں لاتے ان کے شبہ کے ازالہ کے لئے ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں ہم عصر علماء کی بہت عظمت ہے۔ آپ اپنے ہم عصر علماء کو اچھے الفاظ سے یاد فرماتے تھے۔ احقر الناس اسفل العباد بھکھی شریف پڑھنے کے بعد بندیال شریف محقق العصر وفرید الدھر علامہ عطا محمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندیالوی کے پاس زانوے تلمذ تہہ کرنے کے لئے حاضر ہوا کچھ سال پڑھنے کے بعد راقم الحروف جامعہ کے صحن میں کھڑا تھا اتفاق سے حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ پہلے کہاں پڑھتے رہے میں نے عرض کیا حضور دو سال بھکھی شریف پڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمانے لگے وہاں کیا پڑھ کر آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور سلم العلوم تو جلال الملت والدین حضرت قبلہ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہے اور دیگر اسباق دوسرے اساتذہ کے پاس تھے۔

فرمانے لگے کہ سلم العلوم کیسے پڑھاتے تھے میں نے عرض کیا حضور خوب سیر حاصل بحث اس طرح کرتے کہ سلم العلوم کے مخفی گوشے آپ کے بیان سے عیاں ہو جاتے۔ پھر فرمانے لگے مولانا محمد نواز صاحب قبلہ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا حضور وہ پڑھاتے تو ہیں مگر ان کی بینائی کچھ کمزور ہو چکی ہے جس کی وجہ سے کتاب آنکھوں کے قریب لے جا کر پڑھاتے ہیں مجھے فرماتے ہیں "اب ان کو کتاب دیکھنے کی کیا ضرورت رہ گئی ہے طالب علم عبارت پڑھیں اور آپ تقریر فرمائیں۔ بس یہی کافی ہے"۔

آپ کا یہی جملہ ان لوگوں کے لئے کافی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہمعصر علماء اور مدرسین کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

سادگی میں انفرادیت

سادگی میں اپنی مثال آپ ہی تھے جو شخص بھی آپ کے علم و فضل کے بارے میں سنتا آپ کے طرز تدریس میں انفرادیت کے بارے میں اسے معلوم ہوتا تو اس کے دل میں شوق دیدار پیدا ہوتا۔ اب وہ ذہن میں خیالی تصویر بناتا کہ آپ ایسے ہوں گے، اونچی مسند پر بیٹھے ہوں گے وغیرہ مگر جب آپ کا دیدار کرتا تو یکسر مختلف پاتا۔

کچھ ایسا ہی پروفیسر معین نظامی صاحب کے ساتھ ہوا آپ لکھتے ہیں۔

"میں نے بکثرت آپ کی علمیت و فضیلت کا سن سن کر دل و دماغ میں آپ کی ایک خیالی تصویر بنا رکھی تھی کہ ایک لمبا تڑنگا موٹا تازہ پہلوان نما عالم دین سرمہ اور عطر لگائے ہوئے عمامہ و عباء میں ملبوس..... مگر آپ کو دیکھ کر خیالی تصویر تو بیچاری کر چی کر چی ہوگئی۔ سننے کو جی نہیں چاہتا تھا کہ یہ ہیں امام المعقول والمنقول حضرت علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی جن کا ذکر کرتے کرتے دادا جان (حضرت علامہ مولانا سدید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ) تھکتے نہیں تھے۔

میانہ قد اور پورے بدن پر غیر ضروری گوشت کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ سادہ سے کپڑوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ملبوس تھے چونکہ سردیوں کا موسم تھا اس لئے ایک کھلی سی گرم ٹوپی نے آپ کے آدھے کان ڈھانپ رکھے تھے۔ پہننے کے لئے کوئی عام سی چپل تھی نہ سرمانہ عطر نہ عمامہ نہ قباء نہ رعونت۔ وہ علم و فضل کا ایک چلتا پھرتا ہیولیٰ تھے اور بس۔

ہاں! مجھے آپ کی ذہین و فطین آنکھوں کی چمک، لب و لہجے کے استحکام، قوت فیصلہ کی استواری، صاف گوئی اور ایثار نے بہت متاثر کیا۔

حضرت امام المدرسین انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے ابتدائی دور میں جب آپ گولڑہ شریف عرسوں پر جاتے تھے تو اپنا بستر ساتھ لے کر جاتے تھے وجہ یہ بتاتے کہ جو بستر لنگر سے ملے گا وہ کسی اور زائر کے کام آسکتا ہے میں پیر خانے پر بوجھ کیوں بنوں؟ کپڑے کی سادہ ٹوپی سر پر رکھتے تہبند استعمال کرتے، کھانے میں جو کچھ مل جاتا بخوشی کھا لیتے۔ اپنے پیر خانے میں کبھی بھی پنکھے اور باتھ روم والے یا ایئر کنڈیشنر کمرے کا مطالبہ نہیں کیا۔ فرمایا کرتے تھے حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب ہجوم زائرین زیادہ ہوا اور لنگر میں آجکل کی سہولتیں میسر نہ تھیں تو بعض اوقات اپنا بستر باغ میں زمین پر بچھا لیتا اور رات گزار لیا کرتا تھا۔

استغناء نفس کی انفرادی نوعیت

حضرت استاذ الاساتذہ توکل و غناء اور صبر و استقلال کے پیکر تھے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار اور جاگیردار آپ کے عقیدت مند تھے لیکن آپ نے پرتعیش زندگی گزارنے کی بجائے للّٰہیت کے جذبے سے سرشار ہو کر درویشانہ زندگی کو ترجیح دی۔ سینکڑوں علماء کے استاذ ہونے کے باوجود انداز عمر بھر طالبعلمانہ رکھا۔ علمی اور دینی حلقوں میں آپ کی شہرت بوئے گل کی طرح پھیلی ہوئی تھی مگر آپ زندگی بھر پسماندہ دور دراز گمنام پہاڑی علاقہ میں رہے مگر یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ کی تدریس کے چراغ شرق و غرب میں جلتے رہے اور قیامت تک یہی چراغ جلیں گے بجھیں گے نہیں۔

حضرت محقق المملت والدین ہمیشہ تشہیر سے بچتے رہے۔ آپ کو نام سے نہیں کام سے لگاؤ رہا نہ منبر پر گرجتے تھے نہ جلسوں میں برستے تھے نہ عباء اوڑھتے نہ کلاہ پہنتے تھے سادہ پوش اور سادہ دل تھے ظاہر ٹھاٹھ باٹھ کو عزت کا معیار قرار نہ دیا۔

استاذ العلماء کے شاگرد حافظ محمد ناظر سیالوی استاذ گرامی کی شان استغناء کا آنکھوں دیکھا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز غزالی زمان رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہٗ بندیال شریف استاذ العرب والعجم کے پاس تشریف لائے فرمایا میں جامعہ عباسیہ بہاولپور (بہاولپور یونیورسٹی) میں اکیلا ہوں وہاں آپ جیسے فاضل اور محقق استاذ کی ضرورت ہے۔ انتظامیہ مبلغ دس ہزار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روپے تنخواہ پیش کرے گی۔ گاڑی، بنگلہ اور دیگر ضروریات کا انتظام واہتمام ہوگا۔ آپ اس پیشکش کو قبول فرمائیں اور بہاولپور یونیورسٹی کی اس ملازمت کے لئے مان جائیں۔

واضح رہے کہ اس وقت (غالباً ۱۹۶۳ء) استاذ گرامی کی ماہانہ تنخواہ صرف ۳۵۰ روپے تھی۔

رات بھر قبلہ کاظمی شاہ صاحب کا اصرار رہا۔

آپ نے جواب میں فرمایا: قبلہ شاہ صاحب! میں دو وجہوں سے یہ پیشکش قبول کرنے سے معذور ہوں۔

(۱) اپنے مربی ومشفق استاذ کبیر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ویران کرنے کی ہمت نہیں۔

(۲) میرے اساتذۂ کرام نے بھی گھنٹیوں پر کبھی نہیں پڑھایا۔ (مراد یہ تھی کہ پریڈ ختم ہونے پر گھنٹی بجتی ہے اور کلاس ختم ہو جاتی ہے چاہے سبق مکمل ہو یا نہ ہو) اور میں بھی گھنٹیوں پر نہیں پڑھانا چاہتا۔ جب تک بات مکمل نہ ہو جائے اور طلباء مطمئن نہ ہو جائیں چاہے ۳ گھنٹے صرف ہوں یا زیادہ میں سبق نہیں چھوڑتا۔

صبح میں استاذ العلماء کی خدمت میں اخبار بینی کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا حضور رات والی ملاقات کا کیا بنا۔ آپ نے تمام تفصیل ارشاد فرمائی۔ میں نے عرض کیا، آپ مان جاتے۔ ہم بھی اس بہانے گاڑی میں سفر کرتے کار میں گھومتے پھرتے۔ دس ہزار روپے تنخواہ بھی آپ کو ملتی بنگلہ بھی ہمیں دیکھنا نصیب ہوتا اور اس برکت سے ہمیں جامعہ بہاولپور کی سند بھی مل جاتی۔ انتہائی ناراضگی سے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

(۱) یہ میرے استاذ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت ہے کہ یہاں بندیال کی نسبت بہاولپور کی سند سے زیادہ اہم ہے۔

(۲) اگر آدمی پیسوں کا سوچنے لگے تو دین کا کام تو پھر ہو گیا۔ اللہ اکبر! ساڑھے تین سو روپے کے مقابلہ میں دس ہزار روپے کو خاطر میں نہ لائے۔ طعام وقیام کی سہولتوں اور آمد و رفت کی آسانیوں کو نہ دیکھا۔ الحاصل محقق العرب والعجم کو دوسرے مدارس میں بڑی تنخواہوں اور سہولتوں کی پیشکش ہوتی تھی مگر آپ نے اپنے مربی اور مشفق استاذ کی مسند کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا اور استاذ گرامی کی نسبت کو قائم رکھا۔ سبحان اللہ ایسے لوگ شان استغنائی میں اپنے انظار وافکار کی معراج سمجھتے ہیں۔

عین ممکن ہے کہ آپ کا بھی یہی نظریہ ہو جو کہ بقول شاعر اس طرح ہے۔

چڑیوں کی طرح دانے پہ گرتا ہے کس لئے
پرواز رکھ بلند کہ بن جائے تو عقاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے فاضل بندیال آفتاب علم و حکمت حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ جب کسی خاص بندے کا انتخاب فرمایا کرتا ہے تو اس پر اپنی خصوصی رحمت سے استغناء، ذکاوت، فطانت، ملکہ بیان، محنت، فلاح، عزت، شہرت، خودداری، زہد و تقویٰ، علم و حکمت، صبر و قناعت، امامت، دیانت، اطاعت اور عبادت کے ابواب مفتوح فرما دیتا ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

بیعت اور مرشد گرامی سے عقیدت اور محبت میں انفرادیت

فاضل بندیال آفتاب علم و حکمت حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث زمان علامہ دوراں فاتح قادیان آفتاب گولڑہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں زمانہ طالب علمی آغاز جوانی میں بیعت کی۔

استاذ العرب والعجم فرماتے ہیں۔

''میں دوسرا پارہ پڑھتا تھا جب مجھے گولڑہ شریف میں حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف بیعت حاصل ہوا۔

بیعت کے بعد شیخ کی محبت دل میں اس قدر جوش مارنے لگی کہ سال میں کئی کئی دفعہ گولڑہ شریف حاضر ہوتے اور اپنے شیخ کی زیارت کرتے دل کو سکون پہنچاتے اور روحانی ارتقاء حاصل کرتے۔

آفتاب گولڑہ کی وفات کے بعد آپ کے اکلوتے فرزند ارجمند زینت السادات حضرت پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جی سرکار سے تجدید بیعت فرمائی تجدید بیعت کی وجہ یہ بیان فرماتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت بابو جی سرکار کو محض صاحبزادہ یا سجادہ نشین تصور کیا جائے بلکہ ان کا پورا پورا ادب و احترام اور عقیدت دل میں باقی رہے۔

تجدید بیعت کے لئے آپ نے بارہا حضرت بابو جی سرکار سے گزارش کی مگر حضرت ہر مرتبہ انکار فرماتے اور ارشاد فرماتے کیا بڑے حضرت کی بیعت ختم ہوگئی ہے۔

آخر آپ کے دل کی حسرت پوری ہوئی اور ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء بروز جمعہ کو آپ نے سفر بغداد کے موقع پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر التجاء کی کہ حضرت بابو جی سرکار مجھے بیعت فرمائیں۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت زینت السادات نے فخر سادات کے مزار اقدس کے قریب آپ کو اور محمد خان کناریاں ضلع گجرات کو شرف بیعت عطا فرمایا۔

شیخ سے والہانہ محبت کا حسین تناظر

آفتاب گولڑہ کی محبت آپ کے دل میں ایسی تھی کہ سال میں کئی مرتبہ آستانہ پر حاضری دیتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ہر سال عرس کے موقع پر بلا ناغہ تشریف لے جاتے تھے ایک موقعہ پر فرمایا۔

''بیعت کا اولین مقصد زمرۂ اولیاء کے ساتھ عقیدت و تعلق کا ٹکٹ حاصل کرنا ہے جس طرح ٹکٹ چیکر گاڑی سوار کا ٹکٹ دیکھ کر اسے کچھ نہیں کہتا اسی طرح انشاء اللہ العزیز قبر اور میدان حشر میں دامن اولیاء سے وابستگی کا ٹکٹ دیکھ کر عذاب قبر کے فرشتے ہمیں کچھ نہیں کہیں گے۔

سفر بغداد شریف

۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ میں حضرت پیر سید غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے مریدین کے جم غفیر کے ساتھ بغداد مقدس کا سفر کیا۔ حضرت قبلہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک سفر تھے۔

درس و تدریس سے والہانہ محبت

آپ نے سفر بغداد کے دوران بھی اپنے مشن درس و تدریس کو ترک نہ فرمایا۔ راستے میں حضرت شاہ محمد عبدالحق سجادہ نشین گولڑہ شریف نے آپ سے فلسفہ کی مشہور و معروف کتاب میبذی اور منطق کی سلم العلوم پڑھیں۔

استاذ العرب والعجم فرماتے ہیں۔

''میں ہر ایک سبق کی تقریر پانچ چھ دفعہ صاحبزادہ عالی جاہ کی خدمت میں عرض کرتا پھر اتنی ہی دفعہ آپ اس کا اعادہ فرماتے پھر بندہ سبق کی تقریر کرتا جاتا تھا اور سجادہ نشین گولڑہ شریف ایک کاپی پر قلم بند کرتے جاتے تھے۔

امام المدرسین کا فوٹو کے بارے میں نظریہ

۲۷ مارچ کو کراچی میں ایک مشکل پیش آگئی جس کا تذکرہ حضرت ملک المدرسین نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

''آج حضرت قبلہ عالم مدظلہ العالی کا ارشاد ہوا کہ بغیر فوٹو کے عراق شریف کو جانا مشکل ہے لہٰذا ابھی فوٹو والا آئے گا۔ یہ بات سن کر طبیعت پر بڑا بوجھ پڑا کیونکہ ہم اس ذات گرامی کے دربار پر حاضر ہو رہے ہیں جس کو محی الدین کا لقب اس لئے عطا ہوا ہے کہ آپ نے شریعت مصطفویہ سے ہر ایک بدعت کو دور کر کے از سر نو دین کو زندہ کیا۔ اب اگر ہم ارتکاب بدعت کر کے آپ کے دربار پر حاضر ہوں تو بظاہر سوئے ادب ہے۔

جبکہ آپ نے ایک شرعی مسئلے کے پیش نظر فوٹو نہیں کھچوائی تھی، اس لئے پیر صاحب نے بھی اصرار نہیں فرمایا، بلکہ فرمایا: ''تصویر نہ بناؤ آئندہ دیکھا جائے گا''۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ یہ بغیر تصویر کے ۱۰ اپریل کو بغداد شریف پہنچ گئے۔ سیدنا غوث اعظم کے دربار کے خادم نے کہا کہ آپ کے پاسپورٹ پر تصویر نہیں ہے لہٰذا تصویر بنائیں۔

امام المعقول والمنقول یہ سن کر پریشان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے یوں دعا کی۔

''اے اللہ! تو ہی عصیان سے بچانے والا ہے، اپنے محبوب سبحانی کے صدقے اس بلا کو اپنے عاجز بندے کے سر سے ٹال''۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ جلیلہ اور مرشد گرامی کی نظر عنایت سے مشکل آسان ہوگئی اور فوٹو سے مستثنیٰ قرار دے دیئے گئے۔ بغداد شریف، نجف شریف، کربلا معلیٰ اور دیگر مزارات مقدسہ پر حاضری دی اور ۲۰ مئی کو واپس سیال شریف پہنچ گئے۔ آپ ان دنوں وہیں مدرس تھے۔

مرشد گرامی کی شفقت اور محبت

حضرت پیر سید غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ملک المدرسین پر بڑی شفقت فرماتے تھے آپ کے علمی مقام کے صحیح قدرداں تھے اور آپ کی رائے کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سفر بغداد شریف میں ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو حضرت کی موجودگی میں فوٹو کا مسئلہ زیر بحث آ گیا۔ حضرت استاذ الاساتذہ نے فرمایا کہ ''تصویر حرام ہے اگرچہ کسی امر مسنون کو ادا کرنے کے لئے ہی بنوائی جائے، کیونکہ فقہاء کا قاعدہ ہے کہ اگر سنت اور بدعت اس طرح جمع ہو جائیں کہ بدعت سے بچے بغیر سنت ادا نہ کی جائے۔ تو سنت ترک کر دی جائے اس پر مجلس میں حاضر پیر بھائی بہت برہم ہوئے۔ حضرت ملک المدرسین فرماتے ہیں کہ: ''ہمارے حضرت دام ظلہ نے ان کو فرمایا یہ شرعی مسئلہ ہے اس میں رائے کو دخل نہیں ہے''۔

آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب

محقق العرب والعجم علامہ عطاء محمد بندیالوی علم صرف و نحو، منطق و فلسفہ، معقول و منقول، ریاضی، تفسیر و اصول، حدیث اور اصول حدیث کی گتھیاں سلجھانے والے عالم اور اسلام کے عظیم شاہکار تھے۔

جانشین فقیہ العصر علامہ محمد عبدالحق بندیالوی، زید مجدہ فرماتے ہیں۔ قبلہ حضرت استاذی المکرم کو حضرت والدی مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت و محبت تھی اور حضرت والدی بھی آپ کو بوجہ لیاقت و شرافت و ذہانت، متانت اور تابعداری و وفاداری بہت ہی عزیز جانتے تھے اور بے پناہ شفقت فرماتے تھے۔ بندہ جب سیال شریف آستانہ عالیہ کے مدرسہ ضیاء شمس الاسلام میں حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدی کے وصال باکمال کے بعد زیر تعلیم تھا تو حضرت استاذی المکرم کے پاس قاضی مبارک میر زاہد رسالہ قطبیہ اور امور عامہ جیسے اسباق شروع تھے۔ میں ان میں شامل تھا۔ ایک دن دوران سبق محبت بھرے لہجے میں استاذی المکرم نے فرمایا "اب تم بفضلہ تعالیٰ اتنا سمجھ کر پڑھتے ہو کہ اوپر سے کوئی مولوی آئے اور سنے تو یہ سمجھے گا کہ تم دوسری دفعہ یہ کتابیں پڑھ رہے ہو اور یہ تمہیں تمہارے عظیم والد کی دعا ہے اور مزید فرمایا:

"مجھے بھی انہی کی دعا ہے کہ دوران بیماری جب تمام ساتھی بندیال چھوڑ کر چلے گئے تو میں اکیلا حضرت کی خدمت کے لئے ٹھہر گیا تقریباً چھ ماہ بغیر اسباق کے ٹھہرا رہا۔ استاذ صاحب نے دل سے دعا کی اور میرا خواندہ ناخواندہ برابر ہو گیا۔ یعنی جو کتابیں میں نے نہیں پڑھیں میں سمجھتا ہوں میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ:

"حقیقت ہے اس وقت کئی ساتھی ایسے تھے جو میرے خیال میں مجھ سے لائق تھے مگر آج کہیں ان کا نام تک نہیں اور ہر جگہ عطا محمد بندیالوی، عطا محمد بندیالوی ہو رہی ہے۔ یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد بندیالوی کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حضرت استاذی المکرم علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام ہم جیسے کم مایہ لوگ کما حقہ نہیں سمجھ سکتے اتنا عرض کروں گا کہ میرے والد ذی وقار کے علاوہ میرے کئی نامور اساتذہ تھے جن سے میں نے اکتساب علم کیا۔ جن میں علامہ علی محمد پدھراڑوی برادر خورد حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی تلمیذ رشید علامہ یار محمد بندیالوی حضرت علامہ محب النبی بھوئی گاڑ، حضرت علامہ عبدالغفور باندی، حضرت علامہ نور محمد ملہوانی اٹک اور حضرت علامہ محمد سعید ثمن ملتانی جیسی شخصیات شامل تھیں۔ اپنی جگہ پر یہ تمام ہستیاں قابل فخر اور ماہر ترین اساتذہ میں سے تھے مگر بلا مبالغہ حضرت استاذی المکرم کا طرز استدلال طریقہ تدریس حسین و دلنشین انداز محققانہ بیان اپنی مثال آپ ہوتا دیگر اساتذہ کے مقابلہ میں اگر زمین و آسمان کا فرق بھی کہہ دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ عام طور پر نامور علماء حضرات استاذیم کو صرف معقولی مدرس تصور کرتے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت جس طرح علم معقول میں ماہر ترین تھے اسی طرح تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے بعض دفعہ اظہار خفگی فرماتے تو ارشاد ہوتا:

"کہ لوگ مجھے صرف معقولی سمجھتے ہیں وہ میرے پاس آ کر فقہ پڑھیں، اصول فقہ پڑھیں اور تفسیر پڑھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ کیا میں صرف معقولی آدمی ہوں؟"۔

استاذی المکرم جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی زید مجدہ فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے محترم استاذ علامہ عبدالغفور بانڈی والے میری دعوت پر بندیال شریف تشریف لائے تو بندہ نے ان سے شرح جامی نورالانوار وغیرہ اسباق پڑھے فرمانے لگے۔

''میں تمہارے والد علامہ یارمحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی بہت سنا ہے۔ شاگردی کا شرف تو حاصل نہیں کرسکا البتہ ہری پور کے مضافات میں ایک صوفی صاحب کھنّاں والے بہت بڑے عالم اور درویش گزرے ہیں وہاں ایک مرتبہ ان سے شرف ملاقات کرنے گیا تو ان کے کتب خانہ میں ایک مبسوط قلمی شرح عبدالرسول کی دیکھی تو میں نے عرض کیا کہ حضرت صوفی صاحب عبدالرسول کی تو شرح آج تک نہیں آئی یہ آپ نے کہاں سے لی ہے تو فرمایا: ''یہ میرے بندیال والے استاذ مرحوم علامہ یارمحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبدالرسول پر دوران تدریس فرمائی ہوئی تحریریں ہیں جو میں نے ضبط کرکے خود جمع کرلی تھیں۔

ان سے بندہ نے شرح جامی پڑھی تھی۔ دوبارہ حضرت استاذی المکرم سے پڑھی تو سبحان اللہ! جو عبارتی فوائد اور اغراض جامی اور دیگر نکات حضرت استاذی المکرم نے اپنے درس میں شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمائے ان کا عشر عشیر بھی حفیظ بانڈی والے استاذ مرحوم بیان نہیں فرماتے تھے۔ آستانہ عالیہ مکھڈ شریف خانقاہ شاہ محمد علی مکھڈوی کے سجادہ نشین اور میرے سسر حضرت فاضل یگانہ مولانا مولوی حافظ احمد دین صاحب چشتی تونسوی نوراللہ مرقدہٗ جس سال حج کے لئے تشریف لے گئے تو مجھے حکم دیا کہ میری واپسی تک تم نے مکھڈ شریف قیام کرنا ہے چونکہ بندہ ابھی تحصیل علم کررہا تھا اور تکمیل باقی تھی تو میری تعلیم کی خاطر آپ نے علامہ نور محمد ملہوانی نزد میرا شریف کی میرے اسباق کے لئے مدرسہ میں بطور مدرس متعین فرما گئے جو کہ ادب میں مولانا اعزاز علی دیوبندی انبھی (گجرات) والے کے شاگرد تھے اور حدیث میں علامہ انور کشمیری کے شاگرد تھے۔ بڑے صاحب ملکہ مدرس تھے اکثر بلا مطالعہ پڑھاتے تھے اور طریقہ کار یہ رکھتے تھے کہ طلباء مطالعہ کرکے آئیں خود مقام بیان کریں اور اگر پورا نہ بیان کرسکیں تو استاذ صاحب اوپر سے دوبارہ خود تقریر فرمادیتے۔ میں نے ان سے شرح عقائد خیالی پڑھی۔ مقامات اور ہدایہ اخیرین کے اسباق بھی پڑھے میں بڑی محنت سے مطالعہ کرکے تیاری کے ساتھ جاتا جہاں کہیں خیالی کا کوئی مقام رک جاتا تو پورا زور لگاتے مگر بندہ کی تسلی نہ ہوتی بات وہیں تک رہتی جتنا میں نے خود سمجھا ہوتا۔

بعدازاں میں نے وہی شرح عقائد خیالی حضرت استاذی المکرم سے پڑھی وہ مقامات مشکلہ جب بیان کرتے تو قربان جاؤں میں آپ کی لیاقت علمی اور خداداد ملکہ تدریس، انداز بیان، فصاحت و بلاغت، علوم وفنون کے اس بحر بے کنار کے منہ مبارک سے موتی جھڑتے، علمی نکات اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قواعد کے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہوتے اور پھر طالب علم کے دل میں تقریر کا اتار دینا یہ حضرت استاذی المکرم کا ہی طرۂ امتیاز تھا۔

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

سبحان اللہ! حضرت استاذی المکرم کا پر بہار، شگفتہ چہرہ پروقار عینک اور پیشانی سے انوار جڑتے نظر آتے تھے۔ آپ کی وہ پرکشش حالت تبسم! "ہاں بھائی آگے چلو" حضرت مولانا محمد دین بدھو والے جو حمد اللہ پڑھانے میں بہت مشہور تھے، خواجہ قمرالدین سیالوی، پیر محمد کرم شاہ بھیروی، صاحبزادہ سید حامد علی شاہ گجراتی اور علامہ سید عبدالقادر شاہ راولپنڈی جیسے لوگوں نے آپ سے حمد اللہ پڑھا۔ بڑے ذوق وشوق سے جید علماء ان سے حمد اللہ پڑھتے بغیر مطالعہ کے پڑھانا آپ کا ہی وصف تھا۔ میں نے ان کو بندیال دعوت دے کر حمد اللہ پڑھا چونکہ میں محنت سے مطالعہ کر کے حاضر ہوتا سوال کرتا تنگ آ کر فرماتے ایک ہوتا ہے غبی جس کو مقام سمجھ نہیں آتا ایک ہوتا ہے غوی جو جان بوجھ کر سوال کرتا ہے تم غوی ہو سمجھ کر بھی سوال کرتے رہتے ہو۔ میں کہتا حضرت اپنی تسلی کے لئے پوچھتا ہوں، ان کی طبیعت بہت ذکی تھی مگر جب بعد ازاں میں نے وہی حمد اللہ حضرت استاذ الکل سے پڑھا تو کیا بات؟ علامہ بدھوی کا اجمالی بیان کہاں اور حضرت عطا محمد بندیالوی کا تفصیلی بیان کہاں؟ یہ فرق صرف وہی شخص جان سکتا ہے جس نے دونوں حضرات کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیے ہوں میرے تمام اساتذہ اپنی جگہ فاضل یگانہ تھے مگر استاذی المکرم قبلہ ان تمام ستاروں میں آفتاب مہتاب کی مانند تھے۔ بقول محبوب قوال ۔

نئیں ریساں میرے ڈھولن دیاں

انداز تدریس کے طرق مختلفہ کی تعارفی نوعیت

دور حاضر میں مدرس کی پانچ انواع ہیں۔

النوع الاول

بعض مدرسین ایسے ہیں جو کتاب نہ خود سمجھتے ہیں اور نہ ہی سمجھانے پاتے ہیں۔ ایسے لوگ قوم و ملت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ان کو چاہئے کہ تدریس چھوڑ کر گاجریں فروخت کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالیں۔

النوع الثانی

کتاب خود تو سمجھنے پاتے ہیں مگر سمجھانے سے قاصر ہیں کیونکہ قوت بیانی نہیں رکھتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعوت فکر

ان انواع کے لوگوں کو چاہئے کہ منصب تدریس پر فائز نہ ہوں اور ناظم حضرات کے لئے جائز نہیں کہ ایسے لوگوں کی تقرری کریں۔

النوع الثالث

بعض مدرسین ایسے ہیں کہ کتاب کو خود بھی سمجھتے ہیں اور سمجھانے کا جوہر بھی رکھتے ہیں مگر سستی اور غفلت کی وجہ سے محنت کر کے پڑھاتے نہیں ایسے لوگوں کا تدریس کرنا تضیع اوقات ہے ان کو چاہیے کہ متبادل کام کرنے میں تدبر فرمائیں۔

النوع الرابع

بعض مدرسین ایسے ہیں جو کتاب کے ہر مقام کو سمجھتے ہیں اور سمجھانے کا جوہر بھی رکھتے ہیں مگر حرص و ہوس کے جال میں پھنس کر کام نہیں کرتے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ طلباء ہم سے گھر آ کر پڑھیں تا کہ ہمیں کچھ پیسے مل جائیں۔ ایسے لوگ قوم وملت کے خائن ہیں۔

النوع الخامس

بعض ایسے علوم وفنون کے شاہین ہیں جو ہر کتاب کے ہر مقام کا نظر غامض سے مطالعہ فرماتے اور ملکہ تفہیم بھی وافر مقدار میں رکھتے ہیں اور شب و روز طلباء کو محنت شاقہ سے پڑھانے کے عادی ہیں۔ واللہ یہ لوگ ہی اساتذہ ہیں بس اور بس۔

راقم کا ذاتی تجربہ

احقر الناس اسفل العباد جب اپنے مربی ومشفق استاذ کے پاس زانوے تلمذ تہہ کر رہا تھا۔

بعض مقامات مطول قاضی حمد اللہ' امور عامہ اور شمس بازغہ کے رات کو مطالعہ کرنے کے باوجود بھی سمجھ نہیں آتے تھے اور اس وقت تصور میں آتا کہ نامعلوم یہاں استاذ محترم کس طرح سے تقریر فرمائیں گے مگر صبح کو جب استاذی المکرم کتاب پڑھانا شروع فرماتے تو تمہیدی مقدمے باندھ کر ایسے وجیدانہ انداز سے پڑھاتے کوئی دشواری اور الجھن باقی نہ رہتی۔

آپ کتاب کے ہر مقام کے مخفی گوشوں پر اس طرح سیر حاصل بحث کرتے اور مصنفین اور شارحین کی اغراض کو اس طرح بیان کر دیتے کہ ہر مشکل مقام عیان ہو جاتا تھا۔

کچھ ایسا معلوم ہوتا کہ صاحب کتاب کی تحریر کے دوران آپ بھی ان کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ کے مشورہ کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر تحریر فرماتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طریقۂ تدریس میں انفرادیت

حضرت امام المدرسین طالب علم کو تقریر دہرانے کا حکم فرماتے اگر وہ دوہرا نہ سکتا تو دوبارہ تقریر کا اعادہ فرماتے اور طالب علم کو دہرانے کا حکم فرماتے ضرورت ہوتی تو تین بار چار بار بھی تقریر دہراتے جب تک طالب علم استاذ گرامی کے الفاظ میں تقریر نہ دہرالیتا آپ آگے عبارت نہ پڑھنے دیتے۔

عبارت سننے کا وحیدانہ طرز عمل

دور حاضر کے موجودہ مدرسین کی حالت یہ ہے طالب علم جب عبارت پڑھتا ہے تو توجہ سے عبارت نہیں سنتے بلکہ بعض اساتذہ تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ طالب علم عبارت پڑھتا ہے اور اسی اثناء میں وہ مطالعہ کرتے ہیں استاذ العرب والعجم عبارت بڑی ہی خصوصی توجہ سے سنتے تھے۔ معمولی سے معمولی غلطی پر بھی اس قدر گرفت فرماتے کہ طالب علم نظر عمیق سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

اگر کتاب میں کاتب کی غلطی ہوتی ہے تو اتنی سرزنش فرماتے کہ انسان کے چودہ طبق روشن ہو جاتے اور فرماتے کسی اور مطبوعہ کی کتاب دیکھ لیتے

تدریس میں بے مثل دیانت داری

بعض اوقات طالب علم سبق کی تقریر دوہرا بھی لیتا مگر آپ اپنے تجربہ اور فراست سے سمجھ لیتے تھے کہ طالب علم نے سبق نہیں سمجھا اور واقعتاً طالب علم نے سمجھا نہیں ہوتا تھا۔ آپ تقریر کا اعادہ کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ طالب علم نے سبق سمجھ لیا ہے۔ بعض اوقات طلباء سمجھتے کہ ہم نے سبق اچھی طرح سمجھ لیا ہے مگر استاذ گرامی دوسرے دن فرماتے ''تم نے کل فلاں مقام کی تقریر نہیں سمجھی تھی'' چنانچہ تقریر دوبارہ شروع کر دیتے، تقریر سننے کے بعد طلباء کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا کہ واقعی ہم نے سبق نہ سمجھا تھا۔ جب استاذ گرامی کو یقین ہو جاتا تھا کہ طالب علم اچھی طرح سبق سمجھ چکا ہے تو انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے اور آگے عبارت پڑھنے کا حکم فرماتے۔

آپ کے بارے میں مشہور مقولہ کما حقہ درست ہے۔

''سلطان المدرسین علم پڑھاتے نہیں پلاتے تھے''۔

وصف وحیدہ کی تعارفی نوعیت

طلباء کے سامنے ان کی تعریف نہیں کرتے چاہے وہ کتنا ہی لائق و فائق کیوں نہ ہو۔ خاص طور پر جو طالب علم ان کی زیادہ خدمت کرتے۔ اس کی بہت کم رعایت فرماتے۔ اس کا اثر یہ ہوتا کہ طلباء میں خواہ مخواہ غرور پیدا نہیں ہوتا جذبہ محنت بہت زیادہ بڑھ جاتا۔ رئیس الاذکیا علامہ مولانا اشرف سیالوی صاحب نے جب وزیر آباد جا کر دورۂ قرآن اور فیصل آباد دورۂ حدیث پڑھا اور دیگر مدارس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے طلباء کی علمی قابلیت کا جائزہ لیا تو ایک موقع پر بطور خوش طبعی فرمایا:

"باہر جا کر پتہ چلا کہ ہم بھی علامہ ہیں ورنہ یہاں (بندیال میں) استاذ صاحب نے ہمیں احساس ہی آنے نہیں دیا کہ ہمیں بھی کچھ آتا ہے"۔

عام انداز تدریس اور فاضل بندیالوی کی تدریس میں تقابلی جائزہ

مطول کے سبق کا طریقۂ تدریس

ہم قارئین کی خدمت میں مطول کے ایک سبق میں فاضل بندیالوی علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تدریس بیان کرتے ہیں جسے ناظرین دیکھ کر ضرور مفروح و مسرور ہوں گے اور دیگر مدرسین اور امام المدرسین کی طریقہ تدریس میں بخوبی موازنہ فرمائیں گے۔

یسمی ذلك الوصف المذكور فصاحة ايضا كما سمي بلاغة وفي هذا اشارة الى دفع التناقض المتوهم من كلام الشيخ عبدالقاهر في دلائل الاعجاز فانه ذكر في مواضع منه ان الفصاحة صفة راجعة الى المعنى والى ما يدل عليه باللفظ دون اللفظ في نفسه وفي بعضها ان فضيلة الكلام للفظه لالمعناه حتى ان المعاني مطروحة في الطريق يعرفها الا عجمي والعربي والقروي والبدوي ولا شك ان الفصاحة من صفاته الفاضلة فتكون راجعة الى اللفظ دون المعنى فوجه التوفيق بين الكلامين انه اراد بالفصاحة معنى البلاغة كما صرح به وحيث اثبت انها من صفات الالفاظ اراد انها من صفاتها باعتبار افادتها المعنى عند التركيب وحيث نفى ذالك اراد انها ليست من صفات الالفاظ المفردة والكلم المجردة من غير اعتبار التركيب وحينئذ لاتناقض لتغاير محلي النفي والاثبات هذا خلاصة كلام المصنف.

امام المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تدریس

قولہ یُسمی ذالك الوصف المذكور فصاحة الخ ماتن کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ وصف مذکور (کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا) جسے بلاغت کہتے ہیں بسا اوقات اسے فصاحت کا نام بھی دیتے ہیں۔

وفي هذا اشارة الى دفع التناقض. الخ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرض شارح

اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ ماتن جو فالبلاغة سے لے کر فصاحة ایضاً تک کلام چلائی ہے اس سے ماتن کی غرض یہ ہے کہ دلائل الاعجاز میں شیخ کی کلام میں چند تناقض متوہم ہیں (متوہم اس لئے کہا ہے کہ واقع میں تو کوئی تناقض نہیں ہے) تو ان کو رفع کرنا مقصود ہے۔ شیخ کی کلام میں تین قسم کے تناقض ہیں۔ تناقضات کی تفصیل اس طرح ہے کہ شیخ نے دلائل الاعجاز میں ایک جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت ہوتی ہے (ای ما یدل علیه باللفظ سے بھی معنی مراد ہے) اور لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ کلام کی فضیلت (فضیلت کا معنی فصاحت ہے) لفظ کی وجہ سے ہوتی ہے معنی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ معنی تو راستوں میں پھینکا گیا ہوتا ہے۔ یعنی عجمی عربی قروی بدوی سب جانتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے مافی الضمیر کو کسی نہ کسی طرح سے تو ظاہر کرتے ہیں اب یہاں دو تناقض آ گئے۔

التناقض اول

پہلا تناقض یہ ہے کہ ایک جگہ شیخ نے کہا ہے کہ فصاحۃ معنی کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت نہیں ہے۔

التناقض الثانی

دوسرا تناقض یہ ہے کہ ایک جگہ کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت ہوتی ہے۔

ضمناً یہ بھی سمجھ لیجئے کہ عبارت میں عربی اور عجمی کے لفظ آ گئے ہیں ان کا مفہوم بھی سمجھ لیجئے۔ عجمی اس کو کہتے ہیں کہ جو فصیح نہ ہو اگرچہ وہ عربی ہو۔ عربی اس کو کہتے ہیں جو فصیح ہو خواہ وہ عرب سے ہو یا غیر عربی ہو۔ ایک اَعراب ہوا کرتے ہیں اور دوسرا عرب ہوتا ہے۔ اعراب تو ان کو کہتے ہیں جو عربی جنگلوں میں رہتے ہیں اور عرب ان کو کہتے ہیں جو شہروں میں رہتے ہیں۔ عام ازیں کہ وہ چھوٹے شہر ہوں یا بڑے ہوں قوله فلا شك ان الفصاحة الخ۔ اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ شیخ نے کہا کہ کلام کی فضیلت فصاحت کی وجہ سے ہوتی ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ کلام کی فضیلت تو بلاغت کی وجہ سے ہوتی ہے تو یہ بھی ایک طرح کا تعارض ہے۔ فوجهه التوفيق بين الكلامين الخ۔ اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ بتانا چاہتے ہیں کہ ماتن نے شیخ کی کلام میں تناقض کیسے اٹھائے لیکن شارح دو تناقض رفع کرے گا اور ایک چھوڑ دے گا۔ شارح پہلے تیسرا تناقض رفع کرتے ہیں وہ اس طرح کہ جہاں جہاں شیخ نے فصاحۃ کا لفظ بولا ہے تو اس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد بلاغت ہے تو اب تیسرا تعارض اٹھ گیا جبکہ تیسرا تناقض یہ تھا کہ شیخ نے کہا کہ کلام کی فضیلت فصاحۃ سے آتی ہے حالانکہ ہم کو معلوم ہے کہ کلام کی فضیلت بلاغت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے تو یہ تعارض اٹھ گیا کیونکہ فصاحۃ سے مراد بلاغۃ ہے۔ اس کے بعد شارح فرماتے ہیں کہ جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت ہے تو اس سے مراد ہے کہ لفظ کی صفت باعتبار معنی کے ہے اور جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحۃ لفظ کی صفت نہیں ہے تو مطلب ہے کہ مجرد لفظ اور مجرد کلمات کی صفت نہیں ہے لہٰذا اب دوسرا تناقض اٹھ گیا جبکہ دوسرا تناقض یہ تھا کہ ایک جگہ شیخ نے کہا ہے کہ فصاحۃ لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ لفظ کی صفت ہے کیونکہ نفی اور کی ہے اور اثبات اور کا ہے۔ ایک تعارض چھوڑ گیا اور وہ یہ ہے کہ پہلے کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت نہیں تو یہ تناقض اس طرح رفع ہوا کہ جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحۃ معنی کی صفت ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معنی کو فصاحت میں دخل ہے اور جہاں شیخ نے کہا کہ فصاحۃ معنی کی صفت نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ نفس معنی کی صفت نہیں ہے بلکہ الفاظ کو بھی دخل ہے۔

فاضل بندیال علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مدرسین کے طریقۂ تدریس میں فرق

محقق العرب والعجم علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ تدریس میں اور عام مدرسین کے انداز تدریس میں بہت فرق ہے۔ علامہ بندیالوی ہر کتاب کے ہر مقام کا جس انداز سے حل فرماتے تھے اور مصنف کی اغراض جس وجیدانہ انداز سے بیان فرماتے تھے ایسا انداز دیگر مدرسین میں کہاں میسر اگر فاضل بندیالوی اور دیگر مدرسین کی تدریس میں زمین و آسمان کا فرق بھی کہا جائے تو کوئی استبعاد نہیں ہوگا۔

استاذ الفضلاء فاضل بندیال کے ملفوظات شریفہ

الملفوظ الاول

الحمد للہ ایک سو سے زیادہ میرے شاگرد اس وقت شیخ الحدیث، مفتی صدر مدرس کے مناصب پر فائز ہیں۔

الملفوظ الثانی

آپ فرماتے ہیں کہ میری تجویز یہ ہے کہ مدارس میں بھرتی نہیں بلکہ وہی طلبہ لئے جائیں جو واقعی اخلاص کے ساتھ دین پڑھنا چاہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الملفوظ الثالث

علم جدید ہو یا قدیم ضرور حاصل کرنا چاہئے علم نور ہے اور اس کے حصول میں تاخیر ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

الملفوظ الرابع

دنیا داری میں میرے استاذ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا خواجہ محمد سعد اللہ سیالوی تھے۔

الملفوظ الخامس

میری عمر صرف دس سال کے قریب تھی مجھ پر آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان عظیم فرمایا، کرم کیا اور اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرواز فرما رہے ہیں مجھے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور پرواز فرما رہے ہیں۔ بس میں نے کہا کہ میں بھی اڑنا چاہتا ہوں۔ میں نے خیال کیا اور پھر اڑنا شروع کر دیا۔ مجھے جو مقام ملا اور جو شہرت ملی میں سمجھتا ہوں کہ اسی خواب کی برکت ہے۔

الملفوظ السادس

الحمد للہ جب ثانی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں بغداد شریف حاضر ہوا تو جامع امام اعظم کے خطیب اور نامور عالم دین حضرت الشیخ عبدالقادر آفندی نے مجھے حدیث پاک وفقہ میں سند عطا فرمائی۔

الملفوظ السابع

انگریزی تعلیم حاصل کرنے والا اگر ڈپٹی کمشنر بھی لگ جائے تو کمشنر کے آنے پر تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور سلام کرے گا کمشنر وزیر کی آمد پر تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا وزیر صدر اور وزیر اعظم کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے مگر صحیح عالم دین کسی کی تعظیم کے لئے نہیں جھکتا سب وزیر اور صدر اس کی تعظیم کے لئے جھکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص علم دین کی تحصیل ہی مکمل نہ کر سکے اور بے قدری کی شکایت کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

الملفوظ الثامن

میں ہدایہ شریف ساتھ ہی درمختار تک فقہ پڑھی بھی اور پڑھائی بھی لیکن بندیال میں حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتے ہوئے جتنا عبور مجھے اس وقت جزئیات فقیہ پر تھا اب نہیں رہا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الملفوظ التاسع

لوگ مجھے صرف معقولی سمجھتے ہیں وہ میرے پاس آ کر فقہ پڑھیں، اصولِ فقہ اور تفسیر پڑھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ کیا میں صرف معقولی ہوں۔

الملفوظ العاشر

مجھے اپنے استاذ علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہے۔ دوران بیماری جب سارے ساتھی بندیال چھوڑ کر چلے گئے تو میں اکیلا حضرت کی خدمت کے لئے ٹھہر گیا۔ تقریباً چھ ماہ بغیر اسباق کے ٹھہرا رہا استاذ صاحب نے دل سے دعا کی اور میرا خواندہ ناخواندہ برابر ہو گیا یعنی جو کتابیں میں نے نہیں پڑھی تھیں میں سمجھتا ہوں میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے اس وقت کئی ایسے ساتھی تھے جو میرے خیال میں مجھ سے لائق تھے مگر آج ان کا کہیں نام تک نہیں ہے اور ہر جگہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ عطا محمد بندیالوی ہو رہی ہے۔ یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد بندیالوی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

الملفوظ الحادی عشر

میں تقریباً پچاس سال سے تدریس کر رہا ہوں تلامذہ یوں تو بھیڑ کی بھیڑ ہیں مگر مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں پچاس سال میں پچاس مدرسین ضرور تیار کئے ہیں جن میں مولانا اللہ بخش (واں بھچراں) شیخ الحدیث مولانا غلام رسول، علامہ غلام رسول سعیدی، مولانا اشرف سیالوی، مولانا محمد رشید کشمیری، مولانا عبدالحکیم شرف قادری وغیرہ شامل ہیں۔

الملفوظ الثانی عشر

الحمد للہ میں صرف دو واسطوں سے قائد تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں کیوں کہ میرے استاذ محترم حضرت علامہ یار محمد بندیالوی حضرت مولانا ہدایت اللہ جون پوری کے شاگرد تھے اور وہ براہ راست قائد تحریک آزادی محدث خیر آبادی کے شاگرد ہیں۔

الملفوظ الثالث عشر

میرا پیغام یہ ہے کہ علماء درس نظامی کی تصحیح کریں۔ مناسب تبدیلیاں عمل میں لائیں جس مدرسہ سے ان کا تعلق ہے اس کے طلباء کو فرمانبرداری اور ادب سکھائیں۔ اپنا کردار درست کریں اور بچوں کی اصلاح پر توجہ دیں۔ اپنے بیٹے، بھائیوں، بھتیجوں اور دوست احباب کے بچوں کو علم دین کی طرف راغب کریں اور اس سب کچھ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو کیونکہ جو دنیا کے حصول کو مقصد بنائے گا اس کو دنیا تو مل جائے گی لیکن یہ مقصد ٹھیک نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوشنودی ہی اصل مقصود حیات ہونا چاہئے۔

یاد رہے کہ یہ ارشادات آپ کے تلامذہ کے ذریعہ آپ پر لکھے گئے مضامین، آپ کی اپنی تصانیف اور آپ کے انٹرویو سے حاصل کئے گئے ہیں۔

علمی گلدستے

محقق العرب والعجم فاضل بندیال نے اپنی تمام توجہ اور توانائی علوم دینیہ کی تدریس پر صرف کی اس لئے تصنیف کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دے سکے لیکن اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ملک میں جب بھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا آپ کتاب وسنت کی روشنی میں قوم کی راہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے۔ مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) سیف العطاء علی اعناق من طفی و اعرض عن دین المصطفیٰ۔ (۲) رؤیت ہلال کی شرعی تحقیق۔ (۳) قوالی کی شرعی حیثیت۔ (۴) عقیدۂ اہل سنت۔ (۵) اسلام میں عورت کی حکمرانی۔ (۶) مغربی جمہوری پارلیمانی نظام اور اسلام۔ (۷) دیت المرأۃ عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ (۸) مسئلہ حاضر و ناظر۔ (۹) صرف عطائی فارسی منظوم۔ (۱۰) درس نظامی کی ضرورت اور اہمیت۔ (۱۱) تحقیق وقت افطار۔ (۱۲) مسئلہ سود۔ (۱۳) امامت کبریٰ اور اس کی شرائط۔ (۱۴) کون سا حکمران اسلامی نظام نافذ کرسکتا ہے۔ (۱۵) سفر نامہ بغداد۔ (۱۶) فاروق اعظم اور تحریم متعہ۔ (۱۷) رمضان میں فرض تنہا پڑھنے والا وتر باجماعت ادا کرسکتا ہے۔ (۱۸) تقریظ انوار قمریہ۔ (۱۹) ابتدائیہ محمد جہان تاباں۔ (۲۰) تاثرات توضیح البیان۔ (۲۱) فیوضات حسینیہ۔ (۲۲) مسئلہ کذب پر ایک مبسوط فتویٰ۔

الانہار لبحر العطاء

(تلامذہ محقق العرب والعجم)

محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ ان کو اس مختصر کتاب میں لانا امر دشوار ہے مگر ذیل میں بنظر اختصار مقتدر شخصیات علمیہ کے اسماء گرامی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) امام المحققین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفہیم البخاری و تفسیر رضوی فیصل آباد۔ (۲) حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فیوض الباری شرح بخاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاہور۔(۴) حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ سجادہ نشین سیال شریف۔(۵) حضرت پیر سید عبدالحق گولڑوی مدظلہ سجادہ نشین گولڑہ شریف۔(۶) حضرت علامہ محمد فضل حق بندیالوی مدظلہ بندیال شریف۔(۷) علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری ضلع سرگودھا۔(۸) حضرت علامہ پیر طریقت محمد اشرف قادری مدظلہ کھرپڑ شریف چوکی۔(۹) حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی مدظلہ سرگودھا۔(۱۰) حضرت مولانا غلام رسول سعیدی شارح مسلم دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔ (۱۱) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔(۱۲) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں ضلع میانوالی۔(۱۳) حضرت علامہ مولانا علی محمد رحمۃ اللہ علیہ (برادر خورد حضرت محقق العرب والعجم)(۱۴) حضرت علامہ پیر محمد چشتی مہتمم دارالعلوم جامعہ معینیہ غوثیہ پشاور۔ (۱۵) حضرت علامہ مولانا فضل سبحان قادری مہتمم دارالعلوم قادریہ مردان۔(۱۶) حضرت علامہ مقصود احمد قادری خطیب مسجد داتا گنج بخش لاہور۔(۱۷) حضرت علامہ مولانا غلام محمد چشتی صدر مدرس دارالعلوم خیر المعاد ملتان۔(۱۸) حضرت علامہ سید غلام حبیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ وڑچھ شریف ضلع خوشاب۔(۱۹) حضرت علامہ نور سلطان قادری مہتمم جامعہ انوار باہو کھکھر۔(۲۰) حضرت علامہ مولانا جمال الدین شاہ کاظمی مہتمم جامعہ قمر العلوم فریدیہ کراچی۔(۲۱) حضرت علامہ ڈاکٹر محمد زبیر نقشبندی مہتمم رکن الاسلام حیدرآباد۔(۲۲) حضرت علامہ مولانا محمد مظہر الحق بندیالوی بندیال شریف۔(۲۳) حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ۔(۲۵) حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد مہتمم جامعہ الحبیب حبیب آباد چوکی۔(۲۶) حضرت علامہ مولانا مجاہد کبیر محمد نذیر نقشبندی آزاد کشمیر۔(۲۷) حضرت علامہ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی سابق مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور۔(۲۸) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ نظامیہ لاہور۔(۲۹) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور۔(۳۰) حضرت علامہ گل احمد عتیقی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔(۳۱) حضرت علامہ عطا محمد متین شادیہ میانوالی۔(۳۲) حضرت علامہ محمد اسماعیل حسنی مہتمم جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔(۳۳) حضرت علامہ عبدالرحمٰن حسنی مدرس جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔(۳۴) حضرت علامہ مولانا فتح محمد باروزئی سبی بلوچستان۔(۳۵) حضرت علامہ مولانا محمد نذیر مدرس غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان۔(۳۶) حضرت علامہ مولانا یار محمد کھچی فورٹ عباس۔(۳۷) حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی۔خویدم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ(۳۸) حضرت علامہ مولانا محمد اجمل رحمۃ اللہ علیہ سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔(۳۹) حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قمر لیکچرار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گورنمنٹ کالج فیصل آباد۔(۴۰) حضرت علامہ محمد نواز الحسنی لیکچرار اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔(۴۱) حضرت علامہ قاری محمد بشیر نسیم مدرس درس وڈے میاں لاہور۔ (۴۲) حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حسین پدھراڑوی لاہور۔(۴۳) حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالغفور پدھراڑوی خطیب جامع مسجد حنیفہ چوہان روڈ لاہور۔(۴۴) حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ باروی مظفر گڑھ۔(۴۵) حضرت علامہ مولانا محمد یونس مدرس خدام الصوفیہ گجرات۔(۴۶) حضرت علامہ شیخ احمد سیالوی مہتمم جامعہ شمسیہ نظامیہ چنیوٹ۔(۴۷) حضرت علامہ مولانا محمد یونس شاہ شیخ الحدیث شمس العلوم کراچی۔ (۴۸) حضرت علامہ محمد اشرف نقشبندی مہتمم جامعہ عثمانیہ داروغہ والا لاہور۔(۴۹) حضرت علامہ عطا محمد قادری مہتمم مدرس سلطانیہ حاصل پور۔(۵۰) حضرت علامہ محمد رفیق چشتی رحمۃ اللہ علیہ مولف فیض عطا شرح کریما گوجر خاں۔(۵۱) حضرت علامہ غلام نبی نقشبندی مہتمم دارالعلوم عطائیہ رضویہ نقشبندیہ گکھڑ۔(۵۲) حضرت علامہ محمد یعقوب ہزاروی مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔(۵۳) حضرت علامہ محمد عبدالرشید قریشی مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔(۵۴) حضرت علامہ محمد اقبال مصطفوی خطیب جامع مسجد نور شاہ ولی فیصل آباد۔(۵۵) حضرت علامہ عطا محمد کونڈوی خطیب خوشاب۔(۵۶) حضرت علامہ مفتی محمود حسین شائق خطیب منگلا۔(۵۷) حضرت علامہ کمال الدین آزاد کشمیر (محقق العرب والعجم کے خاص خادم)(۵۸) حضرت علامہ مولانا شاہ محمد جامع مسجد حنفیہ چوہان روڈ لاہور۔(۵۹) حضرت علامہ مولانا شاہ نواز، مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۶۰) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھیلوی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔(۶۱) حضرت علامہ مولانا محمد اسلم، جھنگ۔(۶۲) حضرت علامہ مولانا سعید احمد اوکاڑہ چھاؤنی۔(۶۳) حضرت علامہ مولانا محمد حنیف، خطیب مدینہ کالونی، والٹن لاہور۔ (۶۴) حضرت علامہ مولانا محمد رشید پداھڑوی مدرس جامعہ غوثیہ سرگودھا۔(۶۵) حضرت علامہ مولانا میاں علی اکبر، بالا، ضلع میانوالی۔(۶۶) حضرت علامہ مولانا حبیب امجد، مدرس جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد۔(۶۷) حضرت علامہ مولانا محمد اکرم جھنگوی، کراچی۔(۶۸) حضرت علامہ مولانا امام الدین خطیب جامع مسجد شیخاں والی فاروق آباد۔(۶۹) حضرت علامہ مولانا مفتی نواب الدین رحمۃ اللہ علیہ مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔(۷۰) حضرت علامہ مولانا محمد صابر الامینی، خطیب کامونکی۔(۷۱) حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ، شاہوالہ، خوشاب۔(۷۲) حضرت علامہ مولانا منظور احمد، خطیب حافظ آباد۔(۷۳) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ معظم سلطان، دربار عالیہ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جھنگ۔(۷۴) حضرت علامہ مولانا عبدالواحد، شادیہ، میانوالی۔(۷۵) حضرت علامہ مولانا نذر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسین (ملک المدرسین کے آخری شاگرد) (۷۶) حضرت علامہ مولانا سید سکندر شاہ، مدرس جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف۔ (۷۷) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رفیق حسنی، مہتمم جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب، کراچی۔ (۷۸) حضرت علامہ مولانا شاہ حسین گردیزی، مہتمم دارالعلوم مہریہ، گلشن آباد، کراچی۔ (۷۹) حضرت علامہ مولانا عبدالمالک، مہتمم جامعہ اکبریہ، میانوالی۔ (۸۰) حضرت علامہ مولانا محمد مرتضیٰ، جامعہ احسن المدارس، دینہ۔ (۸۱) حضرت علامہ مولانا سید عباس علی شاہ، مدرس جامعۃ المدینہ کاہنہ نو، لاہور۔ (۸۲) حضرت علامہ مولانا چراغ دین مدظلہ، نگی ڈل، تحصیل جڑانوالہ۔ (۸۳) حضرت علامہ مولانا محمد اشرف آصف جلالی، جامعہ جلالیہ رضویہ، داروغہ والا لاہور۔ (۸۴) حضرت علامہ مولانا قاری جان محمد لاہور۔ (۸۵) حضرت علامہ مولانا مختار احمد تبسم، مدرس جامعہ قمر العلوم گجرات۔ (۸۶) حضرت علامہ مولانا رضا المصطفیٰ مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن، ڈنگہ گجرات۔ (۸۷) حضرت علامہ مولانا نور محمد قریشی، مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔ (۸۸) حضرت علامہ مولانا خلیق الرحمٰن ﷺ مدرس عربیہ اسلامیہ، بورے والا۔ (۸۹) حضرت علامہ مولانا محمد حنیف، خطیب جامع مسجد بغدادی، قائدآباد۔ (۹۰) حضرت علامہ مولانا محمد نذیر احمد نقشبندی، آزاد کشمیر۔ (۹۱) حضرت علامہ مولانا محمد سرفراز مہتمم دارالعلوم قادریہ، ملتان۔ (۹۲) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم، مہتمم جامعہ غوثیہ، باغ حیات علی شاہ سکھر۔ (۹۳) حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی، فیصل آباد۔ (۹۴) حضرت علامہ مولانا محمد ایوب آزاد کشمیر۔ (۹۵) حضرت علامہ مولانا محمد شفیع الہاشمی، ڈنڈی شریف، میانوالی۔ حال مقیم نیلسن لندن۔ (۹۶) صاحبزادہ علامہ مولانا غلام معین الدین نظامی، لیکچرار شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

وصال فاضل بندیال نور اللہ مرقدہ

الناس صنفان موتی فی حیاتھم
وآخرون ببطن الارض احیاء

لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہوتے ہیں جو اپنی حیاتی میں مردہ ہیں دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو قبروں میں بھی زندہ ہیں۔

تاریخ وصال

۴ ذیقعد ۱۴۱۹ھ ۲۱ فروری ۱۹۹۹ء بروز اتوار صبح ۹ بجے محقق العرب والعجم فاضل بندیال شریف اس دار فانی سے انتقال کر گئے۔

۲۲ فروری بروز پیر بوقت ۱۱ بجے آپ کے آبائی گاؤں ڈھوک دھمن (ڈھوک خیر آباد) پدھراڑ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضلع خوشاب میں نماز جنازہ کا اعلان ہوا تو ملک کے کونے کونے سے علماء و مشائخ تشریف لانے لگے اور اتنا جم غفیر ہوگیا کہ لوگوں کی قطاریں لگ گئیں۔ ۶۰ سال تک اس آفتاب علم و حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے دور دور سے چلے آرہے تھے۔ ساڑھے دس بجے جنازہ لایا گیا اور سینکڑوں علماء و مشائخ موجود تھے اور سوا گیارہ بجے آپ کے شاگرد رشید حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی کو اپنے مشفق استاذ گرامی کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

قوالی کی شرعی حیثیت

مصنف

امام اہلسنت علامہ الحاج مفتی

علامہ

عطا محمد بندیالوی

مکتبہ جمال کرم

9 - مرکز الادریس ○ دربار مارکیٹ ○ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاج الفقہاء بدر العلماء امام العلم والحکمت

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف خوشاب

تاریخ پیدائش اور مسکن

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی ۱۹۳۱ء میں موضع بندیال تحصیل وضلع خوشاب میں استاذ العلماء والفضلاء فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔

حلیہ مبارک

سرو قد دھرا بدن سرخ سفید رنگ وجیہ چہرہ خوبصورت داڑھی سر پر پگڑی خوش گفتار خوش کردار خوش رفتار۔

شجرۂ نسب

جامع معقول ومنقول حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی قطب شاہی اعوان ہیں۔ فاضل موصوف کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ علامہ محمد عبدالحق بن علامہ یار محمد بن میاں سلطان بن شاہنواز۔

شرافت خاندانی کا اجمالی پہلو

حضرت صاحبزادہ والاشان کے آباؤ اجداد کے ہر فرد کو خاندانی شرافت کی بنا پر بڑی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ فاضل موصوف کے والد گرامی عارف باللہ حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی بہت بڑے عالم، عاشق رسول، کامل ولی، علوم عقلیہ ونقلیہ میں وحید الدھر اور علم فقہ میں فقیہ العصر تھے۔ آپ کے دادا میاں سلطان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک حق گو اور نہایت متقی شخص تھے اور دادا کے والد میاں شاہنواز صاحب تو روحانیت میں ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ جن کے کشف وکرامات زبان زد خاص وعام ہیں اور یہ بات حد تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ بعض جنات بھی ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

تعلیم وتربیت کا منفرد طرز عمل

فاضل موصوف حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی ابتدا ہی سے کھیل کود کی طرف کم توجہ دیتے تھے۔ سکول کے زمانہ میں نہایت شوق وذوق سے پڑھتے اور جماعت میں ممتاز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقام رکھتے۔ ہر استاذ آپ کو قابل ہونے کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھتا۔ کم عمر ہونے کے باوجود شوق کا یہ عالم تھا کہ ہر روز تمام لڑکوں سے پہلے سکول جاتے، شاذ و نادر ہی کبھی ایسا ہوتا کہ کوئی لڑکا آپ سے پہلے سکول آتا۔

ابتدائی کتب فارسیہ

عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ والد گرامی قبلہ فقیہ العصر سے فارسی کتب کریما نام حق، بوستان، گلستان، یوسف زلیخا، سکندر نامہ کے علاوہ نصاب ضروری چہار گلزار فارسی، آمدن نامہ اور جواہر ترکیب وغیرہ پڑھ کر فارسی کی ترکیب بھی پڑھی۔

قابل رشک محبت کا عملی دستور

فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے لخت جگر پر خاص نظر عنایت تھی۔ رات کو صاحبزادہ صاحب کی چارپائی والد صاحب کے قریب ہوتی۔ اور رات کے پچھلے حصہ میں آپ کو بیدار کیا جاتا اور نصاب ضروری اور دیگر اسباق یاد کرتے۔ فقیہ الدھر فرمایا کرتے بڑا بابرکت وقت ہے دن میں دس مرتبہ اس وقت میں ایک دفعہ پڑھنا برابر ہے۔

فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے لخت جگر سے کمال درجہ کی محبت تھی ساتھ ہی صاحبزادہ مدظلہ العالی کو بھی اپنے والد گرامی سے والہانہ محبت تھی۔ حضرت قبلہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ اللہ قدوس نے مجھے جو کچھ عنایت فرمایا ہے وہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ عنایت کا صدقہ ہے ''ورنہ میں تو کچھ بھی نہ تھا''۔

والہانہ محبت کا اجمالی پہلو

حضرت علامہ فقیہ العصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے محمد عبداللہ صاحب بیمار تھے اور وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے اور صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت فقیہ العصر صاحب بندیال میں تھے۔ کچھ دن گزرے تو فرمانے لگے میں عبدالحق کے لئے اداس ہو گیا ہوں۔ اس جملہ کو سن کر گھر والوں نے عرض کی کہ بیمار تو بڑے ہیں اور آپ اداس چھوٹے کے لئے ہیں جو کہ محض تیمارداری کے لئے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑے کو صحت دے وہ میرا لخت جگر ہے لیکن محمد عبدالحق صاحب کے ساتھ میری محبت ایسی ہے جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے تھی۔ آخر یہی محبت رنگ لائی، آپ کی نگاہ دور بین تھی کہ کل یہی صاحبزادہ میرا جانشین ہونے والا ہے اور میرے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور رہتی دنیا تک میرا نام روشن کرے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فقیہ العصر کی آخری دعا کی تعارفی نوعیت

فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت تھا اور زندگی کے آخری ایام میں حضرت قبلہ صاحبزادہ عبدالحق آپ کو قضائے حاجت کے لئے چارپائی سے نیچے لائے اور پھر سہارا دے کر اوپر لے جاتے تو آپ فرماتے۔ ''خدا تجھے علم نافع عطا فرمائے'' قبلہ صاحبزادہ فرماتے ہیں اسی دعا کا اثر ہے کہ گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ نے درس نظامی کی استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اپنے زمانہ کے فاضل العرب والعجم سے تکمیل کرادی اور دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کو وہ شہرت حاصل ہوگئی جو مدتوں سے کام کرنے والے مدارس کو نہ ہوسکی۔

تکمیل علم کے لئے اسباب وھبیہ

حضرت فقیہ العصر علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۹۴۷ء میں انتقال ہوگیا۔ ابھی تک قبلہ صاحبزادہ کی کافی کتابیں رہتی تھیں اگرچہ استاذ العلماء کی توجہ باطنی کے اثر سے آپ کا حافظہ بڑے غضب کا تھا لیکن پھر بھی تکمیل باقی تھی۔ چونکہ ابھی آپ نوعمر تھے ایک چھوٹا بھائی تین بہنیں والدہ صاحبہ لوگوں کا آنا جانا، تعویزات، فتوے، فیصلہ جات، بے دینوں سے مقابلہ۔ ان وجوہ کی بنا پر آپ گھر سے ایک لمحہ کے لئے باہر نہیں جاسکتے تھے لیکن گھر پر تعلیم کا انتظام بڑا مشکل تھا۔ انہی حالات میں اللہ قدوس نے اپنا فضل و کرم فرمایا کہ علامہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد استاذ العلماء مولانا محمد سعید صاحب (ملتان خورد والے) آئے اور فاضل موصوف سے رسائل منطق، اصول شاشی اور کنز الدقائق وغیرہ پڑھیں اس کے بعد مولانا علامہ علی محمد صاحب جو کہ علامہ عطا محمد بندیالوی کے برادر اصغر تھے نہایت ذکی الطبع اور ماہر تھے ان سے شرح وقایہ اور میر ایساغوجی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے لئے عالم اسلام کے شہرت یافتہ اساتذہ کا انتخاب فرمایا اسی دوران اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے عالم اسلام کے فاضل جلیل استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بندیال تشریف لائے اور ان سے شرح تہذیب قطبی جامی وغیرہ کتابیں ایک سال میں پڑھیں۔

دوسرے سال شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کے اصرار پر سیال شریف چلے گئے اور حضرت پیر صاحب سیالوی کے حسب فرمان حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب بھی علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سیال شریف چلے گئے۔ دوسرے سال رسالہ قطبیہ' میبذی' میرزاہد وغیرہ کتب امور عامہ اور حمداللہ شروع کرنے تھے۔ حضرت قبلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے سنا تھا کہ علامہ محمد دین بدھو والوں کو حمداللہ پڑھانے کی خاص مہارت حاصل ہے اور وہ خود فرماتے ہیں کہ حمداللہ پڑھانے کا مزا تب آتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حمداللہ پڑھتے اور خدا فرماتا کہ واہ محمد دین حمداللہ اس طرح پڑھایا جاتا ہے جس طرح تو نے پڑھایا ہے۔ پھر شیخ المحققین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے ان کی خدمت میں عریضہ لکھا اور وہ تشریف لے آئے اور آپ نے رسالہ قطبیہ، میر زاہد امور عامہ اور حمداللہ جیسے اسباق علامہ محمد دین بدھو والے سے پڑھے۔ بعد میں قبلہ صاحبزادہ نے استاذ العرب والعجم سند المدققین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی اور آپ مستقل طور پر جامعہ بندیال میں رونق افروز ہو گئے۔

علم ادب علم معقول کی باقی ماندہ کتابیں آپ سے پڑھیں۔ ذیل میں ہم ان کا تذکرہ کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

علم معانی و بیان کی مختصر المعانی اور مطول و علم تفسیر میں تفسیر جلالین، بیضاوی شریف، علم ریاضی میں تصریح، اصول فقہ میں حسامی توضیح تلویح، علم عقائد میں شرح عقائد جلالی، شرح عقائد خیالی بمعہ شرح عقائد مثالی پڑھیں اور اس کے علاوہ شرح چغمینی وغیرہ جیسے اسباق پڑھے۔ علم فقہ میں ہدایہ اولین واخیرین اور درمختار، علم نحو میں جامی، عبدالغفور اور تکملہ جیسی کتب پڑھیں۔

قبلہ صاحبزادہ زید مجدہ نے بعض کتب کا دوبارہ سماع بھی فرمایا اور علم حدیث کا دورہ دو سال میں آپ سے ہی مکمل کیا۔

حضرت علامہ قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے صرف چند مہینے درمیان میں مکھڈ شریف رہ کر حضرت علامہ نور محمد ملوالی والوں سے (جو کہ حدیث میں مولانا انور کشمیری کے اور ادب میں مولانا اعزاز علی دیوبندی کے شاگرد تھے) مقامات کا کچھ حصہ ہدایہ اولین اور اخیرین کا اور کچھ حصہ شرح عقائد خیالی کا پڑھا۔

انکشاف حقیقت کا اجمالی پہلو

علامہ نور محمد مائل بہ دیوبندیت تھے۔ مگر معتدل مزاج آدمی تھے اور لطف کی بات یہ کہ صاحبزادہ سے کئی مرتبہ زور دے کر کہتے تھے کہ آپ میرے گھر آئیں۔ میں علماء دیوبند کی کتابوں نیز قرآن و حدیث سے دلائل کافیہ شافیہ آپ کو لکھوا دوں گا جس سے یہ ثابت ہوگا کہ اہل سنت کے معتقدات رکھنے والا شخص ہرگز مشرک یا کافر نہیں ہے لیکن حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب ان کے پاس نہ جا سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اساتذۂ کرام فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

علم فارسی: کریما، نام حق، شیخ عطار، بدائع منظوم، گلستان، بوستان، نصاب ضروری، زلیخا، سکندر نامہ نیز کتب قانون جواہر التر کیب، چہار گلزار وغیرہ۔

علم صرف: صرف بھائی، قانونچہ کھیوالی، صرف کی ایک مبسوط قلمی کتاب (مولانا محمد امیر دامانی کی تصنیف تھی) پڑھی۔ زرادی، زنجانی، مراح الارواح، فصول اکبری، شافیہ وغیرہ۔

علم نحو: نحو میر، نظم مائۃ، شرح مائۃ، ہدایۃ النحو کافیہ الفیہ وغیرہ۔

علم فقہ: منیۃ المصلی، نور الایضاح، قدوری وغیرہ۔

فتاوٰی نویسی: فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوٰی نویسی کا طریقہ قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کو بڑی توجہ اور محنت سے سکھایا۔ چونکہ بندیال شریف علم و عرفان کا مرکز رہا۔ دور دراز سے لوگ مسائل شرعیہ کے لیے رجوع کرتے۔ سارا تحریری کام صرف مولانا محمد عبدالحق صاحب فرماتے۔

علامہ محمد سعید صاحب ثمن ملتان والے

علامہ محمد سعید جو کہ استاذ الاساتذہ فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور قیام بندیال شریف کے دوران زمانہ طالب علمی میں قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی نے ان سے چند اسباق پڑھے۔

حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب نے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔

علم منطق: صغریٰ، اوسط، کبریٰ، جدیدہ قدیمہ ایساغوجی۔

علم اصول فقہ: اصول الشاشی۔

علم نحو: عبدالرسول۔

علم فقہ: کنز الدقائق۔

علامہ علی محمد صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ

برادر خورد علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی

حضرت قبلہ صاحبزادہ زید مجدہ نے ان سے درج ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

علم منطق میں ایساغوجی، میرا ایساغوجی، قال اقول، مرقات۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم فقہ میں شرح وقایہ اولین۔

علم نحو میں کافیہ وغیرہ کا سماع کیا۔

علامہ عبدالغفور صاحب آف حفیظ بانڈی ضلع ہزارہ

اس زمانہ میں علامہ عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ونحو میں مہارت مسلمہ مانی جاتی ہیں۔

علم نحو میں شرح جامی۔

اصول فقہ میں نورالانوار۔

فقہ میں شرح وقایہ آخرین۔

اس کے علاوہ بعض کتب صرف ونحو کا سماع بھی فرمایا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

استاذ العرب والعجم شیخ المعقول والمنقول

حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء والفضلاء استاذی المکرم حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی اپنے مربی ومشفق استاذ استاذی المکرم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت اور عقیدت میں منفرد ہیں اور اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حضرت قبلہ استاذی المکرم صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی جب اپنے مربی اور مشفق استاذ کا تذکرہ اور ان کی طرز تدریس بیان کرنا شروع کرتے تو آپ کی آنکھیں اشک بار اور پرنم ہو جاتی ہیں اور گھنٹوں تک آپ کی اوصاف حمیدہ ومساعی جمیلہ بیان فرماتے جاتے ہیں نہ تھکتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ تذکرہ باللسان اور محبت بالجنان میں آپ کی نظیر اور مثیل ممتنع ہے۔ ذلك فضل الله یؤتیه من یشآء

علم نحو میں عبدالغفور، تکملہ۔

علم منطق میں شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، ملا حسن، ملا جلال، میر زاہد رسالہ قطبیہ، میر زاہد امور عامہ، حمداللہ (پہلے علامہ محمد دین صاحب بدھو والوں سے پڑھا دوبارہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا) قاضی مبارک۔

اصول فقہ میں حسامی، توضیح تلویح۔

فقہ میں ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین (دوبارہ پڑھے) درمختار، فتاوی نویسی کا طریقہ اور شرعی فیصلہ کا انداز بھی سیکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم معانی میں مختصر المعانی، مطول۔

علم میراث میں سراجی۔

علم ادب میں سبع معلقہ، دیوان حماسہ وغیرہ۔

علم ریاضی میں تصریح شرح چغمینی۔

علم مناظرہ میں رشیدیہ۔

علم فلسفہ میں میبذی، صدرا، شمس بازغہ۔

علم عقائد میں شرح عقائد خیالی (یہ دوبارہ پڑھی جبکہ پہلے مولانا نور محمد صاحب ملوانی والوں سے پڑھی تھی، شرح عقائد جلالی۔

علم تفسیر میں تفسیر جلالین، تفسیر بیضاوی۔

علم حدیث میں دو سال میں دورۂ حدیث شریف (ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، بخاری وغیرہ) مکمل کیا۔

سماع

شرح تہذیب، بیضاوی، مطول، جلالین، شرح جامی، مشکوٰۃ شریف کا سماع بھی فرمایا۔

حضرت علامہ نور محمد صاحب ملوانی ضلع اٹک

علم ادب میں مقامات،

علم فقہ میں ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین۔

علم عقائد میں شرح عقائد خیالی اور اس کے علاوہ میر زاہد ملا جلال، حمد اللہ اور صدرا کا سماع بھی فرمایا۔

حضرت علامہ محمد دین صاحب بدھو والے (اٹک)

حضرت علامہ محمد دین صاحب، آف بدھو ضلع اٹک جو کہ علم معقول میں امام سمجھے جاتے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے حاذق العلماء حکیم شاہ محمد صاحب بھیروی اور حضرت علامہ پیر محمد زبیر شاہ آف چکوال جیسی عظیم شخصیات کے استاذ تھے۔

علم منطق میں میر زاہد رسالہ قطبیہ، میر زاہد امور عامہ پڑھا جبکہ اس سے پہلے استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ چکے تھے اور حمد اللہ پڑھا نیز میر ایساغوجی ملا حسن، قطبی، میر قطبی کا بھی سماع کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی رمضان المبارک میں دورۂ تفسیر پڑھاتے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد شہباز مرحوم کو ساتھ لے کر ۱۳ شعبان کو دورہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حافظ آباد اسٹیشن پر اترے اور وزیر آباد کی گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ اسٹیشن پر مولانا محمد بشیر حافظ آبادی گولڑوی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اصرار کیا کہ میرے ساتھ گھر چلیں۔ جناب مولانا محمد بشیر صاحب بندیال شریف میں کچھ عرصہ پڑھتے رہے۔ صاحبزادہ صاحب کا بڑا احترام کرتے تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے فرمایا میں تو شیخ القرآن صاحب کے پاس دورۂ تفسیر میں شمولیت کے لئے جارہا ہوں۔ انہوں نے کہا قبلہ ہزاروی صاحب آج رات ہمارے ہاں آرہے ہیں چنانچہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی حضرت مولانا محمد بشیر صاحب کے ہاں تشریف لے گئے جب رات کو حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے مولانا محمد بشیر صاحب نے صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کا اٹھنے کا انداز فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ قبلہ ہزاروی صاحب نے صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کے لئے دورہ شروع کرایا ہے آپ جیسے فاضل کو پڑھانے کے میں قابل کہاں ہوں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ نے اصرار فرمایا تو قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے دورۂ قرآن شریف قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس پڑھا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ القرآن کے خطاب میں اتنا اثر ہوتا تھا کہ میں نے ۹/۱۰ سال کے لڑکوں کو روتا دیکھا ایسا معاملہ دیکھ کر میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ ہر جمعہ ہزاروی صاحب کے پاس پڑھا کروں گا۔

دستار فضیلت

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے دو سال میں دورۂ حدیث مکمل کرنے کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے اور وہاں سے دستار فضیلت حاصل کی اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور خصوصی دعا کروائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تدریس میں خداداد ملکہ

حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بدستِ خود دستار بندی کروائی اور سند حدیث عطا کی۔

اس سال دورۂ حدیث میں مولانا محمد حنیف سیالوی (قائد آباد)' حضرت علامہ غلام محمد تونسوی (چلیح) حضرت شیخ احمد (چنیوٹ)' مولانا شاہ نواز سیالوی مرحوم (مہرو کے) بھی بندیال سے ہم چار ساتھی اکٹھے دستار فضیلت میں گئے۔

نوٹ: شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی کی دستار بندی بھی اسی سال ہوئی۔

اللہ قدوس نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو تدریس کا زبردست ملکہ عطا فرمایا ہے اور طلباء کی کثیر تعداد نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے اور کر رہے ہیں اور ان طلباء میں سے اکثر اہل سنت کی مرکزی درسگاہوں میں چوٹی کے استاد، صدر مدرس، شیخ الحدیث اور مفتی ہیں اور بعض بیرون ملک بھی تدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ملک المدرسین حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی ایک طویل عرصہ تک دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ میں مصروف تدریس رہے۔ انتہائی قابل اور محنتی طلباء آپ سے پڑھتے رہے ان میں سے اکثر طلباء کچھ اسباق ملک المدرسین علامہ عطا محمد صاحب سے پڑھتے اور کچھ اسباق استاذ العلماء علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے پڑھتے ملک المدرسین علامہ عطا محمد صاحب کے ساتھ بیٹھ کر پڑھانا اور پھر آپ کے شاگردوں کو پڑھانا ہر مدرس کا کام نہیں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے نہ صرف طلباء کو پڑھایا بلکہ انہیں مکمل مطمئن بھی کیا۔ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد صاحب بندیال میں تدریس کے دوران کچھ عرصہ کے لئے وڑچھ تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب آپ کی جگہ پر انتہائی کامیابی کے ساتھ پڑھاتے رہے۔ اس وقت علامہ غلام نبی صدر مدرس جامعہ عطاء العلوم گکھڑ منڈی، علامہ محمد یعقوب ہزاروی، صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی، علامہ عبدالرشید گولڑوی مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی، علامہ عطا محمد کونڈوی صاحب سابق مدرس جامعہ نظامیہ لاہور' مولانا محمد اکرم سیالوی (کراچی)' علامہ عطا محمد قادری حاصل پوری جیسی قابل ترین شخصیات حضرت صاحبزادہ صاحب سے قاضی حمداللہ، بیضاوی، شرح عقائد، صدرا، شمس بازغہ اور عبدالغفور جیسے منتہی اور ادق اسباق پڑھتے تھے۔

تدریس کا تقابلی جائزہ

جن دنوں میں استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی وڑچھ میں پڑھاتے تھے اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی ان سے حمداللہ وغیرہ جیسے اسباق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھتے تھے۔ سعیدی صاحب نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا سبق سنا اور بعد میں طلباء کو بتایا کہ بعض مقامات کی تقریر استاذ یم علامہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ زیادہ فرماتے ہیں اور بعض مقامات کی تقریر حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زیادہ فرماتے ہیں۔ اس وقت کے پڑھنے والے طلباء کا بیان ہے کہ استاذ یم علامہ عطا محمد صاحب نے حمد اللہ میں (۲۰) خبیے بیان کئے اور حضرت قبلہ استاذ یم صاحبزادہ نے (۴۰) خبیے بیان کئے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

اسی طرح تدریس کے تقابلی جائزہ پر اور طلباء کے بھی کثیر تعداد میں تبصرے ہیں مگر ہم بخوف طوالت اسی کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

ازالۃ الشبہ

قارئین قضایا مذکورہ میں نظر و فکر کر کے یہی نتیجہ اخذ کریں گے کہ پھر تو قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی استاذ العرب والعجم الحقق والمدقق رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے فوقیت حاصل کر گئے اور یہ ان کی تعظیم اور توقیر کے خلاف ہے تو جواباً یہی عرض کیا جائے گا کہ درحقیقت یہ فیضان فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا اور استاذ العلماء حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کا ہے کہ آج عرب و عجم میں شہرت بھی اور عظمت بھی ہے شرق و غرب میں آپ کے نعرے لگ رہے ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

راقم الحروف کا ناقدانہ تبصرہ

بندہ ناچیز کو بھی اس بات کا فخر ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب زید مجدہ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے ہیں۔ المختصر ہم قاضی مبارک حضرت قبلہ استاذی المکرم استاذ الاساتذہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے پاس پڑھتے تھے تقریباً ایک ماہ پڑھنے کے بعد اسی سال ہی استاذی المکرم رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھنا شروع کیا۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زید مجدہ کا طرز تدریس منفرد تھا آپ کی تقریر میں اس قدر روانگی اور تسلسل پایا جاتا تھا کہ غبی تو بجائے خود متوسط اور ذکی بھی گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے تھے اور حفظ اور ضبط کرنے سے قاصر رہ جاتے تھے۔ سرعت روانگی کی اس کیفیت پر داد دیتے ہوئے شخص عدیل ان قضایا ملفوظہ کے نطق پر مضطر ہو جاتا ہے "کہ یہ خداداد نعمت کا قدرتی کرشمہ ہے"۔ بدر العلماء حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف کو اللہ تعالیٰ نے جوہر تفہیم کا مخزن بنا دیا اور نطق ظاہری اور باطنی سے اس قدر نواز دیا کہ قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ سے سرعت اور روانگی سے تعبیر کرنا یہ آپ کا ہی خاصہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المختصر قاضی مبارک کی تقریرات میں تسلسل اور روانگی کے اعتبار سے حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ مشکل مقامات کی سیر حاصل تقریر کرنے میں اور کتاب کے مخفی گوشوں کی عقدہ کشائی کرنے میں اور تحقیق و تدقیق کے سمندر میں غواصی کرنے میں حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

میدان مناظرہ کے شہسوار

قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے وافر مقدار میں جوہر حفظ و ضبط سے نوازا ہوا ہے۔ آپ ذہانت اور فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ کی حاضر جوابی کا یہ عالم ہے کہ زمانہ طالب علمی میں بھی کسی بد مذہب کو سامنے آنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ خود فرماتے ہیں کہ یہ سب میرے والد فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ بچپن میں ہی میں آپ نے وہابی اور دیوبندی مسلک کے بڑے بڑے مشہور علماء سے مناظرے کئے اور بحثوں میں حصہ لیا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ ابھی کم عمر تھے کہ موضع شادیہ پر ملک غلام محمد ولد خان بیگ جنجوعہ کی والدہ کی فاتحہ خوانی پر تشریف لے گئے۔

مولوی غلام حسین فاضل دیوبند سے مناظرہ

فاتحہ خوانی کے بعد شادیہ کے ماموں خیل قوم کے لوگوں نے عرض کیا کہ جناب مولوی غلام حسین وہابی ہے جس کو ملک فتح شیر بھتوخیل اور ملک لعل خان وغیرہ جامع مسجد میں بطور امام ٹھہرانا چاہتے ہیں اور مشہور کیا ہوا ہے کہ مولوی غلام حسین صحیح العقیدہ ہوگیا ہے۔ آپ اتفاقاً تشریف لے آئے ہیں آپ ہماری اس مصیبت سے جان چھڑا دیں ورنہ وہ اگر ٹھہر گیا تو ہمارے عقیدہ کو سخت نقصان پہنچائے گا۔

آپ نے فرمایا ہاں اسے میرے پاس لے آئیں اس سے بات کرلیں گے۔ اتفاق سے ایسا ہوا کہ اس مجلس میں مولوی غلام حسین بھی آگیا کیونکہ اسے صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر نہ تھی۔ اس وقت حاجی فتح شیر جنجوعہ اور لعل خان جنجوعہ کے علاوہ اور بھی کافی معززین شہر موجود تھے۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت نے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پیدا کیا ہے اور جو کوئی چیز کسی کے لئے بناتا ہے اس کو دکھاتا بھی ہے اور دیتا بھی ہے تو اللہ کریم نے چونکہ زمین و آسمان اپنے محبوب کے لئے بنائے ہیں اور ان کا مشاہدہ بھی اپنے محبوب کو کرایا ہے اور ان کا علم بھی اپنے محبوب کو دیا ہے تمہاری اس کے متعلق کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رائے ہے۔ مولوی صاحب کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر یوں گویا ہوئے کہ علم محیط خدا کا خاصہ ہے۔ صاحبزادہ نے فرمایا کہ آپ وہ بات کریں جو عوام الناس بھی سمجھیں تو مولوی غلام حسین نے کہا یہ عقیدہ رکھنا شرک عظیم ہے یہ سن کر ملک بہادر خان جنجوعہ نے کہا ہمارا وہی عقیدہ ہے جو فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ مولوی غلام حسین اس عقیدے کو شرک کہنے والا جھوٹا ہے۔ مولوی غلام حسین نے وہاں سے چل نکلنے میں عافیت سمجھی۔ جب باہر گیا تو ساتھیوں نے لعن طعن کی کہ تم اتنے بڑے فاضل بنتے ہو اور اپنے آپ کو فاضل دیوبند کہتے ہو لیکن اس نو عمر لڑکے نے تمہیں ذلیل و رسوا کر دیا ہے اور تمہارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے اگر تم میں کچھ لیاقت ہے تو اپنی کتابیں لاؤ اور اس کو لاجواب کر دو۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ مولوی غلام حسین چند کتابیں لے کر کانپتا ہوا آ گیا اور آتے ہی کہا کہ تم کچھ اور کہتے ہو اور ہماری کتابیں کچھ اور کہتی ہیں اور بخاری شریف کی ایک حدیث پڑھنا شروع کی۔

لیکن قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کے رعب و دبدبہ اور بزرگان دین کی دعاؤں کے اثر سے اس پر رعشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ عبارت پڑھنے کی کوشش کرتا لیکن لرزتی کانپتی زبان سے الفاظ کیسے صحیح ادا ہو سکتے تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے اہل مجلس سے پوچھا کہ تم نے کچھ سمجھا کہ مولوی صاحب کیا پڑھ رہے ہیں۔ تمام نے بیک زبان کہا کہ ہم نے تو ایک لفظ بھی نہیں سمجھا اس پر طرہ یہ کہ مولوی صاحب کے حامی حضرات نے بھی اعتراف کیا کہ ہم نے کچھ نہیں سمجھا تو صاحبزادہ نے فرمایا یہی ہے تمہارا فاضل دیوبند کہ عبارت کا تلفظ بھی صحیح طور پر نہیں جانتا۔ چہ جائیکہ معانی و مفہوم۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بات وہ کہنا چاہتا ہے میں وہ سمجھ گیا اور مولوی صاحب کو خاموش ہونے کو کہا اور مجمع کو سمجھایا کہ یہ بخاری شریف سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا واقعہ یعنی منافقین کی تہمت والا واقعہ پڑھ رہا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کو کائنات کا علم ہوتا تو مائی صاحبہ کے متعلق پہلے ہی علم ہو جاتا کہ آپ بری الذمہ ہیں۔

صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا مولوی صاحب آدھا واقعہ نہ پڑھو پورا واقعہ پڑھو بخاری شریف میں لکھا ہے کہ ابھی تک قرآن کریم کی برات والی آیت نہیں اتری تھی لیکن رسول ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا "واللہ ما اظن علی اھلی اِلَّا الخیر. اللہ کی قسم مجھے اپنے اہل پر بغیر خیر کے اور کوئی گمان نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل از نزول آیات قرآنی فرمایا کہ مجھے اپنے اہل پر خیر کا گمان ہے اور تم کہتے ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم نہ تھا اور شک تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب لاجواب ہوا تو پھر ایک اور حدیث پڑھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ بڑا پریشان ہوا آخر میں بمشکل اتنا کہا کہ حضور (نبی مختار ﷺ) کا آخری وقت تھا اور ایک صحابی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو اس صحابی نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں اپنا نام لو اگر آپ کو تمام کائنات کا علم ہوتا تو نام کیوں پوچھتے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فرمایا مولوی صاحب ہوش قائم رکھو پوچھنا ہر وقت عدم علم پر دلالت نہیں کرتا۔ قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ما تلك بيمينك يا موسى. اے موسیٰ علیہ السلام تیرے ہاتھ میں کیا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کو علم نہ تھا۔ یہاں پر تو یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ کسی کے دروازے پر جاؤ تو اپنا نام بتا دیا کرو یہاں سے عدم علم کیسے ثابت ہوتا ہے۔ جب علمی جواب نہ بن سکا تو لڑائی کے لئے آگے بڑھا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کب رہنے والے تھے۔ فرمایا شرم کر جب جواب نہیں آیا تو لڑنے پر اتر آیا ہے۔ خبردار! آگے بڑھا تو چھڑی سے جسم ادھیڑ لوں گا۔ مجھے جانتا ہے میں کون ہوں؟ مولوی صاحب کے تو گویا ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے مبہوت ہو کر سر نیچے کر کے بیٹھ گیا۔

ملک غلام محمد اور محمد خان اٹھے اور مولوی صاحب کا بازو پکڑ کر باہر دھکیل دیا۔ اور کہا کہ جب علمی جواب نہیں آیا تو لڑتے ہو شرم کرو۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

علم معقول میں مہارت

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی اتفاقاً معروف حکیم عبدالرحیم خان آف میانوالی کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں پر ایک مولوی موجود تھا جو کہ حکیم صاحب کی مسجد کا امام تھا فاضل دیوبند تھا۔ جس نے دوران گفتگو یوں کہا کہ تم بریلوی حضرات انبیاء علیہم السلام کے علم غیب کے قائل ہو حالانکہ قرآن حکیم میں ہے کہ قل لا يعلم من في السمٰوٰت والارض الغيب الا الله فرما دیجئے اے محبوب ﷺ کہ آسمانوں اور زمینوں میں کوئی غیب نہیں جانتا بغیر اللہ کے اور تم انبیاء علیہم السلام کے علم غیب کے قائل ہو۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون سا قضیہ ہے؟ مولوی صاحب نے کہا یہ امر کا صیغہ ہے۔ قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فرمایا: میں تم سے علم معقول کی بات پوچھ رہا ہوں اور تم جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے علم صرف کا جواب دے رہے ہو کہ یہ امر کا صیغہ ہے۔ حکیم عبدالرحیم خان کہنے لگے کہ اس کو کیا کہتے ہو یہ تو جاہل ہے حالانکہ یہ اس پارٹی کے بڑے مشہور مولوی تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ وہ بے چارہ تو کم علم نکلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالانکہ میں اس کو سمجھانا یہ چاہتا تھا کہ آیت قل لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ جس کو تم نے بطور دلیل پیش کیا یہ منطق کی اصطلاح میں قضیہ سالبہ کلیہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق دیوبندیوں کا بھی عقیدہ یہ ہے کہ وہ بعض غیب جانتے ہیں یعنی بعض الغیب یعلمہ الانبیاء۔ یہ صیغہ موجبہ جزئیہ ہے اور موجبہ جزئیہ تو سالبہ کلیہ کی نقیض ہوا کرتا ہے کتنی جہالت سے ایک طرف سالبے کلیے کے قائل دوسری طرف موجبے جزیئے کے قائل ہو یہ تو اجتماع نقیضین آ گیا جو کہ محال ہوتا ہے جب تک یہاں ذاتی اور عطائی کا فرق نہ کرو گے (یعنی اللہ قدوس کا علم ذاتی اور انبیاء علیہم السلام کا علم عطائی) اجتماع نقیض برقرار رہے گا جو کہ محال ہے۔

المختصر حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ کے مناظرات بہت ہیں۔ بخوف طوالت ہم نے یہاں چند ایک کا تذکرہ کر دیا ہے۔

تحریک پاکستان میں حصہ

جب تحریک پاکستان چل رہی تھی تو موضع بندیال میں فقیہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی کے علاوہ ملک احمد خان بندیال اور ملک محمد اکبر بندے خیل ملک الٰہی بخش بندیال' سلطان خیل' ملک خان مرحوم جو کہ دوسرے ملک صاحبان کے برعکس مسلم لیگ کا ساتھ دے رہے تھے۔ باقی سب ملک صاحبان کا ساتھ دے رہے تھے اور ملک خضر حیات ٹوانہ یونینسٹ پارٹی کا ہر دل و جان سے فدا تھا اور اس پر لطف یہ کہ بندیال کے وہابی اور دیوبندی مولوی صاحبان بھی اپنے ملک صاحبان کو خوش کرنے کے لئے یونینسٹ پارٹی کا ساتھ دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ یہ کوئی ملکی آزادی نہیں بلکہ پگڑیوں کا جھگڑا ہے اور جبکہ وہابی اور دیوبندی مولوی یونینسٹ پارٹی سے پیسے لے کر آدھی سرگل نور پور تھل وغیرہ جیسے قریبی قصبات میں ان کے حق میں تقریریں کر رہے تھے۔ موضع بندیال میں بندیال فیملی آباد ہے اور طویل عرصہ سے اس علاقہ میں جاگیردارانہ نظام ہے اور بندیال اور اس کے قرب و جوار میں اس وقت ان کی زبردست قسم کی ڈکٹیٹرشپ قائم تھی اور اس وقت ان کے خلاف آواز بلند کرنا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنے کے برابر تھا۔ قبلہ فقیہ العصر کا ضلع سرگودھا اور ضلع میانوالی میں بالخصوص اور دوسرے قریبی اضلاع میں بالعموم زیادہ اثر تھا اور لوگوں کی اکثریت مرید اور معتقد تھی اس لئے آئے دن لوگ آپ سے فتوی لینے آتے تھے کہ ہم یونینسٹ پارٹی کو ووٹ دیں یا مسلم لیگ کو اس وقت آپ کی صحت انتہائی کمزور تھی اور زیادہ تر فتاوی آپ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی سے لکھواتے۔ آپ بلاخوف وخطر واضح الفاظ میں یہ فرما رہے تھے کہ "مسلم لیگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ووٹ دینا مسجد کو ووٹ دینا ہے اور یونینسٹ پارٹی کو ووٹ دینا مندر کو ووٹ دینا ہے۔ موضع گولیوالی کا ایک شخص ملک صاحبان کے پاس آیا ان میں سے ایک ملک صاحب نے اس گولیوال کے اس شخص سے پوچھا کہ آپ ووٹ کس کو دیں گے۔ اس نے کہا ہم تو ووٹ اس امیدوار کو دیں گے جس کے متعلق فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی فرمائیں گے۔ فتوی یہ دیا کہ ووٹ مسلم لیگ کو دو۔ ملک صاحب نے سوچا کہ ہم حضرت فقیہ العصر کے معتقدین سے ہیں آپ ضرور ہم پر شفقت فرماتے ہوئے ہمارے امیدوار کے حق میں فرمائیں گے۔ اس لئے ملک صاحب نے کہا ٹھیک ہے کہ تم حضرت فقیہ العصر سے پوچھ لینا۔ وہ شخص حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہمیں فتوی لکھ دیں کہ ہم ووٹ کس کو دیں آپ نے حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے فرمایا کہ انہیں فتوی لکھ دیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فتوی لکھ دیا اس فتوی کے متعلق جب ملک صاحب کو علم ہوا تو انتہائی غضب ناک اور برہم ہوا اور صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو تو اس نے کہا کہ آپ نے یونینسٹ پارٹی کے خلاف فتوی لکھا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا کیا لکھا ہے آپ نے فرمایا جو کچھ مجھے والد صاحب نے لکھنے کا حکم دیا ہے میں نے وہی کچھ لکھا ہے۔ اس پر اس نے کہا آپ ہمارے خلاف کوئی ایسی بات تو لکھی ہے کہ بتاتے نہیں آپ نے فرمایا اگر آپ خواہ مخواہ پوچھنا ہی چاہتے ہیں تو پھر سنیں میں نے لکھا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ترجمہ: اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود و النصاری اولیاء اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ خضر ٹوانہ مسلمانوں کو چھوڑ کر انگریزوں کے ساتھ مل گیا ہے اور اس نے انگریزوں کو اپنا دوست بنالیا ہے لہٰذا خضر حیات ٹوانہ کو ووٹ نہیں دینا چاہئے۔ جب یہ بات ملک صاحب نے سنی تو کہا ملک خضر حیات ٹوانہ نے آپ کے بھائی کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا ہے اور آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان ملک صاحبان (دیوبندی ملک صاحبان) کے مولوی صاحبان (دیوبندی وہابی مولوی) ان کی امداد کر رہے ہیں اور آپ ہماری جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ یہ سن کر صاحبزادہ نے فرمایا دنیاوی بات ہوتی تو ہم خضر ٹوانہ کی امداد کرتے یہ مذہبی بات اور مسلم لیگ اسلام کے پرچم کو بلند کرنا چاہتی ہے اور یونینسٹ انگریز کی جماعت ہے جو ہندوؤں کے مفادات کے لئے کام کر رہی ہے۔ آپ ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔ بس صرف یہی کہیں گے کہ شہر چھوڑ دو ہمیں شہر چھوڑنا منظور ہے لیکن خدا اور رسول کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ملک صاحب کے سامنے آج تک کسی نے حق بات ان کے منہ پر کہنے کی جرات نہ کی تھی اس مرد حق کی بے باکانہ باتیں سن کر آگ بگولا ہو گیا اور ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چارپائی سے اٹھا اور دوسری چارپائی پر جا بیٹھا۔لیکن بزرگوں کا روحانی تصرف حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کے شامل حال تھا اس لئے اسے کچھ کہنے کی جرات نہ ہوسکی۔صرف ملک سرفراز خان جنجوعہ جو وہاں موجود تھا اس سے کہا: کیوں جنجوعہ شکر ہے تو بیٹھا ہے میں نے صاحبزادہ کو کچھ کہا ہے اس نے کہا نہیں۔ اسی دوران صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اٹھ کر تشریف لے آئے۔ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء

بیعت وخلافت

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالی کے والد گرامی فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فخر المشائخ حضرت خواجہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کے خلیفہ مجاز تھے اور حضرت محمد حسین صاحب الہ آبادی حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مجاز تھے اور حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ شریف کی رہائش کے دوران جب غوث زمان پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے ملاقات کی تو حضرت قبلہ حاجی صاحب نے پیر مہر علی شاہ صاحب کو سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت وخلافت مرحمت فرمائی تھی۔ صاحبزادہ کے دل میں شوق پیدا ہوا اور اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے قلبی لگاؤ کے پیش نظر عزم مستحکم فرمالیا کہ میں بھی اپنے بزرگوں سے ربط اور تعلق قائم کرلوں لہٰذا اسی جذبہ کے پیش نظر صاحبزادہ قبلہ کا ارادہ ہوا کہ شمس المشائخ پیر طریقت حضرت قبلہ بابو جی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ صابریہ کے ساتھ وابستہ ہو جاؤں۔ المختصر صاحبزادہ استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد صاحب کے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ بابو جی نے تین دن ٹھہرایا اور جب قبلہ بابو جی تیسرے دن اپنے مکان سے غوث زمان پیر مہر علی شاہ کے روضہ مبارک کی طرف روانہ ہوئے بحر العلوم علامہ عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر لوگ بھی ساتھ تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ کو حضرت بابو جی نے مخاطب کر کے فرمایا مجھے میرے والد بزرگوار پیر مہر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ پھر فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس شرط پر لوگوں کو بیعت کروں گا کہ ذمہ داری آپ اٹھائیں تو جواب میں پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ذمہ داری تو ذمہ داری والوں کی ہے آپ بیعت کیا کریں۔ چنانچہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ قبلہ کو بیعت کیا اور کچھ اوراد وغیرہ ارشاد فرمائے اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو آپ کے والد گرامی کے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت کیا کریں۔

امتیازی شان

ایک بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ آج کل کے بعض پیران عظام کی طرح حضرت قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک کو خلافت عطا نہ فرماتے تھے بلکہ صاحبزادہ قبلہ مدظلہ العالی کے علاوہ آپ کا شاید کوئی اور خلیفہ ہو۔ حالانکہ آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی جس میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء بھی تھے۔

شادی

مکھڈ شریف میں بہت بڑا آستانہ ہے ہزاروں سے متجاوز مریدین و معتقدین ہیں۔ تونسہ شریف سے خلافت ہے اور حضرت خواجہ محمد علی صاحب مکھڈوی کی شخصیت تو وہ تھی جنہیں پہلی دفعہ ہی خواجہ شاہ سلیمان تونسوی نے خرقہ خلافت سے نوازا اور حضرت فخر المشائخ خواجہ احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکھڈ شریف کی دو بہنوں کا نکاح حضرت خواجہ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ تونسوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے پوتوں سے ہے اور آپ کی بھتیجی کا نکاح خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کی اولاد میں میاں عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ ہے اور مکھڈ شریف وہ آستانہ عالیہ ہے جہاں خواجہ شمس العارفین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ دس سال رہ کر علوم دینیہ پڑھتے رہے۔ حضرت خواجہ احمد دین مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ موضع تراپ کے قریب ایک دریا سوہاں بہتا ہے اس میں کرایہ کی ایک بس ڈوب گئی۔ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن بس نکالنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر مایوس ہو کر انہوں نے خواجہ احمد دین رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اگر بس نکل آئے تو لنگر شریف کا نذرانہ ہے۔ تین ماہ گزر چکے تھے آپ دریا کے کنارے تشریف لے گئے اور دعا فرمائی دنیا مسکرا رہی تھی کہ اب کہاں ملے گی لیکن دنیا یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئی کہ دوسری صبح وہی ڈوبی ہوئی بس دریا کے کنارے کھڑی تھی اور چل کر مکھڈ لائی گئی۔ اس کرامت کے بیشمار عینی شاہد اب بھی موجود ہیں بلکہ اس گاڑی کا ڈرائیور تادم تحریر زندہ ہے اور حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی کی شادی میرا شریف کے سجادہ نشین کی بہن کے ساتھ ہوئی تھی۔

المختصر حضرت خواجہ احمد دین صاحب مکھڈوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکھڈ شریف کے ہاں حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے رشتہ دار رشتہ مانگنے کے لئے گئے تو انہوں نے فقیہ العصر کے غائبانہ تعارف اور حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کے تقویٰ، شرافت اور تبحر علمی کے متعلق اپنے مرید خاص حکیم فضل دین کے بیان کی وجہ سے ہاں کر دی۔ حالانکہ اس وقت اس رشتہ کے لئے میرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف کے سجادہ نشین کے لڑکے کے لئے بھی کوشش ہو رہی تھی لیکن حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی نے حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو ترجیح دی اور پھر سفر حج کے لئے گئے تو باوجود اپنے بڑے صاحبزادہ کے ہوتے ہوئے صاحبزادہ کو اپنے قائم مقام کے طور پر مکھڈ شریف ٹھہرا گئے۔

حضرت خواجہ احمد دین کی صاحبزادی انتہائی پارسا عبادت گزار خاتون تھیں۔ نوافل، تلاوت اور اوراد ان کا معمول تھا۔ اللہ قدوس نے ان کے بطن سے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کو سات لڑکے اور تین لڑکیاں عطا فرمائیں۔

علمائے کرام ومشائخ عظام سے ملاقاتیں اور تاثرات

محقق العصر عین العلماء استاذ الاساتذہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں عالم اسلام کے ممتاز علماء ومشائخ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ہر ذی شان کو ذیل کے تاثرات سے ان کی علمی وجاہت اور مذہبی عظمت کا خود بخود علم ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دفعہ خواجہ فقیر محمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بارو (لیہ) صاحب نے پیپلاں میں سنی کانفرنس کرانے کا پروگرام بنایا اور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت قبلہ خواجہ صاحب کی ایک نشست کی صدارت رکھنے کا پروگرام بنایا۔

خواجہ فقیر محمد صاحب نے جناب صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو کانفرنس کی دعوت دی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے فرمایا کانفرنس کی صحیح کامیابی تب ہوگی جب شیخ الاسلام ایک نشست کی صدارت فرمائیں۔ خواجہ فقیر محمد صاحب نے فرمایا کہ شیخ الاسلام کے ساتھ ہماری واقفیت نہیں آپ انہیں دعوت دیں۔ چنانچہ صاحبزادہ قبلہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سیال شریف تشریف لے گئے۔ اتفاق سے شیخ الاسلام سیال شریف میں نہیں تھے آپ نے حضرت خواجہ فخر الدین سیالوی صاحب سے عرض کیا کہ آپ میری طرف سے شیخ الاسلام کو عرض کریں چنانچہ پیپلاں کانفرنس میں خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی تشریف لے گئے اور صاحبزادہ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ ''میں جلسہ والوں کے لئے نہیں آیا بلکہ آپ کی خاطر آیا ہوں''۔ ایک دفعہ صاحبزادہ صاحب شہر سے جنوب کی طرف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ شیخ الاسلام کی گاڑی کھڑی ہے اور آپ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار کی طرف جا رہے ہیں۔ صاحبزادہ کو دیکھ کر فرمانے لگے میں واں پھر اں گیا تھا خیال آیا کہ استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتا جاؤں۔ مزار پر حاضری دے کر مدرسہ میں تشریف لائے اور خصوصی دعا فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین تونسہ شریف

ایک دفعہ کندیاں جلسہ تھا۔ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اور استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد صاحب کو بھی دعوت تھی۔ حضرت خواجہ خواجگان نظام الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف آئے تھے۔ جب عطاء الملت والدین حضرت علامہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کا تعارف کرایا تو خواجہ نظام الدین اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو گلے لگالیا۔ اور فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کی بے حد تعریف فرمائی۔

سید الاصفیاء خواجہ حافظ سدید الدین رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف

فخر العلماء بدر المشائخ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی سیال شریف میں علامہ عطا محمد بندیالوی مدظلہ العالی سے درس نظامی کی کتب پڑھتے تھے تو شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی بڑی شفقت فرماتے تھے جب بھی کوئی معزز مہمان آستانہ عالیہ پر تشریف لائے تو چائے یا کھانے پر قبلہ صاحبزادہ صاحب کو ضرور بلاتے تھے۔ ایک دفعہ سید الاصفیاء حافظ خواجہ سدید الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف تشریف لائے تو چائے پر صاحبزادہ صاحب کو بلا بھیجا تو صاحبزادہ خواجہ حافظ تونسوی کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے خصوصی دعا بھی کروائی۔

حضرت خواجہ سدید الدین سجادہ نشین مروالہ شریف

کی بندیال شریف تشریف آوری

حضرت خواجہ سدید الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ معظم آباد اپنے پوتے غلام معین نظامی کو مدرسہ میں داخلہ دلوانے کے لئے بندیال شریف تشریف لائے۔ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو انتہائی شفقت اور محبت سے ملے اور بڑی دیر تک جامعہ مظہریہ امدادیہ کی دینی خدمات کو سراہتے رہے اور قبلہ صاحبزادہ کی مذہبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے رہے۔

قطب دوران سید الاتقیا خواجہ احمد دین مکھڈوی

سجادہ نشین مکھڈ شریف

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی شادی حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ جب بھی صاحبزادہ قبلہ مکھڈ شریف جاتے تو حضرت صاحب قبلہ انتہائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت اور شفقت فرماتے اور جب حج پر تشریف لے گئے تو باوجود اپنے بڑوں کے صاحبزادہ قبلہ کو ہی اپنا نائب مقرر کر کے گئے۔ حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ ایک دفعہ قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے مزید توجہ روحانی کے لئے عرض کیا تو قبلہ خواجہ صاحب نے مثنوی روم اور امام غزالی کی کتب کے مطالعہ کا مشورہ عنایت فرمایا۔

سید الاتقیاء حضرت خواجہ میاں مظفر علی آف چاہ میانہ میانوالی سے ملاقات

چاہ میانہ میں میانہ خاندان کئی پشتوں سے اولیاء کا خاندان چلا آ رہا ہے۔ میاں مظفر علی صاحب اور ان کے والد گرامی اپنے وقت کے کامل اولیاء میں سے تھے۔ مظفر علی صاحب کی زندگی میں ایک دفعہ قبلہ صاحبزادہ صاحب کسی موقع پر تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے میاں مظفر علی صاحب سے ملاقات کی اور وہاں میاں صاحب کے لڑکے میاں فیروز صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب نے تکلیف کی اگر آپ تشریف نہ بھی لاتے تو ہم نے کوئی محسوس نہیں کرنا تھا۔ میاں مظفر علی نے فرمایا تم نے غلط کہا صاحبزادہ کا اپنا گھر ہے انہوں نے بڑی نوازش کی ہے کہ تشریف لائے۔ پھر فرمایا صاحبزادہ صاحب! میرے والد صاحب کا سو (۱۰۰) سال کی عمر میں وصال ہوا اور انہوں نے اپنی زندگی میں مجھے دو وصیتیں کی تھیں ایک یہ کہ میرا جنازہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھوانا اور دوسرا جس قرآن مجید پر میں پوری زندگی تلاوت کرتا رہا ہوں یہ میری پوری زندگی کا ساتھی ہے اس کو میرے ساتھ قبر میں دفن کرنا۔ چنانچہ جب میرے والد محترم کا انتقال ہوا تو جنازہ کے لئے آپ کے والد ذی وقار کو بلایا گیا میں نے انہیں وصیتیں عرض کیں اور قرآن کے ساتھ دفن کرنے کے متعلق پوچھا تو فقیہ العصر نے مسکرا کر فرمایا کہ بزرگوں کی وصیتوں کے متعلق مسئلے نہیں پوچھا کرتے اور مجھے دستار آپ کے والد گرامی نے باندھی۔ اب میری وصیت یہ ہے کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں۔ صاحبزادہ قبلہ نے عرض کی آپ کی نظر شفقت ہے ورنہ میں اس قابل کہاں؟ صاحبزادہ صاحب نے دعا کے لئے عرض کیا تو انتہائی طویل دعا مانگی اور زبردست روئے۔ اسی وقت اتفاق سے ملک ممتاز کھچر آ گئے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے میاں صاحب کو رلا دیا۔ اس سے خوب معلوم ہو گیا اس ولی کامل کی نظر میں صاحبزادہ کا کتنا لحاظ تھا۔ المختصر جب میاں مظفر علی صاحب کا وصال ہوا تو صاحبزادہ صاحب قبلہ جنازہ پڑھانے گئے۔ استاذ یم علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا آج سے چالیس (۴۰) سال قبل میں قبلہ فقیہ العصر کے ساتھ میاں علی اکبر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کے لئے آیا تھا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آج پھر چاہ میانہ پر چالیس سال کے بعد آیا ہوں۔

حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

ایک دفعہ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی ملک ممتاز احمد بچھر (ایم پی اے) واں بچھراں ملنے گئے۔ چند احباب کے ساتھ حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے خصوصی کرم نوازی فرمائی اور حضرت قبلہ صاحبزادہ کی بڑی عزت افزائی فرمائی۔ دعاؤں سے نوازا ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا:

"یا شفیق یا رفیق نجنی من کل فیق". 70 دفعہ عشاء کے بعد اوّل آخر درود شریف۔

حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تونسہ شریف

حضرت خواجہ صاحب کے بندیال شریف میں ملک محمد امیر' ملک محمد منیر' ملک احمد یار مرید ہیں جب بھی ان کے ہاں تشریف لاتے صاحبزادہ قبلہ ان سے ملاقات اور زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔ کھڑے ہو کر گلے لگاتے اور بڑی شفقت کا اظہار فرماتے۔ جمعہ بھی صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں ادا فرماتے۔

ایک مرتبہ صاحبزادہ نے چائے کے لئے دعوت دی تو بڑی کرم نوازی فرمائی کہ دارالعلوم میں تشریف لائے اور خصوصی کرم نوازی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

حضرت باواجی عبدالغفور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ دریا شریف (اٹک) سے ملاقات

ایک دفعہ گولڑہ شریف عرس کے موقع پر باواجی کی ملاقات حضرت قبلہ صاحبزادہ سے ہوئی آپ نے زبردست اصرار فرمایا کہ آپ دریا شریف تشریف لائیں مگر صاحبزادہ قبلہ کسی مجبوری کے باعث نہ جا سکے آپ نے معذرت کی۔ حضرت باواجی محفل سماع میں حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس بیٹھے رہتے۔

سند الاتقیا میاں سلطان اکبر بالا شریف ضلع میانوالی

میاں سلطان اکبر اپنے دور کے ولی تھے ایک دفعہ بندیال شریف تشریف لائے اور جمعہ کے اجتماع میں حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کا وعظ سنا جس کا موضوع یہ آیت تھی:

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك. الایۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو بعد از جمعہ فرمایا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ہر جمعہ کو ایسی عارفانہ اور عالمانہ تقریر سنتے ہیں۔

اور دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کی عمارت دیکھ کر فرمایا آپ نے تو دارالعلوم کو لاہور کا مدرسہ بنا دیا یہ عمارت کس نے بنا کے دی۔ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ رب العزت کے فضل سے اور بزرگوں کی دعا سے یہ عظیم عمارت بنی کسی فرد واحد کا کوئی کمال نہیں۔

حضرت علامہ مولانا اکبر علی چشتی صاحب میانوالی

مولانا اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین اور میرا شریف کے خلفاء میں سے تھے۔ ایک دفعہ صاحبزادہ قبلہ کی ان سے اتفاقاً میانوالی میں ملاقات ہوئی۔ اس سے کچھ عرصہ قبل صاحبزادہ مولوی محمد امیر دیوبندی کو مناظرہ میں شکست فاش دے چکے تھے۔ حضرت مولانا اکبر علی نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے بدمذہب کو بڑا ذلیل کیا۔ بڑی خوشی ہوئی اور صاحبزادہ صاحب کو بے شمار دعائیں دیں۔

زینت الاولیاء میاں محمد عبداللہ صاحب
سجادہ نشین میرا شریف

فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی کے انتقال کے بعد بندیال تشریف لائے تعزیت کی۔ صاحبزادہ سے بڑی محبت سے ملے اور خصوصی دعا فرمائی۔

محدث اعظم حضرت علامہ سردار احمد قادری
صاحب فیصل آباد

صاحبزادہ صاحب ابھی دورۂ حدیث شریف کرنا تھا کسی محدث کی تلاش میں حضرت محدث اعظم کے پاس حاضر ہوئے کہ کسی محدث کو حکم دیں حضرت محدث اعظم انتہائی شفقت اور خصوصی توجہ سے ملے اور فرمایا میرے پاس آجائیں۔ صاحبزادہ نے گھریلو مجبوری بتائی تو فرمایا پھر شیخ الحدیث محب النبی صاحب کو لے جائیں وہ نہ آسکے۔ دورۂ حدیث گھر پڑھنے کے بعد دستار بندی کی غرض سے گئے جو حضرت محدث اعظم کا آخری سال تھا۔ پھر جب دستار فضیلت کے لئے تشریف لے گئے تو زیارت سے دوبارہ مشرف ہوئے۔

مفتی اعظم پاکستان علامہ سید احمد لاہور

ایک دفعہ بندیال میں دیوبندیوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا اور صاحبزادہ نے چیلنج قبول کرلیا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ سید احمد صاحب مدظلہ کو مناظرہ کی دعوت دینے تشریف لے گئے۔ علامہ سید احمد صاحب انتہائی شفقت اور محبت سے پیش آئے اور معذرت فرمانے لگے کہ میں نے ریاست الور جانا ہے صاحبزادہ نے فرمایا جناب بندیال اہل سنت کا مرکز ہے اور اہل سنت کی عزت و وقار کا مسئلہ ہے تو آپ نے فرمایا اچھا پھر میں ریاست الور نہیں جاؤں گا ضرور بندیال آؤں گا۔ اور تشریف لائے مگر وہابی مناظرہ سے بھاگ گئے۔

تاج الفقہاء کا فقہی مقام

استقراء اور تمثیل میں خداداد ملکہ

فقیہ العرب والعجم استاذ الاساتذہ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی دامت فیوضہم کا فقہی مقام محتاج تعارف نہیں۔ جزئیات فقہ میں بطریق استقراء اور تمثیل استنباط اور استخراج کرنے میں خداداد ملکہ رکھتے ہیں۔ مسائل کی جزئیات کو دیکھ کر کلی پر اور جزئی کو دیکھ کر جزئی پر حکم لگانا ان کی شناخت اور علامت بن چکا ہے۔ تدریسی خدمات کے علاوہ علاقہ بھر کے فیصلے اور فتاوی تاج الفقہاء فقیہ ابن فقیہ قبلہ صاحبزادہ صاحب ہی صادر فرماتے ہیں آپ کی علمی وجاہت، ہیبت اور دبدبہ کی یہ نوعیت ہے کہ فریقین فیصلہ شرعیہ سن کر تسلیم کرنے میں سعادت اور خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔

اخلاص ومحبت کا منفرد پہلو

بیشمار دفعہ فریقین میں سے کوئی ایک فیصلہ کے بعد رقم دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ ہرگز نہیں لیتے اور فرماتے ہیں کہ ہم فتوی فروش نہیں ہیں بلکہ ہم فیصلہ محض رضائے الٰہی کے لئے کرتے ہیں اور احتیاط کا یہ عالم تھا کہ اس وقت وہ دارالعلوم کے لئے رقم دینا چاہیں تو پھر بھی نہیں لیتے۔

غایۃ التحقیق والتوفیق کی تعارفی نوعیت

فقیہ ابن فقیہ کے فتاوی کی یہ خصوصیت ہے کہ انتہائی تحقیق کے بعد فتوی دیتے ہیں پھر اپنے یا پرائے کسی بھی عالم کی یہ جرات ہرگز نہیں ہوتی کہ فتوی کو غلط ثابت کر سکے۔ بیشمار مواقع پر مخالف فریق والے دوسرے مولویوں کو لائے انہوں نے الگ فتوی دیا لیکن جب استاذ الاساتذہ قبلہ صاحبزادہ صاحب نے جا کر بحث ومناظرہ کا چیلنج دیا تو وہ اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی بساط لپیٹ کر چل دیئے۔

آسمان تحقیق وتدقیق کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع

عبداللہ شاہ صاحب آف گنجیال زیرک اور صاحب بصیرت آدمی تھے۔ ان کے ایک مرید کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیصلہ تھا اس میں شاہ صاحب اس کے ساتھ فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے مسئلہ اس طرح تھا کہ ایک شخص کی عورت تھی اس عورت کا پہلے خاوند سے لڑکا تھا وہ لڑکا شادی شدہ تھا لڑکے نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں عورت کے خاوند نے اپنی عورت کے لڑکے کی مطلقہ سے حلالہ کرنے کے لئے نکاح پڑھایا اور بعد میں طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد لڑکے نے نکاح کرلیا۔ اب اس میں پیچیدگی یہ تھی کہ آیا اپنی بیوی کے لڑکے کی عورت کے ساتھ اس نے جو نکاح کیا وہ اس کی محرمہ تو نہیں ہے اگر محرمہ ہوتی تو نکاح ہوتا اور نہ ہی تحلیل ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب قبلہ نے عورت اور گواہوں کو بلایا اور مکمل تحقیق کی ثابت یہ ہوا کہ اس لڑکی کے ساتھ اس شخص نے حلالہ کے لئے جو نکاح پڑھایا وہ عدت کے اندر تھا یعنی تین حیض نہیں گزرے تھے کہ اس نے نکاح پڑھالیا تو نہ نکاح ہوا اور نہ تحلیل ہوئی۔ اس تمام فیصلہ میں عبداللہ شاہ مرحوم حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بیٹھے رہے اور فیصلہ سے انتہائی متاثر ہوئے اور کہنے لگے جس طرح آپ نے عورت کے بیان لئے گواہوں کے بیان لئے گواہوں پر جرح کی۔ مدعی کے بیان لئے فیصلے میں انتہائی تحقیق و تدقیق اور معاملے کی چھان بین سے کام لیا ہے۔ مجھے اتفاق ہوتا رہتا ہے سیشن کی عدالت مجسٹریٹ کی عدالت ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں کسی کیس میں بھی معاملہ پر اتنا غور وخوض اور اتنی تحقیق وجستجو نہیں دیکھی۔

فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی دینی خدمات، فتاوی اور فیصلے شمار میں نہیں آسکتے مگر ہم بخوف طوالت ان سب کا تذکرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

علمی سندات وشجرات

علماء ومشائخ بندیال شریف

از.....شیخ علی احمد سندیلوی

ناشر: اخوان المومنین پاکستان ۱۵۰ اراوی روڈ نزد دیر کی لاہور 04237115743

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الالف

شانِ اہلسنت فاضل ذی شان

علامہ احمد دین صاحب زید مجدہٗ

عربی ٹیچر

فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب نیک سیرت اوصاف حسنہ سے متصف ہیں۔ آپ کی شخصیت اپنے علاقہ میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ گلستان اسلام کے پاسبان ہیں دین متین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ دین کی پیروی کو اپنی عادت ثانیہ بنا چکے ہیں۔ اپنے اساتذہ کی خدمت کو اپنی حیات کا مقصد اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ چہرے پر علم و عمل کے آثار چمکتے نظر آتے ہیں۔ مذہب حق اہل سنت و جماعت کے ممتاز ترجمان ہیں۔ فاضل موصوف مسجد میں ہوں یا مدرسہ میں دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے انتھک محنت کے عادی بن چکے ہیں۔ فاضل موصوف ۱۹۵۵ء میں بمقام شاہوالہ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لئے آپ کے والد گرامی جناب محترم علی محمد صاحب نے اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کر دیا اور فاضل موصوف نے درس نظامی کی کتابیں بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی تعلیم شاہوالہ میں حاصل کی۔ قرآن پاک حافظ محمد رمضان سے پڑھا۔ جامعہ شاہوالہ میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خاں صاحب سے فارسی سے لے کر کافیہ تک بڑی محنت سے کتابیں پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب سے الفیہ، جامی، میبذی وغیرہ پڑھیں اور جامع المعقول والمنقول رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاحسن، قاضی، حمداللہ، اور امور عامہ مطول اور حسامی وغیرہ پڑھیں اور نو سال تک جامعہ بندیال میں محنت کے ساتھ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دورۂ تفسیر

علامہ موصوف دورۂ تفسیر کے لئے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ اویسیہ بہاولپور تشریف لے گئے اور محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

دورۂ حدیث

درس نظامی کی تکمیل کے بعد فاضل موصوف نے مظہر الاسلام جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب سے دورۂ حدیث شریف پڑھا۔

سلسلۂ بیعت

فاضل موصوف نے علم شریعت کی تحصیل کے بعد بیعت کے لئے آستانہ عالیہ بھور شریف میں حاضر ہو کر بھور شریف کے پیر صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

دینی اور مذہبی خدمات

فاضل موصوف اپنے علاقہ میں دینی اور مذہبی خدمات کے لئے ہمہ وقت کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اسی محنت کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں نے انہیں جماعت اہل سنت کا ضلعی صدر منتخب کرلیا ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

عصری تعلیم کی خدمات

علامہ احمد دین صاحب زید مجدہ علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں اور سکول میں طلباء کی تعلیم و تربیت میں انتھک محنت فرما رہے ہیں۔ ہزاروں طلباء انہی کی صحبت میں رہ کر ملک کے اطراف واکناف میں قوم کے بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔

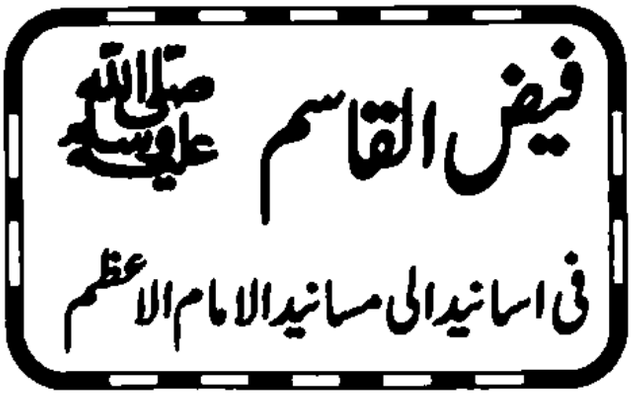

از.....شیخ علی احمد سندیلوی، لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزاکت اہلِ سنت فاضل ذی شان

حضرت علامہ احمد یار صاحب

خطیب مصری شاہ لاہور

حضرت علامہ مولانا احمد یار صاحب زید علمہ ذکی سریع الفہم انسان ہیں شرافت کے لباس میں ملبوس اور نظافت کے زیور سے آراستہ اور خاموش طبع نیک طینت اور منکسر المزاج ہیں۔ فاضل موصوف موضع چاندنی نزد واں بھچراں ۱۹۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی خدا یار صاحب اپنے علاقہ کے ممتاز شخص تھے اور محبت دینی اور جذبہ اسلام سے بہرہ ور تھے۔

ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ احمد یار زید علمہ نے قرآن پاک ناظرہ اپنے گاؤں چاندنی میں حضرت میاں محمد صاحب سے پڑھا جلد ہی ناظرہ قرآن مجید مکمل کرلیا۔

عصری تعلیم

سکول کی تعلیم مڈل تک واں بھچراں میں مکمل کی اور حفظ قرآن کے لئے عالم اسلام کی مشہور دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظفریہ واں بھچراں میں داخلہ لیا اور وہاں حفظ مکمل کیا۔ تحفیظ القرآن کے بعد بالآخر علوم اسلامیہ کے لئے کمربستہ ہوگئے۔

علوم اسلامیہ کی تعلم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لیا۔ صرف کی کتابیں حضرت علامہ مولانا خادم حسین صاحب سے پڑھیں۔

شمس العلوم جامعہ رضویہ

جامعہ نظامیہ رضویہ میں کتب صرف پڑھنے کے بعد شمس العلوم جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد اکرام سیالوی صاحب سے صرف بہائی میزان الصرف اور نور الانوار پڑھیں۔ حضرت علامہ مولانا نظام الدین صاحب سے قانونچہ کھیوالی، صرف بحتر ال، نحو میر، شرح مائۃ عامل پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فاضل موصوف علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے ملک کے اطراف واکناف میں پہنچے اور علوم اسلامیہ کی تکمیل فرمائی اور مختلف جامعات میں پڑھنے کے بعد مزید علمی پیاس بجھانے کے لیے عالم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کی دینی اور روحانی درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین اساتذہ سے علوم وفنون کی تحصیل کی۔ جامعہ کے قابل ترین استاذ حضرت علامہ غلام محمد اختر سے شرح مائۃ عامل ہدایۃ النحو پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سیالوی سے کافیہ پڑھا۔

فخر المدرسین جامع معقول ومنقول محقق ابن محقق حضرت صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے قدوری پڑھی۔ جامعہ بندیال شریف میں دو سال پڑھنے کے بعد مزید ترقی علم کے لئے علوم اسلامیہ کا شاہین اور جامعات کا متلاشی تھا۔ بالآخر جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور میں آکر داخلہ لیا جامعہ کے قابل ترین اساتذہ کی خدمت میں رہ کر بڑی محنت سے علوم وفنون حاصل کیے۔ مفتی محمد اشرف صاحب بندیالوی سے جلالین، بیضاوی، جامی مختصر المعانی، ہدایہ اولین کا دوسرا حصہ، فخر المدرسین حضرت علامہ محمد یونس صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے شرح تہذیب، اصول شاشی پڑھیں۔ ہدایہ اولین کا پہلا حصہ، تفسیر جلالین، نور الانوار پڑھیں۔ حضرت علامہ صاحبزادہ محقق ابن محقق رضائے مصطفیٰ صاحب زید عمرہ سے مشکوٰۃ شریف، ریاض الصالحین اور حسامی پڑھیں۔ میدان تدریس کے مشہور بدر المدرسین حضرت علامہ مفتی گل احمد عتیقی زید مجدہ سے ہدایہ آخرین کا پہلا حصہ اور قطبی پڑھیں۔

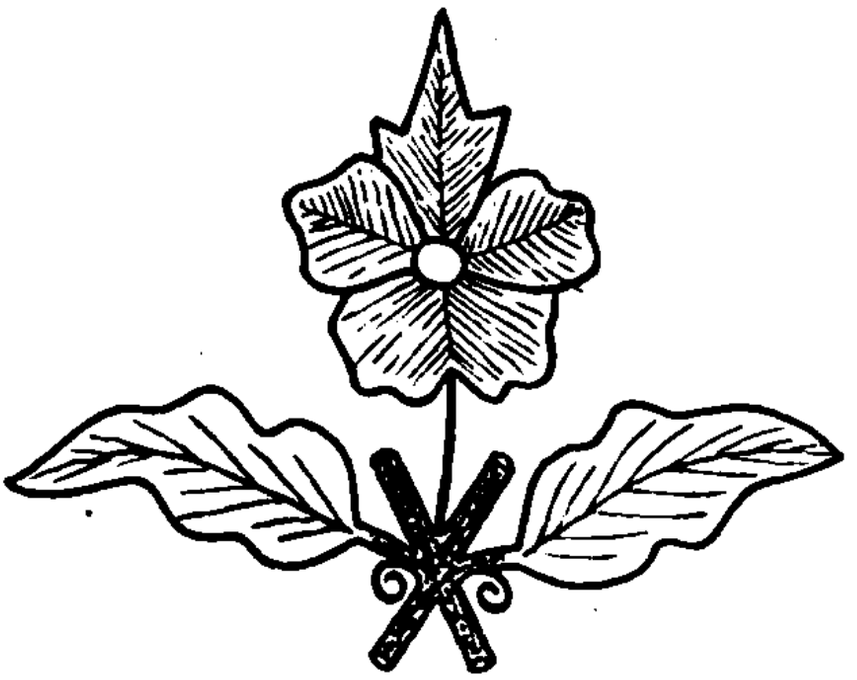

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل عریف استاذ العلماء

علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب

شیخ الجامعہ ہجویریہ لاہور

علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب خاموش طبع نیک سیرت اور شریف النسب شخص ہیں۔ گفتار اور رفتار میں سادگی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا کہ یہ عالم آدمی ہیں مگر جب منصب تدریس پر بیٹھ جائیں تو گفتار میں اس قدر کشش ہوتی ہے کہ ہر شخص معتقد ہو جاتا ہے اور اسلوب بیان میں اس قدر عمدگی اور قوت بیان میں اس قدر شائستگی ہے کہ ہر شخص آپ کی تدریس سے آسانی سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔

تاریخ پیدائش و مسکن

علامہ موصوف ۱۹۵۱ء میں موضع بالا شریف ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی ملک زیاد صاحب اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے اور اسلامی ذہن رکھتے تھے گھر میں بھی اسلامی ماحول تھا اسی لئے آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو دین متین کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ۱۹۶۰ء میں کندیاں میں حضرت استاذ القراء قاری محمد رمضان صاحب مدظلہ العالی سے حفظ کیا۔ بعد از تحفیظ قرآن درس نظامی کی تعلیم کے لئے جامعہ مظفریہ واں بھچراں میں داخلہ لیا۔ وہاں کے شیخ الجامعہ فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زانوے تلمذ تہہ کئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر دو سال میں ابتدائی کتب مکمل کیں۔ ۱۹۶۳ء میں عمدۃ القراء قاری محمد یوسف دینہ کھوکھا جہلم والے کی معیت میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں عمدۃ الاذکیا حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی کی خدمت میں رہ کر ایک سال میں کافیہ، شرح تہذیب، نخبۃ الیمن اور نور الایضاح وغیرہ پڑھیں۔ فاضل موصوف کو علوم اسلامیہ کا مزید جذبہ پیدا ہوا اسی سلسلہ کو آگے چلانے کے لئے اور اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور ملک المدرسین استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں میں وڑچھے شریف میں پڑھا رہے تھے۔ آپ سے علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم سبق علماء

علامہ موصوف کے ساتھ پڑھنے والے علماء کرام کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ پیر غلام حبیب شاہ صاحب وڑچھ شریف۔ (۲) حضرت علامہ غلام محمد شاہ صاحب وڑچھ شریف۔ (۳) حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب۔ (۴) حضرت علامہ محمد مقصود قادری صاحب خطیب داتا صاحب۔ (۵) حضرت علامہ عطا محمد متین صاحب۔ (۶) حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مظفر گڑھ۔

بندیال واپسی

حضرت قبلہ علامہ بندیالوی صاحب وڑچھ شریف سے بندیال واپس تشریف لے آئے۔ علامہ موصوف اور ان کے ہم سبق ساتھی بھی قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب کے ساتھ بندیال آ گئے۔

علامہ موصوف نے تمام علوم متداولہ کی تکمیل عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں محقق العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی اور الاستاذ المطلق حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کی۔

سند فراغت

فاضل موصوف نے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد ۱۹۷۳ء میں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سے سند فراغت حضور خواجہ غریب نواز شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی کے دست مبارک سے حاصل کی۔ اسی سال ہی علامہ محمد اقبال مصطفوی جامعہ قادریہ رضویہ بھولے دی جھگی میں داخلہ لے کر بحرالعلوم حضرت قبلہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر زبدۃ التوقیت پڑھی۔

تدریسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ موصوف نے ۱۹۷۳ء میں آستانہ عالیہ سیال شریف میں تدریس کی ابتداء کی اور ۱۹۷۴ء میں دارالعلوم نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف میانوالی میں بھی تدریس کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے بعد فاضل موصوف مختلف جامعات میں تدریس کے عہدہ پر فائز رہے۔ ذیل میں ان جامعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مدرسہ گانگویہ میانوالی۔ (۲) مدرسہ رکن الاسلام حیدرآباد۔ (۳) جامعہ حامدیہ رضویہ کراچی۔ (۴) جامعہ قمرالاسلام سلیمانیہ کراچی۔ (۵) جامعہ حامدیہ لیہ۔ (۶) جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد۔

بعد ازیں تا حال جامعہ نور القرآن دربار حضرت نور شاہ ولی اور دربار حضرت نور بخش توکلی میں تدریس کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ان دنوں میں جامعہ ہجویریہ میں شیخ الجامعہ کے منصب پر فائز ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امتیازی خصوصیت

علامہ موصوف فطرتاً ذکی اور سریع الفہم شخص ہیں آپ کی ذکاوت اور فطانت کا مشاہدہ فرما کر بحرالعلوم حضرت مفتی سید محمد افضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔ فالحمد علیٰ ذلك حمدًا كثيرًا.

اساتذہ

محقق العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۲) استاذ العرب والعجم رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی سید محمد افضل حسین مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۴) حضرت علامہ مولانا محب النبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ (۵) فخر العلماء سند المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد اللہ بخش صاحب۔ (۶) عمدۃ الاذکیا شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۷) حافظ محمد رمضان صاحب آف کندیاں۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں سے شمار ہوتے ہیں اور کاشتکار ملک گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

دینی اور سیاسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ موصوف ان دنوں میں جامع مسجد دربار حضرت نور شاہ ولی فیصل آباد میں خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کر رہے ہیں اور ۱۹۷۰ء سے اب تک جمعیت العلماء پاکستان کے زیر سایہ بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

علامہ موصوف نے جامعہ بندیال میں سات سال میں تمام علوم متداولہ پڑھے اور طالب علمی کے دوران بڑی محنت فرما کر اعلیٰ درجہ کے فاضل استاذ بن کر فارغ ہوئے۔

بیعت

حضرت قبلہ مصطفوی صاحب زید مجدہ کا سلسلۂ بیعت امام المحققین سند المدققین حضرت قمرالدین سیالوی آستانہ عالیہ سیال شریف سے قائم ہے۔ فالحمد علیٰ ذلك حمدًا كثيرًا.

تصانیف

(۱) سراج السنۃ (۲) صلوٰۃ النور (۳) تذکرہ جامع المحاسن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انیس الفضلاء

علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدہٗ

فاضل ذی شان حضرت علامہ حافظ اللہ بخش حفظہ اللہ تعالیٰ سیرت اور صورت میں انتہائی شریف ہیں۔ خاموش طبع رہتے ہیں اور سادگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور افعال و کردار میں اسلاف کی یادگار ہیں منصب تدریس کے سپہ سالار ہیں۔

فاضل موصوف کے والد گرامی کا نام گرامی جناب قبلہ حافظ میاں محمد صاحب ہے آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے انتہائی معزز شخص ہیں اور حسن اخلاق میں مثالی کردار رکھتے ہیں۔

حضرت علامہ حافظ اللہ بخش صاحب ۱۹۵۱ء میں چاہ شریحاں والا نزد لکھیوالی ضلع سرگودھا تحصیل ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول دینی تھا۔ والدین کی تربیت کا اثر تھا اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل و دماغ اور عقل اور ذہن کو بچپن سے ہی گلستان علوم اسلامیہ کی خوشبو سے معطر کر دیا تھا۔

بسم اللہ و ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے حفظ موضع لکھیوالی شریف تحصیل ساہیوال میں جناب قبلہ حافظ عبدالحق صاحب سے کیا۔

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام آستانہ عالیہ سیال شریف میں داخلہ لیا۔ اس جامعہ میں تین سال تک زیر تعلیم رہے اس تین سال کی مدت میں بڑے بڑے فاضل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ مولانا عبداللہ صاحب فاضل بریلی شریف سے ہدایۃ النحو اور فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا قاری غلام احمد صاحب سے فارسی کی کتابیں اور قدوری پڑھیں۔

جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں

فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ قدوس نے عالم اسلام کے مرکزی مقامات اور فاضل اساتذہ کا انتخاب کیا ہوا تھا جس وجہ سے مختلف مدارس اور اساتذہ کے پاس جا کر تعلیم مکمل فرمائی۔ آستانہ عالیہ سیال شریف سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد واں بھچراں میں جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کافیہ تک کتب درسیہ پڑھیں۔ آپ کے ہم سبق ساتھیوں میں سے سابق چیئرمین بیت المال حضرت علامہ مولانا غلام محمد سالوی مدظلہ العالی بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

جامعہ نعمانیہ لیہ

واں بھچراں میں کتب درسیہ کی تحصیل کے بعد جامعہ نعمانیہ لیہ میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ صوفی حامد علی صاحب سے شرح وقایہ اور ہدایہ پڑھیں اور رئیس المدرسین حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی سے شرح تہذیب صغریٰ کبریٰ اور جامی پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

مختلف مرکزی مدارس سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آستانہ عالیہ بندیال شریف میں حاضر خدمت ہوئے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی شہرت یافتہ دینی اور مذہبی درسگاہ آستانہ عالیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ جامعہ ہذا کے صدر مدرس استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ سے بیضاوی شریف، ملا حسن، مسلم الثبوت تکملہ میبذی، ہدایہ آخرین، مشکوٰۃ شریف، مقامات حریری اقلیدس وغیرہ پڑھیں اور محقق العصر شیخ الجامعہ رئیس المدرسین سند المحققین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے قطبی پڑھی۔

تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو

جامعہ ضیاء شمس الاسلام

عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ ضیاء شمس الاسلام میں تدریسی خدمات (۲۰) سال تک سرانجام دیتے رہے اس مدت مدید میں فاضل موصوف کو ہدایہ، مشکوٰۃ شریف، قطبی، شرح تہذیب اور فارسی کی کتابیں پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

جامعہ محمدی شریف

اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ محمدی شریف میں دس سال تک فاضل عربی کی کتابیں مقامات حریری وغیرہ پڑھاتے رہے۔

خطابت

محمدی شریف میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے اور دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کے منصب پر بھی فائز رہے۔ذالك فضل الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدرالعلوم

حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اللہ وسایہ صاحب فقیہ العصر حضرت علامہ یارمحمد صاحب کے منظور نظر تھے اور آپ کی زندہ کرامت تھے دینی خدمات کا جذبہ رکھتے تھے اور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی عملی تصویر تھے۔ ہمہ وقت دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے مستعد رہا کرتے تھے۔ آپ مہر وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب محمد جہانگیر دینی اور مذہبی آدمی تھے۔ اپنے علاقہ کے معزز آدمی کہلاتے تھے۔

سلسلۂ بیعت

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا تھا کہ آپ فقیہ العصر فخر الاماثل سند الاسلام پیر طریقت حضرت علامہ مولانا یارمحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔

حضرت فقیہ العصر علامہ یارمحمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کی چشم فیض جس فرد اور شخص حقیر پر پڑی تو وہ شخص علم کا آفتاب مہتاب بن گیا اور اس نے اشاعت دین کے لئے اس قدر عمل کیا کہ وہ اپنے وقت کا علم وحکمت کا امام بن گیا۔

میرے آقا نعمت شمس العلماء حضرت قبلہ علامہ یارمحمد بندیالوی کا گلستان علم وحکمت تا قیامت مہکتا رہے اسی گلستان کے گلدستے شرق وغرب میں روحانی وعلمی طور پر لوگوں کے ظاہر و باطن کو معطر کر رہے ہیں اور اسی آفتاب علم وحکمت کی شعاؤں سے لوگ منور ہوتے رہیں گے۔

جو متعلم بھی کسی جامعہ سے اپنی علمی پیاس نہ بجھا سکا اور کسی استاذ سے مطمئن نہ ہو سکا اسے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف سے راحت قلب نصیب ہوئی۔

حضرت مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا کہ انہوں نے فقیہ العرب والعجم آفتاب بندیال حضرت علامہ یارمحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ آپ کی نگاہ کرم نے کرم فرما کر بحر علم وحکمت سے سرفراز فرمایا۔

منقول ہے کہ آپ کے والد گرامی جناب محمد جہانگیر حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ مجھے مولوی وسایا گنہگار کرتا ہے اور اس کے بھائی چھوٹے ہیں۔ حضرت قبلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو ان کو گنہگار نہ کر مقصود تیرا پورا ہو جائے گا یعنی وہ علم پڑھ جائے گا۔ اور اسی طرح ہوا کہ میرے آقائے نعمت حضرت قبلہ فقیہ العصر کی زندہ کرامت تھے۔ آپ کی نگاہ فیض نے انہیں اس قدر نوازا کہ فقہ میں مہارت تامہ ہوگئی اور جس قسم کی کتاب ہوتی عبارت پڑھ لیتے اور مطلب اخذ کر لیتے۔

تصانیف

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ نے ذبح قربانی اور عقیقہ کے بارے میں مبسوط کتاب تقریباً پانچ چھ سو صفحات پر مشتمل تحریر فرما کر امت مسلمہ کے لئے بہت بڑا احسان فرمایا۔

وفات

اسی (۸۰) سال کی عمر میں یہ عظیم انسان دار فنا سے انتقال کر گئے۔

نماز جنازہ

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ شمس العلماء زیب آستانہ عالیہ بندیال شریف حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے پڑھائی۔

مدفن

۱۹۹۸ء میں مہر دضلع خوشاب میں دفن ہوئے۔

محدث اعظم پاکستان ابوالفضل محمد سردار احمد قادری
رحمۃ اللہ علیہ فیصل آبادی کی حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، سلسلہ
تصوف، اور فنون کی کتب اور سرور انبیاء علیہ السلام تک

سندات وشجرات

از.....شیخ علی احمد سندیلوی

ناشر: اخوان المومنین پاکستان ۱۵۰ راوی روڈ نزد ویر کی لاہور 04237115743

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الپاء

شیخ المعقول والمنقول
علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ العالی

شیخ الجامعہ غوثیہ معینیہ پشاور

شیخ المعقول والمنقول شمس العلماء والفضلاء حضرت علامہ پیر محمد چشتی صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد رحیم ولد نام رحیم ہے اور آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ میں معروف ومشہور شخص تھے۔ شرافت اور دیانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اپنے علاقہ میں ہرن اور دیگر پرندوں کا شکار کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ فخر الفضلاء مرجع العلماء حضرت علامہ پیر محمد چشتی زید فضلہ تقریباً ۱۹۳۷ء میں شاگروم میں پیدا ہوئے۔ شاگروم نام کا یہ وسیع وعریض گاؤں درہ ترچ کی آخری آبادی ہے۔

شجرۂ نسب

پیر محمد چشتی بن محمد رحیم بن نام رحیم بن عبدالکریم

مسکن کا تعارفی پہلو

ضلع چترال تحصیل ملکھو کا یہ درہ آپ کی پیدائش سے پہلے بھی مردم خیزی میں مشہور تھا جس میں نوابی دور کے علم دشمن ماحول میں بھی محمد جناب شاہ اور قاضی بدرالدین خواجہ جیسی ہستیاں بالترتیب عصری اور مذہبی علوم کی روشنی پھیلا رہی تھیں۔ نوابوں کی تعلیم دشمن ماحول سے آزادی اور ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہو جانے کے بعد بھی چترال کے اس درہ سے اچھے خاصے اہل علم پیدا ہوئے۔

سن پیدائش اور علاقائی ماحول کی صورت نوعیہ

سرمایہ اہل سنت محقق العرب والعجم علامہ پیر محمد چشتی صاحب کی پیدائش ریاستی دور کے جس ماحول میں ہوئی وہ کچھ اس طرح تھا کہ نوابوں کے بچوں کیلئے ابتدائی تعلیم کا انتظام مقامی طور پر میسر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا جبکہ قرآن ناظرہ پڑھنے اور نماز روزہ جیسے ضروری احکام سے روشناس ہونے کے ساتھ مڈل تک دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے پشاور' لاہور' دہلی اور انگلینڈ کا رُخ کیا کرتے تھے جبکہ رعایا کے بچوں کی تعلیم کا قطعاً کوئی انتظام ہی نہیں تھا لیکن اگر کوئی نوابوں کے کارندوں سے چھپ کر ریاست کی حدود سے نکلنے میں کامیاب ہو جاتا تو سفر' غربت اور بے وطنی کی صعوبتیں برداشت کر کے مذہبی یا عصری تعلیم کی کچھ روشنی پاتا جن کی تعداد انگلیوں سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔

خاندانی شرافت کا عملی دستور

فقدان تعلیم کی اس بدحالی کے ساتھ معاشی زبوں حالی کا یہ عالم تھا کہ نوابوں کی گزر اوقات رعایا سے ظلماً وصول کیے جانے والے غلبائے عشر پر ہوا کرتی تھی تو عام آدمیوں کی معیشت کا کہنا ہی کیا تھا۔ درہ ترنج میں سب سے زیادہ قطعہ اراضی کے مالک ہونے کے باوجود فاضل موصوف کے خاندان میں بھی عمومی خوراک جو کی روٹی یا باجرہ کی روٹی ہوا کرتی تھی لیکن اس کے ساتھ علامہ موصوف کے خاندان پر رب تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا خاص کرم یہ تھا کہ ہرن کے گوشت سے ان کا گھر کبھی خالی نہ ہوتا تھا۔

عین الفضلا علامہ پیر محمد چشتی کے دادا جان (نام رحیم ولد عبدالکریم) جو اپنے وقت کے خدا رسیدہ بزرگ تھے' وفاداری' امانتداری' سخاوت' شجاعت اور صدق لہجہ میں مشہور تھے جن کی وفاداری کو دیکھ کر مہتر چترال نواب محمد ناصر الملک رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں امین دربار کے عہدے پر فائز کیا تھا جس کی بدولت ان کے بیٹوں کو شاگردوم سے ملحق بالائی شکارگاہوں کی اختیارداری اور ہر جگہ سے شکار کی اجازت تھی۔ فاضل موصوف کے تایا شہزادہ رحیم مرحوم سرکاری شکاری ہونے کی بنا پر پورے چترال میں شکاری کے نام سے ہی مشہور تھے۔ آپ کے والد مرحوم آپ سے عمر میں اندازاً تیس سال چھوٹے تھے۔ گھریلو ذمہ داریوں سے لے کر زمینوں کے دیکھ بھال تک جملہ انتظامات کے نگران تھے جبکہ آپ کے چھوٹے چچا امام رقیم مرحوم ان کے نائب و معاون تھے۔ آپ کے والد محمد رحیم ولد نام رحیم ہرن کے شکار سے لے کر ہر موسم کے پرندوں تک کا شکار کرنے میں پورے درہ ترنج میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی شان کریمی دیکھیں شکار کر کے کھانے اور کھلانے (والد مرحوم) والے اس عظیم شکاری کو اس حوالہ سے وہ شہرت نہیں ملی جو ان کے بڑے بھائی شہزادہ رحیم کو ملی۔

عنفوان شباب کی منفرد شجاعت

علاقائی ماحول اور خاندانی روایات کا شعور پانے کے بعد علامہ موصوف بھی اس راہ پر چلنے لگے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس پر چلتے ہوئے اپنے بڑوں کو دیکھا تھا لیکن شکار کے حوالہ سے آپ کے اور آپ کے بڑے بھائی جان مولانا شیر محمد مدظلہ العالی کا معاملہ اپنے بزرگوں سے مختلف رہا کیونکہ آپ کے والد مرحوم و مغفور نوراللہ مرقدہٗ اپنے بڑے بھائی سے کئی گنا زیادہ فعال اور ہر موسم کے شکار کا بہترین شکاری ہونے کے باوجود اپنے بڑے بھائی جیسی شہرت اس حوالہ سے نہ پا سکے جبکہ آپ کے بڑے بھائی آپ کے مقابلہ میں کئی گناہ اچھا شکاری ہوتے ہوئے بھی اس حوالہ سے آپ کی شہرت کو نہ پہنچ سکے حالانکہ وہ ہر موسم کے اچھے شکاری تھے۔ چھوٹے پرندوں کے شکار کے حوالہ سے آپ موصوف کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی درخت کے نیچے بیٹھ کر گھنٹہ سے دو گھنٹے کے دورانیہ میں پچاس ساٹھ کی تعداد میں پرندے مار گراتے تھے۔ آپ کو مواد پہنچانے اور ذبح کرنے پر مقرر لڑکوں کا کہنا ہے کہ روزانہ کی یہ تعداد دو سو سے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔

علوم اسلامیہ کے آغاز سفر کے اسباب ملیحہ کا ناقدانہ جائزہ

فاضل موصوف سے منقول ہے کہ برادری کی بزرگ شخصیت حضرت قبلہ صوفی گل محمد مرحوم کے پاس دوسرے لڑکوں کے ہمراہ قرآن شریف کا ناظرہ سبق پڑھ رہے تھے۔ ایک دن سبق یاد نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں مار پڑی۔ انہوں نے کہا کہ ''شیر ڈشمن بتی گوئے تہ کریمو کتاباں برے تاں اُچا کسیر'' جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیر محمد عالم دین بن کر آئے گا تجھ پر کتابیں لاد کر اپنے پیچھے پھیرائے گا۔ اس قول مذکور کی مزید توضیح اس طرح کی جاتی ہے کہ آپ کے بڑے بھائی کا نام شیر محمد ہے جس کو بچپن میں شیر کہہ کر پکارا جاتا تھا اور مذہبی تعلیم کے لیے مسافرت میں تھا۔

صوفی گل محمد کی اس بات سے متاثر ہو کر علوم اسلامیہ کی تعلیم کیلئے رخت سفر باندھ لیا۔ ایک سال تک انگور کلی علاقہ ورسک چارسدہ میں ترکی حاجی صاحب مرحوم کے مدرسہ میں اپنے بڑے بھائی مولانا شیر محمد اور گاؤں کے اور چند لڑکوں کے ہمراہ مولانا عبدالعزیز چترالی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

تعلیم کا دوسرا سال

دوسرے سال پشاور میں آ کر اس وقت کے دارالعلوم سرحد واقع مسجد غلام جیلانی میں داخلہ لیا۔ اندازاً تین سال تک یہیں پر ابتدائی کتابیں حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب، حضرت مولانا پائیدہ محمد عرف کابل استاذ اور حضرت مولانا محمد عمر چکسر جیسے قابل ترین اساتذہ سے پڑھیں۔

ہم سبق رفقاء

دارالعلوم سرحد میں پڑھنے کے دوران جو طلباء رفقاء درس رہے ان میں سے کچھ کے نام ذیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تحریر کئے جاتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں: مولانا محمد وزیر سکنہ نشکو چترال رحمۃ اللہ علیہ' مولانا کبیر شاہ صاحب سکنہ مدک چترال' مولانا حاجی ابراہیم سکنہ ورکوپ چترال۔

مندرجہ بالا طلباء قابل رشک شخصیات ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت اور مہربانی سے فاضل موصوف تمام طلباء میں ممتاز حیثیت سے موقر اور معظم رہے۔ فالحمدللّٰہ علی ذلك حمدًا كثيرًا

الغرض! ہر کتاب اور ہر امتحان میں تمام طلباء میں سے اعلیٰ پوزیشن پر فائز ہوئے۔

اس پر مستزاد یہ کہ دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں طلبا کی نمائندگی کرتے ہوئے عربی زبان میں جو تقریر کیا کرتے تھے۔ وہ مزید شہرت کی سبب بنی۔

تین سال یہیں پر اوسط درجہ تک کتابیں پڑھنے کے بعد اس وقت کے جامعہ اشرفیہ واقع ہندو متروکہ بلڈنگ نیلا گنبد لاہور تشریف لے گئے مگر دیر سے پہنچنے کی وجہ سے داخلہ نہ مل سکا تو مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں داخلہ لیا لیکن اسباق میں تسلی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ کر اس وقت کے احسن المدارس واقع جامع مسجد الحنفیہ راولپنڈی میں جا کر داخلہ لیا اور مولانا اللہ بخش نور اللہ مرقدہٗ اور سید عارف اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں چند کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

دورۂ قرآن

پیر طریقت حضرت علامہ پیر محمد چشتی صاحب زید علمہ ماہ رمضان کی تعطیلات میں دورۂ تفسیر پڑھنے کے لئے وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں امام المحققین عین المدققین ابوالحقائق حضرت علامہ مولانا عبدالغفور ہزاروی کے درس تفسیر القرآن میں شامل ہوئے۔

فاضل موصوف بیان فرماتے ہیں کہ درس تفسیر میں چالیس شرکاء درس میں سے بعض کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں (۱) پیر طریقت رہبر شریعت مولانا علاؤ الدین صدیقی مالک النور چینل انگلینڈ (۲) مولانا عبداللہ شاہ مہتمم مدرسہ انوارالابرار ملتان (۳) مولانا حافظ فضل احمد امریکہ (۴) مولانا شیخ الحدیث نور حسین شیخ الدرس جامعہ مراڑہاں شریف گجرات (۵) مولانا صادق شاہ کشمیری (۶) پیر طریقت رہبر شریعت مولانا عابد حسین شاہ سجادنشین علی پور سیداں (۷) مولانا مفتی عبدالشکور ہزاروی بن ابوالحقائق پیر محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب۔

چالیس روزہ دورۂ تفسیر القرآن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کے بعد دوسرے سال شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور ساتھ ہی لاہور کے مشاہیر علماء سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ مظہریہ امدادیہ

مختلف جامعات میں علوم وفنون کی تحصیل کے بعد امیر الاسلام والمسلمین یگانہ روز نابغۂ عصر علوم عقلیہ ونقلیہ کا شہباز اور آسمان علم وحکمت کا آفتاب مہتاب اپنی عقابی پرواز سے ایسی مرکزی شخصیت کی تلاش میں تھا جو عالم اسلام کے جامعات' شیوخ اور اساتذہ کا مرجع ہو بالآخر ان کی دوربین نگاہیں ایک ایسے محبوب اور مشفق استاذ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئیں جنہیں عوام و خواص علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی کے نام سے یاد کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ان دنوں میں عطا الملت والدین علامہ عطا محمد چشتی آستانہ عالیہ چشتیہ سیال شریف میں تدریس فرمارہے تھے۔قبلہ چشتی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں زانوئے تلمذتہہ کیے اور ایک سال تک بڑی محنت اور عرق ریزی سے علوم عقلیہ اور نقلیہ حاصل کیے۔

ملک التدریس حضرت علامہ عطا محمد چشتی نوراللہ مرقدہٗ شریف دوسرے سال بندیال شریف تشریف لے آئے تو آپ کے ہمراہ فاضل موصوف بھی بندیال تشریف لے آئے اور عالم اسلام کی مرکزی مذہبی درسگاہ مادرعلمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں دو سال تک علوم وفنون میں اس قدر محنت فرمائی کہ اپنے وقت کے محقق استاذ بن گئے اور آج ہرسو آپ کے تلامذہ کی بہتات ہے۔ اللہ قدوس گلستان فقیہ العصر کے گلہائے علم وحکمت کو سرسبز اور شاداب رکھے۔

ہم سبق فضلاء

محقق العرب والعجم کے ہم سبق رفقاء رشد وہدایت کے مینار ہیں آج شرق وغرب میں ہرسوان کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ہم سبق شہرہ آفاق شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بدرالعلماء تاج الفقہاء عین الصلحاء فقیہ ابن فقیہ جامع المعقول والمنقول صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔(۲) محقق العصر مناظر اسلام عمدۃ الاذکیا عین الفصحا بدرالبلغاء حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی (۳) شیخ المعقولات والمنقولات محب العلماء والطلباء حضرت علامہ غلام محمد تونسوی حفظہ اللہ تعالیٰ جیسے قابل فخر رفقا کی معیت رہی۔مندرجہ بالا قابل رشک قابل قدر ہیں جن کے علوم وفنون کی خیرات سے عوام وخواص ہرسو سیراب ہورہے ہیں۔

دورۂ حدیث شریف

علوم وفنون کی تکمیل کے بعد تقریباً ۱۹۶۱ء میں دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کیلئے جامعہ انوارالعلوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العلوم میں شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید الکاظمی نوراللہ مرقدہٗ کے درس حدیث میں شامل ہوئے۔ اسی سال تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی بنیاد بھی رکھی گئی تھی جس کے صدر حضرت غزالی زماں اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام جہانیاں سکنہ ڈیرہ غازیخاں مقرر ہو گئے تھے۔ انہی کی کوششوں سے ۱۹۶۱ء میں تنظیم المدارس پاکستان کے زیر انتظام مدارس کے طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا جو دورۂ حدیث پڑھ کر فارغ ہونے والے تھے۔ ون یونٹ کا زمانہ تھا موجودہ پاکستان کے چار صوبوں کو ملا کر مغربی پاکستان کہا جاتا تھا۔ سیاسی آزادی نہیں تھی۔ فیلڈ مارشل جنرل ایوب خاں کا دور تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو ایوب خاں کا وزیر خارجہ تھا۔

تنظیم المدارس کے امتحان میں اوّل پوزیشن

محقق دین وملت علامہ چشتی صاحب تنظیم المدارس پاکستان کے اس تاریخی امتحان میں ملک بھر سے فارغ التحصیل ہونے والوں میں پہلی پوزیشن پانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

تدریسی خدمات

علامہ قبلہ چشتی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہونے کے بعد حضرت فاضل موصوف کی تدریسی خدمات حاصل کرنے کیلئے جامعہ غوثیہ کہروڑ پکا ملتان' جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ سراج العلوم خانپور رحیم یار خاں کے ناظمین ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے جبکہ فاضل موصوف کے شیخ فی الحدیث حضرت غزالی زمان نوراللہ مرقدہٗ آپ کو اپنے مدرسہ انوار العلوم ملتان میں مقرر کرنا چاہتے تھے مگر خانپور کے حافظ سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ کی طلب کو اپنی پسند پر ترجیح دیتے ہوئے آپ کو خانپور ضلع رحیم یار خاں بھیج دیا۔ تقریباً دو سال تک منتہی طلباء کو پڑھانے کا موقع میسر ہوا۔ جامعہ سراج العلوم میں جن طلباء نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان طلباء کے اسماء گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ (۱) سید محمد فاروق القادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ گڑھی اختیار خاں ضلع رحیم یار خاں (۲) مولانا عزیز الرحمٰن درانی سکنہ خانپور (۳) مولانا حافظ محمد خاں (۴) مولانا محمد احمد سکنہ خاص رحیم یار خاں حال انگلینڈ (۵) مولانا نذیر احمد حال مقیم مکہ معظمہ (۶) مولانا حبیب الرحمٰن مرحوم سکنہ دنین چترال۔

فاضل موصوف کا بیان ہے کہ جامعہ سراج العلوم خانپور میں جامعہ کے ناظم حافظ سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادے مختار احمد درانی مہتمم مدرسہ سراج العلوم اس قدر اخلاص ومحبت سے پیش آتے تھے اب بھی ان کی یادگار میرے ذہن میں راسخ ہو چکی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ عباسیہ بہاولپور

جامعہ عباسیہ بہاولپور اسلامی یونیورسٹی میں تبدیل ہو کر تخصص فی التفسیر والحدیث کیلئے امیدواروں کو امتحان کیلئے بلایا گیا۔ فاضل موصوف بھی اپنے شیخ فی الحدیث کی ہدایات کے مطابق سراج العلوم خانپور کی تدریس سے استعفیٰ دے کر اس میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی توفیق سے اس تاریخی امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی جس کا ملک بھر میں چرچا ہوا۔

فصوص الحکم شریف

فاضل موصوف صوفی مشرب انسان ہیں اور سیرت طینت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فصوص الحکم پڑھنے کا شوق پہلے سے بھی بہت زیادہ تھا۔ اسی جذبہ کی بنا پر حضرت غزالی زماں کی اجازت سے مہر آباد شریف گوگڑاں ضلع لودھراں میں امام الواصلین افضل العالمین سند الکاملین جامع المعقول والمنقول سیدی سندی و مرشدی امام شاہ نور اللہ مرقدہٗ الشریف کی خدمت میں مہر آباد شریف پہنچے۔ صحیح النسب بخاری سادات کی یہ بستی کسی وقت ''چاہ نئی والا'' کے نام سے مشہور تھی لیکن حضرت امام الواصلین کی علمی شخصیت قال اللہ وقال الرسول کی تعلیم وتبلیغ وخلق خدا کی روحانی تربیت کی بدولت آہستہ آہستہ بستی کا نام تبدیل ہو کر سیدوں کی بستی مشہور ہونے لگی اور جس روز حضرت پیر مہر علی شاہ نور اللہ مرقدہٗ اپنے چہیتے خلیفہ کی احوال پرسی کیلئے یہیں پر قدم رنجہ فرمایا اس دن سے اس کا نام مہر آباد شریف پڑ گیا اور یہ دلکش نام اتنا مشہور ہو گیا کہ نئی نسل کو پرانے نام کا پتہ ہی نہیں ہے۔

فاضل موصوف کے مہر آباد شریف میں ڈیڑھ ماہ قیام پذیر ہو کر اپنے مربی و مشفق پیر و مرشد امام الواصلین نور اللہ مرقدہٗ الشریف سے فصوص الحکم شریف کا درس سبقاً سبقاً پڑھا اور درس کے اختتام پر عید الفطر کی صبح کو عیدگاہ جانے سے قبل اپنے مبارک ہاتھوں سے قبلہ چشتی صاحب کی دستار بندی فرمائی۔

فاضل موصوف قبلہ چشتی صاحب بیان فرماتے ہیں مہر آباد شریف میں قیام کے دوران حضرت سیدی وسندی و مرشدی کے لیل ونہار کے حوالہ سے مشاہدات فریدیہ کا تذکرہ کیا جائے یا فصوص الحکم شریف کے درس کے حوالہ سے فیوضات و برکات اور مکاشفات کی تفصیل بیان کی جائے تو اس سے مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے مگر فاضل موصوف فرماتے ہیں کہ ہم اپنے ماضی کے جھروکوں کی صرف اور صرف اجمالی جھلک ضبط تحریر میں لانے کے سوا کسی اور چیز کے لانے کا التزام نہیں کیا۔

بخوف طوالت فاضل موصوف اپنے مشاہدات اور فیوضات و برکات کی طویل روحانی داستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ترک فرما دیا ہے۔

فاضل موصوف کی اپنے پیر و مرشد اور ان کے آستانہ سے اس قدر محبت اور عقیدت ہے۔ کچھ بیان کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتے اسی بنا پر آپ فرماتے ہیں کہ "حضرت کے فیض رساں درس میں فصوص الحکم شریف پڑھنے کے بعد شرح صدر کی وہ توفیق مجھے میسر ہوئی جس کے بعد الہیات کے مسائل مشکلہ آسان ہونے لگے۔ درس نظامی کے جملہ فنون و کتب میں پوشیدہ رموز کا عقدہ کھلنے لگا اور بالخصوص قرآن و سنت کے معارف تک رسائی کی سبیل میسر ہوئی جس کے بعد فتاوی درمختار کی اس بات پر مجھے حق الیقین کا درجہ حاصل ہوا جو انہوں نے امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب القاموس فی اللغۃ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ومن خواص کتبه ان من واظب علی مطالعتها انشرح صدر لفك المعضلات وحل المشكلات (فتاوی الدر المختار جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

عبارت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی کتابوں کی خصوصیات میں سے ہے کہ جو ہمیشہ ان کا مطالعہ کرتا ہے اس کو لاینحل اور مشکل مسائل کا عقدہ کھولنے کیلئے شرح صدر کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

جامعہ غوثیہ سکھر

محقق موصوف اپنے مربی و مشفق شیخ فی الطریقت کی معیت میں رہ کر اور ان کی شب و روز کی توجہ کے بعد اور اپنے قالب اور قلب کو ضیاء اور جلاء بخشنے کے بعد اپنے مربی و محسن استاذ شیخ فی الحدیث غزالی زماں نور اللہ مرقدہٗ کی طرف سے جامعہ غوثیہ سکھر جا کر شیخ الدرس کا منصب سنبھالنے کا حکم ملا۔ جامعہ غوثیہ میں تقریباً دو سال شیخ الجامعہ حضرت قبلہ مفتی محمد حسین قادری نور اللہ مرقدہٗ کی نگرانی میں منصب تدریس پر فائز ہو کر علوم و فنون کی فیض رسانی فرما کر طلبا کی تعلیم و تربیت فرمائی۔

جامعہ غوثیہ میں دو سال کے درمیان مندرجہ ذیل طلبا نے اکتساب فیض فرمایا۔

(۱) مولانا شمیم الحسن القادری خطیب کشمور (۲) مولانا محمد فاروق مرحوم (۳) مولانا مفتی محمد شفیع خطیب روہڑی سکھر (۴) مولانا حبیب احمد شیخ الحدیث جامعہ نوریہ کوئٹہ بلوچستان۔

سنگ بنیاد جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور

محقق العرب والعجم ملک کے شہرہ آفاق جامعات میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد طلباء و فضلاء کی روحانی اور علمی تربیت فرمانے کے بعد اپنے شیخ فی الحدیث کے ارشاد پر ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء کو جامعہ غوثیہ معینیہ کی سنگ بنیاد رکھی اور جامعہ کے شیخ الجامعہ محقق العرب والعجم حضرت علامہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیر محمد چشتی نے اس قدر انتھک محنت کی۔ ملک کے اطراف واکناف سے طلباء اور علماء کا مرکز ومرجع بن گیا۔ قبلہ پیر محمد چشتی علوم فنون کی خیرات تقسیم کرنے میں سرعت رفتاری سے کام کرنے میں مصروف ہیں۔

علامہ پیر محمد چشتی سے تعلیم وتربیت پانے والے طلباء کی تعداد محدود نہیں البتہ کچھ ایسے علماء و فضلاء کے اسمائے گرامی جو آسمان علم کے آفتاب اور مہتاب ہیں۔ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) مولانا ڈاکٹر صدیق علی چشتی سویڈن (۲) مولانا سید محمد فاروق القادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ غفوریہ گڑھی اختیار خاں ضلع رحیم یار خاں (۳) مولانا شاہ منیر چشتی شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ جنیدیہ کارخانو خیبر روڈ پشاور (۴) مولانا سید محمد عرفان المشہدی خطیب یورپ (۵) مولانا حبیب احمد نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نوریہ کوئٹہ بلوچستان (۶) مولانا محمد قاسم چشتی شیخ الدرس دارالعلوم جامع مسجد العربی النہبان خاران بلوچستان (۷) مولانا مفتی غلام صدیق نقشبندی قادری خطیب اعظم کوہ دامن اضاخیل تنی سرحد (۸) مولانا محمد صدیق نقشبندی شیخ الدرس دارالعلوم غوثیہ خالو غازی ہری پور (۹) مولانا پیر سید شیخ الدرس دارالعلوم قادریہ غفوریہ طارق آباد سوات (۱۰) مولانا قاری محمد انور بیگ امجدی چشتی قادری خطیب الجامع السنہری مسجد پشاور و مہتمم مدرسہ حدیقۃ القرآن پشاور (۱۱) مولانا محمد یعقوب القادری خطیب بروٹھہ اٹک (۱۲) مولانا سید منیر اللہ شاہ قادری خانقاہ قادریہ گڑھی بلوچ پشاور (۱۳) مولانا محمد درود پکتیا افغانستان (۱۴) مولانا محب الرحمن فاروقی ملکھو چترال (۱۵) مولانا قاری عطاء اللہ خطیب بلیم چترال (۱۶) مولانا جہاں شاہ رائیں چترال (۱۷) مولانا ضیاء الدین کراچی استاذ جامعہ وقاریہ نارتھ ناظم آباد کراچی (۱۸) مولانا اخونزادہ عبدالرحمن لوگر افغانستان (۱۹) مولانا سید محمد صدیق بخاری خطیب شاہور جنوبی وزیرستان (۲۰) مولانا سید افضل مہتمم مدرسہ اسلامیہ حیات العلوم جلال آباد افغانستان (۲۱) مولانا حبیب اللہ خان شیخ الدرس دارالعلوم قادریہ اسمنر لوئر دیر (۲۲) مولانا عزیز الرحمن درانی خان پور ضلع رحیم یار خان (۲۳) مولانا نعمت اللہ استاذ جامعہ شمس العلوم نقشبندیہ خاران بلوچستان (۲۴) مولانا شادی خان چشتی خطیب ڈوڈالکی مروت (۲۵) مولانا صاحبزادہ عبدالولی مہتمم مدرسہ جامعہ مومنیہ قادریہ ماشوگر ضلع پشاور (۲۶) مولانا صاحبزادہ حمداللہ سجادہ نشین حاجی محمد امین عمرزئی چارسدہ (۲۷) مولانا میاں محمد عمر انبار مہمند ایجنسی (۲۸) مولانا محمد اسحاق صدیقی شیخ الدرس فیضان مدینہ ایبٹ آباد (۲۹) مولانا الشیخ محمد عبداللہ خطیب داؤدزئی پشاور (۳۰) مولانا محمد صاحب الحق کٹھانہ پاتراک کوہستان ضلع دیر (۳۱) مولانا عبدالقادر چشتی خطیب کالام ضلع سوات (۳۲) مولانا احسان الملک باچا خطیب راموزو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چکدرہ (۳۳) مولانا صاحبزادہ فضل منان خطیب کوہاٹ (۳۴) مولانا نور عزیز چشتی لیکچرار ڈگری کالج بروک وسپور چترال (۳۵) مولانا حبیب اللہ چشتی ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور (۳۶) مولانا کلیم اللہ استاذ دارالعلوم جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور (۳۷) مولانا قاری محمد حکیم مہتمم وخطیب جامعہ نجم النساء گلبہار پشاور۔

خلاصۃ الحیات

فاضل موصوف محقق العرب والعجم نے اپنی زندگی کے حالات وواقعات جو خلاصۃ قضایا ملفوظہ کو نقوش اور خطوط کی صورت میں امت مسلمہ کیلئے پیش کیے انہیں ہم من وعن قرطاس کے حوالہ کرنا مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری سمجھتے ہیں۔

''عمر کی اس اسٹیج میں ماضی کے نشیب وفراز کے آئینہ سبق میں جن تلخ وشیریں تجربات کا احساس کر رہا ہوں انہیں آئندہ کی امانت حیات کو بامقصد بنانے کیلئے رہنما اصول سمجھ کر سفر حیات طے کر رہا ہوں جن کی کچھ جھلکیاں یہ ہیں۔

جوانی کی عمر میں جو کام مجھے کرنے چاہئے تھے اور جن کو بہتر انداز میں انجام دے سکتا تھا وہ نہ کر پایا جس کی سب سے بڑی وجہ مذہبی تعصب سے آلودہ معاشرہ ہے۔ تحقیق دشمن ماحول اور محدودیت کا زندان ہے' سیاست ناآشنا معاشرہ کا حصہ ہونا ہے' اپنے وجود میں موجودہ خداداد صلاحیتوں سے بے اعتنائی اور زنگ آلود ماحول کی خرابی سے ناتجربہ کاری تھی۔ اے کاش! عمر کی اس سٹیج میں پہنچ کر تجربہ کی جو روشنی محسوس کر رہا ہوں اگر یہ جوانی میں مجھے حاصل ہوتی تو ؎

ہم بھی آدمی تھے بڑے کام کے

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا بے حد احسان ہے کہ عصبیت کے اس حصار سے نکال کر حق پرستی حق جوئی اور حق بینی کی شاہراہ استقامت پر چلنے کی توفیق دی۔ لقمۂ حلال نصیب فرمایا' صبر و استقامت کی دولت سے سرفراز فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت مجھ پر یہ بھی ہوئی کہ ابناء جنس کی روش کے برعکس کسی مذہبی ادارہ' انجمن' مدرسہ اور کسی بھی فورم کو حصول دنیا کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ عائلی مصارف سے اضافی وسائل کو دینی مدرسہ سے لے کر تبلیغ حق کی راہ میں صرف کرنے کی توفیق شامل حال رہی۔ تقریر سے لے کر تحریر تک اور خطابت سے لے کر تدریس تک حسب استطاعت جس کی توفیق مل رہی ہے اسے دنیاوی لالچ شہرت' معاوضہ' نام ونمود وغیرہ کسی بھی دنیوی مفاد سے بالاتر رہ کر حسبۃ للہ انجام دینے کی بھی توفیق مل رہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسان در احسان اور کرم بلائے کرم سمجھتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رب کریم جل جلالہ وعم نوالہ کی مجھ پر خصوصی عنایت یہ بھی رہی کہ قناعت کی توفیق سے مجھے نوازا ہے کہ عالمی زندگی میں مابہ الکفاف سے زیادہ خواہش کبھی نہیں کی ضروریات زندگی کے تمام گوشوں میں کفایت شعاری کی اس توفیق کا ثمرہ ہے کہ کئی بار گزر اوقات مشکل سے ہونے کے باوجود کسی کو بھی اپنے فعل بے استطاعتی پر مطلع ہونے نہیں دیا' اپنے کسی بھی قریبی دوست احباب اور عقیدت کیشوں کا زیر احسان نہ ہوا۔ ہر حال میں ورثہ نبوت' محراب ومنبر کے تقدس اور علمی وقار کے تحفظ کو پیش نظر رکھا۔ یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم کے مصارف کیلئے حکومتی امداد یا اہل ثروت کی زکوٰۃ وخیرات کو بھی کبھی خاطر میں نہیں لایا۔ دنیا سے استغناء کی یہ توفیق رب کریم جل جلالہ وعم نوالہ کی مجھ پر خصوصی عنایت کے سوا اور کچھ نہیں ورنہ من آنم کہ من دانم

وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله الطیبین الطاهرین وصحابته اجمعین

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرَ لِسَبِّ النَّبِيِّ اَوِ الشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدِهِمَا. (تنویر الابصار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۱۹)

سَيُوْفُ الْمُقَلِّدِيْن

عَلٰى

اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَضَ

عَنْ حُكْمِ

ذَبْحِ فِرَقِ الْمُرْتَدِّيْن

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر:
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ، ناظر کالونی، شرقپور روڈ، لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الجیم

استاذ القراء والفضلاء

حضرت علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہٗ

فخر الفضلاء عین العلماء حضرت قبلہ علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہ فصاحت و بلاغت متانت وشرافت کی خوبیوں سے متصف ہیں۔ دین متین کی سربلندی کیلئے اپنے دل میں بے پناہ درد رکھتے ہیں۔ سحر انگیز خوبیوں سے آراستہ ہیں۔ قبلہ قاری صاحب نے اپنی زندگی حقیقی معنوں میں ترویج وتوقیر اسلام کیلئے وقف کر رکھی ہے اور اسلام کی خدمت اور سربلندی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔

قبلہ قاری صاحب زید مجدہ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد ابراہیم ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے مدبر اور معزز آدمی کہلاتے ہیں اور بہت خوش قسمت انسان ہیں جنہیں اسلام کا جذبہ تھا اس کے پیش نظر اپنے بیٹے کو دین متین کیلئے مقرر کر دیا۔

عصری تعلیم

فاضل موصوف پرائمری تک تعلیم موضع پیرغنی ضلع پاکپتن میں حاصل کی۔

حفظ القرآن

قبلہ علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہ نے قرآن مجید و برہان رشید چاہ چھینیاں والا موضع پیرغنی پاکپتن شریف میں استاذ الحفاظ حافظ میاں صالح محمد قوم سیال جو کہ صائم الدھر تھے سے حفظ کیا۔

ابتدائی کتب فارسیہ

ابتدائی کتب فارسیہ چاہ چھینیاں میں استاذ العلماء حضرت علامہ پیر محمد شاہ صاحب اور استاذ العلماء سید منظور شاہ صاحب سے صرف کی مندرجہ ذیل کتب صرفیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا (۱) صرف بہائی (۲) میزان الصرف (۳) منشعب (۴) صرف میر (۵) زرادی (۶) دستور المبتدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷) جامع تعلیلات (۸) علم الصیغہ (۹) نحومیر مندرجہ بالا کتب قبلہ قاری صاحب نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اچھے طریقہ سے پڑھیں۔

جامعہ حنفیہ فریدیہ

پاکستان کی عظیم درسگاہ جامعہ حنفیہ فریدیہ میں استاذ العلماء مولانا علامہ حبیب اللہ صاحب بردار مکرم فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا نوراللہ صاحب سے کریما اور نام حق پڑھیں۔

منڈی عارف والا

علم وحکمت کے متلاشی اور علوم وفنون کے شاہراہوں کے پاسبان جامعہ حنفیہ فریدیہ سے اکتساب فیض کے بعد منڈی عارف والا میں تشریف لائے اور شیخ طریقت حضرت سید مراتب علی شاہ صاحب کی زیرنگرانی جامع المعقول والمنقول استاذ الاساتذہ محقق العصر حضرت علامہ منظور احمد جنڈاں والے سے علوم وفنون کی بعض کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ شرح مائۃ۔ ہدایۃ النحو، منیۃ المصلی بڑی محنت اور محبت سے پڑھیں۔ خصوصاً شرح مائۃ اس قدر محنت سے پڑھی۔ ترکیب اور عبارت پڑھنے کا اس قدر ملکہ ہوا جہاں بھی فاضل موصوف تشریف لے گئے۔ ترکیب اور عبارت پڑھنے میں تمام طلباء سے آگے بڑھ گئے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

حویلی لکھاں

شہرہ آفاق جامعات میں ہر فن کے ماہر استاذ سے حصول علم کے بعد اب میدان علم وحکمت کے شہسوار مزید علوم وفنون میں ارتقاء اور ارتقاء کے لئے حویلی لکھاں پہنچ گئے اور وہاں جا کر جامع المعقول والمنقول علامہ غلام کبریا دیوبندی جو کہ جامع المعقول والمنقول سید المحققین سند المدققین حضرت علامہ غلام مہر علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد بھی تھے۔ ان سے مندرجہ ذیل کتابیں بڑی عرق ریزی کے ساتھ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا کافیہ شرح جامی ایساغوجی قدوری کنز۔ اصول شاشی نورالانوار مکمل پڑھیں اور یاد بھی کرلیں۔

منچن آباد ضلع بہاولنگر

حویلی لکھاں میں علوم وفنون پڑھنے کے بعد مزید علمی ترقی اور مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے منچن آباد ضلع بہاولنگر تشریف لائے اور دیوبندیوں کے مدرسہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے شیخ المدرسین جامع معقول ومنقول جو کہ علامہ انور کشمیری اور علامہ اعزاز علی کے تلمیذ رشید تھے۔ ان سے شرح جامی پڑھی اور علامہ سید شہسوار علی شاہ سے شرح وقایہ پڑھا اور علامہ محمد رفیق صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پاس قطبی اور علامہ غلام کبریا سے ہدایہ پڑھا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ قبلہ قاری جان محمد زید مجدہ عالم اسلام کے شہرہ آفاق جامعات میں قابل ترین اساتذہ اور فضلاء سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد ایک ایسے جامعہ کی تلاش میں تھے جو عالم اسلام کے جامعات کا مرکز ہے اور اساتذہ شیوخ اور مفتیان عظام کا مرجع ہے۔ جسے عوام و خواص متعلمین اور معلمین "جامعہ مظہریہ امدادیہ" کے نام سے پکارتے ہیں۔ حضرت علامہ قاری صاحب سفر کی صعوبتیں اور مشقتیں برداشت کرنے کے بعد مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ المعقولات والمنقولات رئیس المناطقہ حضرت عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مندرجہ ذیل کتب متداولہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ (۱) قطبی (۲) میر قطبی (۳) میر زاہد (۴) ملا جال (۵) قاضی (۶) حمد اللہ (۷) میبذی (۸) صدرا (۹) شمس بازغہ (۱۰) مسلم الثبوت (۱۱) توضیح تلویح (۱۲) مختصر المعانی (۱۳) شرح عقائد بمع خیالی۔

عمدۃ المحققین سید المدققین استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سے شرح تہذیب اور ملا حسن پڑھیں۔

آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں علوم و فنون کی کتب درسیہ بڑی محنت اور مشقت کے ساتھ پڑھنے کے بعد آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین تشریف لائے اور وہاں کے ماہر اور قابل ترین استاذ الاساتذہ محقق الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد عظیم صاحب سے مطول عبدالغفور متن متین پڑھیں۔

جامعہ قادریہ فیصل آباد

آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ میں درس نظامی کی بعض کتابیں پڑھنے کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے رئیس المدرسین جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ ولی النبی صاحب سے تصریح اور شرح چغمینی پڑھیں اور استاد العلماء حضرت علامہ مفتی مختار احمد صاحب کے پاس سراجی پڑھی۔

دورۂ حدیث

فاضل بندیال حضرت قبلہ قاری صاحب ملک کے شہرہ آفاق جامعات سے علوم و فنون کی کتب متداولہ پڑھنے کے بعد دورۂ حدیث شریف کیلئے جامعہ امجدیہ کراچی میں تشریف لے گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور وہاں کے شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری صاحب سے دورۂ حدیث شریف کیا۔

تجوید وقرأت

حضرت قبلہ قاری صاحب کو دوران تدریس تجوید کا شوق پیدا ہوا اور تدریس چھوڑ کر تجوید روایت حفص استاد القراء حضرت علامہ قاری محمد یوسف صدیقی صاحب سے پڑھی۔

اور مزید تجوید میں مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے استاذ القراء قاری محمد شاکر انور بن قاری عبدالمالک جو کہ قاری غلام رسول صاحب کے استاد بھی تھے۔ ان سے تجوید کے قواعد وضوابط میں مہارت حاصل کی۔

سبعہ ثلاثہ استاذ القراء قاری محمد عطاء اللہ سے پڑھی۔

سلسلۂ بیعت

علامہ قاری جان محمد زید مجدہ نے روحانی راہنمائی کے شیخ الشیوخ سید السادات سیدنا علامہ طاہر علاؤالدین گیلانی صاحب نوراللہ مرقدہٗ الشریف کا انتخاب فرمایا اور ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

ہم درس فضلاء

(۱) محقق الملت الاسلامیہ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب (۲) رئیس المصنفین حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب (۳) محسن اہل سنت حضرت علامہ فضل سبحان صاحب زید مجدہ (۴) حضرت مولانا علامہ عطا محمد قادری حاصل پور (۵) حضرت علامہ مولانا محمد رمضان صاحب وغیرہ۔

تلامذہ

فاضل موصوف زید مجدہ کے تلامذہ کی تعداد وسیع وعریض ہے مگر کچھ معروف تلامذہ کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (۱) ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب (۲) حضرت مولانا علامہ محمد افضل نقشبندی صاحب (۳) حضرت علامہ مولانا محمد انور صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا غلام نصیرالدین صاحب (۵) حضرت علامہ مولانا عبدالمناف صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ توحیدی صاحب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مناظر الاسلام

المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی صاحب

صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

فاضل جلیل مناظر اسلام المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ قدرت نے آپ کی فطرت اور جبلت میں جو ہر شرافت اور فطانت رکھ دیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

تاریخ پیدائش

فاضل جلیل ۱۹۶۴ء میں نین رانجھا تحصیل وضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی حافظ فیض محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے انتہائی شریف اور معزز انسان تھے۔ آپ کے والد گرامی انتہائی نیک سیرت انسان تھے۔ ابتداء سے ہی دین مصطفوی سے محبت تھی اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ پڑھنے کا حکم دیا اور ہر ممکن جدوجہد فرماتے رہے۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر والد صاحب سے حاصل کی اور شہباز طریقت حضرت پیر محمد مطلوب الرسول صاحب سے بھی استفادہ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد علوم عقلیہ اور نقلیہ کا شاہراہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے سفر کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ اس طائر علمی کی پرواز چونکہ عقابی تھی اس لئے قدرت نے ان کے لئے وقت کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ آستانہ عالیہ بندیال شریف میں محقق العرب والعجم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف تلمذ حاصل کیا اور استاذ العرب والعجم بحر العلوم والفنون الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر قانونچہ اور بیضاوی شریف کا سماع کیا۔ فاضل جلیل نے اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی شہرہ آفاق دینی اور روحانی درسگاہ مادر علمی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں بھی داخلہ لیا اور وہاں کے شیخ المدرسین جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اور جامع معقول ومنقول بحر العلوم حضرت علامہ نذیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر علوم وفنون کی کتب متعددہ پڑھیں۔ علامہ موصوف کو ابتداء سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی محنت کا جذبہ تھا اسی لئے وہ آج منصب تدریس اور تقریر پر فائز ہیں۔فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

تدریس اور خطابت

تقریباً چودہ برس سے جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں تدریسی خدمت میں معروف ہیں اور کافی عرصہ سے جامع مسجد نورانی حاجی محلہ پھالیہ روڈ منڈی بہاؤالدین میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں۔

بیعت

سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ للہ شریف سے منسلک ہے۔

دینی اور سیاسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب خطابت تدریس اور تبلیغ کے سلسلہ میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں اور جمعیت کے پلیٹ فارم سے نظام مصطفیٰ کے لئے سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

فن مناظرہ میں ید طولیٰ

علامہ موصوف سریع الفہم ہیں اور ذکاوت اور فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔فن مناظرہ کی جمیع مصطلحات آپ کے ذہن میں مستحضر ہیں۔آپ اپنے خصم اور مقابل کے سوالات کے جوابات دینے میں ہروقت مستعد رہتے ہیں اور بعض اوقات مناظرہ کی ابتداء اس طریق سے بھی کرتے ہیں کہ اپنے مدمقابل سے پوچھتے ہیں ما المناظرہ ما المجادلۃ ما الکابرۃ ما الفرق بینھم یعنی مناظرہ کسے کہتے ہیں مجادلہ کسے کہتے ہیں اور مکابرہ کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اور اگر مزاج اجازت دے تو بعض اوقات بالترتیب ان کی خود ہی تعریفات فرمادیتے ہیں اور یوں فرماتے ہیں۔

مناظرہ

توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہارا للصواب. متخاصمین (مدعی اور سائل) دو چیزوں (محکوم علیہ اور محکوم بہ) کے درمیان نسبت کے بارے درست اور صحیح بات کو ظاہر کرنے کے لئے بحث کرنا۔

مجادلۃ

ھی المنازعۃ لا لا ظہار الصواب بل لا لزام الخصم. مجادلہ آپس میں ایک دوسرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے جھگڑنے کو کہتے ہیں جو اظہار صواب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ مدمقابل کو لاجواب کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

مکابرہ

المنازعة لا لا ظهار الصواب الا انه لا لا لزام الخصم ایضًا. مکابرہ ایسی منازعت کو کہتے ہیں جو اظہار صواب کے لئے ہوتی ہے اور نہ ہی مدمقابل کو لاجواب کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

مجادلہ اور مکابرہ میں فرق

مجادلہ خصم کو لاجواب کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور مکابرہ اظہار صواب کے لئے ہوتا ہے اور نہ ہی خصم کو لاجواب کرنے کی غرض سے ہوتا ہے بلکہ محض سینہ زوری ہوتی ہے یا خواہ مخواہ اپنے علم کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

المختصر فن خطابت فن تدریس اور فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اللہ قدوس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ گلستان بندیال کا یہ عظیم گلدستہ مہکتا رہے اور اپنی علمی تبلیغی خدمات سے لوگوں کے دلوں کو معطر کرتا رہے۔

فتح القوی

فی اسانید الشیخ علی احمد السندیلوی

ثبت مختصر لأسانید العلامة الزاویة

الشیخ علی احمد السندیلوی

خرجه له تلمیذه

ابوالبرکات محمد منور عتیق

مرکز تدریب الافتاء والبحوث ۱۵۰ راوی روڈ لاہور 04237115743

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الحاء

محقق اہل سنت
علامہ حبیب الرحمٰن صاحب

مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد

فخر اہل سنت فدائی اسلام حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب نہایت شریف اور خاموش طبع اور زیرک علمی شخصیت ہیں۔ جامعہ رضویہ جھنگ بازار میں عرصۂ دراز سے تدریس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جامع مسجد گلستان مصطفیٰ یٰسین آباد نزد وارث پورہ فیصل آباد میں خطبہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ علامہ حبیب الرحمٰن صاحب اتراء نزد قائد آباد تحصیل وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے دیہات میں میٹرک کا امتحان اچھی پوزیشن میں پاس فرمایا۔ پھر حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب کے دل میں اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا فرما دیا اسی جذبہ کے پیش نظر آپ نے جامعہ رحمانیہ حسینیہ شاہوالہ میں داخلہ لیا اور ابتدائی کتب فارسی اور صرف خوب محنت سے پڑھیں۔ اس قدر محنت فرمائی کہ ابتدائی کتابیں پڑھتے پڑھتے ہی اعلیٰ تعلیم کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آکر داخلہ لے لیا۔ اس دور میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم کا سلسلہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا تھا اور طلباء بھی بڑی محنت سے پڑھتے۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں حضرت استاذ الاساتذہ بڑی محنت اور لگن سے تدریس کے فرائض ادا فرما رہے تھے۔ حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ فرمائے اور علوم عقلیہ اور نقلیہ خوب محنت سے پڑھے اور جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ سے بھی آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان سے بھی بہت سی علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں وقت کے بڑے بڑے ماہر اور محقق اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ آج ان اساتذہ کے علمی جواہرات کو آگے تقسیم کر رہے ہیں۔ درس نظامی کی فراغت حاصل کر کے دورۂ حدیث شریف پڑھنے کے لئے جامعہ رضویہ فیصل آباد تشریف لائے۔ اس وقت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث تھے ان سے آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے شرف تلمذ فرمایا دیگر اساتذہ سے بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔حضرت علامہ عطا محمد صاحب متین، حضرت علامہ صوفی محمد رفیق صاحب،

تلامذہ

آپ کے تلامذہ تو بہت ہیں کچھ کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔(۱) حضرت علامہ محمد آصف صاحب (۲) حضرت علامہ محمد عثمان غنی صاحب (۳) حضرت علامہ حیات صاحب (۴) محمد فیاض (۵) قاری لیاقت علی صاحب وغیرہ۔

بیعت

حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب کی بیعت سلسلہ قادریہ سے ہے۔

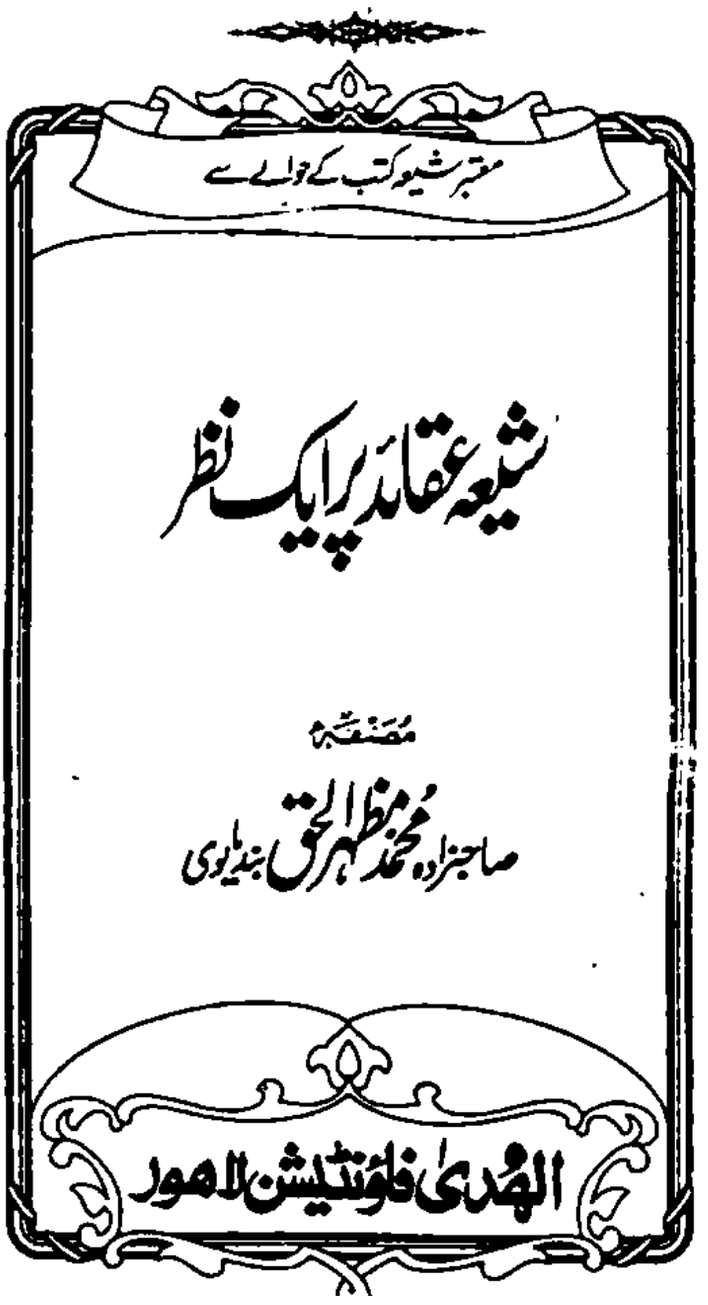

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نضرۃ الفضلاء

حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب

صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب محتاج تعارف نہیں۔ خاموش طبع اور ظاہری اور باطنی حسن سے آراستہ نظر آتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی احمد مرحوم ہے جو کہ علاقہ کے معزز آدمی تھے گھر میں ابتداء سے ہی اسلامی ماحول بنا ہوا تھا اسی بنا پر آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے مستعد کر دیا۔

علامہ موصوف ۱۹۶۷ء میں تحصیل پہاڑ ڈیرہ اسماعیل خان موضع پہاڑ پور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم و بسم اللہ شریف

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدائی تعلیم کمبوہ شریف میں حاصل کی۔ بعد از فراغت علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے مستعد ہو گئے اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا محمد عمر صاحب سے پڑھیں۔ بعد ازیں مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے جنڈانوالہ میں رہ کر محقق العصر حضرت علامہ مولانا منظور احمد سے استفادہ کیا۔ مزید علمی ترقی کے حصول کے لئے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت وہاں شہرہ آفاق شخصیت ملک التدریس امام المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ جامعہ بندیال میں رہ کر اس قدر محنت سے مطالعہ کیا کہ آج علامہ موصوف فضلاء بندیال میں ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

جامعہ بندیال میں محنت اور عرق ریزی سے پڑھنے کا ثمرہ یہ ہے کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں مدرس ہیں۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ کی مشکل سے مشکل کتابیں پڑھانا ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔

تلامذہ

قاری محمد مشتاق بندیالوی کمر مشانی، حضرت مولانا صوفی سید رضا صاحب، مولانا غلام عباس صاحب ڈی آئی خان وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی بیعت عالم اسلام کے مشہور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں بدرالطریقہ شمس المشائخ حضرت قبلہ بابو جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہے۔

منصب تدریس

حضرت علامہ موصوف پہلے تو میانوالی میں جامعہ اکبریہ میں منصب تدریس پر فائز تھے اور صدر مدرس کے عہدہ پر فائز تھے اور سینکڑوں طلباء آپ کے زیر سایہ رہ کر تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور ان دنوں میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تدریس فرما رہے ہیں۔

دینی مذہبی خدمات

تدریسی منصب کے ساتھ ساتھ خطابت اور امامت کے فرائض بھی ادا کر رہے ہیں۔ اللہ قدوس گلستان بندیال کے ان علمی گلدستوں کو تا قیامت سرسبز اور شاداب رکھے اور ان کی خوشبو سے لوگوں کے اذھان وافکار معطر ہوتے رہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الدال

فخر المدرسین

حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب

صدر مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن شریف خیر آباد

حضرت قبلہ علامہ دوست محمد صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ بہت سادہ لباس میں ملبوس، چہرہ پر علم و عرفان کا اجالہ، گفتار اور رفتار کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتے ہیں ایک جٹ کھیتی باڑی کرنے والا ہے مگر نظر عمیق سے دیکھیں تو پیشانی پر تحقیق و تدقیق کے انوار و تجلیات دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت قبلہ الحاج دوست محمد صاحب مشہور بستی کوٹ پہلوان تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا کے باشندے ہیں۔ آپ کے والد گرامی جناب اللہ بخش صاحب ایک سادہ شریف آدمی تھے۔ جناب اللہ بخش صاحب کو اپنے بیٹے کے بارے میں ابتداء سے ہی علم دین پڑھانے کا شوق تھا لہٰذا پہلے حفظ قرآن حکیم کے لئے جامعہ میں داخلہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حفظ کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کروانے کا ارادہ مستحکم کرلیا۔

اعلیٰ تعلیم

حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب جذبہ دینی کے پیش نظر اعلیٰ تعلیم کی تلاش کے لئے کوشاں تھے۔ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں آستانہ عالیہ شاہوالہ میں پڑھیں۔ ابتدائی کتابیں چونکہ خوب محنت سے پڑھ لی تھیں اس لئے استعداد بن چکی تھی لہٰذا اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور گلستان علم و حکمت مخزن تحقیق و تدقیق جامعہ مظہریہ امدادیہ میں آکر داخلہ لے لیا۔ خوش قسمتی سے ان دنوں میں امام المحققین و سند المدققین حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی شیخ الجامعہ تھے اور تاج العلماء زبدۃ العرفاء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب جامعہ کے ناظم اعلیٰ تھے۔ ایسی شخصیات کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان فاضل اساتذہ کی محنت اور خلوص نے انہیں اس قدر نوازا کہ حضرت قبلہ حافظ صاحب اس جامعہ کو چھوڑنا اپنے لئے جرم سمجھتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منصب وحیدانہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ حافظ صاحب کو اس قدر عزت عطا فرمائی کہ انہیں مرکز علم وحکمت مخزن درس وتدریس آستانہ عالیہ بندیال شریف کے لئے منتخب فرمالیا۔ انہی دنوں میں آپ جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک خیر آباد کے صدر مدرس ہیں اور ڈھوک خیر آباد کی مرکزی جامع مسجد میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

راقم الحروف کے لئے باعث فخر ہے کہ مقتدر شرفاء اور فضلاء کی سنگت اور رفاقت نصیب ہوئی کہ آج راقم الحروف بھی فخر سے کہتا ہے کہ ہمارے رفقاء شیخ الحدیث صدر المدرس اور مفتیانِ دین ہیں۔

تلامذہ

(۱) جناب فلک شیر صاحب۔ (۲) محمد عاشق صاحب۔ (۳) شمس الدین شاہ صاحب۔

سلسلۂ بیعت

سلسلہ طریقت کی راہنمائی کے لئے آپ نے آستانہ عالیہ دریا شریف کی غلامی اختیار کی۔

زمانہ طالب علمی

حضرت قبلہ حافظ صاحب مدظلہ العالی کو دین کی خدمت کرنے کا ابتداء سے ہی ذوق ہے۔ زمانہ تعلیم میں بھی آپ مرکزی جامع مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اب بھی وہ اپنے مربی ومشفق استاذ کے آستانہ پر تدریسی فرائض ادا کر رہے ہیں اور ساتھ ہی امامت اور خطابت کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔

از.....شیخ علی احمد سندیلوی لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب السین

فخر الفضلاء جامع المعقول والمنقول

پیر طریقت علامہ سردار احمد صاحب

سجادہ نشین کھرپڑ شریف

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر سردار احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین کھرپڑ شریف محتاج تعارف نہیں۔ حضرت پیر صاحب قبلہ کو راقم الحروف ذاتی طور پر جانتا ہے اور آپ کی رفاقت میں مدت مدید تک علوم اسلامیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ فطرتاً اور جبلتاً زیور شرافت سے آراستہ ہیں۔ فاضل موصوف کے والد گرامی فخر المشائخ زینت اہل سنت حضرت پیر محمد اشرف قادری رحمۃ اللہ علیہ درس نظامی کے فارغ تھے اور صاحب زہد و تقویٰ تھے۔ طریقت اور شریعت کی خدمات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے آستانہ عالیہ میں شب و روز عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے ملک کے اطراف و اکناف سے لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ کھرپڑ شریف کا چشمۂ شریعت و طریقت تشنگان علم شریعت اور طریقت کو مدت مدید سے غیر محصور افراد کو سیراب کر رہا ہے اور تا قیامت اللہ تعالیٰ اس آستانہ کو قائم اور دائم رکھے۔

فخر الفضلاء فاضل بندیال پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سردار احمد قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ۱۹۵۰ء میں کھرپڑ شریف میں پیدا ہوئے۔ فاضل موصوف نے علمی خاندان میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد گرامی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد اشرف قادری رحمۃ اللہ علیہ جید متبحر عالم تھے اور صاحب فضل و تقویٰ تھے۔ آپ کے دادا جان بھی بہت بڑے فاضل تھے آپ کے جد امجد کا اسم گرامی خواجہ محمد عظیم قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کے جد امجد کی بیعت فخر المشائخ پیر طریقت حضرت سید شیر محمد گیلانی فتح پوری سے تھی اور آپ کے جد امجد نے علوم اسلامیہ محقق اہل سنت جامع معقول و منقول حضرت علامہ احمد علی سہارنپوری سے پڑھے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت اور شرافت کا منفرد پہلو

فاضل ذی شان حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد حفظہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور شرافت کے منفرد پہلو کی متعدد انواع ہیں۔

النوع الاول

آپ کے والد گرامی بھی شریعت اور طریقت کے متبحر عالم ہیں اور آپ کے جد امجد رحمۃ اللہ علیہ بھی شریعت اور حقیقت کے سپہ سالار تھے۔

النوع الثانی

آپ کے والد گرامی بھی جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں رئیس المناطقہ عین الاذکیا سند المحققین فخر المدققین الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف کی خدمت عالیہ میں زانوئے تلمذ تہہ کیے ہیں اور فاضل موصوف جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ پیر سردار احمد قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں رئیس المناطقہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی اور محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل فرمائی۔

النوع الثالث

خادم اپنے مخدوموں کی خدمت کیا ہی کرتے ہیں کوئی امر متعجب نہیں ہے مگر فاضل موصوف نے اپنے مربی اور مشفق استاذ کی جس قدر خدمت کی اس کی نظیر کا پایا جانا امر دشوار ہے۔ المختصر فاضل موصوف خدمت اور تعظیم وتوقیر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف نے مڈل کی تعلیم اپنے دیہات میں ہی حاصل کی۔ مڈل کے بعد دینی تعلیم کی محبت نے ان کا رُخ علوم اسلامیہ کی تحصیل کی طرف کر دیا جبکہ والد گرامی کی تعلیم وتربیت کا بھی اثر تھا بالآخر درس نظامی کی تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ قادریہ فیصل آباد پہنچ کر جامعہ میں داخلہ لیا۔ المختصر فاضل موصوف متعدد مدارس میں حصول علم کے لئے تشریف لے گئے ذیل میں ان مدارس کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

جامعہ قادریہ

جناب قبلہ پیر سردار احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ قادریہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین استاذ حضرت علامہ مولانا عطا محمد قادری حاصل پوری سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کتب صرف پڑھیں۔ شب و روز انتھک محنت کی اور اپنے ہم سبق ساتھیوں میں ممتاز ہو گئے۔

جامعہ ہری پور

جامعہ قادریہ میں کتب صرف بڑی محنت سے پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ بڑھتا گیا بالآخر افکار و افکار پختہ ہو گئے اور علوم اسلامیہ کی مزید تحصیل کے لئے ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے اور جامعہ ہری پوری میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے صدر مدرس شرف الملت والدین حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور فخر المدرسین حضرت علامہ عطاء محمد قادری جیسے مقتدر اور قابل رشک اساتذہ سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتب منطق قطبی تک نحو میر سے کافیہ تک اور نورالایضاح، قدوری اور کنز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب کے مقدر میں عالم اسلام کے قابل رشک اور فاضل اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

علم طریقت اور علم شریعت کا شاہین مختلف جامعات اور مقتدر اساتذہ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب کسی ایسے جامعہ کے متلاشی تھے جس کی فضا پر انوار اور تربت پروقار سے غیر محصور آسمان علم و حکمت کے درخشندہ ستارے آسمان کے افق پر طلوع ہو کر عالم اسلام کے اجنان و اذہان کو منور کر رہے ہیں۔ میری مراد عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہے۔ المختصر حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ آستانہ عالیہ بندیال شریف تشریف لا کر جامعہ بندیال میں داخلہ لیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب کے مقدر میں عالم اسلام کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا ہوا تھا۔ المختصر جامعہ مظہریہ امدادیہ کے شیخ الاسلام والفنون و شیخ الجامعہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی کے طرز تعلیم کو دیکھ کر دل میں اس قدر محبت ہوئی بس انہی کے ہو کر رہ گئے۔

؎ حور پہ نظر نہیں رکھتا شیدا تیرا

خدمت میں عظمت

راقم الحروف بھی حضرت قبلہ پیر صاحب کے ادنیٰ ساتھیوں میں سے ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا کہ قبلہ پیر صاحب جب گھر سے تشریف لاتے تو اشیاء خوردنیہ اور اشیاء ضروریہ اپنے مشفق اور مربی استاذ کے قدموں میں ڈھیر کر دیتے۔ واللہ یؤتیہ من یشاء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہندی سو دکھ سیندی ناں تکیاں تے بیندی
تن من سب چرا کے کنگھی ناں زلفاں وچہ ویندی

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فخر الفضلاء حضرت قبلہ پیر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں دس سال قیام پذیر رہے۔ اس مدت مدید میں آپ نے استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہ الشریف سے مندرجہ ذیل کتب درسیہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

کتب منطقیہ: صغریٰ و کبریٰ، قال اقول، مرقات، شرح تہذیب، قطبی، ملا حسن قاضی، حمد اللہ۔ کتب فلسفہ: میبذی وغیرہ۔ کتب اصول فقہ: نور الانوار حسامی، مسلم الثبوت، توضیح تلویح۔ کتب فقہ: ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین، مختصر المعانی، مطول، مناظرہ رشیدیہ، اقلیدس تصریح، جلالین شریف، بیضاوی، جامی تکملہ، سراجی وغیرہ۔

خلافت و بیعت

اپنے والد گرامی فخر المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد اشرف قادری صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور آپ کے والد گرامی نے خلافت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

شریعت اور طریقت کی پاسبانی

حضرت قبلہ پیر سردار احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ کے ناظم اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ کھرپڑ شریف کے آستانہ کے سجادہ نشین بھی ہیں۔ عوام و خواص کو علم شریعت اور طریقت کا فیض بانٹ رہے ہیں۔ شب و روز آستانہ پر متلاشیان علم شریعت و طریقت کا ہجوم رہتا ہے۔

آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف کا طریق منفرد

آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف دیگر آستانوں سے منفرد اور مشرف ہے۔ اس آستانہ کا منفرد طرز و طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی محبت کے ساتھ عارف باللہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی شریف کثرت سے پڑھی جاتی ہے اور ساتھ ہی اس کے اشعار کی وضاحت بھی کی جاتی ہے ایسا طرز و طریقہ عالم اسلام کے آستانوں میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔

عارف رومی کا کلام سننے کے لئے ملک کے اطراف و اکناف کے سالک تشریف لا کر اپنے اجنان و اذہان کو منور کرتے رہتے ہیں۔ اللہ قدوس اس آستانہ کے فیض کو عالم اسلام میں عام کرے اور تا قیامت یہ روحانی اور علمی آستانہ عالیہ آباد رہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہارِ اہلِ سنت

علامہ قاری سعد سلطانی صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب انتہائی شفیق اور رفیق آدمی ہیں۔ رفتار اور گفتار میں سادگی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی صوفی پنوں خان ہے۔ اپنے علاقہ کے پروقار شخص ہیں۔ علامہ موصوف ضلع وتحصیل کوٹلی کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

بسم اللہ شریف اور ابتدائی تعلیم وتحصیل اپنے علاقہ کوٹلی میں مکمل (ابتدائی تعلیم میں حفظ مع قرأت بھی شامل ہے) کی تھی۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے سفر کا ارادہ کرلیا آخر کار جامعہ بندیال شریف میں پہنچ کر داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع معقول ومنقول حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی کی خدمت میں رہ کر درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور انہی دنوں فاضل ذی شان حضرت مولانا غلام محمد اختر حسنی بھی جامعہ بندیال شریف میں پڑھاتے تھے ان سے بھی اسباق پڑھے۔

بیعت

آستانہ عالیہ گلہار شریف کوٹلی سے سلسلۂ بیعت مربوط ہے۔

دینی مذہبی خدمات

تقریباً ۱۵ سال سے دینی اور مذہبی خدمات میں مصروف کار ہیں اور ان دنوں میں بھی تدریس کے فرائض تسلسل اور روانگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزہۃ العلماء

علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب زید مجدہٗ

﴿بی اے﴾

علامہ القاری الحافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب بصیرت شخص ہیں۔ نسباً وطبعاً شرافت کے زیور سے آراستہ ہیں۔ قدرت نے انہیں علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا جوہر بھی وافر مقدار میں عطا فرمایا ہوا ہے۔ گفتار اور رفتار قابل رشک ہے۔ الغرض! حضرت علامہ القاری الحافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی ۱۹۸۲ء میں موضع ٹھلہ کلاں ڈاکخانہ چک بیلی خاں تحصیل وضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد الحاج محمد یوسف صاحب انتہائی شریف اور معزز آدمی ہیں اپنے خاندان میں مکرم اور محترم شمار ہوتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

مدرسہ حفظ القرآن غوثیہ مہریہ ٹھلہ خورد میں حفظ قرآن کیا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے ناظم تعلیمات پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب سے فاضل عربی کا تمام کورس پڑھا اور فاضل بندیال علامہ سیف اقبال صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔

بیعت

عالم اسلام کا روحانی اور علمی مرکز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت پیر نصیر الدین شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ مغلیہ خاندان شہنشاہ بابر، اکبر وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف نے میٹرک کا امتحان ہائی سکول دھندہ تحصیل راولپنڈی میں اچھے نمبروں میں پاس کیا اور اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے بی اے کیا۔ المختصر آپ بیک وقت عصری اور دینی تعلیم سے آراستہ ہیں اور خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ وللہ الحمد وھو الموفق للصواب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الشین

شجاعت الاسلام

حضرت علامہ شہباز علی قادری صاحب

صدر مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

حضرت علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی نیک طینت بے باک اور بے لوث شخصیت کے حامل ہیں۔ درس نظامی کے بہترین اور محقق استاذ ہیں۔ دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد کے صدر مدرس ہیں۔ قدرت نے بندیال شریف کی زمین میں ایک الگ خصوصیت رکھی ہے کہ فضلاء بندیال اور صدارت میں ملازمہ ہے کسی بھی فضلاء بندیال سے کوئی فاضل تدریس کے منصب پر فائز ہوتو ضرور یا تو وہ صدر مدرس ہوگا یا شیخ الحدیث ہوگا۔ علامہ شہباز علی قادری صاحب ۱۹۵۴ء میں چک نمبر ۲۳۷ ر-ب ڈاکخانہ ۷۸ تحصیل وضلع فیصل آباد میں ایک ممتاز علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا قمرالدین مرحوم علاقے کے نامور خطیب ہونے کے ساتھ ایک معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد میں حاصل کی پھر آپ علمی پیاس کو بجھانے کے لئے واں بھچراں تشریف لے گئے وہاں علامہ مولانا ابوالفتح اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ سے علوم وفنون کی متعدد کتابیں پڑھیں۔ متعدد علوم وفنون پڑھنے کے بعد ابھی اور جذبہ علم رکھتے تھے لہٰذا آپ برصغیر پاک و ہند کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں تشریف لائے۔ وہاں بندیال شریف میں استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور عرصۂ دراز تک علامہ عطامحمد بندیالوی فاضل بندیال اور حضرت علامہ عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ حضرت علامہ قادری صاحب نے اس قدر محنت اور لگن سے پڑھا اسی محنت کی وجہ سے آج فیصل آباد میں آپ کا ایک مقام ہے۔ سچ ہے کہ جس قدر کام ہے اسی قدر مقام ہے۔ راقم کو اس بات کا فخر ہے کہ میں علامہ قادری کے ادنیٰ رفقاء میں سے ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تلامذہ

حضرت علامہ شہباز علی قادری کے تلامذہ تو بہت ہیں شمار میں نہیں آتے چند ایک مقتدر تلامذہ کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سید ہدایت رسول شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نوریہ رضویہ (۲) حضرت علامہ منیر احمد شہباز مدرس نوریہ رضویہ (۳) حضرت علامہ عتیق سعید مدرس نوریہ رضویہ (۴) علامہ فضل عباس مدرس بنالہ کالونی۔

حضرت علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی کی بیعت لکھیوال شریف نزد سیال شریف سے ہے۔

حضرت علامہ شہباز علی قادری صاحب عرصۂ دراز سے تدریس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ حضرت علامہ قادری صاحب کے دل میں علوم اسلامیہ کی سچی محبت ہے۔ اسی محبت کی وجہ سے اب بھی آپ کا گھر مدرسہ سے کافی دور ہے۔ اس دوری کو برداشت کر کے ہر روز پڑھانے کے لئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جذبہ عطا فرمائے کہ وہ محنت سے پڑھاتے رہیں تاکہ علماء تیار ہو جائیں اور بندیال شریف کا چشمۂ فیض جاری رہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

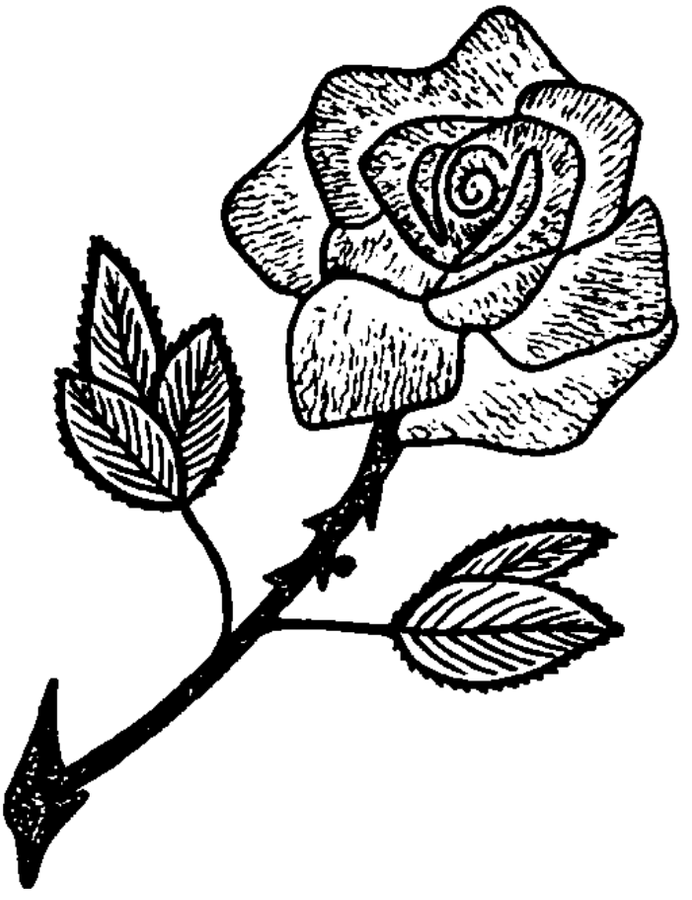

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فتح الاسلام

علامہ مولانا حافظ شیر محمد صاحب زید مجدہٗ

جناب علامہ حافظ شیر محمد صاحب انتہائی شریف الطبع اور نیک سیرت انسان ہیں۔ خاموش طبع اور محنت کا جذبہ رکھنے والے ہیں۔ اللہ قدوس نے انہیں وافر مقدار میں دین کی الفت نصیب فرمائی ہے۔

فاضل موصوف موضع شاہوالہ میں ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی احمد یار ہے آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے بہت معزز انسان ہیں۔ آپ کے والد گرامی کو ابتداء سے ہی اسلام سے محبت تھی اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کے لئے رغبت دلائی۔ علامہ موصوف کا قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد علوم اسلامیہ پڑھنے کا عزم مصمم ہوگیا تو اسی جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی اور معیاری درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ بندیال میں عصر حاضر کے جلیل القدر فاضل عرب وعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پیر محمد عبدالحق صاحب زیدہ مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال جیسے قابل رشک اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور تقریباً دس بارہ سال تعلیم حاصل کی فاضل موصوف فطرتاً محنتی انسان ہیں۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اپنی زندگی کو دین متین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر فاضل موصوف جامعہ جیلانیہ رضویہ مانہ والہ فیصل آباد میں تدریسی خدمات میں محو و مستغرق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے افکار و انظار میں مزید برکت فرمائے اور تا یوم ساعت گلستان بندیال کی آبیاری کرتے رہیں۔

بیعت

فاضل جلیل کا سلسلہ طریقت آستانہ عالیہ بھور شریف سے منسلک ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الصاد

بدرالمدرسین

علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی صاحب زید مجدہٗ

صدر مدرس جامعہ اکبریہ میانوالی

حضرت علامہ صالح محمد نقشبندی ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی عطا محمد صاحب شریف الطبع انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں ان کا شمار معزز لوگوں میں سے ہوتا تھا۔ آپ کا آبائی گاؤں جمن شاہ ہے۔ تحصیل وضلع لیہ ہے اور اس علاقہ کی علمی درسگاہ کا نام مدرسہ انوار بارو (اڈا جمن شاہ) ہے۔ جامعہ ہذا اپنے علاقہ کی ممتاز دینی درسگاہ ہے۔ فاضل موصوف سادہ زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں اور تکلف، تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور رہتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

حضرت العلام فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مرشد آباد شریف تحصیل منکیرہ ضلع بھکھر سے کیا۔ جب ابتدائی تعلیم سے آشنا ہوئے تو علم کی محبت میں اضافہ ہوتا گیا۔ علم وعمل میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ خوب سے خوب تر اور ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم کی رغبت بڑھتی چلی گئی۔ الحاصل فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کی طرف سفر کا ارادہ کیا۔ آخر مرکز علم وحکمت مخزن معقولات ومنقولات میں پہنچ کر داخلہ لیا۔ شیخ الجامعہ مخزن علم وعمل جامع معقول ومنقول حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی جیسے فاضل اور قابل ترین استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ فارسی، صرف، فیض محمد گجوی، کافیہ، کنز الدقائق، شرح وقایہ، قطبی، الفیہ۔

رئیس المناطقہ بحر المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی جیسے فرید الدھر استاذ سے مرقات، شرح تہذیب، تکملہ عبدالغفور پڑھیں۔ جامع منقول ومعقول حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی صاحب سے شرح جامی اور شرح عقائد پڑھا۔ حضرت علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بیضاوی، سراجی، مسلم الثبوت اور عبدالغفور پڑھیں۔

تلامذہ

فاضل موصوف سے شرف تلمذ حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد تو کثیر ہے مگر چند علماء کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صاحبزادہ محمد حسن بارو شریف (۲) پیر انوار الحسن (۳) مسعود الحسن وڑچھ شریف (۴) عبدالمجید مدرس منکیرہ (۵) صاحبزادہ سعید احمد خان (۶) حافظ محمد صدیق، حافظ شبیر احمد۔

تصانیف

علامہ موصوف کی قلمی کاوش قابل ستائش ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف دو ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صلوٰۃ قبل الاذان۔ (۲) تبلیغی جماعت پر نظر۔

خاندانی پس منظر

خاندانی حوالہ سے آپ کا تعلق دلدار خیل بلوچ سے ہے۔

سلسلۂ بیعت

آپ کا روحانی تعلق پیر بارو صاحب سے ہے۔ اہل علاقہ پیر بارو صاحب سے روحانی علمی فیض سے مشرف ہو رہے ہیں۔ ان کا یہ چشمہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے۔

دینی، مذہبی اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف اپنی زندگی کو دین وملت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ خصوصاً فتویٰ نویسی، فیصلہ جات، تدریس اور خطابت کے کاموں میں سرفہرست نظر آتے ہیں۔ اور مذہبی طور پر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جمعیت علماء پاکستان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ کے جسم میں تھکن کو دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ جب بھی دیکھیں دینی اور مذہبی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی آپ کا اوڑھنا ہے اور یہی بچھونا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندیال کے ان گلستان علم وحکمت کو تا ساعت سرسبز وشاداب رکھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الطاء

نجم العلماء
علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب زید مجدہ
فاضل عربی

علامہ حافظ طارق محمود صاحب نیک سیرت اور شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ سادہ لباس اور رفتار اور گفتار میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حسن اخلاق میں منفرد نظر آتے ہیں۔ انتہائی محنتی اور منکسر المزاج شخص ہیں۔ موضع موہڑہ ڈاکخانہ چک بلی خان تحصیل وضلع راولپنڈی میں ۱۹۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک محمد اسلم صاحب شریف اور نیک سیرت انسان ہیں۔ ان کا شمار مقتدر اور معزز لوگوں میں ہوتا ہے۔

ابتدائی تعلیم

تعلیم کی ابتداء اپنے گھر سے ہی کی جب سمجھدار ہوئے اللہ قدوس نے انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اسلام کی محبت سے مشرف ہو کر جامعہ قادریہ رضویہ واہ فیکٹری ضلع راولپنڈی سے حفظ کیا۔

عصری تعلیم

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم سے آراستہ ہیں۔ سکول میں میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کیا اور فاضل عربی کا کورس کیا۔

جامعہ بندیال میں داخلہ

فاضل جلیل ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے ناظم اعلیٰ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی سے فاضل عربی کا کورس کیا اور دیوان حسان اور مفضلیات فاضل بندیال استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر صاحب پکا گنجیرہ والے سے پڑھیں۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سے فارسی قاعدہ پڑھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل بندیال

علامہ طالب حسین حسینی سندھی صاحب زید مجدہٗ

علامہ طالب حسین حسینی سندھی ضلع خیر پور مریس تحصیل و ڈاکخانہ فیض گنج گاؤں علی گنج بلوچ صوبہ سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد سومر فقیر ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے نہایت معزز انسان ہیں۔ ابتداء سے دینی جذبہ سے آراستہ تھے۔ اس لئے اپنے بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے مقرر کر دیا۔ فاضل موصوف نے سکول کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مکمل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لئے مادر علمی عالم اسلام کی دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں اسی جامعہ کے فارغ التحصیل استاذ حضرت علامہ مولانا محمد دین سیالوی صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں:
(۱) فارسی قاعدہ (۲) تحفۃ النصائح (۳) نحو میر (۴) شرح مائۃ عامل (۵) ہدایۃ النحو (۶) شرح جامی (۷) صغریٰ سے ملا حسن تک تمام کتب منطقیہ (۸) شرح عقائد مع خیالی (۹) بیضاوی شریف (۱۰) مختصر معانی (۱۱) اصول شاشی۔

اور اسی جامعہ کے فاضل حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ پندنامہ، قانونچہ کھیوالی، قدوری شریف، کنز الدقائق، فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے ناظم اعلیٰ تاج الفقہاء، فحل العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی سے کافیہ پڑھا اور فاضل ذی شان عمدۃ المدرسین حضرت علامہ محمد مظہر الحق صاحب سے نور الانوار اور فارسی کی کتب پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مشہور درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور بڑی محنت سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

خصوصیت

فاضل موصوف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جامعہ بندیال شریف میں آٹھ برس کی مدت مدید قیام پذیر رہے اور علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل جامعہ ہذا میں کی اور بڑے بڑے قابل اساتذہ سے شرف تلمذ کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل موصوف سادہ سیرت اور سادہ لباس میں ملبوس رہنا پسند کرتے ہیں مگر قابلیت اور ذکاوت میں منفرد ہیں۔ الحمد للہ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جامعہ بندیال کا ادنیٰ متعلم دوسرے مدارس کا قابل ترین استاذ ہوا کرتا ہے۔

بیعت

فاضل موصوف کا سلسلۂ بیعت اپنے علاقہ کے معروف پیر طریقت سید الحاج حسین شاہ جیلانی سے ہے۔

منصب تدریس

فاضل موصوف ان دنوں آزاد کشمیر میں منصب تدریس پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جذبہ عطا فرمائے کہ دین متین کی خدمت میں محو و مستغرق رہیں۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف بلوچ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

قبل اور بعد از آذان درود شریف کا ثبوت

مؤلفہ

ملک المدرسین استاذ العلماء

مولانا عطاء محمد بندیالوی

مکتبہ جمال کرم

9۔ مرکز الاویس انسٹیٹیوشنل ایریا مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الظاء

بدرالاسلام نابغۂ عصر فریدالدھر علامہ پروفیسر

صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی صاحب

ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فخر فضلاء بندیال حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ فطرتاً اور جبلتاً زیور شرافت و ملاحت سے آراستہ ہیں۔ اللہ قدوس نے متعدد خوبیوں اور محاسن سے انہیں نوازا ہوا ہے۔ ہمہ وقت امور انتظامیہ اور افکار اسلامیہ کے لئے مصروف اور مشغول رہنا اپنی دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔

شجرۂ نسب

محمد ظفر الحق بن محمد عبدالحق بن فقیہ العصر یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بن میاں محمد سلطان بن میاں محمد شاہنواز۔

مولد و مسکن

فاضل موصوف بندیال کی ارض مقدسہ میں پیدا ہوئے۔ خانوادہ فقیہ العصر کے گلستان کے مہکتے گلدستے ہیں۔ انہوں نے علم دوست گھرانہ میں آنکھ کھولی اور تاج العلماء بحر العلوم جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کی آغوش رحمت میں پرورش پائی جن کے والد گرامی فرید الدھر اور دادا جان فقیہ العصر ہوں اور نانا پیر طریقت مولانا احمد دین سجادہ نشین مکھڈ شریف ہو ایسی شخصیت کے محاسن اور خصائل حمیدہ کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے اتنا ہی کم ہے۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں ید طولیٰ رکھتے ہیں جیسا کہ ذیل کے نقوش اس پر دال ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ صاحبزادہ صاحب نے مڈل کا امتحان بندیال سکول سے 722 نمبر لے کر پاس کیا اور وظیفہ کے مستحق ٹھہرے پھر میٹرک کا امتحان سائنس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین کے ساتھ ملک کی مشہور درس گاہ سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے 736 نمبر لے کر پاس کیا اور پھر وظیفہ کے مستحق ٹھہرے۔

ایف ایس سی

پاکستان کی مشہور درس گاہ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے ایف ایس سی اچھی پوزیشن میں پاس کیا۔

بی اے

ایف ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے پرائیویٹ طور پر فرسٹ ڈویژن میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

اقول

راقم الحروف حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو ذاتی طور پر جانتا ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ نے علوم عصریہ میں انتھک محنت کی اور اپنے رفقاء اور برادری میں ممتاز ہو گئے۔ آپ کی زندگی عبارت ہے محنت اور شرافت سے اسی محنت اور شرافت نے آج انہیں اعلیٰ منصب پر فائز کر دیا۔

مہندی سو دکھ سہندی تاں تکیاں تے بیندی
تن من سب چرا کے کنگی تاں زلفاں وچہ ویندی

ایم اے اسلامیات

بی اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے بعد ایم اے کے لئے کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور کراچی یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈلسٹ بھی حاصل کیا۔

فاضل عربی

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فاضل عربی کا امتحان بھی کراچی میں دیا اور ہائی فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔

علوم اسلامیہ کی افتتاحی نوعیت

علوم عصریہ کی تکمیل کے بعد دینی تعلیم کا جذبہ پیدا ہوا جبکہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کا بچپن اور لڑکپن مادر علمی عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کی آغوش میں ہی گزرا تھا اسی بناء پر علوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پہلے سے ہی ذہن میں جگہ لے چکا تھا اسی جذبہ کے پیش نظر علوم عصریہ کا شاہین عصری تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تعلیم کے کے لئے کمر بستہ ہوگیا اور ایسی سرعت رفتاری سے چلا کہ آسمان علم وحکمت کے افق پر آفتاب مہتاب بن کر چمکا کہ آج اسی آفتاب مہتاب کی ضیاء سے بالخصوص اہل بندیال اور دیگر امصار منور ہو رہے ہیں۔ ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء

ذوی الاحتشام اساتذۂ کرام

اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ قبلہ مدظلہ العالی کے لئے عالم اسلام کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ذیل میں اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

امام المعقول والمنقول علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل موصوف حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی نے الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے (۱) یوسف زلیخا، (۲) اصول شاشی، (۳) نورالانوار، (۴) شرح وقایہ، (۵) قطبی، (۶) میر قطبی، (۷) مختصر المعانی بندیال شریف میں پڑھیں اور کنز اور جلالین کراچی میں پڑھیں۔ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی جب بندیال شریف میں دوبارہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو حضرت صاحبزادہ قبلہ دامت فیوضہم العالیہ نے (۱) مسلم الثبوت، (۲) توضیح، تلویح، (۳) ہدایہ اولین وآخرین، (۴) ترمذی شریف اور (۵) ابن ماجہ پڑھیں۔

جامع المعقول والمنقول تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب

فاضل ذی شان حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ نے حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں: (۱) صرف بہائی، (۲) قانونچہ، (۳) نحومیر، (۴) کافیہ، (۵) مجموعہ منطق، (۶) ایساغوجی قال اقول، (۷) نورالایضاح، (۸) قدوری، (۹) کنز، (۱۰) اصول شاشی، (۱۱) مناظرہ رشیدیہ، (۱۲) شرح مائۃ، (۱۳) ہدایۃ النحو، (۱۴) جامی، (۱۵) الفیہ، (۱۶) شمس بازغہ، (۱۷) صدرا، (۱۸) عربی کا معلم (تمام حصے) تمام قرآن مجید کے صیغے، تفسیر قرآن مکمل، (۱۹) میر زاہد، (۲۰) ملا جلال، (۲۱) امور عامہ، (۲۲) میر زاہد، (۲۳) رسالہ قطبیہ، (۲۴) قاضی، (۲۵) حمداللہ وغیرہ۔

فاضل ذی شان علامہ محمد یوسف شاہ صاحب زید مجدہٗ

جامع معقول منقول حضرت علامہ محمد یوسف شاہ صاحب سے شمس العلوم کراچی میں ملا حسن،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سراجی، شرح وقایہ آخرین پڑھیں۔

علامہ شرف الدین صاحب وادی سون مکان شریف

علامہ صاحبزادہ عزیز احمد سیالوی کے مدرسہ میں مدرس تھے۔

مقامات، متنبی اور حماسہ پڑھیں۔

استاذ الفضلاء مفتی محمد طیب ارشد صاحب (فاضل بندیال)

حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب سے جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں ہدایہ کا کچھ حصہ، شامی، سراجی پڑھیں۔

محقق العصر علامہ عطا محمد متین صاحب

فاضل ذی شان حضرت علامہ عطا محمد متین صاحب سے جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں شرح عقائد بمعہ خیالی، میبذی، مرقات، شرح تہذیب، بیضاوی شریف پڑھیں۔

دورۂ حدیث

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں حضرت علامہ عطا محمد متین سے دورۂ حدیث شریف مکمل پڑھا۔

علوم عصریہ کا شاہین

محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد ظفر الحق بندیالوی علوم اسلامیہ میں ید طولیٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں مصروف کار ہیں تقریباً بیس سال سے گورنمنٹ کالج میں پڑھا رہے ہیں اور اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

خداداد ذکاوت و فطانت

اللہ قدوس نے حضرت صاحبزادہ قبلہ کو ذکاوت و فطانت کا وافر حصہ عطا فرمایا اور اللہ قدوس نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا ہے۔ علوم عصریہ میں اس قدر ملکہ اور تجربہ ہے جب آپ نے لیکچرار کے لیے درخواست دی تو پبلک سروس کمیشن کے انٹرویو میں بغیر کسی سفارش کے سلیکٹ ہوئے۔ پھر اسسٹنٹ پروفیسر کے لیے 1500 سو امیدوار تھے اور صرف آٹھ اسامیاں تھیں آپ اسی میں بھی سلیکٹ ہو گئے۔

سب ایک ممبری کے لئے بیقرار ہیں
لیلیٰ بیچاری ایک ہے مجنوں ہزار ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم توقیت

علم توقیت کی دو قسمیں ہیں: (۱) قدیم۔ (۲) جدید

فاضل جلیل حضرت صاحبزادہ قبلہ نے قدیم اور جدید دونوں علموں میں مہارت حاصل کی۔

تنظیم المدارس درجہ عالیہ کا امتحان

آپ نے قیام کراچی کے دوران سابقہ فضلاء کے امتحان کے موقع پر عالیہ کا امتحان ممتاز درجے میں پاس کیا۔

فن مناظرہ میں مہارت تامہ

محقق ابن محقق مناظر ابن مناظر حضرت صاحبزادہ قبلہ دامت فیوضہم نے ہر فن کو اس فن کے ماہر استاذ سے پڑھنے کی کوشش فرمائی۔ محقق العصر جامع معقول والمنقول حضرت علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی سے لاہور میں اہل تشیع کے متعلق مکمل کورس کیا اور مناظرہ کے طرز وطریق اور قواعد وضوابط میں مکمل عبور حاصل کیا۔

علم تجوید

کراچی میں چھ ماہ کے لئے قرأت کے قواعد ضروریہ پڑھے اور مشق فرمائی۔

بیعت

آپ اپنے اساتذہ میں سے سب سے زیادہ متاثر اپنے قبلہ والد صاحب سے ہیں۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کی بیعت کی۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ کے نظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ

محسن اہل سنت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب کو ڈاکٹر خالد محمود کے علمی شہرہ کا پہلے سے علم تھا۔ اس کی علمی قابلیت کا جائزہ لینے کے لئے بنوری ٹاؤن میں ردّ بریلویت کورس میں گئے۔ درس میں تقریر کرنے کے دوران ڈاکٹر خالد محمود اور حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی کے مابین مکالمہ بصورت مناظرہ شروع ہوگیا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

ڈاکٹر خالد محمود نے کہا ''کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی بات کہے یا حضور سید عالم ﷺ کے متعلق کوئی بات کہے تو پہلے اس کی نیت پوچھی جائے گی۔ اگر ۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا پھر بھی ہم اسلام کا حکم لگائیں گے''۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب

مولانا شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے کہا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے متعلق اگر موہم گستاخی لفظ استعمال کرے تو کافر ہو جائے گا۔ نیت پوچھنا تو دور کی بات ہے اس پر ڈاکٹر خالد محمود خاموش ہوگیا۔ حضرت صاحبزادہ قبلہ نے پھر فرمایا کہ مولانا اگر سرکار دو عالم ﷺ کا زمانہ ہوتا اور یا ایھا الذین آمنو لا ترفعوا اصواتکم الآیۃ کے نزول کے بعد کسی صحابی کی آواز سید العرب والعجم خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند ہو جاتی تو کفر کا حکم اس پر لگے گا یا نیت پوچھی جائے گی جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نیت پر کسی کو شک ہو سکتا ہے اگر نیت کا اعتبار ہوتا تو قرآن مجید میں نیت کا ذکر ہوتا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

صاحبزادہ قبلہ کے سوال کے بعد ڈاکٹر خالد محمود یوں گویا ہوئے کہ ہاں نیت پوچھی جائے گی۔

فصیح اللسان بلیغ البیان پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب

فخر اہل سنت صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب نے فرمایا کہ آپ کے اس قول کی ''نیت پوچھی جائے گی'' پندرہ صدیوں میں کسی مفسر نے اپنی تفسیر میں یہ قول کیا ہے کہ جب تک نیت نہ پوچھی جائے گی فیصلہ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

دیابنہ کے ممتاز راہنما اور محقق دیوبند نے ایک ایسا جملہ بولا جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے ذیل میں ہم جملہ رقم کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: ڈاکٹر خالد محمود نے کہا ''کہ مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں'' جس پر پوری کلاس ہنس پڑی۔

علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب

صاحبزادہ قبلہ نے پھر اس سے استفسار فرمایا کہ مولانا یا یھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا کے نزول کے بعد اگر کوئی صحابی راعنا کہہ دیتے تو اسے کافر کہا جاتا یا نیت دریافت کی جاتی۔

ڈاکٹر خالد محمود

علامہ پروفیسر صاحب کے استفسار پر ڈاکٹر خالد محمود نے جواب دیا کہ ہاں نیت پوچھی جائے تب فیصلہ کیا جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی

ڈاکٹر محمود کے جواب میں صاحبزادہ صاحب زید علمہ نے فرمایا متقدمین میں سے کسی مفسر کا حوالہ دیں۔

ڈاکٹر خالد محمود

ڈاکٹر خالد محمود حوالہ دینے کی بجائے یوں گویا ہوتا ہے "مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں" ڈاکٹر خالد محمود کے اس جملہ پر جتنا بھی تاسف اور افسوس کیا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے کہ مفسرین کے نظریات کو نظر انداز کر کے اپنی رائے کو ترجیح دینی شروع کر دی۔

ڈاکٹر خالد محمود کے اس قول پر پوری کلاس میں قہقہہ لگا اور دورۂ حدیث کے طلباء نے اس جملہ کو سن کر کہا "یہ تو بڑا جاہل آدمی ہے"۔

ڈاکٹر خالد محمود نے پروفیسر صاحب مدظلہ العالی سے کہا کہ طاہر القادری نے بھی کورٹ میں یہی دلیل دی تھی۔

ڈاکٹر خالد محمود کی قابلیت کا تعارفی پہلو

مندرجہ بالا نقوش ڈاکٹر خالد محمود کی فطانت اور قابلیت پر بلاریب وشک دالہ ہیں۔

النقش الاول

"اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ کے بارے میں کوئی بات کہے تو پہلے اس کی نیت پوچھی جائے گی"۔

اقول

قضیہ ملفوظ مذکورہ کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر خالد محمود کی علمی قابلیت پر دیانہ کو فخر ہے مگر اس قضیہ ملفوظہ مہملہ کی وجہ سے ضلالت و ظلمت کے راستے پر چل پڑے اور منزل تک نہ پہنچنے پائے۔ المختصر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے بارے میں نازیبہ کلمات میں نیت کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی کسی کی غرض کا اعتبار ہے۔

بارگاہ رسالت کی توہین کا مدار کسی غرض پر موقوف نہیں ہے

تطہیر الاذھان و تشحیز الاجنان کے لئے ایک ضابطہ شرعیہ دلنشین ہو جانا چاہئے کہ بارگاہ نبوت کی توہین کو موجب حد جرم قرار دینے کے لئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنے والے نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو۔ یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر محفوظ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔

علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب الآیۃ ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے آپ فرمائیں کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو کوئی عذر نہ کرو بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔ مندرجہ بالا آیت مبارکہ کا مفہوم واضح اور آشکار ہے کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ "ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے ہماری غرض توہین نہ تھی نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا" اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا لا تعتذروا فقد کفرتم بعد ایمانکم. بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ہے

کافر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "راعنا" کہا کرتے تھے اور اس سے غلط مطلب لیتے تھے۔ لہٰذا نبی مختار ﷺ کو "راعنا" کہنے سے منع فرما دیا۔ اب ممانعت کے بعد بھی کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راعنا کہے اور یہ کہے کہ میری نیت توہین کی نہیں ہے تو وہ واسمعوا للکافرین عذاب الیم. سن لو کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور سید عالم ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے

امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں:

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر ولانظر للمقصود و والنیات ولا نظر لقرائن حالہ. (نسیم الریاض، شرح الشفاء ج ۴ ص ۴۲۶)

توہین رسالت پر حکم کفر کی مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد اور نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔

تنقیح المقال

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے توہین کرنے والے کی نیت اور قصد پر نہیں ہے اگر نیت پر مدار ہو تو پھر توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ ہر گستاخ کہ کہ [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہیں تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

صریح توہین کا مدار عرف پر ہے

کسی کلام کا صریح توہین ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے۔ توضیح مسئلہ کے لئے مثال دی جاتی ہے کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا ''لفظ حرام'' کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے ''المسجد الحرام'' اور ''بیت الحرام'' کی طرح معظم اور محترم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے تو اس کی یہ تاویل کسی ذی عقل اور ذی فہم کے نزدیک قابل قبول نہیں ہوگی کیونکہ عرف اور محاورے میں ''ولد الحرام'' کا لفظ گالی اور توہین کے لئے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف اور محاورے میں توہین کے معانی مفہوم ہوتے ہیں توہین قرار پائیں گے۔ خواہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ عرف اور محاورے کے خلاف تاویل ہرگز ہرگز معتبر نہ ہوگی۔

مندرجہ بالا قضایا ملفوظہ اور مفاہیم شافیہ اور وافیہ سے واضح ہوگیا کہ توہین نبوت اور نیت میں کوئی تعلق اور مناسبت نہیں ہے۔ گستاخی کا مدار عرف اور محاورے پر ہے۔ الغرض! ڈاکٹر خالد محمود کا قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ سے تعبیر کرنا اور یہ کہنا کہ ''نیت پوچھی جائے گی'' شریعت مصطفویہ کے دلائل اور مفہوم سے کوسوں دور ہے اور محض عقل کا اختراع ہے۔ گستاخی رسول میں قائل کی نیت کی شرط غیر معتبر ہے۔ اس شرط کا نہ ہی عبارۃ النص اور اشارۃ النص سے معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی دلالۃ النص اور اقتضاء النص کا مدلول ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود کے موقف کا علمی دستور

ڈاکٹر خالد محمود نے انظار رکیکہ اور افکار ضعیفہ سے ایک اور نتیجہ زائفہ اخذ کیا ملاحظہ فرمائیں۔

''اگر کسی شخص کے قضیہ ملفوظہ میں ۹۹ احتمال کفر کے ہوں ایک اسلام کا پھر بھی ہم اسلام کا حکم لگائیں گے''۔

قول مذکور توجہ طلب اور قابل توضیح ہے۔ عوام وخواص میں یہ مشہور ہے کہ مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کرام کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا جواباً بیان کیا جاتا ہے کہ فقہاء کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں (۹۹) وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہوسکتی۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال حبیب ابن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل۔

(الشفاء ج ۱ ص ۲۱۷)

یعنی توہین میں لفظ صریح کسی تاویل کا قابل نہیں ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود کا مفسرین کی تفسیر سے تنفیر اور تحقیر کی تدبیر کا انجام

محقق ابن محقق حدیقۂ فقیہ العصر کے مہکتے ہوئے گلدستے فخر فضلاء بندیال حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر خالد محمود سے دریافت کیا کہ آیت مبارکہ یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الآیہ اور آیت مبارکہ یا ایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا کے نزول کے بعد کسی صحابی کی آواز حضور سید عالم نبی مختار ﷺ کی آواز سے بلند ہو جاتی یا کوئی صحابی راعنا کہہ دیتا تو اسے کافر کہا جاتا یا نیت پوچھی جاتی صاحبزادہ قبلہ دامت فیوضہم العالیہ نے فرمایا متقدمین میں سے کسی مفسر کا حوالہ دیں۔

ڈاکٹر خالد محمود نے کہا ''مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں''

فخر دیوبند قضیہ مذکورہ کی روشنی میں ضلالت اور ظلمت کی دلدل میں پھنس گیا اور اپنا ایمان ضائع کرنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ تفسیر بالرائے موجب تکفیر ہوا کرتی ہے۔ نیز آیات مذکورہ مطلق ہیں اور قضیہ مطلقہ کے حکم میں ہیں۔ جب تک ان کے لئے کوئی مخصص اور مقید معلوم نہ ہو اپنے اطلاق پر ہی رہیں گی۔ اپنی طرف سے کسی قید اور شرط کا اضافہ کرنا جہالت اور گمراہی ہے۔

خالد محمود کی تحقیق کا اجمالی تعارف

ڈاکٹر خالد محمود امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حدائق بخشش حصہ دوم کے شعر پڑھ کر اہل سنت و جماعت بریلوی کو کافر اور مشرک بناتا رہا جبکہ حدائق بخشش حصہ دوم کے بارے میں واضح طور پر شائع ہو چکا ہے کہ یہ کتاب امام اہل سنت حضور اعلیٰ حضرت کی نہیں ہے بلا تحقیق کسی کتاب کی غلط نسبت کرنا بدترین جہالت ہے۔

محقق اہل سنت قبلہ صاحبزادہ کا موقف

حضرت صاحبزادہ قبلہ محمد ظفر الحق بندیالوی فرماتے ہیں کہ ''ڈاکٹر خالد محمود کی مباحث شنیعہ اور تحقیقات نحیفہ سن کر بڑا متنفر ہوا۔ قبل ازیں مجھے دیابنہ اور وہابیہ کے نظریات مزیفہ اور عقائد باطلہ کے باطل ہونے کا علم الیقین اور عین الیقین تھا۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ حق الیقین ہو گیا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصانیف

حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کالج کی مصروفیات جامعہ کی نظامت کی ذمہ داری، خطابت اور تبلیغ کے لئے پورے ملک میں ہمہ وقت دین متین کی ترویج و اشاعت کی عالمگیر تحریک کے امیر ہونے کے باوجود شعبہ قلم و قرطاس اور تصنیف و تحقیق کے ساتھ وابستگی صرف آپ کا ہی خاصہ ہے۔ مضامین مغلقہ مفاہیم مطولہ کو بعنوان جامعیت اور مانعیت اور حشو و زائد سے مجرد کر کے نقوش مستحسنہ کو قرطاس پر منقش کر دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہم آپ کی تصانیف کا اجمالی تعارف پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فاتحہ خوانی کا شرعی ثبوت۔ (۲) قبل اذان و بعد اذان صلوٰۃ وسلام کا ثبوت۔ (۳) وسیلہ انبیاء و اولیاء۔ (۴) چہل گلدستہ حدیث۔ (۵) زبدۃ المقال فی الاہلال۔ (۶) فضائل و مسائل قربانی۔ (۷) فضائل و مسائل رمضان۔ (۸) عید میلاد النبی کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ثبوت۔ (۹) وقت افطار کی تحقیق۔ (۱۰) توحید و شرک کی حقیقت

اشتہارات

(۱) صلوٰۃ وسلام قبل اذان و بعد از اذان کا ثبوت۔

(۲) عید میلاد النبی کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ثبوت۔

(۳) بیس تراویح کا ثبوت۔

زیر طبع تصانیف

(۱) امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید تحقیق کے آئینے میں۔

خطابت

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ فن خطابت میں منفرد انداز قضایا ملفوظہ میں ملیحانہ پہلو موضوعات مشکلہ دقیقہ کو اولاً ذہن میں مرتب کرنا اور پھر انہیں قضایا ملفوظہ کے گلدستوں میں پیش کرنا۔ عوام و خواص کے اجنان اور اذہان کو ان کی خوشبو سے معطر کرنا آپ کی امتیازی شان ہے۔ مسائل مشکلہ اور مضامین عسیرہ کو دلائل اور براہین سے مزین کرنا منتخب موضوع کے زاویا مکتوبہ پر سیر حاصل بحث کر کے لاینحل مسائل کو چٹکیوں میں پیش کرنے کو دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔ قضایا معقولہ کے جواہر علمیہ اور فرائد حکمیہ کو قضایا ملفوظہ کے اسلاک مذہبہ و مفضہ میں پرونا آپ کی قابلیت کا بین ثبوت ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے سفر طویل

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی تبلیغ اسلام اور دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے ملک کے اطراف واکناف میں طویل وعریض سفر کرتا آپ کے خطاب دلپذیر کے لئے مختلف شہروں کے لوگ مشتاق اور طالب رہتے ہیں۔ خاص کر کے مظفر آباد، چکوال، بھکر، راولپنڈی، اسلام آباد، میر پور، جھنگ، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، لاہور اور پشاور میں آپ کی تقاریر کثرت سے ہوا کرتی ہیں۔

داتا صاحب کے عرس پر خصوصی خطاب

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر آپ کا تاریخی اور خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ دس سال سے مسلسل تشنگانِ علوم کو فیضیاب کر رہے ہیں۔

۵

التحرير الوجيز فيما يبتغيه المستجيز

تالیف

الشيخ علي أحمد السندهيلوي

خويدم العلم الشريف بالجامعة الهجويرية بلاهور، باكستان

من منشورات

مركز تدريب الافتاء والبحوث (۱۵۰) راوی روڈ نزد پیر مکي، بلاهور، باكستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب العین

محسنِ اہلِ سنت

حضرت علامہ مولانا عبدالخالق صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ عبدالخالق صاحب سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں۔ تصنع و بناوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔ علامہ موصوف کوٹلی تحصیل سنہ AK میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد حسین ہے اپنے علاقہ کے معزز انسان ہیں۔

بسم اللہ و ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم ضلع کوٹلی میں حاصل کی۔ حفظ اور ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مستحکم ارادہ کرلیا۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے فاضل استاذ حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

بیعت

علامہ موصوف کا سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ جامع الفردوس گلہار شریف ضلع کوٹلی سے منسلک ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

دینی مذہبی خدمات

تقریباً بیس (۲۰) سال سے دینی اور مذہبی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق العصر

علامہ صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمٰن حسنی صاحب

شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ

حضرت صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمٰن حسنی صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ذہانت و فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ قد و قامت میں عظمت اور گفتار اور رفتار میں وجاہت و صولت نظر آتی ہے۔

فاضل جلیل ۱۹۵۳ء میں شاہ والہ شمالی نزد قائد آباد تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی پیر طریقت حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اپنے علاقہ اور قرب و جوار میں عوام و خواص کو طریقت اور حقیقت کا فیضان تقسیم کرتے رہے۔ اب بھی وہ سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت سلسلہ جاری رہے گا۔

آستانہ شاہوالہ شریف ابتداء سے ہی مرجع العلماء و الطلباء ہے اور علمی اور روحانی مرکز رہا ہے۔ تشنگان علم و حکمت کا شب و روز تانتا بندھا رہتا ہے۔

شاہ والا شریف علمی اور روحانی فیضان کا چشمہ ہے۔ علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہے ہزاروں کی تعداد میں مریدین آتے جاتے ہیں۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہ العصر مرجع المحققین وامام المدققین حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ اسی محبت کے پیش نظر آپ نے اپنے صاحبزادگان کو عالم اسلام کی دینی مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں علوم اسلام کی تحصیل کے لئے بھیجا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے قرآن مجید کی ابتداء شاہ والا شریف میں اپنے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ سے کی اور قرآن پاک اپنے والد گرامی سے ہی پڑھا چونکہ گھر میں علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ پہلے سے ہی اپنے عروج پر تھا اسی بنا پر حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادگان کو علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے وقف کر دیا۔

جامعہ شاہوالہ شریف

فاضل موصوف نے صرف و نحو کی ابتدائی کتب جامعہ شاہوالہ میں استاذ العلماء امام الصرف و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النحو حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ خاص فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر علوم اسلامیہ کی تعلیم و تعلم کا اس قدر جذبہ پیدا ہوا کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے لئے مستعد ہو گئے

جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ بندیال کی طرف سفر کا آغاز کیا۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ اس قدر محنت فرمائی کہ طلباء میں ممتاز ہو گئے۔

معقولات اور منقولات کی اکثر کتب امام المنقول والمعقول بحر العلوم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ فقہ اور معقولات کی بعض کتب جامع المعقول المنقول رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب زینت آستانہ عالیہ بندیال شریف سے پڑھیں۔

فاضل جلیل نے مثنوی شریف رئیس المصنفین انیس اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ سے پڑھی۔

دورۂ حدیث شریف

علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ انوار العلوم ملتان شریف کے ناظم اعلیٰ غزالیٔ زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ الشریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور صحاح ستہ کی مکمل کتابیں پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

بیعت

اللہ قدوس نے فاضل مصنف کی تعلیم و تربیت کے لئے عالم اسلام کے معروف اور مشہور اسلامی اور روحانی راہنما کا انتخاب فرمایا۔ جبکہ بیعت جگر گوشہ پیر سواگ حضرت صاحبزادہ محمد حسن سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ شریف کے دست حق پرست پر کی ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامع الاصول والفروع

علامہ عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی

علامہ عبدالرشید قریشی کی شخصیت فضلاء بندیال میں ممتاز ہے اور محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اللہ قدوس نے انہیں جو ہر ملکہ وافر مقدار میں عطا کیا ہے۔ فطری اور جبلی طور پر شریف حسب ونسب میں عظیم المرتبت ہیں فاضل موصوف کی مستقل رہائش موضع نون ضلع اسلام آباد ہے۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۳ برس کی ہے۔ ہمہ وقت مطالعہ میں مصروف کار ہیں اور کتب بینی آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی جبکہ پرائمری اپنے موضع میں اچھے نمبروں میں پاس کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ اسی بنا پر عالم اسلام کی دینی اور روحانی درسگاہ جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف میں داخلہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا۔ علوم اسلامیہ کی محبت انہیں جامعہ غوثیہ کھینچ لائی اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف آ کر علوم اسلامیہ کا آغاز فرمایا اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں خوب محنت سے پڑھیں۔

جامعہ شاہوالہ شریف

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے علوم وفنون کی تحصیل کے بعد اہل سنت کی دینی اور مرکزی درسگاہ آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف میں تشریف لائے اور جامعہ میں داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع المنقول والمعقول منظور نظر فقیہ العصر حضرت علامہ محمد شہباز خاں بندیالوی سے بڑی محنت سے پڑھا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

جامعہ شاہوالہ میں اکتساب فیض کے بعد مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے کسی ایسی درسگاہ کے متلاشی تھے جو عالم اسلام میں علومِ اسلامیہ کا منفرد مرکز ہو بالآخر مدارس کے حالات کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد دوربین نگاہ نے ایک ایسی مرکزی درسگاہ کا انتخاب کیا کہ جس پر عالم اسلام کے جامعات کو فخر ہے یعنی مادر اسلام بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکز اہل سنت جامعہ مظہریہ امدادیہ آستانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عالیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ المنطق رئیس المدرسین خاتم المحققین استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہٗ الشریف اور خاتم المدرسین مراد فقیہ العصر تاج الفقہا حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب' زینت مسند فقیہ العصر سے شرف تلمذ حاصل کیا اور مندرجہ ذیل علوم وفنون کی کتب متداولہ پڑھیں۔ منطق میں قطبی میر تک صرف میں (۱)فصول اکبری (۲)نحو میں کافیہ پڑھا (۳)بیضاوی شریف (۴)بخاری شریف (۵)مشکوٰۃ شریف (۶)مسلم الثبوت (۷)توضیح تلویح (۸)مختصر المعانی (۹)مطول (۱۰)رشیدیہ (۱۱)اقلیدس (۱۲)تصریح (۱۳)ملا حسن (۱۴) رسالہ قطبیہ (۱۵) قاضی حمد اللہ (۱۶)میبذی (۱۷)میر زاہد (۱۸)ملا جلال (۱۹)ہدایہ اخیرین وغیرہ۔

جامعہ رحمانیہ ہری پور

حضرت علامہ مولانا فاضل شہیر محمد عبدالرشید قریشی صاحب نے جامعہ رحمانیہ ہری پور میں بھی داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نور اللہ مرقدہٗ الشریف کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کیے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ محمد عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدہ کا سلسلۂ بیعت عالم اسلام کے روحانی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین سید غلام محی الدین المعروف بابوجی نور اللہ مرقدہٗ الشریف سے متصل ہے۔

سند حدیث

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر سند حدیث حاصل کی۔

خطابت

جامع مسجد علیمیہ محکمہ اوقاف اسلام آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

تدریسی خدمات

عرصۂ دراز سے اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں علوم و فنون کی فوقانی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ فون نمبر 03455106083

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدیع الجمال فاضل ذی شان

علامہ عبدالعزیز سدیدی صاحب زید مجدہٗ

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز صاحب کے والد گرامی کا نام غلام قادر ہے۔ فاضل موصوف کا آبائی دیہات موضع علی پور ماڑھ ڈاکخانہ لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ ہے اور فاضل موصوف کی پیدائش بھی اسی دیہات میں ہوئی علامہ موصوف کا بچپن سے آنکھ کھولتے ہی علومِ اسلامیہ کی طرف رجحان ہوگیا۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم معظم آباد شریف تحصیل وضلع سرگودھا میں حاصل کی۔ بچپن سے ہی محنتی اور شریف الطبع تھے۔ طلباء سے الگ ہو کر گوشہ نشینی میں محنت کرنا آپ کی عادت ثانیہ تھی۔ علامہ موصوف کے لئے اللہ قدوس نے وقت کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کا شاہین آسمان علم وحکمت کی فضا میں پرواز کر کے مادر علمی عالم اسلام کی دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف آکر داخلہ لیا۔ تعلیمی فضاء میں ایسی عقابی پرواز سے آغاز کیا جب علمی پرواز سے فارغ ہو کر واپس آیا تو فاضل استاذ بن چکا تھا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔ نیز فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ خیر المعاد میں ملتان شہر میں داخلہ لیا۔ یہ علم وحکمت کا متلاشی منازل طے کرتا ہوا ارتفاع اور ارتقاء کے شاہراہوں کا مسافر بن گیا۔ اب موصوف تدریس کے منصب پر فائز ہو کر دینی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

اساتذہ

فاضل موصوف نے اپنے زمانہ کے شہرت یافتہ اور قابل ترین اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ذیل میں کچھ اساتذہ کے اسماء گرامی دیئے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ خواجہ سدید الدین صاحب۔

(۲) حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) فاضل جلیل حضرت علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) شمس المدرسین حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔

(۵) محقق اسلام حضرت علامہ مفتی عبدالشکور صاحب کفری والے۔

بیعت

آستانہ عالیہ معظم آباد شریف ضلع سرگودھا سے بیعت کا سلسلہ وابستہ ہے۔

الاربعين الهجويري

من

احاديث النبوي ﷺ

بروایۃ شیخ الاسلام علي بن عثمان الهجويري ثم اللاهوري المتوفی ۴۶۵ھ

مرتب

الشیخ علي احمد السندیلوي

شیخ الحدیث بالجامعۃ الهجویریہ المرکز معارف الاولیاء بلاهور

من منشورات: الاخوان المؤمنون (۱۵۰) الشارع راوي بلاهور باکستان۔

ملنے کا پتہ: مرکز تدریب الافتاء والبحوث ۱۵۰ راوی روڈ نزد پیر مکی لاہور 04237115743

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام المعقول والمنقول شیخ القرآن

حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت

جامع المعقول والمنقول سید المحققین سند المدققین حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ذوالحجہ ۱۳۲۹ ہجری بمطابق یکم دسمبر ۱۹۱۱ء جمعۃ المبارک بوقت سحر چمبہ پنڈ تحصیل وضلع ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

۱۷-۱۹۱۶ء میں والد ماجد حضرت علامہ مولانا عبدالحمید ہزاروی سے ناظرہ قرآن حکیم اور درس نظامی کی ابتدائی کتب کافیہ تک پڑھیں۔

حسن ابدال

۱۹-۱۹۱۸ء میں موضع بھوئی گاڑ حسن ابدال ضلع اٹک میں فقہ منطق اور علم میراث کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا احمد دین صاحب اور آپ کے صاحبزادے شیخ الجامعہ مولانا محب النبی سے حمداللہ قاضی مبارک وغیرہ پڑھیں۔ اسی دوران قطب زمان قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی سے حمداللہ کے چند اسباق گولڑہ شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

جامعہ انہی

۱۹۲۰ء میں حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق کے ہمراہ انہی منڈی بہاؤالدین تشریف لے گئے۔ چند روز قیام فرمایا پھر یہاں سے بندیال چلے گئے اور استاذ العلماء امام المنقول والمعقول حضرت علامہ یار محمد بندیالوی سے علم ریاضی کی چند کتب پڑھیں اور یہاں سات ماہ قیام کیا۔

۱۹۲۱ء میں بحر العلوم حضرت مولانا قطب الدین غوث غشتوی کے دارالعلوم میں داخلہ لیا۔ فقہ منطق اور علم میراث کی کتب پڑھیں۔ یہاں سے دارالعلوم دیوبند چلے گئے مگر امتحان شروع ہونے کی وجہ سے آپ کانپور چلے گئے۔

۲۴-۱۹۲۲ء میں جامع معقول ومنقول مولانا مشتاق احمد کانپوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ آپ کے ہمراہ کانپور مراد آباد اور میرٹھ قیام پذیر رہے۔

۱۹۲۵ء میں درس نظامی کی تکمیل پر دارالعلوم جامع مسجد فتح پوری دہلی میں درس وتدریس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ شروع کیا وہاں ایک روز محدث اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رضوی سے ملاقات ہوئی۔ آپ کے مشورہ پر دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف دورۂ حدیث پڑھنے کیلئے چلے گئے۔

۱۹۲۶ء حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں بریلوی سے دورۂ حدیث پڑھا اور فراغت پر ابوالحقائق جمیع سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔

بیعت

۱۹۲۷ء میں آپ استاذ مکرم حضرت مولانا احمد دین کے ہمراہ گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

دستار بندی

اسی سال چمبہ پنڈ میں علاقائی دستور کے مطابق ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جید علمائے کرام شامل تھے۔ حضرت مولانا قطب الدین غوث غشتوی نے آپ کی دستار بندی کی رسم ادا فرمائی۔

بریلوی شریف تدریسی فرائض

۳۰۔۱۹۲۸ء میں منظر الاسلام بریلی شریف میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں کی خواہش پر تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

ازدواجی زندگی

۱۹۳۱ء میں چمبہ پنڈ واپس چلے آئے اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔ عم محترم مولانا عبدالحی کی بڑی صاحبزادی سے شادی ہوئی۔

تدریس وخطابت

۱۹۳۲ء میں گجرات شہر میں ورود مسعود پر انجمن خدام الصوفیہ میں بحیثیت صدر مدرس درس و تدریس کے ساتھ ساتھ جامع مسجد شیشیانوالہ گیٹ میں خطابت فرماتے رہے۔

ملکی ہمدردی کی منفرد نوعیت

قائداعظم محمد علی جناح ہندوستان کے حالات سے مایوس ہوکر ۱۹۳۰ء ۱۹۳۴ء تک برطانیہ میں مقیم رہے۔ اس دوران مسلم رہنماؤں نے آپ کو برصغیر واپس لانے کیلئے کوششیں کیں۔ حضرت شیخ القرآن نے بھی ۱۹۳۳ء کے آخر میں آپ کو خطوط لکھے اور علمائے کرام کے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

التصنیف الاول کا تعارفی پہلو

۱۹۳۴ء میں ایم عبدالحکیم اینڈ سنز تاجران کتب مسلم بازار گجرات سے آپ کی پہلی تصنیف ''مناقب جلیلہ'' شائع ہوئی۔

والد گرامی کا انتقال

۹،۱۹۳۵ جنوری بدھ کو قبلہ ہزاروی صاحب کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالمجید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے۔ اسی سال سے آستانہ عالیہ غوثیہ محمدیہ گولڑہ شریف میں اعراس مبارکہ پر خطابت کا سلسلہ شروع ہوا جو تازیست جاری رہا۔ گجرات سے مرکزی جامع مسجد وزیرآباد تشریف لے آئے۔ ۳۰ جون کو تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلے میں ہونیوالے اجتماع موچی دروازہ لاہور میں خطاب فرمایا۔ ۱۴ جولائی کو تحریک نیلی پوش کی قیادت فرماتے ہوئے موچی دروازہ میں منعقدہ عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا۔ جب مجلس اتحاد ملت کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔

۱۹۳۶ء میں دارالعلوم جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیرآباد کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۳۷ء میں قبلہ عالم غوثِ زماں حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ ۱۱ مئی منگل کو وصال فرما گئے۔ اسی سال اویس وقت حضرت خواجہ گوہر الدین جندھڑوی کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ ۸ ستمبر بروز بدھ حضرت صاحبزادہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی ولادت ہوئی۔ امسال ہونیوالے انتخابات میں وزیرآباد کی صوبائی سیٹ پر ملک برکت علی کا بھرپور ساتھ دیا اور وہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

عرس صاحب لولاک کی تقریب

۱۹۳۸ء میں وزیرآباد میں عرس پاک صاحب لولاک کا آغاز ہوا۔ ۱۹ اپریل محمد علی پارک کلکتہ میں مسلمانوں کا بڑا اجتماع مولانا شوکت علی کی صدارت میں جبکہ اسی روز ہی آل انڈیا مسلم کونسل کا اجلاس قائداعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاس سے آپ نے خطاب فرمایا۔ مسلم لیگ کے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے مجلس اتحاد ملت کو توڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ اس پر قائداعظم حضرت شیخ القرآن کی تقریر دل پذیر سن کر بے حد خوش ہوئے۔ ۲۱ اپریل کی شام علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے وصال کی خبر ملی تو مولانا ظفر علی خان کے ہمراہ آپ لاہور تشریف لے آئے۔

بیت اللہ کی زیارت

۱۹۳۹ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور روضۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اس پر مولانا ظفر علی خاں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حج کو جانے والے ہیں عبدالغفور　　آسمان برسا رہا ہے ان پر نور
کس زباں سے ہو بیاں وصف آپ کا　　آپ موسیٰ ہیں وزیرآباد طور

قرارداد پاکستان میں تاریخی کردار

۱۹۴۰ء ۲۳ مارچ اقبال پارک لاہور میں قرارداد پاکستان کے موقع پر مولانا ظفر علی خاں کے ہمراہ سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کی دوسری تصنیف ''الدلیل القویم فی رفع الشك العظیم'' وزیرآباد سے شائع ہوئی۔

دوسری بار حج بیت اللہ کی زیارت

۱۹۴۱ء میں حضرت خواجہ گوہر الدین حیدرزوی کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی موقع پر مسجد نبوی میں آپ نے حضرت شیخ القرآن کو خلافت اور بیعت کی اجازت فرمائی۔ اس موقع پر حضرت شیخ القرآن کو حالت بیداری میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اسی سال آپ نے غلہ منڈی وزیرآباد میں پاکستان کانفرنس منعقد کی جو صوبہ پنجاب کی نمایاں کانفرنس تھی جس میں نظریہ پاکستان کی شدومد سے وضاحت کی گئی۔ کانفرنس کی کامیابی پر اس وقت کے مستند اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اداریہ تحریر کیا۔

۱۹۴۲ء میں آپ کے دوسرے بیٹے محبوب الرحمٰن کی ولادت ہوئی۔

عطاء اللہ شاہ بخاری اور جامع العلوم شیخ القرآن کی تقریر کا تقابلی جائزہ

۱۹۴۳ء ۲۳ مئی کو حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلی وصال فرما گئے۔ آپ بریلی تشریف لے گئے۔ سال کے آخر میں سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں میں احرار اور مسلم لیگ کے جلسے آمنے سامنے ہو رہے تھے۔ مخالفین کی جلسہ گاہ میں عوام کی اکثریت تھی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر جاری تھی کہ مسلم لیگ کے اجتماع سے جب حضرت شیخ القرآن کو دعوت خطاب ملی تو لوگ آپکی طرف کھنچے چلے آئے۔ یہاں تک کہ میدان میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ مخالفین پریشان ہو گئے اس منظر کو دیکھتے ہوئے مولانا ظفر علی خاں پکار اٹھے۔

میں آج سے مرید ہوں عبدالغفور کا　　چشمہ ابل رہا ہے محمد ﷺ کے نور کا
بندہ اس کے سامنے ہے بخاری کا ناطقہ　　کیا اس سے ہو مقابلہ اس بے شعور کا

عظیم الشان جلوس کی قیادت

۱۹۴۴ء اپریل میں پنجاب مسلم لیگ کا اجلاس سیالکوٹ میں زیر صدارت سردار عبدالرب نشتر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منعقد ہوا جو تین روز تک جاری رہا۔ قائداعظم بھی شریک محفل تھے۔ حضرت شیخ القرآن وزیرآباد سے مسلم لیگ اور نیشنل گارڈ کے ہمراہ ایک بڑے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے اجلاس میں شریک ہوئے اور خطاب کیا۔

اہلیہ محترمہ کا انتقال

۱۹۴۵ء، ۱۹ مارچ بروز پیر آپ کی اہلیہ چمبہ پنڈ میں وصال فرما گئیں جبکہ اپریل میں چھوٹے بیٹے محبوب الرحمٰن کی رحلت ہوئی۔ اسی سال کے آخر میں خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ میں مولانا غلام اللہ خاں کو مناظرہ میں شکست فاش ہوئی۔

اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخی خطاب

۱۹۴۶ء، ۹ تا ۱۱ جنوری اسلامیہ کالج لاہور کی گراؤنڈ میں جمعیت علمائے اسلام پنجاب کی تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جید مشائخ کے علاوہ حضور قبلہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب بھی شریک تھے۔ حضرت شیخ القرآن نے ولولہ خیز اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔ صوبائی انتخابات میں آپ کی بھرپور حمایت سے مسلم لیگی رہنما چودھری صلاح الدین چٹھہ ۷۸۷۲ ووٹ لے کر وزیرآباد سے کامیاب ہوئے جبکہ مخالف امیدوار کو ۶۳۳۲ ووٹ ملے۔ خضر حیات کی یونینسٹ وزارت نے جب مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو خلاف قانون قرار دیا تو تحریک سول نافرمانی شروع ہوئی۔ گورنر پنجاب ڈگلس گلینسی نے آپ کو باغی قرار دیا۔ چنانچہ ضلع گوجرانوالہ میں سب سے پہلی گرفتاری آپ نے دی۔ ۲۷ جنوری کی رات وزیرآباد سے ڈیفنس رولز انڈیا ایکٹ نمبر ۳ کے تحت آپ کو گرفتار کیا گیا۔ آپ نے اسیری کا ایک ماہ گوجرانوالہ گزارا۔ رہائی کے بعد صبح کی سیر کرتے ہوئے نالہ پلکھو کی مغربی جانب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر بفضل خدا بچ گئے۔ ۲۷، ۲۸ اپریل آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے ''فاطمان باغ'' میں منعقد ہوئی۔ ۶۰۰۰ ہزار سے زائد علماء و مشائخ اور ایک کروڑ سے زائد سنی عوام شریک ہوئے۔ فاضل بندیال شیخ القرآن شیخ المعقول والمنقول نے اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔

کیبنٹ مشن کی آمد پر آپ نے غلہ منڈی وزیرآباد میں مسلم لیگ کانفرنس کا اہتمام کیا جس کی صدارت نوابزادہ رشید علی خاں صدر سٹی مسلم لیگ لاہور نے کی۔ جبکہ مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا عبدالستار خاں نیازی وغیرہم نے خطاب کیا۔ ۱۱ جولائی کو حضرت شیخ القرآن کی دعوت پر قائداعظم وزیرآباد تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے ملحقہ میدان میں آدھا گھنٹہ خطاب فرمایا۔ فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضرت شیخ القرآن نے اپنی استقبالیہ تقریب میں قائداعظم کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر فاطمہ جناح نے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اگست میں آپ کی دوسری ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔

قیام پاکستان میں وحیدانہ کردار

۱۹۴۷ء مارچ تا مئی آپ نے مولانا ظفر علی خاں' علامہ علاؤ الدین صدیقی اور سرفراز خاں نواز کے ہمراہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور اور پنجاب کے دیگر شہروں کے علاوہ بمبئی اور کلکتہ میں منعقدہ اجتماعات سے خطاب کیا۔ قیام پاکستان پر وزیرآباد میں ہندوؤں اور سکھوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ ہندو گردوارے میں چھپ کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے۔ آپ کی قیادت میں لوگوں نے گردوارے پر حملہ کر دیا اور مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ رات بھر فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ بالآخر سکھوں اور ہندوؤں کا زور ٹوٹ گیا۔

مہاجرین کے ساتھ تعاون

جو مہاجرین آئے' آپ ان کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام فرماتے۔ انتظامیہ کے ساتھ مل کر شہر کا گشت لگاتے اور خالی مکانوں کو مہاجرین کے سپرد کرتے۔

محدث اعظم پاکستان سے وفاداری

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد دیال گڑھ ضلع گرداس پور سے ہجرت کر کے وزیرآباد آئے تو آپ نے انہیں اپنے مکان سے چند گز کے فاصلہ پر واقع ایک مکان رہائش کیلئے دیا۔

جہاد کشمیر میں تاریخی کردار

۱۹۴۸ء میں قیام پاکستان کے بعد کشمیر میں جنگ چھڑ گئی تو آپ نے کشمیری بھائیوں کی بھرپور امداد کی۔ کشمیر کے متعدد دورے کیے۔ مالی امداد کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جہاد کشمیر کیلئے تیار کیا۔ مولانا عبدالحامد بدایونی کے ہمراہ قائداعظم سے کراچی میں ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کا دستور کتاب و سنت کے مطابق تیار کیا جائے جبکہ وزارت مذہبی امور کا محکمہ الگ قائم کریں۔ جون میں مدرسہ انوارالعلوم ملتان میں جمعیت علمائے پاکستان کے تاسیسی اجلاس میں شریک ہوئے۔ آپ کو مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا۔ آپ ۱۹۶۱ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔

جمعیت علمائے پاکستان سے تعاون

۵۱۔۱۹۴۹ء میں جمعیت علمائے پاکستان کو فعال بنانے کیلئے ملک کے طول و عرض میں مذہبی تبلیغی اور سیاسی اجتماعات میں شرکت فرماتے رہے۔ علاوہ ازیں مختلف مسالک کے علماء سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونیوالے مناظروں میں انہیں شکست دی۔

حضرت خواجہ گوہرالدین کا وصال

۱۹۵۲ء ۲۶ جنوری صاحبزادہ محمد طارق ہزاروی کی ولادت ہوئی اور ۲ فروری کو حضرت خواجہ گوہرالدین جنید ہزوی نے وصال فرمایا۔ نماز جنازہ کے تمام تر انتظامات آپ نے کیے اور کئی روز تک وہاں قیام پذیر رہے۔

تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار

مرزائیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کیلئے تحریک ختم نبوت چلی۔ ۱۳ جولائی کو برکت علی محمڈن ہال لاہور میں آل مسلم پارٹیز کنونشن میں شریک ہوئے اور خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت پر دلائل دیئے۔ اس موقع پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے ایک مجلس عمل قائم کی گئی۔

تمام مکاتب فکر علماء کی صدارت

۱۹۵۳ء فروری کے آغاز میں آپ کی زیر صدارت تمام مکاتب فکر کے علماء عوام کا اجتماع مسجد وزیر خاں لاہور میں ہوا اور حکومت کو "مجلس عمل" کے مطالبات ۲۲ فروری تک منظور کرنے کا نوٹس دیا گیا۔ چند روز بعد بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ایک بڑی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آپ نے مناظرانہ انداز میں مرکزی خطاب فرمایا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء آپ کا خطاب سن کر عش عش کر اٹھے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس موقع پر کہا۔ آج میرے دل کی حسرت پوری ہوگئی ہے کہ میں نے علامہ ہزاروی کو تقریر کرتے ہوئے سنا اور دیکھا ایسی مدلل تقریر کرنا صرف آپ کا ہی حق ہے۔ آپ کی علمیت اور جادو بیانی سے مرزائیت کا ناطقہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے گا۔

تحریک ختم نبوت میں بے مثل شجاعت

ختم نبوت کے سلسلہ میں وزیر آباد اور اس کے گردونواح میں آپ نے متعدد جلسوں کا اہتمام کیا۔ جلوس نکالے مجبوراً میونسپل کمیٹی وزیر آباد کو دو احمدی مدرسوں اور چار احمدی استانیوں کو ملازمت سے برطرف کرنا پڑا۔ مارچ کے شروع میں غلہ منڈی وزیر آباد میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ پولیس نے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے جلسہ گاہ کو چاروں طرف سے گھیرا رکھا تھا مگر گرفتار نہ کر سکی۔ آپ نے تاریخی خطاب فرمایا جلسہ سے چند روز بعد لیاقت باغ راولپنڈی میں حضور قبلہ بابو جی گولڑوی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حکومت پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق یہ اجتماع تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا جلسہ تھا۔ آپ نے مرکزی اور آخری تقریر کی مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل عقیدہ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازبام کرتے ہوئے حکومت پر واضح کیا۔ اگر ملت اسلامیہ کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی تو آنے والے انقلاب کو کوئی نہ روک سکے گا۔ پورے شہر میں فسادات پھیل گئے۔ راولپنڈی ڈپٹی کمشنر کی درخواست پر حضور قبلہ بابو جی حضرت شیخ القرآن کو اپنے ہمراہ اس کی کوٹھی پر لے کر گئے اور وہاں سے آپ کو گرفتار کر کے راولپنڈی جیل میں بند کر دیا گیا اور ستمبر کے آخر میں رہا ہوئے۔

خلافت واجازت

۵۶۔۱۹۵۴ء میں حضرت خواجہ احمد میروی چشتی کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ احمد نور چکرال نے آپ کو جمیع سلاسل میں خلافت عطا کی۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ معصوم بادشاہ چورہ شریف اور حضرت سید علاؤ الدین قادری بغدادی نے بھی خلافت عطا کی۔ مرکزی جامع مسجد غوثیہ کی از سر نو تعمیر اور اضافہ ہوا۔

۱۹۵۷ء آپ نے حضرت صوفی فضل کریم (جہلم) کو عرس پاک کے موقع پر خلافت عطا کی۔

دورہ تفسیر القرآن کا افتتاح

۶۰۔۱۹۵۸ء دارالعلوم جامعہ غوثیہ نظامیہ وزیر آباد میں دورۂ تفسیر القرآن پاک کا آغاز فرمایا۔ اندرون و بیرون ملک کے جید علماء مشائخ عظام کے صاحبزادگان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آپ نے جس محنت شاقہ سے اس دورۂ تفسیر قرآن پاک کو کامیاب بنایا کہ پورے ملک میں اس کی شہرت پھیل گئی اور آنے والے سالوں میں پہلے سے بڑھ کر علماء شریک درس ہوتے رہے۔

۱۹۶۱ء مارچ میں حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی شادی چمبہ پنڈ ہری پور ہزارہ میں منعقد ہوئی۔ حضور قبلہ بابو جی گولڑوی کے علاوہ متعدد مشائخ شریک ہوئے۔ حضرت قبلہ پیر سید غلام معین الدین گیلانی المعروف بڑے لالہ جی نے نکاح پڑھایا۔

۱۹۶۲ء ۱۱ فروری کو حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کے ہاں بیٹے کی ولادت پر آپ نے نام محمد عارف ہزاروی تجویز فرمایا۔ ۲۹ دسمبر کو محدث اعظم مولانا سردار احمد وصال فرما گئے۔ ۳۱ دسمبر کو آپ نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

۱۹۶۳ء یکم اگست کو مفتی عبدالشکور ہزاروی کے ہاں دوسرے بیٹے (ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی) کی ولادت پر آپ نے اہلخانہ کے مشورے سے محمد آصف ہزاروی نام تجویز فرمایا۔

۱۹۶۴ء ۲۵ اکتوبر عرس پاک صاحب لولاک کے موقع پر مولانا عبدالستار انصاری حافظ آباد کو خلافت عطا فرمائی۔ مادر ملت فاطمہ جناح اور صدر ایوب کے درمیان ہونیوالے صدارتی انتخابات میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مختلف مقامات پر مادر ملت کے حق میں تقاریر کیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۹۶۵ء ۲ جنوری کو صدارتی انتخابات میں مادر ملت کی بھرپور حمایت کی۔ پاک بھارت جنگ کے موقع پر افواج پاکستان کی بھرپور مالی امداد کیلئے مہم چلائی۔

۱۹۶۶ء حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی کو جمیع سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت کے علاوہ جمیع علوم متداولہ اور روایت حدیث کی اجازت عطا کی۔ اسی سال آپ نے حضرت شیخ القرآن کے ہمراہ دورۂ تفسیر قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔

۱۹۶۷ء حضرت مولانا محمد صدیق سابق صدر مدرس جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ اور صوفی بابا عنایت اللہ کو خلافت عطا فرمائی۔

تیسری بار بیت اللہ کی زیارت

۱۹۶۸ء تیسری بار حج بیت اللہ کیلئے ۳۱ جنوری کو وزیرآباد سے روانہ ہوئے اور ۱۳ مارچ کو واپس تشریف لائے۔ صدر ایوب کے دور حکومت میں غیر اسلامی عائلی قوانین کا نفاذ محکمہ اوقاف کی علمائے کرام پر زیادتیاں اور سوشلزم کے نفاذ کی کوششیں شروع ہوئیں تو جمعیت علمائے پاکستان خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔ اس موقع پر پھر عملی سیاست میں حصہ لیا۔ ۲۸ ستمبر کو اڑھائی ہزار علمائے جامعہ نعیمیہ لاہور میں منعقد انتخابات کے موقع پر آپ کو جمعیت علمائے پاکستان (مغربی) کا بلا مقابلہ صدر منتخب کیا۔ اسی رات موچی دروازہ میں منعقدہ بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی قانون فی الفور نافذ کیا جائے۔ ۳۰ ستمبر جامعہ نعیمیہ لاہور میں جمعیت کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۱۸ اکتوبر کو وزیرآباد میں استقبالیہ دیا گیا کہ کثیر تعداد میں علماء شریک ہوئے۔ ۲ نومبر کو لالہ موسیٰ میں سوشلزم کے خلاف منعقدہ اجلاس اور پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ۷ دسمبر کو آپ کی قیادت میں ۳۱۳ علماء نے ایوبی آمریت کیخلاف لاہور میں جلوس نکالا۔

تاریخی جلوس کی قیادت اور اختتام پر خطاب لاجواب

۱۹۶۹ء ۴ جنوری کو بعض پالیسیوں میں شدید اختلاف کی بنا پر مجلس عاملہ کے اجلاس میں مرکزی صدر مولانا عبدالحامد بدایونی کو الگ کر کے حضرت شیخ القرآن کو جمعیت کا مرکزی صدر منتخب کر لیا گیا۔ اسی روز انجمن شہریان لاہور کی طرف سے آپ کو عصرانہ دیا گیا جس میں آپ نے فرمایا جب تک میں زندہ ہوں' پاکستان کو سوشلزم سے کوئی خطرہ نہیں۔ علماء اقتدار کی بجائے نظام کی تبدیلی چاہتے ہیں۔ ۱۰ جنوری کو آپ کی اپیل پر محکمہ اوقاف کے خلاف یوم مطالبات منایا گیا۔

۱۷ جنوری محکمہ اوقاف کے خلاف جامعہ نظامیہ لاہور سے مزار حضرت داتا گنج بخش تک آپ کی قیادت میں تاریخی جلوس نکالا گیا جس کے اختتام پر آپ نے خطاب فرمایا۔ ۲۶ جنوری باغ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیرون موچی دروازہ میں جمعیت کی عظیم الشان کانفرنس آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ۱۱ فروری قیادت میں جمعیت نے تحریک بحالی جمہوریت میں باقاعدہ طور پر شمولیت کا اعلان کیا۔ آپ کا شمار ان ایک سو تیرہ علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے ''سوشلزم کفر'' ہے کے فتوی پر دستخط کیے جسے ملک کے تمام اخبارات نے شائع کیا۔ ۴ ستمبر ملتان میں پریس کانفرنس میں فرمایا پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی نظام ہی ہوگا۔ محکمہ اوقاف کی تطہیر ہی کی جائے۔ محکمے کو شریعت کے مطابق موڑ دو یا پھر اسے توڑ دو۔ ۱۴ اکتوبر لاہور میں زیادتیوں کیخلاف اس پر زبردست تنقید کی۔ ۱۹۷۰ء فروری میں اہلسنت کے گروپوں میں اتحاد کی مساعی شروع ہوئی تو آپ نے بذریعہ اخبار سے صدارت سے مستعفی کی مگر اجتماعی دباؤ پر آستانہ عالیہ بھور میانوالی کے ایک اجتماع میں استعفیٰ واپس لے لیا۔ تاہم ۴ اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں اتحاد کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں متفقہ قیادت کیلئے سب سے پہلے مستعفی ہونے کا اعلان فرمایا۔

تقریر میں عقدہ کشائی کا ملکہ

فخر الفضلاء امام العلماء شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور ہزاروی گولڑی رحمۃ اللہ علیہ محتاج تعارف نہیں۔ آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب تھے اور میدان تقریر کے شہسوار تھے۔ گلستان فصاحت کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں ید طولی رکھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو ہر خوبی سے نوازا ہوا تھا۔ دوران تقریر بحر حقائق اور دقائق میں غوطہ زن ہو کر مسائل مشکلہ کی اس قدر عقدہ کشائی فرماتے کہ بڑے بڑے علماء اور صوفیاء پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

تواضع اور انکساری

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواضع اور انکساری کا اظہار بھی بڑے ملیحانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے۔

استاذ الاساتذہ تاج الفقہاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ دورۂ قرآن کیلئے قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس جا رہے تھے۔ حسن اتفاق سے حافظ آبادی قبلہ ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی۔ مولانا بشیر احمد حافظ آبادی نے قبلہ صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے اٹھنے کا انداز فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ پھر قبلہ ہزاروی صاحب نے صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کیلئے دورہ شروع کرایا ہے۔ آپ جیسے فاضل کو پڑھانے کے قابل کہاں ہوں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے اصرار فرمایا تو قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹھیک ہے۔

جامعہ نظامیہ لاہور کے اجلاس میں ایک صاحب نے پرشکوہ الفاظ کے ساتھ آپ کا تعارف کرایا۔ آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ میں بڑا تو نہیں لیکن کبرنی موت الکبراء بڑے لوگ دنیا سے چلے گئے تو لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔ اس قضیہ ملفوظ میں ملاحت یہ تھی کہ یہ نہیں فرمایا کہ ہم بڑے بن گئے بلکہ فرمایا کہ لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔

طرز تخاطب میں انفرادیت

بڑے بڑے محقق علماء علامہ ہزاروی صاحب کے خطابات دم بخود ہو کر سنتے اور عوام الناس ہمہ تن گوش ہوتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں بلا کا سوز و گداز تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ سامعین پر سکتے کا گمان ہوتا انہیں مشکل سے مشکل مسائل نہایت عام فہم انداز میں بیان کرنے کا کامل ملکہ حاصل تھا۔ موری دروازہ لاہور کے بیرونی باغ میں رمضان شریف کے ہر اتوار کو آپ کا خطاب ہوتا تھا۔ سینکڑوں افراد کھڑے کھڑے آپ کا طویل خطاب سنتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: ہم کہتے ہیں یہ درخت یہ لاؤڈ سپیکر ہے۔ یہ مائیکروفون ہے۔ یہ تو درخت ہوا' یہ لاؤڈ سپیکر ہوا اور یہ کیا ہے۔ پھر اپنے مخصوص انداز میں فرمایا'' یہ ہے ہی تو ہے اور ہے کیا؟ مسئلہ وحدت الوجود اس عام فہم انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے صوفیو! ذرا غور سے سنو میں کیا کہہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وجاہت اور محبوبیت کا بڑا وافر حصہ عطا فرمایا تھا اسی لیے احباب آپ کی سخت سے سخت باتیں بھی خندہ پیشانی سے برداشت کر جاتے تھے۔

حضرت علامہ ہزاروی کا حافظہ غضب کا تھا۔ درس و تدریس کا سلسلہ ایک عرصہ سے منقطع کیا ہوا تھا۔ اس کے باوجود منطق و فلسفہ کی اصطلاحات نوک زبان پر رہتی تھیں۔

ایک دفعہ معراج شریف کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قبض زمان اور بسط زمان پر گفتگو کر رہے تھے۔ کسی نے پرچہ بھیج کر پوچھا کہ یہ کس نے لکھا ہے۔ علامہ ہزاروی نے تفسیر کبیر کا حوالہ دیا اس کے علاوہ چند دوسری کتابوں کے حوالے دیئے۔

سحر بیان کی اجمالی نوعیت

آپ کی سحر بیان مسلم ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

○ ..... انسان آئینہ خریدتے وقت آئینے کو دیکھتا ہے اور گھر آ کر آئینے کو دیکھتا ہے کہ اس میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو پیدا کر کے آپ کو دیکھا اور شب معراج آپ کو بلا کر دیکھا کہ اس آئینے میں اپنا جمال دیکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

○..... انسان زمین پر کھڑا ہوتا ہے اور اس کا علم عرش مجید تک پہنچتا ہے جس ذات اقدس کے قدم مبارک عرش مجید پر پہنچے ان کے علم کی رسائی کہاں تک ہوگی۔

○..... حضور نبی اکرم ﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی۔ عرش سے آگے جانا آپ کی بشریت مبارکہ کا اعجاز ہے اور کھانا پینا' ازواج اور دیگر تعلقات نورانیت کا معجزہ ہیں۔

○..... ایک دفعہ فرمانے لگے مرد جب گھر آتا ہے اور عورت اپنے بیٹے کی شکایت کرتی ہے کہ اس نے یہ شرارت کی ہے' فلاں کام خراب کیا۔ مرد اگر اسے سزا دینا چاہتا ہے تو اسی وقت سزا دے ڈالتا ہے اور اگر یہ کہہ دے کہ صبح ہو لینے دو پھر اسے پوچھوں گا تو صبح کچھ نہیں کہتا صرف ڈرانا مقصود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن قوموں کو سزا دینا تھی۔ انہیں اسی وقت الٹ پلٹ کر دیا اس امت کو کہا تمہارا حساب و کتاب کل روز قیامت ہوگا کل اپنے حبیب کریم ﷺ کی اس امت کو بخش دیگا۔

○..... سایہ دیوار کو کہتا ہے کہ میں سورج کا عاشق ہوں تو درمیان سے ہٹ جا۔ میں سورج کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ دیوار نے کہا کہ اگر میں درمیان سے ہٹ گئی تو تیرا وجود ہی نہیں رہیگا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویدارو! نبی اکرم ﷺ کا واسطہ اور وسیلہ درمیان سے ہٹا دیا تو تمہارا نام و نشان ہی نہ رہیگا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کون کرے گا۔

○..... بندیال تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ لوگ (مخالفین) کہتے ہیں کہ مجھے علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فلاں فلاں چیزوں کا علم نہیں ہے پھر بڑے جوش سے فرمایا لعنت ہے تمہارے علم پر امتی ہو کر ایسی باتیں؟

ایک دفعہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تقریر کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد معراج شریف پر گفتگو شروع کی لیکن پھر حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر شروع کر دیا۔ اجلاس کے بعد کمرے میں جا کر بیٹھے تو فرمانے لگے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں یکسوئی حاصل نہیں ہوتی لیکن مجھے دو سوئی حاصل نہیں ہوتی۔ معراج شریف کا تذکرہ شروع کیا لیکن ذہن پھر محدث اعظم پاکستان کی طرف چلا گیا۔

اسی مجلس میں ایک قوال آ گیا اسے کچھ سنانے کی فرمائش کی۔ اس نے حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کی ایک غزل سنائی جس کا ایک مصرع یہ تھا:

تن پیر گشت و آرزوئے دل جواں ہنوز!

بار بار یہ مصرع سنا اور خود بھی اشکبار آنکھوں کے ساتھ پڑھتے رہے۔ مجلس پر عجیب کیف چھایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا تھا۔ ایک دفعہ فرمایا دہلی کے ایک مجذوب پتے شاہ کے ذریعے مجھے کشف قبور حاصل ہوا۔ حضرت سلطان الاولیاء (محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار پر حاضر ہوا تو مجھے صرف ان کے پاؤں دکھائی دیئے۔ پتے شاہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا جس نے سلطان کے قدم دیکھے ہیں۔ وہ بڑے بڑے کے سر دیکھے گا اور واقعی مجھے کئی بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

دہلی سے واپسی پر جندھڑ شریف حاضر ہوا تو حضرت سائیں گوہر دین رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کے حالات اور مشاہدات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے دوسری باتیں تو بتا دیں لیکن کشف والا معاملہ گول کر گیا۔ سائیں صاحب نے کرید کرید کر پوچھا کچھ اور تو میں نے کشف کے بارے میں بھی بتا دیا۔ سائیں صاحب نے فرمایا یہ تو کچھ بھی نہیں اور سچ مچ میرے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

اسے تو کچھ نہ کہا البتہ ان کے حجام سے جو حضرت سے کسی قدر بے تکلف تھا کہلوا دیا کہ آپ خود تو کچھ دیتے نہیں جو دوسروں نے دیا تھا وہ بھی سلب کر لیا۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ ہم اہلسنت و جماعت کو کشف کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ ہمارا سماع موتی پر عقیدہ ہے جو کچھ کہنا ہو حاضر ہو کر کہہ دیا۔

علامہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ عموماً کسی شعر یا مصرع کو بطور موضوع منتخب کر لیتے تھے اور پوری تقریر میں اسی شعر کو بار بار پڑھتے تھے جس سے سامعین کو ہر دفعہ نیا لطف حاصل ہوتا تھا۔ کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا دوسرے علماء قرآن پاک کی دوسری سورتوں کی تفسیر ہیں اور میں سورۂ رحمٰن کی تفسیر ہوں۔

شیخ القرآن کا انتقال پُر ملال

۹ر اکتوبر ۷ر شعبان المعظم ۱۳۹۰ ہجری جمعۃ المبارک صبح کی سیر کیلئے بالہ لیکھو کے ساتھ لگے جنگلے کے پاس پہنچے ہی تھے کہ ایک ٹرک جنگلے کے ساتھ ٹکرایا۔ لب پر معمولی سا زخم آیا۔ لوگوں نے ٹرک ڈرائیور کو مارنا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ٹرک ڈرائیور کو معاف کر دیا۔ میرا آخری وقت آ گیا' آپ کو سول ہسپتال لایا گیا سینکڑوں لوگ حادثے کی خبر سن کر ہسپتال داخل ہو گئے۔ متعدد بار درود شریف اور کلمہ طیبہ خود پڑھا اور لوگوں کو پڑھنے کی تلقین کی اور اس طرح فضا کلمے کے ذکر سے گونج اٹھی کہ صبح ۶:۵۰ پر آپ کی زبان اقدس پر آخری بار کلمہ طیبہ کا ذکر تھا کہ فرشتہ اجل خداوندی پا کر حاضر ہوا اور روح پرواز کر کے قرب حقیقی معیت الٰہی کے پر بہار ابدی لذتوں سے ہمیشہ کیلئے ہمکنار ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وزیر آباد اور گردونواح کے علاقوں میں تعلیمی ادارے اور بازار وصال کی خبر سنتے ہی بند کر دیئے گئے۔ دور تک سوگ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اندرون بیرون ملک سے علماء وزیر آباد پہنچنا شروع ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے۔ ۱۰ اکتوبر بروز ہفتہ ملک کے تمام اخبارات نے صفحہ پر تصویر کے ساتھ بڑی نمایاں وصال کی خبر شائع کی۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن سے مسلسل خبروں میں وصال کی خبر نشر ہوتی رہی۔ ہزاروں لوگوں نے ایم سی پرائمری سکول میں آپ کا آخری دیدار کیا۔ ۱۱ بجے دن وہاں سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو علماء اور مشائخ دھاڑیں مار کر روتے رہے۔ کم و بیش پچاس ہزار علماء کرام نے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کی جبکہ آپ کے استاذ مکرم شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی کی قیادت میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے نماز جنازہ ریلوے گراؤنڈ میں ادا کی۔ حضرت قبلہ سید غلام محی الدین گیلانی گولڑی نے صاحبزادہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی دستار بندی فرمائی۔ نماز عصر کے بعد آپ کو اپنی زرخرید جگہ موضع بھٹی کے متصل سپرد خاک کیا گیا۔ جہاں آپ کا عظیم الشان روضہ تعمیر ہو چکا ہے اور ہر سال سات آٹھ شعبان المعظم کو آپ کا سالانہ عرس انعقاد پذیر ہوتا ہے۔

''ماہتاب دین وملت اٹھ گیا''

مولوی پیر طریقت محی دین — ترجمان اہلسنت بالیقیں
شیخ قرآن مولانا عبدالغفور — ہو گئے رخصت الی دارالسرور
آفتاب علم و حکمت اٹھ گیا — ماہتاب دین و ملت اٹھ گیا
وعظ و تقریر ان کی کوثر سلسبیل — باکمال و بے مثال و بے مثیل
تجھ سا بحر علم نکتہ داں کہاں؟ — تجھ سا اب قرآن وسنت داں کہاں؟
فیض شاہ مہر کا مظہر ہے تو — قسمت امت کا اک اختر ہے تو
حجۃ الاسلام کا پروردہ تو — علم وفن اور دین میں سرکردہ تو
سورۂ رحمٰن کی تنویر تو — رحمت رحمٰن کی تصویر تو
دشمن دین پر اک وار تو — حضرت فاروق کی تلوار تو
دین و ملت کی تیری خدمات کو — علم و عرفاں کی تیری برسات کو
اس جہاں میں ہے کوئی جھٹلا سکے — یا تیرا ہمسر کوئی دکھلا سکے

تو ہے ناموس نبوت کا نقیب
یہ شرف تجھ کو رہا بے شک نصیب

(عظمتوں کے پاسباں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خویدم عطاء الملت والدین

علامہ عبدالغفور گولڑوی صاحب

خطیب اعظم سانده

حضرت علامہ حافظ عبدالغفور صاحب ۱۹۴۸ء میں پدھراڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب عطا محمد ہے۔ اپنے علاقہ کی ممتاز شخصیت تھی۔ آپ کے والد گرامی ابتداء سے ہی دین کا جذبہ رکھتے تھے۔ اسی جذبہ کی وجہ سے آپ نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ علامہ موصوف نے پرائمری کی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد پیر علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب پدھراڑوی سے قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور کریما نام حق، پند نامہ بدائے منظوم حضرت قبلہ مولانا محمد زمان صاحب سے پڑھیں اور گلستان شرف الملت والدین محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید علمہ سے پڑھی۔ دو سال وزچھ شریف رہے اور وہاں صرف بہائی صرف بحتر ال دستور المبتدی نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھیں۔ مزید علمی ترقی کے لئے چار سال جامعہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں رہے اور وہاں جامعہ میں استاذ العلماء علامہ عطا محمد قادری کے پاس کافیہ ہدایۃ النحو پڑھیں۔ فاضل بندیال حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری سے شرح جامی، منطق میں صغریٰ کبریٰ، اوسط مرقات شرح تہذیب پڑھیں۔ فاضل موصوف چونکہ علمی ترقی کے متلاشی تھے اور دینی جذبہ رکھتے تھے اس جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور تمام علوم متداولہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے استاذ استاذ المناطقہ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی کے پاس پڑھے۔ علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لیا۔ کتب خواندہ دوبارہ پڑھیں۔ استاذ الاساتذہ علامہ مہر دین صاحب تسہیل المیانی شرح مختصر المعانی کے پاس ہدایہ شریف پڑھا۔ محقق اہلسنت استاذ العلوم والفنون حضرت علامہ محمد رشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس میبذی اور مختصر المعانی اور جلالین پڑھیں۔

دورۂ حدیث شریف

فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالغفور صاحب نے دورۂ حدیث شریف بھی جامعہ نظامیہ میں ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے بخاری شریف پڑھی اور استاذ الاساتذہ حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب سے ترمذی شریف اور شیخ الادب حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری صاحب سے مسلم شریف اور شرف الملت والدین پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے پاس ابوداؤد شریف پڑھی۔

بیعت

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے طریقت کا رشتہ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی خدمات میں ترقی عطا فرمائے۔

محبت اور خدمت کا اجمالی پہلو

فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالغفور صاحب پدھراڑوی اپنے اساتذہ کی خدمت میں معروف ہیں آپ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ استاذ محترم کی خدمت میں آپ سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے تھے۔

ایک دفعہ فاضل موصوف نے استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی زید علمہ وفضلہ کی گائے دھمن (ڈھوک خیر آباد) سے بندیال شریف پیدل چل کر لے گئے اور اسی طرح ایک دفعہ دھمن (ڈھوک خیر آباد) سے آستانہ عالیہ وڑچھ شریف گائے پیدل چل کر لے گئے۔

جب فاضل موصوف وڑچھ شریف میں زیر تعلیم تھے الاستاذ المطلق رئیس المناطقہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام کام آپ ہی سرانجام دیتے تھے۔ مثلاً گائے کی خدمت اور اپنے شفیق اور رحیم استاذ کے کپڑے دھونے اور بجلی نہ ہونے کی صورت میں بتی کا انتظام اور کمرے میں ریت پر پانی کا چھڑکاؤ وغیرہ اور عشاء کی نماز کے بعد استاذ محترم کو دبانا۔

خدمت سے حصول عظمت کا عملی دستور

فاضل موصوف کی خدمت نے بہت عظمت بخشی اسی وجہ سے الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی مجھے آخری غسل مولانا عبدالغفور صاحب زید مجدہٗ دیں۔ تبلیغی سلسلہ میں فاضل موصوف انگلینڈ چلے گئے اور کچھ عرصہ وہاں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے جب استاذ محترم زیادہ علیل ہو گئے فاضل جلیل کو جب معلوم ہوا تو آپ انگلینڈ سے فوراً واپس تشریف لے آئے اور دھمن آکر استاذ محترم کی قبر انور کے لئے اینٹیں اور مٹی وغیرہ کا انتظام کیا۔

فاضل موصوف کے برادر اکبر حاجی محمد اقبال صاحب جب سعودیہ میں رہتے تھے تو وہاں سے استاذ محترم کے نام پر گھر والوں کو رقم بھیجتے رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت کی تعارفی نوعیت

فاضل موصوف سے استاذ محترم کی انتہائی محبت تھی۔ اتفاق سے حاجی محمد اقبال صاحب برادر اکبر جناب مولانا محمد عبدالغفور استاذ محترم سے ملنے کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو استاذ محترم نے حاجی محمد اقبال صاحب کو فرمایا کہ میں مولانا عبدالغفور سے اداس ہو گیا ہوں انہیں کہنا مجھے مل جائیں۔ ابھی فاضل موصوف کو ہفتہ ہی ہوا تھا دوبارہ ہفتہ کے بعد زیارت کے لئے اپنے شفیق اور رحم دل استاذ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ قدرت نے استاذم محترم کو جو ہر محبت وافر مقدار میں عطا فرما دیا تھا اسی لئے جو آپ کی خدمت میں آتا انہی کا ہو کر رہ جاتا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

٦ الثبت الوجيز في بعض الأسانيد

للامام المحدثين، شيخ الكل، محدث الباكستان الأعظم

أبي الفضل محمد سردار أحمد فيصل آبادي

تالیف

علي أحمد السندهيلوي

خريدم العلم الشريف بالجامعة الهجويرية بلاهور باكستان

من منشورات

مركز تدريب الافتاء والبحوث (۱۵۰) راوی روڈ نزد پیر مکی بلاهور، باكستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رئیس المعقول والمنقول استاذ العلماء
علامہ عطا محمد متین صاحب زید مجدہٗ

استاذ العلماء فصیح اللسان بلیغ البیان آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب ہیں محب العلماء والطلباء ہیں فاضل موصوف بڑے ملنسار اور انتہائی خلیق اور رفیق آدمی ہیں۔ ذہانت اور ذکاوت ان پر فخر کرتی ہے اور فضلاء بندیال میں سے ممتاز ہیں۔ اللہ قدوس نے اس مرد درویش میں بہت خصائل جمیلہ اور اوصاف حمیدہ پنہاں کر دی ہیں۔ راقم الحروف کو بندیال شریف کی خاک کوچہ اور اساتذہ کی خاک پا کے توسل سے تذکرہ فضلاء بندیال تحریر کرنے کا شرف میسر ہوا ورنہ میں تو وہی ہوں جو ہوں۔ المختصر حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین صاحب کا آبائی گاؤں پکہ کھنجیرہ نزد واں بھچراں تحصیل وضلع میانوالی ہے۔

فاضل موصوف پکہ کھنجیرہ میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لیے آپ کو ابتداء سے علوم اسلامیہ کی تعلیم وتحصیل کا جذبہ تھا۔

ابتدائی تعلیم علامہ موصوف نے درس نظامی کا آغاز بندیال شریف اور واں بھچراں سے کیا۔ فارسی کی مکمل کتابیں جامع المعقول والمنقول شمس المدرسین قمر المدققین حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب سے پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل موصوف مادر علمی عالم اسلام کی عظیم دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے تشریف لائے اور جامعہ کے شیخ المنطق استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور تاج الفقہا شمس المدرسین سید المحققین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے درس نظامی کی معقولات اور منقولات کی تمام کی تمام کتابیں بڑی محنت سے پڑھی ہیں۔ آٹھ نو سال بندیال شریف میں تعلیم حاصل کر کے وقت کے بہترین محقق استاذ بن گئے۔

خصوصیت

حضرت علامہ موصوف کی فضلاء بندیال میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ابتدائی اور انتہائی کتابیں بندیال شریف میں پڑھیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدت ومحبت کا اجمالی پہلو

فاضل موصوف کی عقیدت اور محبت اپنے مربی اور مشفق استاذ سے بے حد تھی اسے قضایا ملفوظہ سے تعبیر کرنا اور نقوش سے قرطاس کو آراستہ کرنا امر دشوار ہے۔

عقیدت ومحبت کے پھول

محقق العصر حضرت علامہ مولانا عطامحمد متین حفظہ اللہ تعالیٰ اپنے مربی اور محسن استاذ کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت پیش فرماتے ہوئے یوں گویا ہیں۔

(۱) علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلیق اور ملنساز اور پیکر اخلاص ومحبت تھے (۲) میں جو کچھ ہوں یہ میرے استاذ کامل علامہ عطامحمد رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کا اثر ہے (۳) علامہ عطامحمد بندیالوی ایک بہت بڑے متبحر عالم عاشق رسول اور ولی کامل تھے۔

دورۂ حدیث شریف

علامہ متین صاحب نے دورۂ حدیث شریف استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق سندی سیدی واستاذی حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی گولڑوی سے بخاری شریف اور دیگر کتب سبقاً پڑھیں۔

فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا

تدریسی خدمات

جامعہ نظامیہ رضویہ

حضرت العلام فخر بندیال مولانا عطامحمد متین صاحب درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد تدریس کا آغاز اہل سنت کی مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں کیا۔ علوم فنون کی فوقانی کتابیں بڑی محنت سے پڑھا کر محقق لاثانی ماہر مدرس بن گئے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

جامعہ نظامیہ میں علوم عقلیہ ونقلیہ کی خیرات تقسیم کرنے کے بعد دو سال مرکزی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں بڑی محنت اور جانفشانی سے علوم وفنون پڑھانے میں مصروف کار رہے۔

جامعہ خواجہ آباد شریف

جامعہ بندیال شریف میں دو سال بڑی محنت سے علوم وفنون پڑھانے کے بعد خواجہ آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف میں درس نظامی کی کتب متداولہ بھی پڑھاتے رہے۔

جامعہ امینیہ فیصل آباد

پاکستان کی معروف درسگاہ جامعہ امینیہ میں درس نظامی کی فوقانی کتب پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں طلباء کامیاب ہوئے اور آج کل وہ ملک کے اطراف واکناف میں علوم اسلامیہ کی شمع روشن کررہے ہیں۔

ترگ شریف

آستانہ عالیہ ترگ شریف میں بھی تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور متعدد علوم فنون کی کتابیں پڑھائیں۔

ٹبہ شریف

فاضل موصوف ٹبہ شریف میں تشریف لاکر علوم اسلامیہ کی خدمت فرمائی۔ جہلم ٹبہ شریف میں طلباء کرام کو فیضیاب فرما کر جہلم تشریف لائے وہاں کے اہل سنت کے مرکزی جامعہ میں تدریس کرتے رہے۔

جامعہ بندیال شریف

گلستان فقیہ العصر کی خوشبو سے اپنے ذہن کو معطر کرنے کے بعد ملک کے شہرت یافتہ جامعات میں تدریس فرمانے کے بعد آسمان علم وحکمت کے آفتاب مہتاب دوبارہ بندیال شریف میں تشریف لائے اور اپنے مشفق اور مربی اساتذہ کی مسند پر فائز ہوکر تقریباً چار سال تک جامعہ مظہریہ امدادیہ میں علوم وفنون کی فوقانی کتابیں پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تدریسی خدمات پیش کرنے کے بعد دوبارہ ٹبہ شریف میں پڑھانے کا موقع میسر ہوا اور اپنے اساتذہ کے علمی فیض کو طلباء کے اذہان میں منتقل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

فاضل موصوف آج کل اپنے قصبہ پکہ کھنجیرہ میں اپنے جامعہ میں شب و روز بڑی محنت اور شفقت سے طلباء کے اذہان کو علوم اسلامیہ کے نور سے منور کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مرد درویش کو مدت مدید تک زندہ رکھے اور اپنے اساتذہ کے فیضان کو طلباء تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

تلامذہ

جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مفتی عطا محمد متین زید مجدہ کے تلامذہ تو سینکڑوں کی تعداد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل کر تدریسی خدمات میں مصروف کار ہیں مگر چند معروف تلامذہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مفکر اسلام عالم اسلام کے عظیم اور منفرد سکالر محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی زید مجدہ۔

(۲) فخر المدرسین محقق الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین علی مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف (۳) بدر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب عیسی خیل مدرس جامعہ کنز الایمان (۴) حضرت علامہ مولانا محمد اسلم کشمیری خطیب لندن (۵) حضرت علامہ مولانا قاری حق نواز مدرس ہمکھی شریف (۶) حضرت علامہ مولانا حکیم محمد ذوالفقار صاحب شیخوپورہ۔

خاصۃ الخاصہ

فاضل الفضلاء عین العلماء محب الطلباء حضرت علامہ عطا محمد متین صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصیت ایسی ہے جو بقیہ فضلاء میں کم پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ علمی استفادہ کے ساتھ اپنے مشفق اور مربی استاذ کے اسم گرامی کے ساتھ مناسبت اور مشارکت کا پایا جانا بہت بڑی سعادت ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل الفضلاء

شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلوی

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ لاہور

مسمی میں طرزِ انفرادیت

آپ کے نام میں طرز انفرادیت یہ ہے کہ آپ کے دو نام ہیں:

(۱) علی احمد۔ (۲) بنیامین۔

دوسرا نام آپ کے دادا جان نے رکھا تھا مگر مشہور پہلا ہوا ہے۔

لقب

آپ کے اصل نام سے لقب زیادہ شہرت پذیر ہوگیا جبکہ لقب پر معرفت موقوف ہوگئی ہے۔ یعنی علی احمد سے سندھیلوی زیادہ مشہور ہوگیا ہے۔

شجرۂ نسب

شرف الدین بن سوداگر بن سوندھا بن درگاہی بن عارف بن نگاہیا سرساوالے رحمۃ اللہ علیہم۔

تاریخ پیدائش

آج جس مرد درویش کو لوگ شیخ القرآن سے یاد کیا کرتے ہیں اور ان کی مجلس علم میں علوم قرآنیہ حاصل کر کے اپنے دلوں کو ضیاء بخش رہے ہیں اور یہ قرآن کے آفتاب مہتاب کی کرنیں عالم اسلام کے غیر محصور نفوس کو جلا بخش رہی ہیں ان کی تاریخ پیدائش کا حسین منظر یوں معلوم ہوا ہے کہ غالباً ۲ جنوری ۱۹۴۳ء سکنہ باسکندر تحصیل بسی شریف ریاست بٹیالہ مضافات سرہند شریف میں ہوئی۔

خاندان کی تعارفی تصویر

حضرت قبلہ شیخ القرآن زید فضلہ کا خاندانی پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ متوسط زمیندار آرائیں برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ آباؤ اجداد عرب سے محمد بن قاسم کے لشکر کے ہمراہ جہاد کے لئے سندھ میں تشریف لائے۔ پھر ''سرے وال'' کی بستی میں جا کر آباد ہوئے اور وہاں سے گاؤں باسکندر مضافات سرہند شریف آ کر آباد ہوئے۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ''باسکندر گاؤں'' انہوں نے آباد کیا تھا یا پہلے سے آباد تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہجرت

حضرت علامہ موصوف کا خاندان ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان آیا جبکہ دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال راستہ میں ہوگیا۔ آپ کے دادا جان صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ کے دادا جان میں ایسا زہد وتقویٰ آخر کیوں؟ قدرت نے ان کے خاندان کو اسلام کی خدمات کیلئے منتخب فرمایا اور مستقبل میں ان کے پوتے کو شیخ القرآن بنانا تھا۔ آج ان کے خاندان کی پہچان شیخ القرآن ہیں۔ وللہ الحمد

المختصر آپ کا خاندان پاکستان پہنچ کر پہلے ''باب پاکستان والٹن کیمپ'' میں سکونت پذیر ہوئے پھر فیصل آباد چلے گئے۔

گوجرانوالہ

فیصل آباد میں چند ایام قیام پذیر ہوئے (یاد رہے حضرت علامہ موصوف کو بچپن میں فیصل آباد میں چیچک نکلی) پھر گاؤں خان مسلمان تحصیل وضلع گوجرانوالہ میں کچی الاٹمنٹ ہوئی تو وہاں چلے گئے۔

غم وحزن کی آندھیاں

خان مسلمان آنے کے بعد علی الترتیب بڑے بھائی میاں محمد بشیر، بڑی ہمشیرہ کے بیٹے ظہور احمد، والدہ محترمہ اور چھوٹے بھائی جس کا ابھی نام نہیں رکھا تھا اور کچھ عرصہ بعد خالہ محترمہ شریفاں بی بی کا انتقال ہوگیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان شیخ القرآن نے ابتدائی تعلیم کے لئے اس طرح اقدام فرمایا کہ ہمسایہ کے بچے غلام حیدر کے ساتھ مسجد میں پڑھنے کے لئے جاتے اور چند سپارے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

سکول میں داخلہ

فاضل ذی شان کے چچا جان میاں عبدالغنی صاحب نے خان مسلمان پرائمری سکول میں آپ کے بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب اور علامہ موصوف کو داخل کرادیا۔ پرائمری تک اسی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ دونوں بھائیوں نے چوتھی اور پانچویں جماعت ایک سال میں پاس کی۔

جانور چرانے کا کام

مالی مجبوری کے پیش نظر سکول کی تعلیم چھوڑ کر کچھ عرصہ چرواہوں کے ہمراہ اپنے جانور چرائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیصل آباد میں

مالی حالات کے پیش نظر بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب کھڈیوں پر کپڑا بننے کا کام سیکھنے فیصل آباد "مائی دی جھگی" چلے گئے۔ انہوں نے کام سیکھ لیا تو فاضل موصوف بھی ان کے پاس ہی کام سیکھنے چلے گئے۔ تقریباً تین سال دستی کھڈیوں پر لٹھا، ملیشیا، چارخانہ وغیرہ کپڑا بننے کا کام کیا۔

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

حضرت فاضل ذی شان ۱۹۵۶ء میں اپنے کپڑا بننے کے استاذ محترم جناب محمد حبیب صاحب کے ہمراہ سنی رضوی مسجد جھنگ بازار میں نماز جمعہ پڑھنے گئے تو حضرت محدث اعظم پاکستان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ کو دیکھتے ہی علم دین پڑھنے کا شوق اور آپ کے دست اقدس پر بیعت ہونے کی شدید آرزو پیدا ہوئی۔

بیعت

اسی دوران ایک روز جناب حکیم محمد حسن صاحب نقشبندی مجددی جو رشتہ میں مولانا کے دور کے تایا (لگتے تھے) کی دعوت پر حضرت محدث اعظم پاکستان ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ مجددی مسجد میں "مائی دی جھگی" تشریف لائے۔ وہاں نماز عشاء حضرت محدث اعظم کی امامت میں ادا کی۔ بعد از نماز چند آدمی آپ کی بیعت ہونے کے لئے آگے بڑھے۔ جن کی تعداد غالباً گیارہ تھی۔ فاضل موصوف بھی موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے جلدی سے آگے ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ولی کامل کی بیعت نصیب ہوئی۔

حضرت محدث اعظم کی زیارت اور جذبہ دینی تعلیم

حضرت محدث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت اور بیعت کرنے کے بعد حضرت فاضل ذی شان کا جذبہ تعلیم اس قدر زیادہ ہو گیا کہ اپنے والد صاحب سے اجازت طلب کی مگر والد صاحب نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلہ

فاضل ذی شان کے بار بار اصرار کرنے کے بعد والد صاحب نے ان کو دو سال کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔ آپ نے والد صاحب کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد حضرت والد صاحب کی طرف سے حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں ایک عریضہ لکھا کہ میرا بیٹا آپ کے زیر سایہ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ اسے اپنے مدرسہ میں داخلہ کی اجازت فرمائیں۔ پہلے خط کے جواب میں کچھ تاخیر ہو گئی تو فاضل موصوف نے دوسرے عریضہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے عریضہ کا حوالہ دے کر لکھ دیا۔ حضرت محدث اعظم پاکستان نے کرم نوازی فرمائی اور اپنے دست اقدس سے خود جواب لکھا اور فرمایا آپ دس شوال کو تعطیلات کے بعد آنا داخل کر لیں گے۔ نیز سالانہ جلسہ پر آنے کی دعوت بھی دی اور فرمایا جلسہ کو دیکھ کر علم کا شوق اور ذوق اور زیادہ ہوگا۔ آپ جلسہ میں گئے واقعی جلسہ کو دیکھ کر علم کا شوق اور بڑھ گیا۔ دس شوال ۱۳۵۹ھ کو جامعہ رضویہ میں داخلہ ہوا۔ وہاں حضرت علامہ مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ سے چند "کریما" کے اسباق پڑھے۔

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ

حضرت فاضل موصوف ۶۵۔۱۹۶۴ء میں حضرت صاحبزادہ فضل رسول حیدر دامت برکاتہم عالیہ سے اجازت لے کر حضرت سید محمد زبیر شاہ دامت برکاتہم عالیہ سے پڑھنے چکوال گئے وہاں جامعہ اسلامیہ چکوال میں حضرت شاہ صاحب کا دو دن تک انتظار کیا۔ آپ تشریف نہ لائے۔ وہیں مولانا محمد یار رضوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ سندھیلوی صاحب نے ان سے پوچھا۔ آپ پہلے کہاں پڑھتے رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "بندیال شریف میں" فاضل ذی شان کے ذہن میں بندیال شریف کا تصور چونکہ پہلے ہی رچ بچ چکا تھا یوں ہی بندیال شریف کا نام سنا تو اور جذبہ بڑھ گیا جبکہ علامہ موصوف کے ذہن میں یہ بات گھر کر چکی تھی کہ وہاں بندیال شریف میں پڑھائی عالم اسلام کے تمام مدارس سے خوب تر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن میں سمائی ہوئی تھی کہ وہاں تو بڑے بڑے لائق طلبہ کو داخلہ ملتا ہوگا اور ان کی وہاں تک رسائی کیسے ہو سکتی ہے۔

مولانا رضوی صاحب نے جب یہ کہا کہ میں نے بندیال میں پڑھا ہے فوراً علامہ موصوف نے ان سے پوچھا کہ کیا مجھے وہاں داخلہ مل جائے گا۔ انہوں نے کہا ضرور مل جائے گا لیکن استاذ العلماء علامہ عطا محمد دامت برکاتہم عالیہ اب بندیال شریف سے وڑچھ شریف تشریف لے گئے ہیں۔ امسال وہاں ہی پڑھائیں گے۔

جذبۂ اسلاف کی تصویر

حضرت فاضل ذی شان جذبہ اسلاف کی تصویر ہیں اور امام غزالی کے عزائم کے ترجمان ہیں اور امام رازی کے افکار کے نگہبان ہیں۔ علامہ موصوف مولانا محمد یار رضوی صاحب سے پتہ لے کر براستہ تلہ گنگ، میانوالی، قائد آباد، وڑچھ شریف پہنچے وہاں استاذ محترم ابھی تشریف نہیں لائے تھے وہاں سے معلوم ہوا کہ استاذ صاحب پہلے واں بھچراں حضرت علامہ مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائیں گے اور وہیں سے آپ کے پروگرام کا علم ہوگا۔ چنانچہ فاضل ذی شان دل میں جذبات علم لے کر اور جسم میں بزرگوں کی محبت کی طاقت رکھتے ہوئے یہ شیر دل مجاہد علم وڑچھ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واں بھچراں حضرت علامہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقصود بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا استاذ صاحب کا سامان تو یہیں پڑا ہوا ہے۔ معلوم نہیں کہ کب تشریف لائیں۔ آپ ہمارے پاس رہیں جب استاذ صاحب تشریف لائیں گے ان سے پڑھائی کی بات کرلیں گے۔ الغرض! دوسرے دن علی الصبح حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد موجودہ خطیب جامع مسجد دربار داتا گنج بخش اور صوبائی خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور حضرت الاستاذ المطلق محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد دامت برکاتہم العالیہ کا سامان لینے واں بھچراں تشریف لائے آپ ان دنوں وڑچھ شریف استاذ صاحب کے پاس پڑھتے تھے۔

ہم تینوں ساتھیوں نے علامہ مقصود احمد صاحب سے دریافت کیا کہ استاذ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں! مولانا موصوف سامان لے کر وڑچھ شریف چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہم تینوں نے مولانا اللہ بخش سے اجازت لی اور وڑچھ پہنچ گئے اور حضرت استاذ گرامی کی پہلی مرتبہ زیارت ہوئی۔ ان کے چہرے پر علوم عقلیہ اور نقلیہ کے انوار وتجلیات نے اس قدر متاثر کیا کہ ان کے ہو کر ہی رہ گئے۔ موصوف نے اپنا اور ساتھیوں کے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت استاذ صاحب نے بڑی شفقت فرمائی ہمیں اسباق پڑھانے پر تیار ہوگئے۔ ہم اجازت لے کر دوبارہ واں بھچراں آئے اور خوشی خوشی اپنا سامان وڑچھ شریف لے گئے لیکن جب وڑچھ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہمیں داخلہ دینے سے انکار کردیا۔ فرمایا کہ ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! ہم آپ پر بوجھ نہیں بنیں گے۔ جیسے ہوا گزارا کرلیں گے ہمیں اسباق پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضرت سجادہ نشین صاحب نے فرمایا اس میں ہماری بے عزتی ہوگی۔ اس لئے ہم داخلہ نہیں دیتے میں نے حضرت استاذ صاحب سے بات کی آپ کو بہت دکھ ہوا اور فرمایا وہ نہیں مانتے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔ الغرض! وڑچھ سے ہمارے اسباق نہ ہوسکے تو ہم تینوں کو مشفق الامت الاستاذ المطلق نے سلاں والی حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف صاحب کے پاس بھیج دیا اور ساتھ ہی حضرت شیخ الحدیث کے نام رقعہ لکھ دیا۔ وہاں پہنچے تو حضرت شیخ الحدیث صاحب کے پاس اسباق زیادہ تھے اور ہمارے تمام اسباق شروع نہ ہوسکے۔ اس لئے ہم وہاں سے تینوں الگ الگ ہوگئے۔ مولانا محمد شفیع صاحب نوبہ ٹیک سنگھ، مولانا عبدالمجید سرگودھا اپنے گاؤں اور فاضل موصوف نے فیصل آباد کا رخ کیا۔

حیات اسلاف کی یادگار کا تعارفی پہلو

حضرت فاضل موصوف کے حالات سے اسلاف کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ المختصر اس سفر علمی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل موصوف کے جذبہ علمی کا خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ سلاں والی پہنچا تو میرے پاس پیسے ختم ہو گئے۔ اس وقت وہاں سے فیصل آباد تک کے پونے دو روپے ریل گاڑی کا کرایہ تھا۔ علامہ موصوف نے ایک طالب علم مولانا عبدالمجید جو سرگودھا سے آئے ہوئے تھے ان سے کہا کہ آپ کا گاؤں قریب ہے میرے پاس کرایا ختم ہو گیا ہے مجھے دو روپے قرض دے دیں۔ میں فیصل آباد جا کر آپ کو منی آرڈر کر دوں گا۔ اگر آپ کو اعتبار نہیں تو میرے پاس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ والا قرآن پاک ہے۔ جو کہ میں نے پندرہ روپے ہدیہ سے خریدا ہے۔ وہ اپنے پاس رکھیں۔ جب میں آپ کے پیسے دوں گا قرآن پاک لے لوں گا۔ اس اللہ کے بندے نے باوجود پیسے ہونے کے انکار کر دیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پیدل ہی فیصل آباد کی طرف چل پڑا۔ دن کو کچھ نہ کھایا، کھاتا بھی کیسے کھانا میرے پاس تھا ہی نہیں۔ کچھ پیسے بھی نہیں تھے جس کا لے کر کھاتا۔ ایک دوائی تھی وہ بھی کھونی تھی۔ اسے میں نے پھینک دیا کہ کسی حالت مجبوری میں کسی کو دھوکہ دے دوں۔ نماز عصر کے وقت بھوانہ سے تین میل کے فاصلہ پر دریائے چناب پر پہنچ گیا۔ دریا میں طغیانی آئی ہوئی تھی کشتی کے بغیر دریا کو عبور کرنا امر دشوار تھا۔ دریا کے کنارے نماز عصر ادا کی۔ اتنے میں کشتی آئی میں نے ملاح سے کہا میرے پاس پیسے نہیں میں ان کپڑوں یا کتب سے جو آپ لینا چاہیں لے لیں اور مجھے دریا عبور کروا دیں۔ اس نے مجھے کشتی میں سوار کر لیا اور دوسرے کنارے پر اتار دیا اور مجھ سے کچھ بھی نہیں لیا۔ پتن سے بھوانہ تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ نماز مغرب تک وہاں پہنچ گیا۔ اس دن چالیس میل سے زائد سفر بمعہ صندوق کتب کیا۔ حضرت فاضل ذی شان کے اس بمشقت سفر سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ واقعتاً علامہ موصوف بزرگوں کے خلف الرشید ہیں۔

علامہ موصوف نے رات بھوانہ کی ایک مسجد میں بسر کی۔ امام صاحب نے دو روٹیاں اور چنے کی دال لا کر دی۔ علامہ موصوف نے کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد دوبارہ پیدل سفر کرنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ نماز ظہر کے وقت جامعہ رضویہ میں پہنچ گیا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ

گزشتہ سال فاضل موصوف سندھیلوی صاحب استاذ مکرم علامہ عطا محمد بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ کے فیوضات سے مستفیض نہ ہو سکے لیکن آپ سے دوران سال رابطہ بذریعہ عریضہ رکھا۔ رمضان مبارک سے پہلے فاضل موصوف نے حضرت استاذ مکرم کو عریضہ لکھا آپ نے فرمایا۔ میں نے آئندہ سال بندیال جانا ہے۔ آپ وہاں کے جامعہ کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو داخلہ کا خط لکھ دیں۔ رمضان المبارک کے بعد جلد بندیال پہنچ جائیں۔ آپ کے اسباق شروع ہو جائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے۔ المختصر آپ کے ارشاد پر انہوں نے حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سے رابطہ کیا۔

جامعہ بندیال شریف کی علمی وجاہت

دنیائے اسلام میں جامعہ بندیال شریف ایک ایسا جامعہ ہے جس کی نظیر ممتنع ہے۔ اللہ قدوس نے اس جامعہ کو اپنی خصوصی رحمت سے اس قدر نواز دیا کہ عالم اسلام کے جامعات اس پر رشک کرتے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

فاضل موصوف کا کہنا ہے کہ جامعہ بندیال شریف میں داخلہ لینے سے پہلے دورۂ قرآن کے لئے شیخ القرآن وحید الدھر حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک دن حضرت شیخ القرآن نے دورۂ قرآن کا سبق پڑھاتے وقت تمام طلباء سے پوچھا کہ کتنی کتنی تعلیم حاصل کی ہے اور کہاں تک کتب پڑھی ہیں۔ جنہوں نے قطبی تک کتب پڑھی تھیں ان پر خوب تبصرہ کیا اور گت بنائی۔ فاضل موصوف سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی تو قطبی تک پڑھی ہیں لیکن رمضان شریف کے بعد بندیال شریف میں حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور استاذ مکرم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعریف فرمائی۔ محاورہ ہے ''جوہری کی شناخت جوہری ہی کر سکتا ہے''۔ قبلہ ہزاروی صاحب زید مجدہٗ نے فرمایا کہ وہ منطقی عالم ہیں' میں مولوی اس کو کہتا ہوں جو منطقی ہو جیسے علامہ عطا محمد صاحب ہیں۔ الحاصل بندیال شریف میں شوال ۶۶-۱۹۶۵ء تا شعبان ۱۹۷۲ء تک فاضل موصوف مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم حاصل کی۔ جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق مدظلہ العالی سے میبذی اور عبدالغفور اور باقی سب کتب متداولہ رئیس المناطقہ استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

فخر الاماثل حضرت علامہ سلطان محمود سے شرف تلمذ

فاضل موصوف کے جذبہ علم کا ہر ذی علم معترف ہے۔ آپ ہر وقت بڑے سے بڑے فاضل استاذ کی جستجو میں رہتے تھے۔ بالآخر جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم کے دوران ہی چند دن حاصلاں والا ضلع گجرات میں حضرت علامہ استاذ الاساتذہ سلطان محمود صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر شرف تلمذ کیا اور آپ سے شرح اشارات اور افق المبین کے چند اسباق پڑھے۔

دورۂ حدیث

مرکز علم وحکمت جامعہ رضویہ فیصل آباد میں جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث حضرت علامہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلام رسول رضوی صاحب سے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

اساتذہ

ویسے تو فاضل موصوف کے اساتذہ بیسوں ہیں مگر چند معروف شخصیات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) پیر طریقت محدث اعظم حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب (۲) رئیس المناطقہ استاذ الاستاذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی (۴) سلطان المدرسین استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۵) بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب (۶) شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی (۷) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب (۸) حضرت علامہ مولانا نصر اللہ خان افغانی صاحب (۹) حضرت علامہ مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ غلام نبی صاحب (۱۱) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب (۱۲) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

تلامذہ

علامہ موصوف نے تمام عمر علم دین میں صرف کی۔ آپ نے سینکڑوں طلباء تیار کئے جو ملک کے گوشہ گوشہ میں دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ آپ کے کچھ معروف تلامذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (۱) مولانا محمد عمر صاحب مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور (۲) مولانا عبدالرحمٰن جامی سابق مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ (۳) مولانا عبداللطیف صاحب سابق مہتمم غوثیہ رضویہ گلبرگ (۴) مولانا محمد قاسم بلوچ سابق مدرس جامعہ نعیمیہ (۵) مولانا محمد اعظم سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۶) مولانا مفتی غلام قادر سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۷) مولانا محمد سلیم رحمانی سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۸) مولانا ڈاکٹر فضل حنان شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۹) مولانا خادم حسین رضوی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۰) مولانا محمد فاروق سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۱) مولانا محمد نذیر شعبہ دارالتحقیق مدرس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۲) مولانا شیخ فرید ضلع مفتی مظفر آباد آزاد کشمیر (۱۳) مولانا محمد آصف ہزاروی پروفیسر اسلامیہ کالج وزیر آباد (۱۴) مولانا محمد عمر حلیمی سیفی سابق مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ انوار باہو کوٹلہ (۱۵) مولانا محمد سعید احمد رحمہ اللہ سابق مدرس جامعہ جماعتیہ شعبہ درس نظامی حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور (۱۶) مولانا خواجہ عبدالوحید سابق مدرس جامعہ جماعتیہ شعبہ درس نظامی حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور (۱۷) مولانا قاری مفتی غلام حسن قادری مدرس شعبہ درس نظامی حزب الاحناف لاہور (۱۸) مولانا محمد اشرف مدرس جامعہ نادرہ آباد لاہور (۱۹) مولانا محمد عارف مہتمم و مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ داروغہ والا لاہور (۲۰) مولانا محمد شریف مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ (۲۱) مولانا محمد مظفر حسین سہیل سابق مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ (۲۲) مولانا محمد عمر فاروق مہتمم و مدرس جامعہ اسلامیہ حنفیہ عثمان آباد چھڑہ تحصیل و ضلع مانسہرہ (۲۳) مولانا عبدالوحید سابق مدرس جامعہ نعمانیہ بالمقابل تھانہ ٹبی لاہور (۲۴) مولانا محمد اقبال مہتمم جامعہ اسلامیہ چھانگا مانگا لاہور (۲۵) مولانا قاری اظہار اللہ مدرس جامعہ اوگی تحصیل و ضلع مانسہرہ (۲۶) مولانا قاری ذوالفقار احمد برسالوی مدرس شعبہ تجوید و قرأت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۲۷) مولانا محمد اعظم نورانی جامع مسجد محمدی موتی بازار اندرون مستی گیٹ لاہور (۲۸) مولانا سید نثار اشرف مہتمم پرانا حزب الاحناف دہلی گیٹ لاہور (۲۹) مولانا احمد رضا ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۳۰) مولانا فاروق شریف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۳۱) مولانا فتح محمد بارزوئی مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ کوٹلہ (۳۲) مولانا محمد شریف مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ قادریہ مردان (۳۳) مولانا محمد صدیق مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ خالو تحصیل و ضلع ہری پور (۳۴) مولانا اظہر محمود مدرس شعبہ درس نظامی مدرسہ عربیہ حنفیہ مفتاح العلوم حضرو بن گئی (۳۵) مولانا قاضی حبیب الحق قائد تحریک پاکستان ہرمولی ضلع صوابی سرحد (۳۶) مولانا ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری پروفیسر شعبہ علوم عربی و اسلامیات یونیورسٹی آف فیصل آباد (۳۷) مولانا محمد شریف سابق مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ فیضان مدینہ کابنہ لاہور (۳۸) مولانا محمد الیاس اعظمی صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۳۹) مولانا قاری ریاض احمد چشتی ناظم تعلیمات و مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ مرکز معارف الاولیاء داتا دربار لاہور (۴۰) مولانا قاری ظہور احمد نقشبندی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ مرکز معارف الاولیاء داتا دربار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاہور (۴۱) مولانا محمد اکرم الازہری مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور (۴۲) مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ کوٹ رادھا کشن قصور (۴۳) مولانا فضل احمد چشتی سابق مہتمم جامعہ خدمت الاسلام لاہور (۴۴) مولانا عبدالقیوم صدر مدرس شعبہ درس نظامی دارالعلوم جامع مسجد شیخان مرید کے ضلع شیخوپورہ (۴۵) مولانا فیض المصطفی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ گلزار شاہ جہانیہ ڈیرہ غازی خان (۴۶) مولانا محمد جان قاسمی مدرس شعبہ درس نظامی غوثیہ رضویہ انوار باہو کوٹلہ (۴۷) مولانا حاجی خان قادری مدرس شعبہ درس نظامی غوثیہ رضویہ انوار باہو کوٹلہ (۴۸) مولانا قاری محمد عارف سیالوی صوبائی خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۴۹) مولانا محمد فاضل عباس (ر) زونل خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۵۰) مولانا سید امیر الدین سابق شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ انوار کوٹلہ (۵۱) مولانا نصرالدین دارالعلوم عربیہ قلعہ عطاء اللہ بلوچستان (۵۲) مولانا سید محمد زاہد صدیقی گیلانی سابق ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۵۳) مولانا محمد علی پردیسی رحمہ اللہ سابق ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۵۴) مولانا محمد رمضان سابق مدرس شعبہ درس نظامی دارالعلوم ہجویری مسجد گلبرگ فیصل آباد (۵۵) مولانا محمد حنیف کشمیری سابق مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۵۶) مولانا طاہر یسین مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ لاہور (۵۷) مولانا محمد عرفان توگیروی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ لاہور (۵۸) مولانا سید حبیب اللہ شاہ سابق صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۵۹) مولانا محمد فاروق مہتمم جامعہ سرائے عالمگیر جہلم (۶۰) مولانا محمد اشرف بندیالوی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور (۶۱) مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی بن مفتی غلام جان خلیفہ اعلیٰ حضرت رحمہما اللہ سابق ناظم تعلیمات انجمن نعمانیہ لاہور (۶۲) مولانا پروفیسر افتخار نظامی کوٹلی آزاد کشمیر (۶۳) مولانا منور عتیق الرضوی انگلینڈ (۶۴) مولانا محمد عبداللہ عتیق انگلینڈ (۶۵) مولانا الدکتور جزیل بن فواد دمشق (۶۶) مولانا الدکتور طاہر فواد دمشق (۶۷) مولانا الدکتور عفیفی بن شعاری پروفیسر آکسفورڈ یونیورسٹی (۶۸) الشیخ المؤرخ المسند الشیخ معتز الیمنی الصالحی شام (۶۹) الشیخ سید احمد سلیمان الاہدل مکہ مکرمہ (۷۰) الشیخ سید عبدو محمد بن احمد الرقیمی مکہ مکرمہ (۷۱) الشیخ محمد علی یمانی مکہ مکرمہ (۷۲) الشیخ سید حمید روس مکہ مکرمہ (۷۳) الشیخ محمد عبداللہ محی الدین مکہ مکرمہ (۷۴) الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبداللہ بازیب مکہ مکرمہ (۷۵) الشیخ صادق اللوجی مکہ مکرمہ (۷۶) الشیخ احمد حر بن جندلہ مکہ مکرمہ (۷۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشیخ عبدالوہاب محمد الادریس مکہ مکرمہ (۷۸) الشیخ وائل الشمرانی مکہ مکرمہ (۷۹) الشیخ احمد بن عبدالعزیز المحدث مکہ مکرمہ (۸۰) الشیخ عبداللہ آل رشید المحقق ریاض سعودی عرب (۸۱) الشیخ نواف بن آل رشید ریاض سعودی عرب (۸۲) الشیخ بوقحبہ محمد الغاربی ریاض سعودی عرب (۸۳) الشیخ یحی الحلمی ریاض سعودی عرب (۸۴) الشیخ سعود سرہان ریاض سعودی عرب (۸۵) الشیخ حمزہ البکر الحلمی ریاض سعودی عرب (۸۶) الشیخ احمد اللوجی ریاض سعودی عرب (۸۷) الشیخ طہ رمضان عبدالعال جمہوریہ مصر القاضی بور سعد مصر (۸۸) الشیخ حامد بن حسن غریب نزیل مدینہ منورہ (۸۹) الشیخ محمد غوث مدینہ منورہ (۹۰) الشیخ منیر سوڈانی مہاجر مدینہ منورہ (۹۱) الشیخ محمد حسن عطاء اللہ القاہرہ مصر (۹۲) الشیخ محمد عدنان درویش دمشق (۹۳) الشیخ حمزہ محمد صالح الحصار مدینہ منورہ (۹۴) الشیخ احمد عبدالہادی عبدالرحمن ابدل مدینہ منورہ (۹۵) الشیخ التجانی علی محمد سوڈانی مدینہ منورہ (۹۶) الشیخ ابراہیم بن علی نجیر یا نزیل مدینہ منورہ (۹۷) الشیخ عبیداللہ استاذ دارالمصطفی للدراسات الاسلامیہ حضرموت (۹۸) الشیخ سید علی بن عبدالرحمن الجعفری باعلوی مدینہ منورہ (۹۹) الشیخ زیدان محمد عادل مدینہ منورہ (۱۰۰) الشیخ عبدالکریم محمد الجمہوریہ السغالیہ غرب افریقہ (۱۰۱) الشیخ سید ایمن الحشتی التریمی مدینہ منورہ (۱۰۲) الشیخ یحیٰی بن محمد عبدالابدل مدینہ منورہ (۱۰۳) الشیخ سید خالد الطباء الحسنی مدینہ منورہ (۱۰۴) الشیخ حسام الدین احمد سوریہ (۱۰۵) الشیخ محمد ابراہیم نور محمد مدینہ منورہ (۱۰۶) الشیخ الدکتور العلامہ حسن محمود عبداللطیف الشافعی الشامی شیخ الجامعہ سابقا جامعہ علوم الاسلامیہ عالمیہ فیصل مسجد اسلام آباد (۱۰۷) الشیخ اجمل رحمہ اللہ بانی و مہتمم دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عزت اسلام عارف والا (۱۰۸) مولانا ضیاء المصطفی بن مولانا محمد اجمل مہتمم دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عزت اسلام عارف والا (۱۰۹) مولانا پروفیسر حافظ معاذ احمد فریدیہ کالج پاکپتن شریف (۱۱۰) مولانا مفتی اکرام الحسن حفید مولانا مفتی منظور احمد اویسی احمد پور شرقیہ (۱۱۱) مولانا سید مصطفیٰ اشرف بن سید محمود احمد رضوی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور (۱۱۲) مولانا سید مسعود احمد دارالعلوم حزب الاحناف لاہور (۱۱۳) مولانا الشیخ محمد الامین الجعل سوڈانی مقیم مدینہ منورہ (۱۱۴) مولانا شیخ محمد احسن بن شیخ محمد غوث مدینہ منورہ (۱۱۵) مولانا حافظ خان محمد قادری مہتمم جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور (۱۱۶) مولانا محمد عباس سابق صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ و بانی مدرسہ نوشہرہ ورکاں (۱۱۷) مولانا محب الدین سابق صدر مدرس جامعہ شیر ربانی شرقپور شریف و بانی جامعہ مصطفائیہ رضویہ نوشہرہ ورکاں گوجرانوالہ (۱۱۸) مولانا پروفیسر سید خلیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرحمٰن شاہ پروفیسر گورنمنٹ کالج عارف والا و مہتمم جامعہ سلطانیہ رضویہ عارف والا (۱۱۹) مولانا ابوالمظفر پیر سید محمد مہتمم جامعہ قادریہ غفوریہ طارق آباد (۱۲۰) مولانا ڈاکٹر محمد عارف نعیمی بن مفتی محمد حسین نعیمی، مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور (۱۲۱) مولانا ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی بن ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید پاکستان، مہتمم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۱۲۲) مولانا مفتی حماد رضا نوری بن مفتی احمد میاں برکاتی شیخ الحدیث احسن البرکات حیدرآباد (۱۲۳) مولانا محمد شہباز احمد عثمانی پرنسپل ریاض المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ (۱۲۴) مولانا محمد شعبان پروفیسر ریاض المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ (۱۲۵) مولانا شیخ اسامہ بن السید بن محمد الازہری المصری الشافعی (۱۲۶) مولانا نذر حسین مدرس جامعہ غوثیہ مہریہ عطاء العلوم دھمن پدھراز ضلع خوشاب (۱۲۷) مولانا پروفیسر ممتاز الحسن باروی صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۱۲۸) مولانا منور حسین عثمانی..... (۱۲۹) مولانا میاں محمد سلیم اللہ اویسی سابق خطیب جامع مسجد داتا دربار واگیز یکٹو آفیسر محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۱۳۰) مولانا مختار ندیم ریسرچ آفیسر مجلہ معارف اولیاء محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۱۳۱) مولانا محمد الطاف نیروی امام جامع مسجد داتا دربار محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۱۳۲) مولانا ضیاء الحق سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔

تصانیف

فاضل موصوف کے سینکڑوں علمی جواہر پارے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ منظر عام پر آکر شہرت پا چکے ہیں ان میں سے کچھ کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۱) غایۃ التحقیق فی شان الصدیق (۲) تقریرات میرزاہد ملا جلال (۳) شرح صدر (۴) التقریر الاحسن علی ملا حسن (۵) حاشیہ حمد اللہ فاری (۶) نعم التقریر علی معالم التنزیل (۷) تقریرات شرح تہذیب (۸) کشف الغطاء عن وجود السماء (۹) فقیہ العصر (۱۰) تعارف جامعہ مظہریہ امدادیہ (۱۱) ندا فی القرآن حدیث موضوع میں امام احمد رضا بریلوی کا نظریہ (۱۲) چند فقہی اصطلاحات (۱۴) مسئلہ سماع موتی (۱۵) سادات کی غیر سادات سے شادیاں وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شمس المعقول والمنقول حضرت علامہ

میاں علی اکبر گولڑوی صاحب

آستانہ عالیہ بالا شریف میانوالی

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ علمی اور روحانی خانوادے کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ ان کے والد گرامی کا اسم گرامی حضرت میاں سلطان اکبر قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ ان کے والد گرامی نے اپنے علاقہ میں متعدد افراد کو دین متین کی تبلیغ فرمائی لوگ جوق در جوق ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے سلطان اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو جاری رکھنے کے لئے ان کے صاحبزادے حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے تمام علوم و فنون محنت سے پڑھے۔

انفرادی عظمت

حضرت علامہ میاں علی اکبر کو ایک خصوصیت اور عظمت اور بھی حاصل ہے یہ خصوصیت دوسرے لوگوں میں کم پائی جاتی ہے اور وہ عظمت یہ ہے کہ آپ کو فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

تحصیل علم

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ عرصۂ دراز تک مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے علوم عقلیہ ونقلیہ سے سیراب ہونے کے بعد اپنے آستانہ بالا شریف میں چراغ علم روشن کیا۔ بہت بڑی محنت اور ذہانت سے کام کیا اور وہ مرجع عوام و خواص بن گئے۔ علامہ موصوف نے حضرت سیدنا محمد عبدالحق جانشین فقیہ العصر سے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل کیا اور امام المدرسین حضرت سیدنا علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

بیعت اور خلافت

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے سید السادات شمس المشائخ حضرت قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور حضرت قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ذہانت اور فطانت کو دیکھ کر اور ان کے جوہر استعداد کا مشاہدہ فرمانے کے بعد آپ کو خلافت کی بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجازت فرمادی۔ حضرت قبلہ بابو جی سرکار گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کو خلافت اور اجازت مرحمت فرمانا بہت بڑی خوش قسمتی اور قابل فخر بات ہے۔

اولاد

حضرت علامہ موصوف کی نرینہ اولاد دو بیٹے ہیں جن کا اسم گرامی یہ ہے۔ حضرت میاں غلام صفدر صاحب اور حضرت میاں غلام سرور۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبزادوں کو اپنے والد گرامی کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

انتقال پر ملال

آفتاب بندیال سے علم وحکمت کی روشنی سے اپنے ظاہر اور باطن کو منور کر کے عالم فناء سے عالم برزخ کی طرف تقریباً بیالیس (۴۲) سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صحابہ کرام کے ساتھ بغض وعناد رکھنے
والوں کے خلاف ایک نادر تحریر

عقیدۂ اہلسنّت

اُستاذ العلماء ملک المدرسین
حضرت علامہ مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی

مکتبہ جمالِ کرم
۱۰۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الغین

زینت القراء

علامہ قاری غلام جیلانی شاکر بندیالوی صاحب

ایم-اے عربی فاضل عربی بی ایڈ

علامہ قاری غلام جیلانی شاکر صاحب پیڑھ فتحال تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں ۱۹۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب الحاج شیر محمد صاحب ہے جن کا اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ والد گرامی ابتدا سے ہی دینی جذبہ رکھتے تھے جس کی وجہ سے اپنے بیٹے کو دین کی خدمات کے لئے وقف کر دیا تا حال دینی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

تعلیمی قابلیت

ایم اے عربی، اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس، فاضل عربی بی ایڈ۔

بسم اللہ و ابتدائی تعلیم

جامع مسجد ابرار ریل بازار فیصل آباد جامعہ رضویہ جامعہ قادریہ اور جامعہ امینیہ فیصل آباد۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے کمربستہ ہو گئے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے مادر علمی اہل سنت کی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تشریف لے گئے اور جامعہ کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اس خوش قسمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہترین اور قابل اساتذہ کا انتظام فرمایا۔

اساتذۂ کرام

(۱) حضرت علامہ الحاج حافظ منظور حسین فیصل آباد کی خدمت میں رہ کر تمام کتب فارسیہ پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) فقیہ ابن فقیہ رئیس المشائخ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید علمہ وعمرہ سجادہ نشین فقیہ العصر بندیال شریف سے تمام کتب منطقیہ پڑھیں۔

(۳) فاضل بندیال فخر المدرسین حضرت علامہ غلام محمد اختر الحسنی بندیالوی سے فقہ اور نحو کی تمام کتابیں پڑھیں۔

(۴) فاضل بندیال حضرت علامہ دوست محمد صاحب بندیالوی سے تمام صرف کی کتابیں پڑھیں۔ فاضل موصوف نے تنظیم المدارس کا امتحان شمس العلوم ناظم آباد کراچی سے دیا اور اچھے نمبروں میں کامیابی حاصل کی۔

بیعت

فاضل موصوف کے لئے اللہ قدوس نے علم شریعت اور علم طریقت کے قابل ترین اور معروف اساتذہ کا انتظام کیا۔ طریقت کی راہنمائی کے لئے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف اعوان فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اعوان حضرت علی مرتضیٰ کی اولاد میں سے ہیں۔

دینی مذہبی اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف فیصل آباد میں بچوں اور بچیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور سکول میں عربی ٹیچر بھی ہیں اور منہاج القرآن کے ممبر بھی ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فاضل موصوف نے جامعہ بندیال میں سات سال کی مدت مدید میں علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمال العلماء علامہ القاری

الحافظ غلام ربانی القادری صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ القاری الحافظ غلام ربانی قادری صاحب انتہائی شریف اور خاموش طبع انسان ہیں۔ سلسلہ تعلیم میں اپنے ہم سبق اور رفقاء سے اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔ دیکھنے میں ایک عام سادہ آدمی نظر آتے ہیں مگر تعلیمی شعبہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دین متین کی نشر و اشاعت اور علوم اسلامیہ کی ترویج میں رواں دواں ہیں۔

فاضل موصوف ۱۹۶۶ء میں موضع احمد آباد شادیہ جنوبی تحصیل وضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے حفظ القرآن عالم اسلام کی مذہبی اور مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں کیا۔

اعلیٰ تعلیم

حفظ القرآن کے بعد علوم اسلامیہ کی محبت نے درس نظامی کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسی مادر علمی میں درس نظامی شروع کر دیا اور جامعہ کے مقبول ترین اور قابل رشک اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ صدر المدرسین رئیس المناطقہ امام المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہدایۃ النحو اور کافیہ پڑھیں۔ شیخ الجامعہ ناظم اعلیٰ پیر طریقت فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف سے الفیہ اور فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ فاضل بندیال فخر المدرسین حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے جامی وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

کراچی میں ملک الاتقیاء رئیس حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی سے اصول شاشی کا سماع کیا۔ خیر المعاد، ملتان میں صرف ونحو کی دوبارہ کتابیں پڑھیں۔

بیعت

عالم اسلام کا روحانی آستانہ عالیہ سلطان باھو کے پیر طریقت صاحبزادہ نور سلطان القادری کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاندانی پس منظر

فاضل موصوف حضرت علامہ غلام ربانی صاحب گجیرہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ میاں والی کا مشہور قبیلہ ہے۔

دینی اور مذہبی خدمات

علامہ موصوف بندیال میں اعلیٰ کردار کے ساتھ دینی اور مذہبی خدمات میں پیش پیش رہے اور اے ٹی آئی میاں والی کے عظیم کارکن ہیں۔

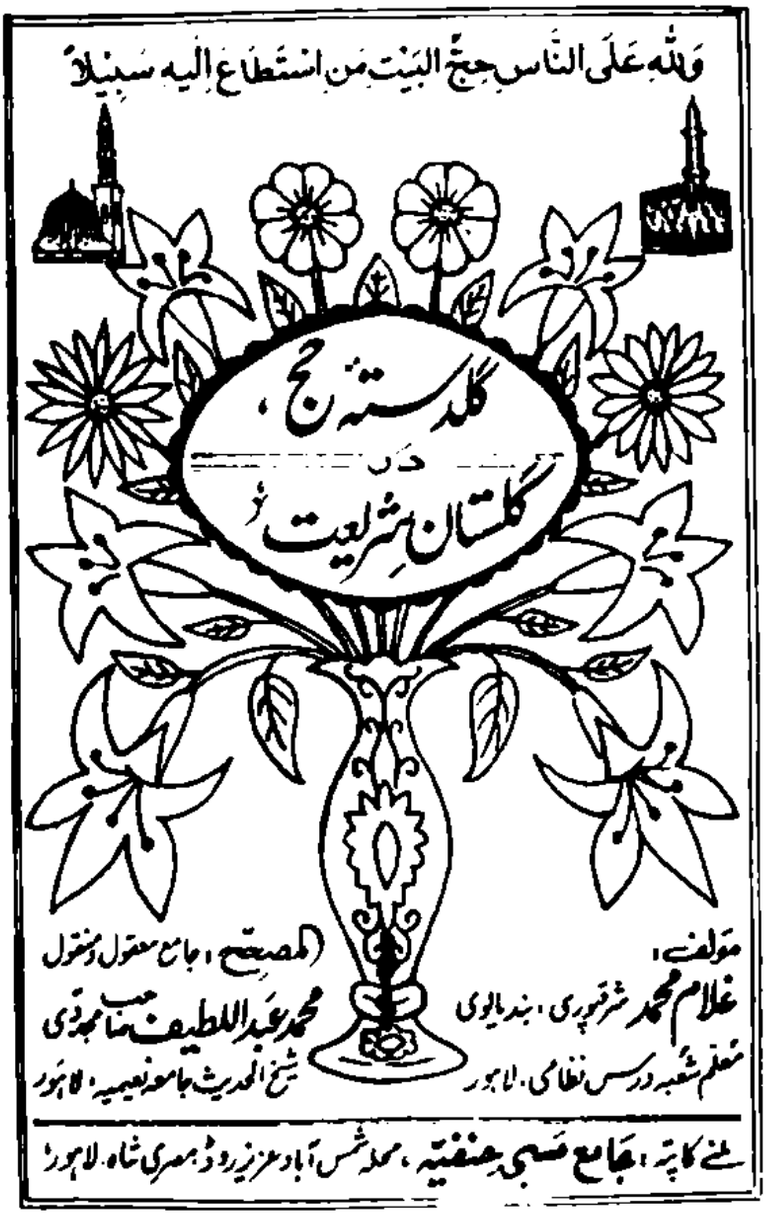

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل علومِ اسلامیہ
علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب

حضرت علامہ قبلہ غلام ربانی صاحب واقعی محب العلم ہیں۔ دیکھنے میں چھوٹے اور کام میں بڑے لب کشائی کرتے وقت تبسم کے زیور سے ہمہ وقت آراستہ رہتے ہیں۔ نگاہ میں عطوفیت اور عمل میں اخلاص ہے۔ عزم میں کوہ ہمالیہ ہیں۔ قدرت نے ان کے چہرے اور گفتگو میں اس قدر جلال اور کمال مخفی کر دیا ہے ان کے جمال باطنی کی کرنیں جس پر بھی پڑھیں وہ انہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ کے والد گرامی جناب غلام حسین صاحب کا اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ خوب معلوم ہو جانا چاہئے جن کے والدین کو اپنے بچے کے بارے میں دینی تعلیم پڑھانے کا جذبہ ہو وہی لوگ مراد کو پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ غلام ربانی صاحب مشہور قریہ شاہیانوالہ تحصیل کلورکوٹ ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی ۵۷ سال کی ہے اتنی تھوڑی عمر میں اتنا عروج صرف یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ انہی دنوں میں آپ عظمت کالونی جوہر آباد ضلع خوشاب میں رہائش پذیر ہیں۔ مرکزی مسجد آمنہ بی بی خوشاب محلہ اسلام پورہ خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا غلام ربانی صاحب ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آستانہ عالیہ شاہوالہ میں آئے اور محقق العصر حضرت قبلہ محمد شہباز خاں ؒ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے۔ یہاں کچھ سال پڑھنے کے بعد دل میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے جذبہ نے شاہوالہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا چونکہ عزم مستحکم رکھتے تھے لہٰذا رخت سفر باندھا اور مادر علمی عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آکر داخلہ لے لیا۔ ان دنوں میں اس عظیم درسگاہ کا علمی آفتاب اپنی لمعات علمیہ سے شرق و غرب اور شمال و جنوب کے لوگوں کو منور فرما رہا تھا اسی لمعات علمیہ سے اپنے دل کو روشن کیا۔ مدت مدید تک اسی ادارہ میں خوب محنت اور محبت سے پڑھا جامعہ کے اساتذہ کی محبت سے اس قدر مطمئن اور متاثر ہوئے بس اسی جامعہ کے ہو کر رہ گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت قبلہ غلام ربانی صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں جید علماء اور وقت کے امام اور کشور تدریس کے بے تاج بادشاہ سے تعلیم حاصل کرنا میسر کر دیا۔

اساتذہ

(۱) استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲) حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۳) امام المدرسین حضرت قبلہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

سلسلۂ بیعت

طریقت کی راہنمائی کے لئے حضرت قبلہ علامہ غلام ربانی صاحب نے حضرت قبلہ خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

اُتِیتُ بِمَفَاتِیحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ بخاری و مسلم

زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئی ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا

دونوں جہاں میں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام اہلسنت مجدد دین و ملت آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اختیارات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معرکۃ الآراء رسالہ

الامن والعلیٰ کی تلخیص بعنوان

سلطنۃ النبی المختار

فی

ملکوت اللہ القہار

تلخیص و تحقیق

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

ادارۂ تحقیقات علماء ۔ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور خورد شرقپور روڈ شیخوپورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث

فاضل نحریر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ

شارح مسلم و بخاری

استاذ العلماء والفضلاء فخر ملت اسلامیہ فقیہ العصر محقق دوراں جامع المعقول والمنقول وسیع النظر فقیہ میدان علم میں تحقیق و تدقیق کے شاہسوار آفتاب علم و حکمت سعید ملت حضرت علامہ ابوالوفاء غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد منیر ہے جو آپ کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے ان کے وصال کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بڑی توجہ سے کی۔ ۶ سال کی عمر میں آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاس قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا۔ دس سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی سکول پارہ ٹوٹی دہلی میں پرائمری تک ہی پڑھا تھا اور ابھی تعلیمی سلسلہ جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آگئی اور آپ نے ہندوستان سے ہجرت فرمائی اور ۱۹۴۷ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان تشریف لائے اور اپنے خاندان کے ساتھ عروس البلاد کراچی میں اقامت پذیر ہوئے۔

خاندانی پس منظر

آپ کے والد گرامی جناب محمد منیر نے اپنی زندگی میں (یکے بعد از وفات زوجہ) پانچ شادیاں کی تھیں اور علامہ سعیدی صاحب آپ کی پانچویں اہلیہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور آپ کے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ کی والدۂ محترمہ نے دوسری شادی کر لی۔ ان کے بطن سے آپ کے ایک بھائی محمد خلیل اور ایک بہن پیدا ہوئیں۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد عثمان ہے جبکہ آپ کے والد حقیقی کی اولاد میں چار بھائی اور ایک بہن پیدا ہوئے۔ بھائیوں کے نام بالترتیب محمد وزیر مرحوم، محمد قدیر، محمد امیر اور محمد نذیر ہیں جبکہ بہن کا نام شمیم اختر ہے۔ آپ کے علاتی بھائی لاہور میں ہوتے ہیں اور آپ کے اخیافی بھائی محمد خلیل صاحب کراچی میں ہوتے ہیں اور فش ایکسپورٹ کا کام کرتے ہیں۔

ابتداء علم کا تعارفی پہلو

حوادث روزگار کی وجہ سے آپ نے ایک پریس میں "کمپوزیٹر" ملازمت اختیار کر لی آپ کے والد اور بڑے بھائی مسلکاً اہل حدیث تھے لیکن آپ جب صلوٰۃ و سلام کی ایمان افروز اور روح پرور [illegible] پریس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملازمت کے دوران آپ آرام باغ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتے۔ وہاں درود و سلام عظمت رسول ﷺ اور احترام اولیاء کی انمول دولت ملتی۔ ایک دن مناظر اہل سنت مولانا محمد عمر اچھروی کی ایمان افروز تقریر سنی تو ذہن بیدار اور قلب زندہ ہوگیا اور ایک نئے جذبے نے جنم لیا کیونکہ قدرت نے آپ کو اپنے دین مبین اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی خدمت اور ترویج و اشاعت کے لئے منتخب کرلیا تھا اس لئے ایک مرتبہ پھر آپ کا رجحان حصول علم کی طرف متوجہ ہوا۔ چنانچہ آپ نے قرآن پاک کے ترجمہ پر غور کرنا شروع کردیا۔ لیکن جب قرآن پاک میں ناموس رسالت اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کا مقام آتا تو بعض مولوی حضرات ترجمہ میں انتہائی بخل سے کام لیتے دکھائی دیتے ہیں چنانچہ آپ کے پاکیزہ قلب و ذہن میں علم دین کے حصول کا نیا ذوق اور تجسس پیدا ہوگیا۔

جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں میں داخلہ

آپ کا قالب اور قلب حصول علم کے لئے تیار ہو چکا تھا اتفاق سے انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان کے داخلہ کا اشتہار دیکھا تو آپ نے حصول علم کی خاطر ملازمت ترک کردی اور کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان تشریف لا کر جامعہ میں داخلہ لے لیا۔ دوران تعلیم آپ کو درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کے مطالعہ کا موقع ملا اور اہل سنت و جماعت کے پاکیزہ نظریات و شعائر کو بنظر غائر سمجھنے لگے اور یوں آپ پر حق و صواب واضح ہوتا گیا۔

جذبہ علم کا وحیدانہ اسلوب

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے علوم دینیہ کے حصول میں بڑی محنت و مشقت کی اور نہایت محنت و ذوق و شوق اور بڑی محبت اور جذبہ سے علم حاصل کیا۔ علم کی لگن اور تشنگی کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگائیں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نقل کرتے ہیں کہ مجھے وہ منظر کبھی نہیں بھولتا جب مولانا علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شارح مسلم و بخاری و مفسر تبیان القرآن صبح کے سات آٹھ بجے کتابوں کا انبار اٹھائے مسجد سے باہر آئے تو ایک طالب علم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ استاذ صاحب (رئیس المدققین علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ) تو ڈھوک دھمن (اپنے گھر) چلے گئے ہیں۔ علامہ صاحب اتنے افسردہ ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہنے لگے "ہم لوگ رات بھر مطالعہ کرتے رہے اور نماز فجر کے بعد بھی تیاری کرتے رہے لیکن استاذ صاحب تو گھر تشریف لے گئے ہیں۔ آج طلباء میں اشتیاق علم کی یہ فراوانی کہاں۔ یہی وجہ ہے انہیں علمی کمال بھی تو حاصل نہیں ہوتا۔ سیف العطاء ص ۱۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اساتذہ ذی وقار

آپ نے اپنے وقت کے نہایت جلیل القدر ارباب علم سے اکتساب فیض کیا۔ جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان میں مولانا عبدالمجید صاحب کی خدمت میں آپ تقریباً چھ ماہ تک صرف ونحو ادب اور فقہ کی چند کتابیں پڑھتے رہے۔ پھر استاذ صاحب کے ساتھ سراج العلوم خان پور چلے گئے پھر مزید علم کی طلب کے لئے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشریف لائے۔ قطبی شرح جامی، سلم العلوم، ہدایۃ الحکمۃ اور تفسیر جلالین مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں جبکہ تلخیص المفتاح کے چند اسباق حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی سے پڑھے۔

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

ذوق علم کی مزید طلب آپ کو لاہور سے کشاں کشاں جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال (ضلع خوشاب) لے گئی جہاں رئیس المناطقہ استاذ المدرسین حضرت علامہ عطا محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے معقولات و منقولات کی متعدد کتابیں پڑھیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ مختصر المعانی، قاضی مبارک، حمداللہ، شمس بازغہ، صدرا خیالی، مطول مسلم الثبوت، توضیح وتلویح اور فقہ میں ہدایہ آخرین اور حدیث شریف میں مشکوۃ المصابیح اور جامع ترمذی شریف بالالتزام پڑھیں۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ قادریہ فیصل آباد بھی گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی سے اقلیدس اور تصریح پڑھی۔ جبکہ مولانا مفتی مختار الحق صاحب سے سراجی پڑھی۔

شرف بیعت

۱۹۵۸ء میں جب آفتاب شریعت وطریقت غزالی دوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں تشریف لائے تو اس وقت علامہ سعیدی صاحب کا دور طالب علمی تھا آپ اپنے استاذ محترم مولانا عبدالمجید اویسی صاحب کے ایماء پر علامہ کاظمی صاحب کے دست مبارک پر سلسلہ چشتیہ صابریہ میں دولت بیعت سے فیض یاب ہوئے چنانچہ انہی کے نام کی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ سعیدی لکھتے ہیں۔

مسند تدریس کا افتتاحی عنوان

۱۹۶۶ء میں علامہ سعیدی صاحب مدظلہ العالی نے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی اور اسی سال آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور مسند تدریس کو زینت بخشی۔ ابتداء میں آپ دو تین سبق پڑھاتے تھے لیکن جب طلباء میں آپ کی مقبولیت بڑھنے لگی تو آپ کے استاذ محترم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہتمم جامعہ نعیمیہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے مختلف علوم وفنون کے کئی اسباق آپ کی طرف منتقل کردیئے اور آپ ۱۹۷۰ء سے مکمل دورۂ حدیث شریف پڑھانے لگے اس طرح آپ کا علمی فیض وسیع ہوتا چلا گیا۔

۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۵ء تک آپ جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس وتصنیف کے فرائض نہایت احسن طریقہ سے بہ خوبی سرانجام دیتے رہے۔ درمیان میں آپ بہ سلسلہ تدریس ۱۹۷۹ء کے آخر میں کراچی آگئے اور کچھ عرصہ قیام کیا لیکن طبیعت نہ لگی اور آپ ۱۹۸۰ء کے وسط میں دوبارہ لاہور تشریف لے گئے لاہور جا کر آپ سخت بیمار ہوگئے۔ بیماری بہت زیادہ طویل ہوگئی تو آپ مایوس ہونے لگے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل وکرم فرمایا اور آپ صحت یاب ہوگئے۔ اس طرح آپ نے تقریباً ۱۴ برس تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

فن مناظرہ میں یدطولیٰ

۱۹۶۶ء میں حضرت علامہ سعیدی صاحب مدظلہ العالی نے اہل حدیث کے بہت بڑے عالم حافظ عبدالقادر روپڑی سے محفل میلاد کے جواز پر مناظرہ کیا اور بھرے مجمع میں اس کو زبردست طریقہ سے لاجواب کردیا اور اس نے تسلیم کیا کہ اگر تعیین شرعی نہ ہو تو بارہ ربیع الاول کو یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کے فضائل وکمالات اور آپ کی سیرت طیبہ کو بیان کرنا جائز ہے۔ جس کو عرف عام میں میلاد النبی ﷺ سے موسوم کیا جاتا ہے یہ تحریر اس نے آپ کو لکھ کر بھی دے دی اسی طرح دوسری مرتبہ علم غیب کے مسئلہ پر اسی حافظ عبدالقادر روپڑی سے مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں جب آپ نے اہل حدیث کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی کتاب فتح البیان سے حضور سید عالم ﷺ کے لئے علم ما کان وما یکون کے ثبوت میں ابن کیسان کا قول پیش کیا تو عبدالقادر روپڑی بری طرح بدحواس ہوگیا اور مناظرہ کرنے سے صاف انکار کردیا۔

المختصر ان دونوں مناظروں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین دی مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور صداقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔

جامعہ نعیمیہ کراچی میں تشریف آوری

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علم وحکمت کے شاہین سعید ملت حضرت علامہ سعیدی صاحب ۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو جسٹس (ر) حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری بانی ومہتمم دارالعلوم نعیمیہ کے بے حد اصرار پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کراچی رونق افروز ہوئے اور جامعہ نعیمیہ کراچی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے تو طلباء و علماء فوج در فوج دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں داخل ہونے لگے اور اپنی علمی پیاس بجھانے لگے۔

المختصر ۱۹۸۵ء سے دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں بہ حیثیت شیخ الحدیث تشنگان علم کو فیضیاب کر رہے ہیں۔ آپ بڑی محنت سے اور بڑی شفقت اور محبت سے پڑھاتے ہیں۔ آپ کے پڑھانے کا انداز بہت ہی نرالا اور بہت پیارا ہے۔ آپ سب سے پہلے حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس کی تشریح کرتے ہیں پھر اس حدیث مبارک سے فقہاء نے جو مسائل اور احکام مستنبط کئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں اور اگر اس پر کوئی اعتراض وارد ہو رہا ہو تو اس کا بھی کافی اور وافی جواب دیتے ہیں اور دوران سبق اپنے تلامذہ کو دلائل کے ماخذ پر مختلف کتابوں کی جلد نمبر صفحہ نمبر اور اس کتاب کا مطبع بھی نوٹ کراتے ہیں۔

اسلوب تدریس کا منفرد پہلو

آپ کے پڑھانے کا انداز اتنا بے مثال اور دلنشین ہے کہ ہر غبی متعلم بھی بخوبی سبق سمجھ لیتا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب ایک ایسے عظیم استاذ اور مدرس ہیں کہ اگر آپ حدیث شریف پڑھا رہے ہوں تو یوں لگتا ہے کہ آپ اس کے ساتھ ساتھ فقہ منطق تاریخ و سیرت اور اصول فقہ اور اصول حدیث بھی پڑھا رہے ہیں۔ آپ ایک عظیم و بے مثال خطیب ہیں کہ آپ جس موضوع پر بھی خطاب کر رہے ہوں تو آپ اس میں علوم و معارف کا دریا بہا رہے ہوتے ہیں۔ دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے ہیں اور آپ کا خطاب عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی عام فہم بھی ہوتا ہے جس سے عوام و خواص سب ہی یکساں مستفید ہوتے ہیں۔ فقہاء کے سینکڑوں صفحات پر بکھرا ہوا مسئلہ صرف چند جملوں میں سلجھا دیتے ہیں اور اس کا خلاصہ اور نچوڑ ایسا بتاتے ہیں کہ دریا کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔

ہمہ جہت شخصیت کا تعارفی پہلو

علامہ سعیدی صاحب زید مجدہٗ دور حاضر کی ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جن کی نظریں علمی میدان میں چاروں طرف مرکوز ہیں۔ فقاہت و ثقاہت کے لحاظ سے دیکھیں تو نادر روزگار تصنیف و تالیف کے اعتبار سے دیکھیں تو اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ الغرض! آپ بیک وقت ایک مستند و معتبر عالم دین عظیم المرتبت محدث بے بدل مفسر بے مثال خطیب بہترین مدرس وسیع النظر فقیہ بالغ نظر مورخ صاحب طرز ادیب منطق و فلسفہ میں ماہر اور جامع المعقول والمنقول شخصیت ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ علمی میدان میں نقاہت اور ثقاہت اور تحقیق تدقیق کے لحاظ سے اس عظیم مقام پر فائز ہیں کہ اکثر پیچیدہ اور مسائل دقیقہ میں علماء وقت بھی آپ سے ہی رجوع کرتے ہیں اور آپ کی رائے اور تحقیق کو حتمی تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ سعیدی صاحب! ایک فرد کا نام نہیں ایک مکمل ادارے بلکہ ایک پوری انجمن کا نام ہے۔

آسمان تحقیق و تدقیق کے آفتاب مہتاب

آپ ایسے مصنف محقق ہیں کہ آپ کی تمام تصانیف آپ کے تبحر علمی اور فقی تحقیقات سے مملو ہیں مگر آپ نے خصوصاً شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں علم و حکمت اور علمی و فقہی ایسی تحقیقات قلم بند کی ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بلاشبہ آپ نے شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں سینکڑوں شروحات حدیث و تفاسیر قرآن کا خلاصہ، نچوڑ اور لب لباب بڑے خوبصورت اور دل نشین انداز میں پرو دیا اس لئے یہ بھی کہا جائے تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہوگا کہ اگر کسی کے پاس آپ کی شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن موجود ہے تو اسے باقی کتابوں سے بے نیاز کر دیں گی۔ گویا کہ اس کے پاس وہ تمام شروحات حدیث اور تفاسیر قرآن موجود ہیں۔

قبول حق کا منفرد پہلو

رئیس المصنفین علامہ غلام رسول سعیدی کے پاس ۲۲ اگست ۲۰۰۵ء کو حسب ذیل علمائے کرام تشریف لائے۔

(۱) استاذ العلماء مناظر اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۲) شرف الملت والدین علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری۔ (۳) حضرت علامہ غلام محمد سیالوی صاحب۔ (۴) حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب۔ (۵) ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب۔

مندرجہ بالا معزز موقر علماء کرام نے علامہ سعیدی صاحب کو شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارات کی طرف توجہ دلائی جو ان کی رائے میں نامناسب تھیں۔

علامہ سعیدی زید مجدہ نے ان موقر علماء کرام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ان سے اتفاق کر لیا اور ان کے مشورے کے مطابق بعض عبارات کو تبدیل کر دیا بعض عبارات کو حذف کر دیا اور اسی قسم کی دیگر عبارات کو علامہ سعیدی صاحب زید مجدہ نے از خود تبدیل کر دیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۹۶ پر تبدیل کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے۔ ''اذان سے پہلے یا اس کے بعد آہستہ یا بلند آواز سے درود شریف پڑھنا ارشاد ربانی صلوا علیہ وسلموا تسلیما'' کے عموم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں داخل ہے۔ خاص طور پر اذان کے بعد درود شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق مامور بہ ہے۔ البتہ درود شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ نیز اسی طرح مسنون طریقہ کو تبدیل کر کے نیا طریقہ اختیار کرنا کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

(۲) شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۹۔۳۹۸ میں ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی کی وعید دخول کا خطرہ ہے جب کہ چلتی ٹرین میں نماز کے وقت میں نماز نہ پڑھی جائے۔ اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

(۳) شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۵۴۲ پر یہ اضافہ کر دیا ہے اگر نذر ماننے والے کی یہ نیت ہو کہ مالی صدقے کی عبادت تو اللہ کی ہے اور اس مال کا صدقہ شیخ کی درگاہ کے فقراء پر کیا جائے اور اس کا ثواب شیخ کو پہنچایا جائے گا تو صحیح ہے۔

(۴) شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۵۴۴ پر یہ اضافہ کر دیا ہے اولیاء کرام سے دعا کی درخواست کرنا جائز اور مستحسن ہے۔

(۵) ج ۵ ص ۱۰۰ میں تبدیل کر کے اس طرح لکھ دیا ہے یہ بھی آپ کا نور ہے اور اس کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔

(۶) ج ۵ ص ۱۱۱ پر اضافہ کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ علوم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے بعض ہیں ورنہ تمام مخلوق کے علوم سے زیادہ ہیں۔

(۷) ج ۵ ص ۴۷۳۔۴۷۲ میں قتال ملائکہ کے متعلق مصنف کی تحقیق کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی آراء کو شامل کر دیا ہے۔

(۸) ج ۶ ص ۴۵۱ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے کہ قبضہ بھر ڈاڑھی سنت غیر موکدہ اور مستحب ہے۔

(۹) ج ۶ ص ۶۹۸، ۶۹۴، ۶۹۱ پر جہاں الفتح: ۲ میں کنز الایمان کے ترجمے کو لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ مرجوح ہے یا راجح اور مختار نہیں ہے۔

(۱۰) ج ۷ ص ۳۲۲ میں "یہ تمام جوابات باطل اور بے اصل ہیں" کو تبدیل کر کے یوں لکھ دیا ہے "ان میں سے بعض جوابات مرجوح اور بعض باطل ہیں"۔

(۱۱) ج ۷ ص ۳۴۲، ۳۲۵، ۳۲۴ میں کنز الایمان کے الفتح: ۲ کے ترجمے کو یہ لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ راجح اور مختار نہیں ہے یا یہ ترجمہ مرجوح ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۲) ج ۷، ص ۳۳۵ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے اور یہ کہنا کہ مغفرت ذنب آپ کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کو حاصل ہوئی ہے ان تمام احادیث کے خلاف ہے۔

تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات

(۱) تبیان القرآن ج ۳ ص ۱۳۸ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے پھر اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ نور حسی سے حسی اندھیرا دور ہوتا ہے اور علم و ہدایت کے نور سے جہالت اور گمراہی دور ہوتی ہے۔ الخ۔

(۲) ج ۴ ص ۵۷۰، ۵۶۹ اور اسی طرح آل عمران ۱۲۷، ۱۲۴ میں قتال ملائکہ کی بحث میں مصنف کے موقف کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی عبارات شامل کر دی ہیں۔

(۳) ج ۵ ص ۳۵۲ کی ابتدائی ۶ سطروں کو حذف کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے۔ نیز اس پر غور کرنا چاہئے کہ انبیاء اولیاء کو مستقل سمجھ کر ان سے مدد مانگنا شرک ہے لیکن انہیں ایک وسیلہ سبب اور مظہر امداد الٰہی جان کر ان کی طرف رجوع کرنا کسی طرح ایمان اور اسلام کے خلاف نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تبدیل شدہ عبارات سے معلوم ہو گیا علامہ سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا قبول حق اخلاص پر مشتمل ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

علمی جواہر پارے

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت فیوضہم ایک نہایت بلند پایہ مصنف اور محقق ہیں۔ آپ کے مضامین اور مقالا جات بڑے مدلل اور انقلاب آفرین ہوتے ہیں۔ ملکی جرائد اور رسائل میں مختلف موضوعات پر آپ کے گراں قدر مضامین اور مقالے چھپتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب تک آپ حسب ذیل شہرۂ آفاق کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔

(۱) حیات استاذ العلماء

استاذ العلماء حضرت علامہ یار محمد بندیالوی چشتی قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ علامہ سعیدی صاحب کی تصنیف و تالیف کے میدان میں سب سے پہلی تصنیف ہے۔

(۲) توضیح البیان

سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ایک کتاب ''تنقید متین'' کے نام سے لکھی جس میں اس نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر خزائن العرفان پر تنقید تردید اور تغلیط کی ناکام کوشش کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے اہل سنت و جماعت کی عظیم شخصیات پر رکیک حملے کئے اور بزرگان دین کی عظمت وشان میں انتہائی توہین آمیز جملوں کو استعمال کیا ہے۔ سعید ملت حضرت علامہ سعیدی صاحب نے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حفاظت و ترجمانی کرتے ہوئے اس کے جواب میں توضیح البیان لخزائن العرفان قلم برداشتہ تصنیف فرمائی اور اس کتاب میں آپ نے دلائل و براہین کا انبار لگا دیا اور اس کے تمام باطل نظریات اور بے جواز اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا کہ علماء دیوبند پر سکتہ طاری ہوگیا کہ اس کتاب میں خود ان کے اکابرین کی عبارات سے مسلک حق اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات کو ثابت کیا گیا ہے۔

(۳) مقالات سعیدی

الوہیت، نبوت و رسالت خلفاء راشدین اور دیگر مسائل کی جامع ہے۔

(۴) ضیاء کنز الایمان

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن اور کنز الایمان کا دیگر تراجم قرآن سے تقابلی جائزہ پر مشتمل بے مثال کتاب ہے۔

(۵) تذکرۃ المحدثین

آئمہ اربعہ محدثین صحاح ستہ اور بعض دیگر آئمہ حدیث کی سوانح حیات اور ان کی تصانیف کا تعارف وتبصرہ پر مشتمل کتاب ہے۔

(۶) مقام ولایت ونبوت

علم وقدرت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

(۷) ذکر بالجہر

متوسط بلند آواز سے نماز باجماعت کے بعد اور عام حالات میں ذکر الٰہی کرنے پر دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر لاجواب کتاب ہے۔

(۸) معاشرے کے ناسور

معاشرے کے مختلف طبقات کی بدعنوانیوں پر بے لاگ تبصرہ کیا گیا ہے۔

(۹) لفظ خدا کی تحقیق

اس رسالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر لفظ ''خدا'' کا اطلاق جائز ہے ہر چند کہ اللہ تعالیٰ کو ''اللہ تعالیٰ'' کہنا ہی افضل واعلیٰ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۰) فاضل بریلوی کا فقہی مقام

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی تحقیقات کا بعض فقہاء سے تقابلی جائزہ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۱) نظام مصطفیٰ کی شرعی حیثیت ضرورت اور اہمیت

اس رسالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نظام اسلام پر نظام کا اطلاق جائز ہے اور سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام کے مقابلہ میں نظام مصطفیٰ کی برتری اور ان نظاموں کی خرابیوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱۲) شرح صحیح مسلم

مسلم شریف کی احادیث مبارکہ کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ جامع ومبسوط شرح جس کے ذیل میں آئمہ آربعہ کے فقہی نظریات اور فقہ حنفی کی قوی دلائل کے ساتھ ترجیح مسلک اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات اور شعائر ومعمولات کی دلائل کے ساتھ تائید وتقویت اور گمراہ اور باطل فرقوں کا مدلل اور مسکت رد۔ علاوہ ازیں عصر حاضر کے مسائل دقیقہ اور پیچیدہ پر علمی وتحقیقی بحث ونظر اور زبردست نقد وتبصرہ کیا گیا ہے۔

تفسیر تبیان القرآن

قرآن مجید کی آیات مبارکہ کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور جامع اور مبسوط تفسیر جس کے ذیل میں آئمہ اربعہ کے فقہی نظریات اور فقہ حنفی کے قوی دلائل کے ساتھ ترجیح، مسلک اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات اور شعائر ومعمولات کے دلائل کے ساتھ تائید وتقویت اور گمراہ اور باطل فرقوں کا مدلل اور مسکت رد کیا گیا ہے۔

تلامذہ ذوی الاحتشام

استاذ الاساتذہ رئیس المصنفین بے مثل مدرس ہیں۔ علامہ سعیدی صاحب زید عمرہ ۱۹۶۶ء سے اب تک مسند تدریس پر فروزاں ہیں۔ فاضل موصوف مدظلہ العالی کی شہرت چہار دانگ عالم میں بڑی دور دور تک پھیل چکی ہے اور اطراف واکناف عالم سے لاتعداد تشنگان علم وفیض آپ کی خدمت میں آکر علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے دور دراز ملکوں تک پھیلا ہوا ہے اور آج آپ سے اکتساب علم وفیض کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور اپنی اپنی جگہ اپنے استاذ محترم کے علم وفیض کو چہار دانگ عالم میں پھیلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے ہیں اور آپ کے لئے باعث اجر عظیم اور صدقہ جاریہ ہیں ذیل میں چند مشہور اور نامور تلامذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولانا صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن محبوبی برطانیہ۔ (۲) مولانا نصیر اللہ نقشبندی کراچی۔ (۳) مولانا محمد فاروق چشتی برطانیہ۔ (۴) مولانا عبداللہ سلطانی برطانیہ۔ (۵) مولانا صاحبزادہ دلشاد احمد قادری برطانیہ۔ (۶) مولانا خلیل احمد برطانیہ۔ (۷) مولانا صاحبزادہ جمیل الرحمٰن لاہور۔ (۸) پروفیسر مولانا محمد مقصود احمد لاہور۔ (۹) علامہ غلام نصیر الدین جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۱۰) مولانا محمد عارف چشتی بریڈفورڈ برطانیہ۔ (۱۱) مولانا محمد ناصر چشتی فاضل نعیمیہ کراچی۔ (۱۲) مولانا حافظ محمد اسماعیل نورانی کراچی۔

از

شہبازِ طریقت رہبرِ شریعت اُستاذ العلماء تاج الفقہاء

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی

مدظلہ العالی

شائع کردہ

انجمن غلامانِ مصطفےٰ بندیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لطیف الاعتدال

حضرت علامہ غلام رسول صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب گلستان بندیال کے مہکتے ہوئے گلدستے ہیں۔ اللہ قدوس ان گلستان علم وحکمت کے گلدستوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شاداب وسرسبز رکھے۔ حضرت علامہ غلام رسول جامعہ بندیال کے ذہین وفطین طلباء میں سے ہیں۔

آبائی گاؤں

حضرت فاضل موصوف کا آبائی گاؤں چوبارہ ڈاکخانہ ایضاً ضلع لیہ اور تحصیل چوبارہ ہے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ غلام رسول صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی اس کے بعد آپ کے ذہن میں علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور ہر مرحلہ کے لئے بڑی سے بڑی دشواریوں کو خوشی سے تسلیم کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشکلات کو برداشت کرنے کا ثمرہ یہ عطا فرمایا کہ علوم اسلامیہ کی تکمیل ہوگئی۔

خدمات اسلام کا اجمالی پہلو

فاضل ذی شان کے دل میں دینی خدمات کا اس قدر جذبہ پیدا ہوا کہ ہر مشکل منزل میں صبر و استقلال سے وابستگی رہی۔

اساتذۂ کرام

علامہ موصوف نے جلیل القدر اساتذہ سے علوم فنون پڑھنے کا شرف حاصل کیا جن کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) فاضل بندیال حضرت علامہ محمد دین صاحب۔ (۲) فاضل بندیال مفتی محمد مسعود احمد صاحب۔ (۳) حضرت علامہ صاحبزادہ اسرار الحق بندیالوی صاحب۔ (۴) استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب۔ (۵) محقق اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر الحق بندیالوی۔ (۶) فاضل بندیال حضرت علامہ محمد سیف اقبال صاحب۔ (۷) حضرت علامہ سمیع الحق صاحب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارتیاح العلماء

علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدہ گلستان بندیال کے مہکتے ہوئے گلدستے میں پتلے دبلے چلتے پھرتے سادہ لباس میں صرف ایک پھول سا نظر آتے ہیں مگر آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب ہیں۔ فاضل موصوف تحصیل وضلع لیہ ڈاکخانہ لدھانہ کے رہنے والے ہیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام اللہ بخش صاحب ہے جو کہ شریف طبع انسان ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کو شریعت نبویہ کا مجاہد بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ مختلف جامعات میں علوم وفنون پڑھنے کے بعد بالآخران کی دوربین نگاہ نے ایسا جامعہ ڈھونڈ لیا جو عالم اسلام کے جامعات میں ممتاز اور منفرد ہے۔ یعنی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تشریف لائے اور جامعہ کے شیخ شیخ الشریعت والطریقت محقق العصر وحید العصر فرید الدہر محسن اہل سنت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ سے صرف کی مشکل ترین کتاب شافیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور جامعہ کے قابل ترین استاذ استاذ العلماء مفتی محمد مسعود احمد تونسوی صاحب سے مندرجہ ذیل علوم و فنون پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

صرف، نحو، فقہ، اصول فقہ، فلسفہ، علم میراث وغیرہ

بیعت

علامہ عباس صاحب کی بیعت سلسلۂ قادریہ سے ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارع العلوم والفنون فاضل شہیر

علامہ غلام محمد تونسوی صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب فضلاء بندیال شریف میں سے قابل رشک فاضل ہیں۔ نیک طینت اور بیباک شخصیت کے حامل ہیں۔ محنت اور شرافت ان کی انہیں اس قدر ملازم ہے کہ یوں بھی کہا جائے کہ محنت اور ذکاوت اور آپ کے درمیان ملازمہ دائما ہے تو پھر بھی بہت کم ہے۔

آپ تونسہ شریف کے قریبی دیہات سنجر سیدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام غلام حیدر ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کی دینی اور مذہبی شخصیت تھے۔ آپ کے والد گرامی کے جذبہ دینی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر مقام عطا فرمایا کہ علماء اور مدرسین آپ کی فطانت اور ذہانت کو دیکھ کر رشک کرتے ہیں۔ حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی مدظلہ العالی نے متعدد مدارس دینیہ میں تدریسی خدمات فرمائی ہیں۔ جامعہ قادریہ فیصل آباد میں صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں۔

سادہ اور پروقار زندگی

آپ کے قد و قامت اور لباس کو دیکھ کر عام آدمی یہ تصور کرتا ہے کہ یہ دیہاتی اور زمیندار آدمی ہیں مگر جب مسند تدریس پر بیٹھتے ہیں تو امام غزالی اور امام رازی کا طرز بیان تازہ ہو جاتا ہے اور اسلاف کی وجاہت اور عظمت زندہ ہو جاتی ہے۔

حضرت علامہ غلام محمد مدظلہ العالی ہمہ وقت کتب بینی میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے نہ امامت اختیار کر رکھی ہے اور نہ ہی خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں اور نہ ہی کہیں درس قرآن اور حدیث فرماتے ہیں۔ صرف اور صرف تدریسی خدمات کو ترجیح دیتے ہیں۔ بڑے بڑے فضلاء ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔

راقم نے فیصل آباد کے تمام مدارس کا دورہ کیا تا کہ فضلاء بندیال سے فارم پر کرائے جائیں۔ جامعہ قادریہ فیصل آباد میں جانے کا بھی اتفاق ہوا تو حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی کو دیکھا کہ وہ مسند تدریس پر فائز ہیں۔ پروقار لباس میں ملبوس ہیں اور درس نظامی کی معرکۃ الاراء کتاب ملا حسن پڑھا رہے ہیں۔ راقم جب ان کے کمرہ میں داخل ہوا چپکے سے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ کمرہ طلباء سے بھرا ہوا تھا۔ طالب علم ملا حسن کی عبارت پڑھتا اور حضرت علامہ تونسوی صاحب عبارت کی تقریر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے اور کتاب کے مخفی گوشوں پر سیر حاصل بحث کرتے اور تقریر کے بعد ترجمہ کراتے۔ اس لاثانی انداز تدریس کو دیکھ کر اس قدر مسرت اور تسکین قلب ہوا جو بیان سے باہر ہے۔

بے مثل ذہانت کی تعارفی نوعیت

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی کی ذہانت اور فطانت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ راقم نے طالب علمی کے دوران علامہ تونسوی کی ذہانت کا ایک واقعہ سنا ہے اس کے راوی میرے طالب علمی کے مخلص اور محسن رفیق پیر طریقت محسن اہل سنت حضرت علامہ پیر سردار احمد مدظلہ العالی سجادہ نشین کھرپڑ شریف ہیں۔

حضرت قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں۔ جب علامہ تونسوی صاحب استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے تھے اتفاقاً ایک دن علامہ تونسوی مدظلہ العالی کی عبارت پڑھنے کی باری تھی۔ استاذ العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب وہ درس نظامی کی معروف اور مشکل ترین کتاب ''حمداللہ'' لے کر گئے دوران تدریس حضرت قبلہ استاذ العرب والعجم نے ذوق میں آکر فرمایا:

''ہاں مولوی غلام محمد آج حمداللہ کیا کہنا چاہتا ہے''۔ حضرت علامہ تونسوی مدظلہ العالی نے حمداللہ کی اس انداز سے تقریر فرمائی کہ محقق العرب والعجم علامہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ ان کی تقریر سن کر فرمایا ''ہاں مولوی غلام محمد تم سچ کہتے ہو آج حمداللہ یہی کہنا چاہتا ہے اور میں نے بھی رات کو مطالعہ میں یہی معلوم کیا ہے۔

قارئین اس واقعہ کو پڑھ کر ضرور کہیں گے یہ سب کچھ اللہ ہی کا فضل ہے جس کی وجہ سے علامہ تونسوی کو شرح صدر ہوا۔

حضرت علامہ تونسوی یقیناً دور حاضر کے محقق استاذ ہیں اور گلستان بندیال کے مہکتے ہوئے گلدستے ہیں۔ اسی گلدستہ کی خوشبو سے کس قدر غیر محصور افراد تا قیامت اپنے اذہان کو علوم وفنون سے معطر کرتے رہیں گے۔

جوہر استنباط واستخراج

علامہ تونسوی مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے اس قدر نوازا ہے کہ جب وہ مسند تدریس پر فائز ہوتے ہیں تو ان کا انداز تدریس کچھ یوں ہوتا ہے کہ ماتن یہ کہتا ہے شارح کی غرض یہ ہے اور بین السطور والے یہ کہہ رہے ہیں اور محشی کی تقریر یہ ہے اور اصل بات یہ ہے جو مجھے سمجھ آرہی ہے۔ طلباء عظام کو ان کی تدریس کا یہ انداز دیکھ کر تعلیم وتدریس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی فاضل بندیال مدارس علوم عربیہ کے حوالہ سے محتاج تعارف نہیں ہے۔ آج بھی وہ اسلاف کی یادگار ہیں۔ جس طالب علم کو کوئی استاذ مطمئن نہ کرے وہ انہی کے پاس جا کر اپنی علمی پیاس بجھاتا ہے۔ علامہ تونسوی مدظلہ العالی ہر فن میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور جذبہ تدریس میں فرید العصر ہیں۔ محقق العرب والعجم علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے منصب تدریس کے محافظ ہیں۔ آسمان علم وحکمت کے آفتاب مہتاب ہیں۔ طلباء عظام اور علماء کرام کے وہ مطلوب ہیں اور مشرب تدریس ان کی علامت ہے۔ محنت اور مشقت ان کی عادت ہے جذبہ مطالعہ ان کی زینت ہے۔

علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی نے جن مدارس اہل سنت میں بھی اپنی دینی خدمات پیش کیں آج بھی ان مدارس میں انہی کے تذکرے ہوا کرتے ہیں۔ یقیناً علامہ تونسوی مدظلہ العالی کا وجود اہل سنت کے لئے نعمت ہے اور مدارس اہل سنت کے لئے سرمایہ علم ہیں اور فضلاء بندیال کے لئے آب حیات ہیں۔

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ تونسوی مدظلہ العالی کا سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ تونسہ شریف سے وابستہ ہے۔ یقیناً آستانہ عالیہ تونسہ شریف کو بھی اس فاضل اور محقق اہل سنت پر فخر ہے۔ عالم اسلام کو بندیال شریف کی مقدس زمین پر فخر ہے کہ اس زمین سے فیضاب ہونے والے گلستان علم وحکمت آج بھی شرق وغرب میں اپنی مہک اور رنگینی سے غیر محصور افراد کو معطر اور مزین کر رہے ہیں۔ یقیناً ایسے فضلاء مدتوں تک بھی تیار نہیں ہو سکتے۔

علامہ تونسوی مدظلہ العالی نے تصنیف کا تو کوئی کام نہیں کیا مگر اتنا ضرور ہے کہ بہت سے مصنفین اور مدرسین تیار کئے ہیں۔ کتابیں تصنیف کرنے کی بجائے مصنفین تیار کرنا بہت بڑا کمال ہے اور یہی مصنفین ہی دینی خدمات کے مخزن اور معدن ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا. ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق الملت تلمیذ خاص فقیہ العصر

علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی المعروف حافظ میاں غلام محمد صاحب بندیالوی مجاہد اہل سنت اور نیک طینت تھے۔ ان کی گفتار اور رفتار کو دیکھ کر آفتاب علم وحکمت حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ یاد آجاتے تھے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ گفتگو فرما رہے ہیں۔ ایسی اوصاف حمیدہ اور محاسن جمیلہ کی سعادت ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی۔ حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۱۷ء میں مرکز رشد و ہدایت و معدن علم وحکمۃ موضع بندیال شریف ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اپنے دیہات کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ متعدد مدارس میں حصول تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) شادیہ ضلع میانوالی۔ (۲) پپلاں ضلع میانوالی۔ (۳) دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ضلع خوشاب۔ (۴) جامع مسجد گانگوی میانوالی شہر۔ (۵) جامعہ قمریہ اچھرہ لاہور۔ (۶) دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا۔ (۷) نور پور سیتھی ضلع چکوال۔ (۸) جرمن کچے علاقہ (پپلاں) ضلع میانوالی۔ (۹) آستانہ عالیہ سیال شریف ضلع سرگودھا۔

دورۂ حدیث اور سند فراغت

حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے دورۂ حدیث شریف ملک کے معروف شیخ الحدیث حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حزب الاحناف میں پڑھا اور ۱۹۴۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔

اساتذۂ کرام

(۱) استاذ محمد غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پپلاں ضلع میانوالی۔ (۲) میاں محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۳) فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۴) استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ ڈھوک خیر آباد ضلع خوشاب۔ (۵) الاستاذ الکبیر حضرت علامہ مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔ (۶) حضرت علامہ منور شاہ صاحب نور پور سیتھی ضلع چکوال۔ (۷) حضرت علامہ سلطان اعظم صاحب چھپڑ شریف ضلع خوشاب۔ (۸) فقیہ اعظم شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

البرکات سید احمد قادری لاہور۔

سلسلۂ بیعت

حضرت قبلہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بھیرہ میں قیام کے دوران غالباً ۱۹۴۶ء میں قمر الملت شیخ الاسلام حضرت قبلہ علامہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

علوم وفنون سے فارغ ہونے کے بعد آپ مختلف مساجد میں امامت وخطابت بھی فرمائی اور متعدد مدارس میں تدریس فرماتے رہے۔ نیز درس قرآن اور درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی پختہ حافظ قرآن تھے۔ تقریباً نصف صدی تک باقاعدہ تراویح میں قرآن حکیم سناتے رہے۔

دینی خدمات کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اساتذہ کے علمی فیضان کو لوگوں میں تقسیم کرنے میں آخر دم تک سستی اور غفلت نہیں فرمائی۔ آپ نے اس قدر جذبہ اور محبت سے کام کیا آج عالم اسلام میں ان کا بہت بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ ذیل میں ہم ان مساجد اور مدارس کا تذکرہ کرتے ہیں جہاں آپ نے دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔

(۱) روضہ والی مسجد اچھرہ لاہور۔ (۲) مسجد مزنگ لاہور۔ (۳) مسجد جنجوعہ والی (مدینہ مسجد) بندیال ضلع خوشاب۔ (۴) ڈیرہ بھٹیاں (بھسیاں) نزد بندیال ضلع خوشاب۔ (۵) جامع مسجد نظامانی ٹنڈو قیصر ضلع حیدر آباد۔ (۶) مدینہ مسجد ٹنڈو قیصر (۷) کھالے کھوہ والی مسجد ٹنڈو قیصر (۸) دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد۔ (۹) گوٹھ راول پیوز ضلع حیدر آباد۔ (۱۰) کوٹ والی مسجد واں بھچراں ضلع میانوالی۔ (۱۱) دارالعلوم حامدیہ رضویہ بکرا پیڑی کراچی۔ (۱۲) پیپلز اسٹیل ملز منگھو پیر روڈ کراچی۔ (۱۳) جامع مسجد اولیاء نفیس آباد نزد تین ہٹی کراچی۔ (۱۴) دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔ (۱۵) دارالعلوم فیض نبوی بکرا پیڑی کراچی۔ (۱۶) جامع مسجد کریم شاہی گلبائی کراچی۔ (۱۷) ادارہ تدریس القرآن پاکستان ٹرسٹ کراچی۔ (۱۸) نورانی مسجد شیر شاہ کراچی۔ (۱۹) دارالعلوم حلیمیہ شیر شاہ کراچی۔ (۲۰) موتی مسجد بندیال ضلع خوشاب۔ (۲۱) دارالعلوم فتحیہ مجددیہ آستانہ عالیہ بھور شریف تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی۔

بے مثل جذبہ علمی

حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی درجہ کا جذبہ علم تھا اسی وجہ سے آپ طالب علمی کے زمانہ میں بھی کتابوں کے حصول کے لئے بڑی جدوجہد کی اور ہندوستان میں پھیلے ہوئے بڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتب خانوں جو کہ مختلف شہروں دہلی، کلکتہ، کانپور، لکھنو، مراد آباد، لاہور اور ملتان وغیرہ میں تھے آپ کا ان سب سے رابطہ رہتا تھا۔ ۱۹۷۲ء میں بندیال شریف واپس گئے تو دارالعلوم مظہریہ امدادیہ میں قبلہ استاذ الاساتذہ محقق العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں باقاعدہ شامل ہو گئے اور تقریباً تین سال تک تمام اسباق کا سماع کیا اور قبلہ استاذ صاحب جو تقریر فرماتے ضبط تحریر میں لاتے۔

تحریری مواد

آپ نے کوئی باقاعدہ تصنیف تو نہیں فرمائی آپ کا مطالعہ چونکہ بہت زیادہ وسیع تھا اس لئے کتابوں پر نوٹس، حوالے اور فتوے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جنہیں اگر یکجا کر کے ترتیب دیا جائے تو کئی ضخیم کتابیں وجود میں لائی جاسکتی ہیں۔

سادہ زندگی اور پروقار تکلم

فضلاء بندیال کے درخشندہ ستارے حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ آپ اس قدر سادہ طبیعت کے مالک تھے اجنبی آدمی انہیں دیکھ کر یہ سمجھتا تھا کہ یہ کوئی ایک عام دیہاتی آدمی ہے مگر جب مسند تدریس پر فائز ہو کر علوم وفنون پڑھاتے تو پھر یہ معلوم ہوتا کہ یہ تو علم کے سمندر ہیں۔ آپ کی فطرت تھی کہ آپ ہمیشہ سادہ اور پروقار لباس میں ملبوس رہتے۔ آپ کو ظاہری نمود ونمائش سے نفرت تھی۔ حق بات کہتے وقت کبھی کسی کا لحاظ نہیں فرماتے تھے گویا کہ آپ اسلاف کی صحیح تصویر تھے۔

انتقال پرملال

آپ اس دارفناء میں علمی اور دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد بروز ہفتہ رات گیارہ بجے ۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۷ جنوری ۲۰۰۴ء کو اپنے آبائی قریہ مادر علمی بندیال شریف میں اس دنیا سے رحلت فرمائی۔

مدفن

آپ کے بیٹے حافظ عبدالمجید بندیالوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور موضع بندیال کے شمال میں واقع قبرستان (بلنداں) میں دفن کیے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجم المدرسین فاضل ذی وقار

علامہ غلام محمد اختر الحسنی رحمۃ اللہ علیہ

سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

علامہ غلام محمد اختر الحسنی کے والد گرامی کا نام جام علی تھا۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز اور شریف انسان تھے۔ ابتداء ہی سے اسلامی ماحول سے مانوس تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے بیٹے حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب کو علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مستعد کردیا۔ فاضل موصوف ۱۹۵۰ء میں چک نمبر ۴ ایم بی تحصیل و ضلع سیانوالی ڈاکخانہ شادیہ میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم مرکز علوم عقلیہ ونقلیہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں حاصل کی۔ علامہ موصوف کو فضلاء بندیال میں سے یہ خصوصیت میسر ہے کہ آپ نے ابتداء سے انتہاء تک درس نظامی کی تعلیم مادر علمی جامعہ بندیال میں مکمل کی۔ علامہ موصوف چلتے پھرتے ایک سادہ سیرت انسان معلوم ہوتے۔ گفتار رفتار میں عجز پایا جاتا مگر جب منصب تدریس پر فائز ہوتے ہر کتاب کے زوایا مکتومہ پر اس قدر سیر حاصل بحث کرتے کہ طلباء مطمئن ہو جاتے اور فیصلہ کرتے کہ تمام کتب عالیہ اور سافلہ آپ سے پڑھیں گے۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف پر اللہ قدوس کا اس قدر عظیم احسان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی جامعہ مظہریہ امدادیہ کا انتخاب فرمایا۔ جامعہ بندیال میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر جوہر لطافت و نظافت پنہاں کردیا ہے جو طالب علم بھی تعلیم کا جائزہ لینے کے لئے آتا ہے پھر اس جامعہ کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ فاضل موصوف کی تعلیم کے دوران جامعہ مظہریہ امدادیہ میں بحر المعقولات والمنقولات حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ منصب تدریس پر فائز تھے اور فاضل جلیل محقق العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ فاضل موصوف کو ان دونوں اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے علم منطق، فلسفہ اور علم میراث پڑھا اور حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب سے علم فقہ، اصول فقہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور فارسی وغیرہ پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ علامہ موصوف دوران تعلیم آرام اور سہولت کو ترک کرتے رہے اور محنت اور مشقت کے زیور سے آراستہ ہوتے رہے۔ آخر کار مختلف مراحل سے گزر کر ایک بہترین فاضل استاذ بن گئے۔ شیخ الجامعہ فاضل جلیل حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب نے نظر رحمت فرماتے ہوئے علامہ موصوف کو جامعہ بندیال میں معلم کے عہدہ پر فائز کر دیا۔ عرصۂ دراز تک تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

قابل رشک خصوصیت

فاضل موصوف کو فضلاء بندیال میں سے ایک خصوصیت جو قابل رشک حاصل ہے وہ یہ ہے کہ بیس سال کا عرصۂ دراز تعلیم و تعلم کے لئے جامعہ بندیال میں گزارا۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء

تلامذہ

علامہ موصوف کے تلامذہ تو درجنوں کی تعداد میں ملک کے گوشہ گوشہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں چند مشہور تلامذہ کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مولانا محمد فاروق کشمیری بندیالوی۔ (۲) مولانا محمد ایوب کشمیری۔ (۳) مولانا محمد حسین صاحب۔ (۴) مولانا محمد اشرف بندیالوی جامعہ رسولیہ لاہور۔ (۵) مولانا محمد سعید ڈیروی۔ (۶) مولانا محمد اشرف صاحب۔ (۷) مولانا غلام احمد صاحب۔ (۸) مولانا محمد بشیر صاحب۔

بیعت

فاضل موصوف کے روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ صاحب ہیں۔

وفات

فاضل موصوف کچھ مہینے بیمار رہے اس کے بعد وہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاسبانِ مسلک اہلسنت

علامہ غلام محمد باروی صاحب زید مجدہ

علامہ غلام محمد باروی صاحب انتہائی ذہین انسان اور سریع الفہم ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا الحاج قادر بخش قاضی صاحب اپنے علاقہ میں دین متین کی تبلیغ کے لئے رواں دواں ہیں۔ اسلام کی نشر و اشاعت کا بہت جذبہ رکھتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں عادل اور معزز شمار ہوتے ہیں۔

تاریخ پیدائش اور مسکن

فاضل جلیل ۱۹۵۴ء میں موج گڑھ چک نمبر ۴ موضع پٹی بلندہ چاہ کمہاری تحصیل منکیرہ ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ غلام محمد مدظلہ العالی نے مولانا محمد بخش مدظلہ العالی اور شیخ محمد رمضان صاحب منکیروی سے قرآن مجید اور فارسی نظم پڑھی اور حضرت علامہ مولانا صوفی حامد علی جامعہ نعمانیہ سے صرف ونحو پڑھی۔ حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب سے بھی صرف ونحو پڑھی۔

اعلیٰ تعلیم

ان محقق علماء سے پڑھنے کے بعد ابھی علم کی پیاس ختم نہیں ہوئی تھی مزید علم کی بالیدگی اور اضافہ کے لئے عالم اسلام کی عظیم الشان دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں فاضل عرب وعجم شیخ المنطق جامع معقول ومنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ ہذا کے شیخ العلوم تھے۔ ان سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بڑی محنت اور جانفشانی سے تعلیم حاصل کی۔ فاضل موصوف کے لئے سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب جیسے ناظم اعلیٰ کی سرپرستی حاصل تھی۔

تلامذہ

علامہ موصوف سے علمی استفادہ کرنے والوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر ذیل میں بخوف طوالت کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) حضرت علامہ مفتی عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ رکن الاسلام حیدرآباد۔ (۲) حضرت علامہ مولانا احمد حسن منکیروی مہتمم مدرسہ صدیقیہ۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سلطان احمد جامعہ رضویہ فیصل آباد وغیرہ۔

اساتذہ

(۱) حضرت علامہ محمد بخش دامانی۔ (۲) حضرت علامہ شیخ محمد رمضان منکیروی صاحب۔ (۳) فاضل جلیل حضرت علامہ صوفی حامد علی صاحب جامعہ نعمانیہ لیہ۔ (۴) جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔ (۵) استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بیعت

فاضل جلیل حضرت علامہ غلام محمد صاحب کا سلسلۂ بیعت پیر طریقت زینت المشائخ حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔

تصانیف

فاضل موصوف کی اب تک ایک کتاب فضیلۃ العلم والعلماء منظر عام پر آکر شہرت پا چکی ہے۔

سیاسی خدمات

فاضل موصوف شریعت مصطفوی کے لئے ہر قسم کی دشواری کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں گرفتاری کو خوشی سے پیش کیا۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سند الحفاظ

علامہ حافظ غلام محمد

چشتی بندیالوی تونسوی صاحب

اللہ قدوس نے بندیال کی ارض مقدسہ کو علم وحکمت کا مخزن اور معدن بنا دیا۔ ان گنت فضلاء اس مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ سے فارغ ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں دین متین کی ترویج واشاعت میں رواں دواں ہیں۔ اللہ قدوس اس چشمہ علم کو قیامت تک جاری رکھے۔

علامہ حافظ غلام محمد چشتی بندیالوی کے والد گرامی نور محمد ملک اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ فاضل موصوف ۱۹۶۶ء میں ڈاک خانہ پیڑھ فتحال تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ اعوان برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ عصری تعلیم میٹرک تک ہے۔ میٹرک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے لئے عالم اسلام کی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور صرف ونحو منطق وغیرہ کی کتب فخر المدرسین حضرت علامہ غلام محمد اختر الحسنی صاحب مدظلہ سے پڑھیں اور فاضل عربی کی کتب زینت المدرسین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب بندیالوی سے پڑھیں۔

دورۂ حدیث

علامہ موصوف نے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کے لئے دار العلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور خوب محنت سے دورۂ حدیث پڑھ کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ دار العلوم غوثیہ چکوال میں داخلہ لیا اور سید زبیر حسین شاہ سے دورۂ قرآن کی تکمیل کی۔

بیعت

فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ علوم ظاہریہ کی تکمیل کے بعد روحانی راہنمائی کے لئے بھی آستانہ عالیہ بندیال شریف کا انتخاب کیا اور پیر طریقت رہبر شریعت استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

دینی اور مذہبی خدمات

ان دنوں میں فاضل موصوف پاکستان آرمی میں خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ المیراث

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی صاحب ؒ

ناظم اعلیٰ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ سکیاں سٹاپ شرق پور شریف روڈ

پیدائش، نام، وطن اور خاندان

حضرت علامہ مولانا غلام محمد بن محمد انور صاحب قوم راجپوت سے تعلق رکھتے ہیں اور تقریباً ۱۹۵۵ء میں شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع موضع فتووالہ میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول مذہبی رنگ لئے ہوئے تھا۔ اس لئے ابتدائی دینی تعلیم قبلہ والد صاحب سے حاصل کی۔ فاضل موصوف کے والد ماجد اپنے گاؤں فتووالہ میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

بسم اللہ شریف

حضرت مولانا نے بسم اللہ شریف اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد انور صاحب سے کی اور ناظرہ قرآن مجید اپنے والد ماجد مولانا محمد انور صاحب سے پڑھا اور سات پارہ ترجمہ قرآن مجید بھی آپ سے پڑھا۔

عصری تعلیم کا اجمالی تصور

مولانا غلام محمد شرقپوری نے عصری تعلیم پرائمری تک اپنے گاؤں میں بڑی محنت سے حاصل کی۔

مڈل کی تعلیم

پرائمری میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد مڈل کی تعلیم فتووالہ گاؤں سے تقریباً ڈھائی میل کے فاصلہ پر بھولے شاہ نزد فیض پور کلاں کے مڈل سکول میں داخلہ لے لیا۔ موسم سرما وگرما میں ڈھائی میل کا سفر پیدل طے کرتے یعنی روزانہ پانچ میل سفر کرتے اور بڑی محنت اور مشقت سے تین سال کے عرصہ کے بعد اچھی پوزیشن میں ۱۹۶۹ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔

والدین کے نظریات کا باہمی غیر معمولی تفاوت

فاضل موصوف مڈل کا امتحان دے چکے اور نتیجے کے منتظر تھے کہ والدین کا آپس میں اختلاف رائے ہوگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدہ صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتی تھیں کہ میٹرک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کا افتتاح کرائیں اور آپ کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ تھا کہ فوراً علوم اسلامیہ کے لئے وقف کر دیا جائے۔ عین ممکن ہے کہ میٹرک کے بعد کہیں ذہن میں تبدیلی نہ آ جائے۔

مختلف آراء اور مختلف نظریات کے پیش نظر بالآخر والد گرامی کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے رائے قائم کر کے اسی کو ہی مقصود بالذات سمجھ لیا گیا اور اسی رائے کی اہمیت کے پیش نظر آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضر ہو کر عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ دارالمبلغین کے صدر مدرس استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔

دارالمبلغین شرقپور شریف میں داخلہ

فاضل موصوف نے عصری تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اور مڈل کا امتحان اچھی پوزیشن میں پاس کرنے کے بعد گھر کا چونکہ ماحول دینی تھا اور اس پر مستزاد یہ کہ روحانی شعاؤں سے منور شرقپور شریف کی مردم خیز سرزمین کی معطر ہواؤں کا اثر تھا کہ دل بالآخر فرنگی تعلیم سے فارغ ہو کر خالصتاً دینی مذہبی تعلیم کی طرف مائل ہو گیا۔ اس لئے والدین نے فاضل ذی شان مولانا غلام محمد صاحب کو مرکز تجلیات آستانہ عالیہ شیر ربانی پر حاضر کر دیا اور ۱۹۶۹ء میں فاضل موصوف نے دارالمبلغین شرقپور شریف میں داخلہ لے لیا۔ تقریباً تین سال تک آستانہ عالیہ سے روحانی روشنی حاصل کی اور اساتذۂ کرام سے علمی اکتساب کیا۔ دارالمبلغین کے قیام کے دوران حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شاہ سے کتب فارسی میزان الصرف قانونچہ نحو میر شرح جامی مجموعہ منطق مرقات اور اصول شاشی وغیرہ پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا اکبر علی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہدایۃ النحو اور تحفہ نصائح پڑھیں۔

تقریباً تین سال تک دارالمبلغین میں مختلف روحانی علمی مدارج طے کئے۔ خوب سے خوب تر کی جستجو اور حسن علمی کی افزودگی حضرت علامہ صاحب کو کشاں کشاں جامعہ محمدیہ بھکھی شریف لے آئی۔

جامعہ محمدیہ بھکھی شریف میں داخلہ

شرقپور شریف میں تقریباً تین سال کے بعد ۱۹۷۳ء میں جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں نابغہ عصر بحر العلوم حضرت علامہ پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت فیض اثر نصیب ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی دو سال تک جامعہ محمدیہ کی علمی محافل سے استفادہ کیا۔ اس دوران بحر العلوم امام المعقول والمنقول قبلہ شاہ صاحب سے سلم العلوم اور جامع معقول و منقول حضرت علامہ حافظ نذیر احمد صاحب سے میبذی علم الصیغہ، قطبی، مختصر المعانی پڑھیں اور شیخ الفقہ حضرت علامہ حافظ کریم بخش صاحب سے مطول، شرح وقایہ اور ہدایہ اولین وغیرہ پڑھیں۔

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول المنقول سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ محمد نواز صاحب شیخ الجامعہ اور صدر جامعہ ہذا سے تقریباً تین سبق سراجی کے پڑھے۔ جامعہ محمدیہ میں دو سال تک تعلیمی سلسلہ چلتا رہا اور فاضل موصوف نے بڑی محنت اور ہمت سے تعلیمی سلسلہ کو بحال رکھا اور عالم اسلام کی مقتدر شخصیات اور قابل رشک اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد عالم اسلام کی دینی مذہبی اور مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے عظیم سفر کے لئے رخت سفر باندھ لیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ بندیال شریف کا سفر

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں دو سال تک علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تقریباً ۱۹۷۶ء میں عالم اسلام کی دینی مذہبی اور مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ بندیال شریف کے شیخ الجامعہ امام المعقول والمنقول استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی علمی شخصیت کے سامنے چھ سال تک زانوئے تلمذ تہہ کئے اس عرصہ میں شیخ المعقول والمنقول امام المعلمین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ شریف سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

(۱) شرح عقائد۔ (۲) خیالی۔ (۳) سراجی۔ (۴) حمداللہ۔ (۵) قاضی۔ (۶) میرزاھد ملا جلال۔ (۷) بیضاوی شریف۔ (۸) مشکوٰۃ شریف۔ (۹) صدرا۔ (۱۰) شمس بازغہ۔ (۱۱) امور عامہ۔ (۱۲) مقامات حریریہ۔ (۱۳) مناظرہ رشیدیہ۔ (۱۴) مطول۔ (۱۵) سماع مختصر معانی۔ (۱۶) توضیح تلویح۔ (۱۷) مسلم الثبوت۔ (۱۸) ہدایہ آخرین۔ (۱۹) درمختار۔ (۲۰) تصریح۔ (۲۱) ملاحسن۔ (۲۲) حسامی۔ (۲۳) قطبی کا سماع۔ (۲۴) قانونچہ کا سماع۔ (۲۵) شرح جامی کا سماع۔ (۲۶) تکملہ علی شرح جامی وغیرہ۔

بدر العلماء محقق اہل سنت رہبر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی بانی و مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف سے قاضی مبارک کے کچھ اسباق پڑھے۔

جامعہ بندیال کے اساتذہ کی محبت اور شفقت کا عملی دستور

تاج الفقہاء کی فرط محبت کا تعارفی پہلو: سلطان الفقہاء شان الفقراء کی طلباء جامعہ کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرط محبت کا عملی دستور ملاحظہ فرمائیں۔ راقم الحروف سے منقول ہے کہ میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں زیر تعلیم تھا' بیمار ہو گیا یعنی لقوہ کی شکایت ہو گئی۔ حکماء اور اطباء نے کہا کہ اس مریض کو اندھیرے میں رکھ کر گرم چیزیں دی جائیں۔ میرے مشفقی و مربی استاذی و سندی و سیدی و مرشدی سیدنا امام العلم والحکمۃ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے احقر کو اندھیرے میں رکھ کر گولے کبوتر کا گوشت کھلاتے رہے اور رحیمی و کریمی استاذی المکرم ہر نوع کے مشروبات اور مطعومات سے نوازتے رہے جب کچھ دن گزرے اور مکمل صحت یابی نہ ہوئی تو استاذی المکرم نے ایک طالبعلم کو میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ اسے گھر چھوڑ کر آئیں اور ساتھ ہی کرایا بھی عطا فرمایا۔

راقم الحروف کا بیان ہے کہ اس فقید المثال شفقت اور فرط محبت کو دیکھ کر اور اس مشفقانہ اور کریمانہ طرز کو دیکھ کر میرا اتقان تکلان' جنان اس قدر متحلی اور متجلی ہوا اور اس حالت انجلائیہ اور ہیئت قضائیہ کے قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ کی صورت میں عیاں کرنا اور ان قضایا ملفوظہ کو نقوش اور خطوط کی صورت میں قرطاس کے حوالے کرنا اور ضبط تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ المختصر اس صورت نوعیہ انیقہ عجیبہ کو دیکھ کر حضرت سیدی سندی قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ کی نعلین کا اسیر ہو گیا اور اس ورد اور وظیفہ سے دل منقش ہو گیا کہ کاش کہ میں ''غبار راہ فقیہ العصر'' ہوتا۔

ملک التدریس کی مثالی محبت

ملک التدریس امام العرب والعجم الاستاذ المطلق کی طلباء کے ساتھ اس قدر شفقت اور محبت تھی جسے ضبط تحریر میں لانا دشوار ہے اور اس کی نظیر اور مثیل ممتنع ہے۔ داستان محبت کا اجمالی پہلو اس طرح ہے کہ راقم الحروف کا بیان ہے کہ میں اپنے مربی اور مشفقی سیدی و سندی استاذی المکرم کے پاس جامعہ بندیال شریف چھ سال پڑھنے کے بعد رمضان المبارک کی چھٹیوں میں گھر کی تیاری کیلئے رخت سفر باندھا۔ آپ نے مجھے بلایا احقر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے محبت بھرے انداز میں فرمایا کہ جب آپ گھر جائیں تو مجھے مل کے جانا۔ احقر نے عرض کیا: حضور بالکل درست ہے۔ مل کے ہی جاؤں گا۔ دوسری مرتبہ پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی میں نے تو صبح تین بجے جانا ہے۔ آپ تو اس وقت آرام فرما رہے ہوں گے۔ آپ نے جو فرمانا ہے اب فرما دیں تو مناسب ہوگا۔ آپ نے فرمایا جب بھی آپ جائیں تو مجھے اٹھا لینا۔ احقر نے عرض کیا: حضور درست ہے' راقم الحروف کا باین ہے کہ میں تین بجے صبح کے بیدار ہوا اور آپ کا حکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے یاد تھا مگر اس نظر وفکر میں مستغرق ہو گیا کہ استاذی المکرم تو اس وقت آرام فرما رہے ہوں گے۔ البتہ الامر فوق الادب کے تحت آپ کے کمرے کی طرف چلنا شروع کر دیا مگر آپ کی ہیبت اور صولت نے مجھے قدم اٹھانے سے عاجز اور قاصر کر دیا۔ الغرض بمشکل آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ دیکھا تو آپ آرام فرما رہے تھے۔ اب بندہ ناچیز کیلئے امام العلم والحکمت کو آواز دے کر بیدار کرنا کس طرح ممکن تھا جبکہ آپ کی ہیبت اور صولت میرے جنان اور عنان پر حکومت کر رہی تھی۔ بالآخر بندہ ناچیز مجبور اور معذور ہو کر اس کیفیت سے تکلم کی جسارت کی۔ ''استاد جی'' اب یہ جزم اور یقین نہیں ہے کہ آقا نعمت پہلی آواز میں بیدار ہوئے یا دوسری آواز میں بیدار ہوئے۔ بہر صورت آپ بیدار ہوئے تو اس کیفیت میں تکلم فرمایا ''آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ جو سنّی ملے اس کو کہنا کہ استادوں نے آئندہ سال بندیال نہیں آنا میں نے عرض کی حضور اگر یہ پوچھیں کہ آئندہ سال کہاں جانا تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ابھی یہ معلوم نہیں ہے کہ کہاں جانا ہے۔ بس یہ کہہ دینا کہ آئندہ سال استادوں نے بندیال نہیں آنا''۔

اقول

مربی ومشفقی استاذی وسندی سیدی حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہٗ الشریف کے مندرجہ بالا قضیہ ملفوظہ سے قرطاس کو منقش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس جملہ کے مفہوم کو دل نشین کر لینے کے بعد سوال ہوتا ہے کہ حضرت سیدی و استاذی نور اللہ مرقدہٗ الشریف جو بات صبح تین بجے فرمائی تھی رات کو کیوں نہیں فرمائی جبکہ رات کو فرمانے میں ان کے آرام میں بھی خلل نہیں آتا تھا اور تین بجے بیدار ہونے کی زحمت سے محفوظ ہو جاتے۔

سندی وسیدی و استاذی المکرم نور اللہ مرقدہٗ الشریف کی بلند بارگاہ کے عاجز غلام نے نظر وفکر کے شاہراہ میں اسپ عقل کی لگاموں کو کھینچا۔ بالآخر نتیجہ یہ اخذ کیا کہ بڑے لوگوں کے اقوال اور قضایا میں بہت حکمتیں ہوتی ہیں جو ہمارے اذہان اجنان میں نہیں آتیں۔

استاذی المکرم کے صبح کو فرمانے میں ایک وجہ یہ بھی ممکن ہے اگر رات کو فرما دیتے تو تمام طلباء کو معلوم ہو جاتا مگر آپ کو یہ بات ناپسند تھی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔ وعلیہ المرجع والمآب

دورۂ قرآن

دوران تعلیم دورۂ تفسیر القرآن کے لئے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاول پور میں شیخ الجامعہ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ فیض احمد اویسی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔

دورۂ علم المیراث والتوقیت

فاضل ذی شان حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دورۂ علم میراث اور توقیت کے لئے اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ امینیہ رضویہ میں داخلہ لے کر محقق العصر بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب سے سراجی اور زبدۃ التوقیت وغیرہ پڑھیں۔

دورۂ حدیث شریف وسند فراغت

علوم متداولہ اور درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے تقریباً ۱۹۸۳ء میں اہل سنت کی عظیم درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ قدوس نے وقت کے بہترین اساتذہ کی قدم بوسی کی نعمت کی فراوانی کی تھی۔ الغرض! جامعہ نعیمیہ میں تفسیر، حدیث، فقہ، منطق اور فلسفہ جیسے علوم شریفیہ پر عبور رکھنے والی شخصیت شارح مسلم وشارح بخاری مفسر القرآن حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

محقق ملت اسلامیہ امام المدرسین وشمس العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت علامہ غلام رسول صاحب کی عدم موجودگی میں تقریباً چار یا پانچ اسباق بخاری شریف کے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

شیخ النحو والصرف حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف مجددی صاحب سے دورۂ حدیث شریف کے دوران فارسی کی کتابیں کریمہ، نام حق، بدائے منظوم تحفۂ نصائح اور پندنامہ دوبارہ پڑھیں۔

المختصر فاضل ذی شان نے ملک میں جگہ جگہ بکھرے ہوئے موتیوں کو چن کر درس نظامی کے علوم کی تکمیل کی بلاشبہ حصول علم کے مختلف مراحل میں جن عظیم علمی روحانی شخصیات سے فاضل موصوف فیض یاب ہونے کا موقع ملا اسے جودت الٰہی سے نعمت غیر مترقبہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔

تدریسی خدمات کا تصوری پہلو

فاضل ذی شان حضرت العلام حصول علم کے طویل سفر اور علمی وروحانی شخصیات کے فیض نظر کے بعد یہ کندن بننے والا سونا اپنی علمی جولانیاں دکھانے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس لئے اب اساتذۂ کرام کے فیض کو اگلی نسل کی طرف منتقل کرنے کا آغاز کر دیا۔

جامعہ نعمانیہ لاہور

اس کڑی کا نقطہ آغاز جامعہ نعمانیہ نیکسالی گیٹ ہے اور جامعہ نے فاضل ذی شان کو تدریس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پہلے سال میں مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کے لئے دیئے۔

(۱) ہدایہ اولین (کتاب نکاح) (۲) جامی (۳) قال اقول

(۴) ترجمہ قرآن پاک (پارہ ۱۵) (۵) میبذی۔

جامعہ نعمانیہ میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔

جامعہ حیات القرآن بیگم کوٹ

جامعہ نعمانیہ میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد جامعہ حیات القرآن میں تقریباً ایک سال تشنگان علوم کو سیراب کیا اور اس دوران مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) فارسی قاعدہ (۲) کریما (۳) نام حق (۴) بدائے منظوم (۵) تحفہ نصائح (۶) پند نامہ اور ترجمہ قرآن آخری ڈھائی پارے اور فتاوی نویسی کا کام بھی کرتے رہے۔

جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی

جامعہ حیات القرآن میں ایک سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد اہل سنت کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین سال علمی فیوضات کی بہم رسانی کی۔

جامعہ چراغیہ میں تمام شعبہ جات کی نظامت انہی کے ذمہ تھی۔ تعلیم کا نظام اور افتاء کا نظام احسن طریقہ سے سرانجام دیتے رہے۔ نیز ان تمام شعبہ جات کی نظامت کے باوجود خطابت اور مختلف مقامات پر تقاریر فتاوی نویسی کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

جامعہ نعیمیہ لاہور

جامعہ چراغیہ میں تین سال تک علوم نقلیہ اور عقلیہ کی تعلیم دینے کے بعد تقریباً ۱۹۸۷ء میں بین الاقوامی شہرت یافتہ درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشریف لائے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تعلیم میں مصروف کار ہو گئے۔ جامعہ نعیمیہ میں مندرجہ ذیل کتابیں پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) ملا حسن (۲) مسلم الثبوت (۳) شرح عقائد (۴) مطول (۵) بیضاوی شریف۔ (۶) نسائی شریف۔ (۷) ہدایہ اخرین۔ (۸) سراجی۔ (۹) قطبی۔ (۱۰) شرح تہذیب۔ (۱۱) مرقات۔ (۱۲) توضیح تلویح۔ (۱۳) سلم العلوم۔ (۱۴) حسامی۔ (۱۵) مشکوۃ شریف۔ (۱۶) مناظرہ رشیدیہ۔ (۱۷) ہدایۃ الحکمۃ۔ (۱۸) مختصر المعانی۔ (۱۹) نور الانوار وغیرہ۔

المختصر جامعہ نعیمیہ میں عرصہ سات سال تک علوم عقلیہ ونقلیہ کی ترویج واشاعت اور تدریسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمات کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

فاضل ذی شان علامہ غلام محمد صاحب بندیالوی کو جن علماء وشیوخ سے فیض نصیب ہوا اور جس محنت اور لگن سے انہوں نے کسب فیض کیا اور والدین جس جذبہ اور دینی محبت سے اپنے خوش قسمت بیٹے کو علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے وقف کیا اس نے اپنا رنگ دکھایا اور قادر قیوم ذات نے انہیں من یرد اللّٰہ بہ خیرًا یفقہ فی الدین کے تحت امت کے بہترین افراد میں شامل کر دیا۔ حضرت علامہ بلاشبہ اہل سنت کا سرمایہ ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے اساتذہ کے فیض کے امین ہیں۔

فتاوٰی نویسی

حضرت علامہ فاضل ذی شان جامعہ نعیمیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ فتاوٰی نویسی کا کام بھی کرتے تھے۔ وراثت کے فتاوٰی میں وہ عالم اسلام میں منفرد اور ممتاز ہیں اور علم وراثت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فالحمد علٰی ذٰلک حمدًا کثیرًا۔

ادارۂ معارف نعمانیہ

ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ میں ایک سال کی تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

جامعہ نظامیہ

جامعہ نظامیہ لاہور میں صرف ایک ماہ تدریس کی ہے اور مندرجہ ذیل کتابیں پڑھائیں۔

(۱) شرح عقائد۔ (۲) جامی۔ (۳) اصول شاشی۔ (۴) قطبی۔

جامعہ جلالیہ رضویہ

جامعہ جلالیہ رضویہ داروغہ والا میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے اور مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) قانونچہ۔ (۲) فصول اکبری وغیرہ۔

منہاج القرآن

منہاج القرآن میں تقریباً نو ماہ تک تدریس کی اور مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

(۱) ہدایہ اولین۔ (۲) شرح عقائد۔ (۳) ابن ماجہ۔ (۴) نورالایضاح

جامعہ غوثیہ رضویہ

جامعہ غوثیہ رضویہ مین مارکیٹ میں ایک سال تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے اور وہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) بخاری شریف۔ (۲) مسلم شریف وغیرہ۔

جامعہ فخر العلوم

جامعہ فخر العلوم داروند والا میں ایک سال تک علوم عقلیہ اور نقلیہ کی ترویج و اشاعت کی اور مندرجہ ذیل سبق پڑھائے۔

(۱) مجموعہ منطق۔ (۲) قال اقول۔ (۳) مرقات وغیرہ

جامعہ رسولیہ شیرازیہ

جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج میں تقریباً سات سال تک تدریس کی اور تدریسی مصروفیات کے باوجود فتاوٰی نویسی کا کام بھی انہی کے ہی سپرد کیا گیا۔ جامعہ ہذا میں مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) مطول۔ (۲) شرح عقائد۔ (۳) میبذی۔ (۴) سلم العلوم۔ (۵) عبدالغفور۔ (۶) جامی۔ (۷) ہدایہ آخرین۔ (۸) نخبۃ الفکر۔ (۹) قال اقول (۱۰) مجموعہ منطق۔ (۱۱) مرقاۃ۔ (۱۲) سراجی۔ (۱۳) قطبی۔ (۱۴) مختصر المعانی۔ (۱۵) تلخیص المفتاح۔ (۱۶) ہدایۃ الحکمۃ۔ (۱۷) شرح تہذیب مناظرہ رشیدیہ وغیرہ۔

سنگ بنیاد مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ

تقریباً ۲۰۰۳ء میں مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اب تک اپنے جامعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور فتاوٰی نویسی کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر سال ۱۵ شعبان تا ۱۵ رمضان تک دورۂ علم میراث ہوتا ہے اور دورہ کے اختتام پر طلباء عظام کی دستار فضیلت اور اسناد تقسیم کی جاتی ہیں۔

شادی خانہ آبادی

۱۹۷۵ء، ۱۱ اکتوبر میں دوران تعلیم ہی فاضل موصوف کی شادی خانہ آبادی اپنے ماموں کے گھر ہوئی۔

اولاد

تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں ایک صاحبزادہ حافظ احمد رضا ۱۸ سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم میراث کی ترویج واشاعت کی عالمگیر تحریک

فاضل موصوف یوں تو ہر فن میں ماہر ہیں مگر علم میراث میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

علم میراث کی ترویج واشاعت کے لئے ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔

دورہ علم میراث لاہور میں متعدد مقامات پر پڑھا چکے ہیں ایک مرتبہ جامعہ صدیقیہ انجن شیڈ لاہور میں اور ایک مرتبہ جامعہ حنفیہ غوثیہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ میں پڑھایا اور متعدد مرتبہ مدینہ مسجد مصری شاہ میں پڑھایا۔

فاضل موصوف ان دنوں میں ہر سال دورۂ علم میراث اپنے ہی جامعہ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی سکیاں سٹاپ شرقپور روڈ میں پڑھاتے ہیں۔

اساتذۂ کرام

(۱) امام المعقول والمنقول بحر العلوم الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (۲) محقق اہل سنت پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بانی و مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف۔ (۳) بحر العلوم حافظ العلوم العقلیہ والنقلیہ شیخ الحدیث والتفسیر جلال الملت والدین حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف۔ (۴) بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ قادریہ فیصل آباد۔ (۵) جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب سابق شیخ الحدیث بھکھی شریف۔ (۶) استاذ الاساتذہ بحر العلوم مفتی محمد حسین نعیمی بانی جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۷) شیخ القرآن علامہ فیض احمد اویسی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ بہاولپور۔ (۸) رئیس المصنفین حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی۔ (۹) شمس المدرسین شیخ الفقہ والادب حضرت علامہ حافظ کریم بخش صاحب۔ (۱۰) جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب۔ (۱۱) شیخ النحو والصرف حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف مجددی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔ (۱۲) سید السادات عطر المعقولات سند العلماء حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حسینیہ لاہور۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا محمد اکبر علی صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ (۱۴) حضرت مولانا محمد انور صاحب (والد ماجد فاضل موصوف)

ہم درس علماء کرام

(۱) پیر طریقت حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ لعل پیر شریف۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) حضرت علامہ پیر محمد اسماعیل شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف۔ (۳) حضرت علامہ پیر محمد عبدالرحمٰن شاہ صاحب شیخ الجامعہ شاہوالہ شریف۔ (۴) حضرت علامہ سید محمد یوسف شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی۔ (۵) جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ سکھر۔ (۶) حضرت علامہ محمد عبدالرشید صاحب صدر مدرس سرگودھا۔ (۷) حضرت علامہ غلام محمد اختر صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف۔ (۸) حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب انگلینڈ۔ (۹) زینت العلماء محقق عصر حضرت علامہ محمد سرفراز احمد صاحب سرحد۔ (۱۰) حضرت علامہ محمد سعید احمد صاحب مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور۔ (۱۱) حضرت مولانا محمد اسلم صاحب جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف۔ (۱۲) حضرت علامہ حافظ نذیر حسین صاحب مدرس جامعہ حنفیہ سیالکوٹ۔ (۱۳) حضرت علامہ حافظ محمد دوست صاحب مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن۔ (۱۴) حضرت علامہ مولانا محمد اصغر صاحب شیخ الحدیث سیال شریف۔ (۱۵) حضرت علامہ عبدالغفور صاحب گولڑوی ساندہ لاہور۔

تلامذہ

(۱) حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی بن ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید پاکستان مہتمم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۲) حضرت علامہ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ام اشرف یوحنا آباد۔ (۳) حضرت علامہ محمد یونس صاحب مدرس جامعہ رسولیہ۔ (۴) حضرت علامہ مولانا حبیب احمد صاحب سابق مدرس جامعہ رسولیہ لاہور۔ (۵) حضرت علامہ مولانا محمد قاسم بلوچ صاحب سابق مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۶) حضرت علامہ مولانا ضیاء محمد صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۷) حضرت علامہ قاری جمیل احمد شرقپوری ناظم اعلیٰ حیات القرآن بیگم کوٹ۔ (۸) حضرت علامہ مولانا محمد قاسم صاحب ناظم اعلیٰ قاسم العلوم رضویہ نین سکھ لاہور۔ (۹) حضرت علامہ مولانا محمد سعید مدرس جامعہ جمالتیہ حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور۔ (۱۱) حضرت علامہ محمد عابد جلالی مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ۔ (۱۲) حضرت علامہ مولانا محمد منور عثمانی صاحب مریدکے۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا نذر حسین شیخ الجامعہ الغوثیہ المہریہ عطاء العلوم دھمن پدھراڑ ضلع خوشاب (۱۴) حضرت علامہ مولانا خلیل احمد صاحب مدرس جامعہ ہجویریہ لاہور (۱۵) حضرت علامہ مولانا شکیل احمد صاحب مدرس فیضان مدینہ مال روڈ لاہور (۱۶) حضرت علامہ مولانا محمد عابد حسین رضوی مدرس قلعہ شریف نزد شرقپور شریف (۱۷) سید السادات حضرت علامہ مولانا سید اسرار البہار شاہ صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہتمم جامعہ شہسواریہ گوجرہ منڈی (۱۸) حضرت علامہ مولانا محمد سلیم رحمانی لیکچرار لاہور (۱۹) مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین صاحب خطیب اعظم سکیاں (۲۰) حضرت علامہ مولانا احمد رضا صاحب بن مفتی عبداللطیف صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور (۲۱) حضرت علامہ مولانا محسن رضا بن مفتی عبداللطیف صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور (۲۲) حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری محمد یونس صاحب خطیب بلال گنج لاہور (۲۳) حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب مدرس جامعہ کریمیہ مصری شاہ لاہور (۲۴) حضرت علامہ مولانا محمد اصغر شاکر صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور (۲۵) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ کریمیہ مغل پورہ لاہور (۲۶) حضرت علامہ مولانا حکیم محمد آصف صاحب مدرس جامعہ رسولیہ لاہور (۲۷) حضرت علامہ مولانا غلام حسن صاحب مدرس جامعہ رسولیہ لاہور (۲۸) مولانا صداقت حسین مدرس جامعہ نعیمیہ داروغہ والا لاہور (۲۹) حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۳۰) حضرت علامہ مولانا محمد صادق صاحب سابق صدر مدرس جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ لاہور (۳۱) پروفیسر محمد ذوالفقار دستگیری صاحب کلرک محکمہ ڈاک (۳۲) حضرت علامہ مولانا محمد لیاقت علی عطاری صاحب لیکچرار محکمہ پولیس (۳۳) حضرت علامہ مولانا سید افضال حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ چراغیہ گوجرہ (۳۴) حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب مہتمم و مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ داروغہ والا لاہور (۳۵) حضرت علامہ مفتی ارشاد الرسول صاحب شیخ الجامعہ فریدیہ سبزہ زار سکیم لاہور (۳۶) جناب مولانا علامہ ڈاکٹر محمد فاروق الوری صاحب جدہ (۳۷) حضرت علامہ مولانا محمد فیاض صاحب دوبئی (۳۸) حضرت علامہ مولانا غلام حسنین صاحب مدرس جامعہ رسولیہ لاہور

بیعتِ طریقت

فاضل موصوف تدریس کے پہلے سال جب جامعہ نعمانیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری کے لئے تشریف لائے اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی پرانی مسجد میں حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت طریقت کی۔

خلافت واجازت

سند المحققین سید الفقہاء محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب زید عمرہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرف زینت آستانہ عالیہ بندیال شریف محسن اہل سنت ہیں اور جزما پیر طریقت رہبر شریعت ہیں۔ یعنی فیضان طریقت اور شریعت کی تقسیم میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ تصنع و بناوٹ سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ اللہ قدوس ان کا سایہ کرم ہم پر تادیر قائم دائم رکھے۔ شرف الملت والدین محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ علی احمد سندھیلوی اور فاضل موصوف تینوں آستانہ عالیہ بندیال شریف حاضر ہوئے۔ شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کی پابوسی اور زیارت کے بعد سلام اور کلام کا سلسلہ شروع ہوا پھر آپ نے تین مذکور حاضرین کو اپنے دست اقدس سے دستار خلافت عطا فرمائی اور بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

استحکام عقیدہ کا منفرد پہلو

فاضل موصوف جزما عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہیں۔ قدرت نے ان کے قلب اور جسم میں اس قدر پختگی ودیعت فرمائی ہوئی ہے کہ وہ اپنے ہمعصر رفقاء میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

المختصر فاضل موصوف تین سال جامع مسجد رحمۃ للعالمین معراج پارک بیگم کوٹ میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی تین سال کی مدت میں ایک شخص فوت ہوگیا وہ خود تو اہل سنت تھا مگر اس کے رشتہ دار غیر مقلد تھے۔ شومئے قسمت سے اس کا جنازہ غیر مقلد نے پڑھایا فاضل ذی شان کو علم ہوا تو دوسرے دن فجر کی جماعت کے بعد کھڑے ہوکر ان الفاظ سے گویا ہوئے جن جن احباب نے غیر مقلد امام کی اقتداء میں اس کے عقیدہ کفریہ اور عبارات کفریہ پر مطلع ہوکر نماز جنازہ پڑھا ہے وہ ایمان سے خارج ہوگئے اور کافر ہوگئے ہیں لہٰذا ان کے لئے تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ بعض افراد نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ فوت شدہ شخص کا نماز جنازہ ہوگیا ہے کہ نہیں فاضل موصوف نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

بعض احباب نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ وہ صحیح العقیدہ سنی بھائی اسی طرح بغیر جنازہ کے دنیا سے رخصت ہوگیا اس کا حل کیا ہونا چاہئے تو اس کے جواب میں فاضل موصوف نے کہا چلو سب حضرات اٹھو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھو اتنا کہنا ہی تھا سب حضرات گئے تو اس کی قبر پر فاضل موصوف کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھا یہ ہے عقیدہ کی پختگی کی مثالی یادگار۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

علمی جواہر پارے

فاضل ذی شان تدریس اور فتاوی نویسی کی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کام بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب تک عطاء جلال برائے امتحان تنظیم المدارس جس میں سلم العلوم اور میبذی کی توضیحات ہیں۔ (۲) توضیحات شرح عقائد و مناظرہ رشیدہ۔ (مفتاح العلوم) برائے امتحان تنظیم المدارس۔ (۳) عطاء المنطق فی مصطلحات المنطق۔ (۴) عصر حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینے میں۔ (۵) کیا ہر فرقہ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ (۶) خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا۔ (۷) اوجھڑی اور کپورے کا شرعی حکم۔ (۸) احکام طلاق، الفاظ طلاق اور اقسام طلاق (زیر طبع) (۹) گلدستہ حج (۱۰) عطائے محمد شرح مجموعہ منطق (زیر تالیف) (۱۱) شرح مناظرہ رشیدیہ (زیر تالیف) (۱۲) نقشہ اصول فقہ (۱۳) نقشہ منطق (۱۴) نقشہ علم میراث (۱۵) نقشہ اصول حدیث۔ مندرجہ بالا نفع بخش کتب کی علمی کاوش سے تشنگان علوم دینیہ کی سیرابی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ہنوز سلسلہ تصنیف و تالیف جاری ہے۔

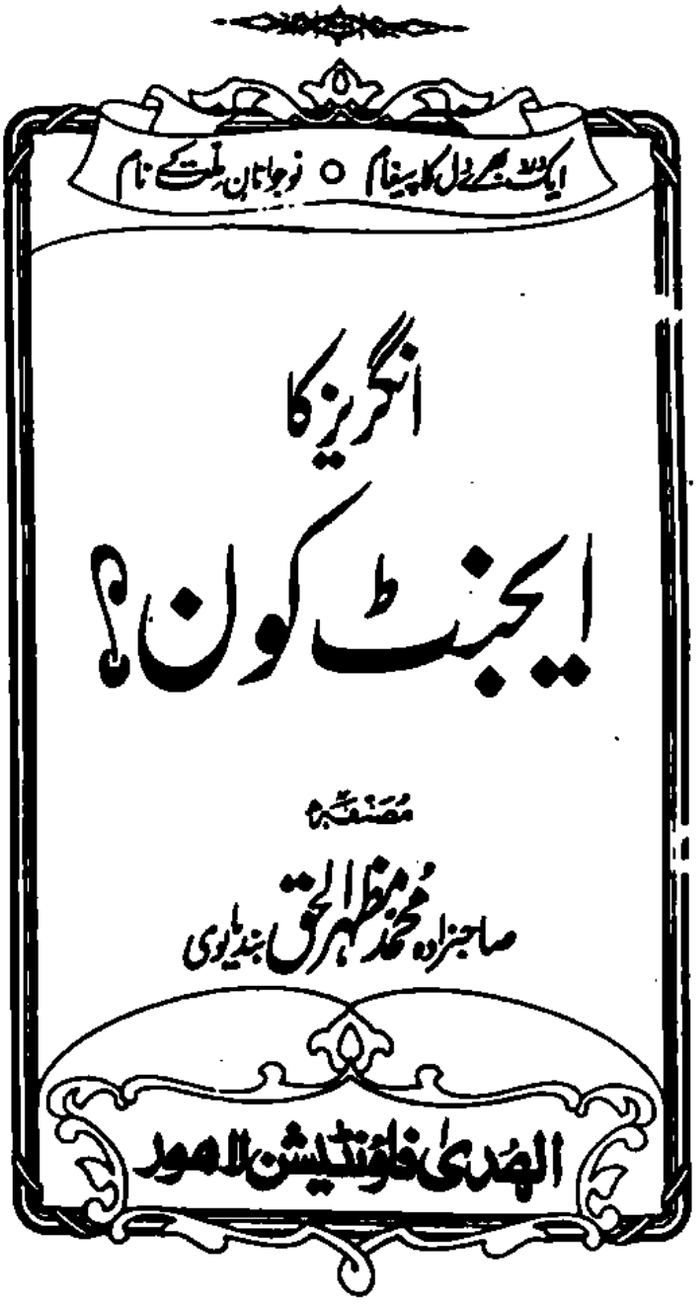

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامع العلوم

علامہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب زید مجدہ

شیخ الجامعہ وصدر مدرس دار العلوم قادریہ نقشبندیہ شکار پور سندھ

فاضل ذی شان حضرت علامہ غلام مصطفیٰ سندھی صاحب انتہائی محنتی آدمی ہیں۔ پروقار رفتار اور شائستہ گفتگو کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ آپ محلہ گجن پورہ مدینہ کالونی ضلع لاڑکانہ کے رہنے والے ہیں آپ کے والد گرامی درمحمد اپنے علاقہ کے ہر دل عزیز آدمی ہیں۔ گھر کا ماحول ابتداء سے ہی اسلامی تھا۔ اس لئے دینی تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ آج بھی وہ دینی خدمات سرانجام دینے میں پیش پیش ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ۱۹۷۰ء میں حضرت علامہ مولانا محمد قاسم عباسی صاحب سے تعلیم کا آغاز کیا۔ تحصیل حویلی ضلع دادو میں حضرت استاذ العلماء مولانا عبدالصمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ کنز، کافیہ، شرح وقایہ اولین، جلالین تحریر سبعہ معلقہ اور حضرت علامہ مولانا میاں احمد صاحب سے بھی استفادہ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف اعلیٰ تعلیم کے لئے برصغیر کی عظیم درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اس جامعہ میں جامع المعقول والمنقول استاذ الکل الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ جیسے مشہور اور مقتدر اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ صغریٰ کبریٰ سے لے کر میر زاہد ملا جلال تک منطق پڑھا۔ شرح عقائد۔ خیالی، مناظرہ رشیدیہ، سراجی، مختصر معانی، مطول، ہدایہ اخرین، درمختار، مقامات حریری، میبذی، صدرا، حسامی مسلم الثبوت، توضیح تلویح، شرح جامی، تکملہ، عبدالغفور۔

تلامذہ

(۱) وزیر اوقاف پیر میاں عبدالباقی سجادہ نشین درگاہ عالیہ ہمایوں شریف (۲) عبدالحق شاہ صاحب بلوچستان (۳) سید فہیم احمد شاہ لاڑکانہ، (۴) حبیب الرحمان شکار پور، (۵) قائم الدین سکھر (۶) مولانا غلام رسول (۷) مولانا دوست محمد (۸) مولانا غلام جعفر (۹) مولانا ولی محمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۰) مولانا محمد عیسیٰ صاحب لاڑکانہ۔

بیعت

فاضل موصوف کی بیعت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر زین العابدین شاہ صاحب حیدر آباد سندھ سے ہے۔ درس نظامی کی فراغت کے بعد اب تک منصب تدریس پر فائز ہو کر سینکڑوں طلباء کو فیضیاب کر رہے ہیں۔ اللہ قدوس اس مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے چراغ علم کی روشنی شرق و غرب میں پھیلاتا رہے۔ فاضل موصوف جناب مولانا غلام مصطفیٰ صاحب گوشہ نشینی اختیار کر کے بہت زیادہ دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آج کل دارالعلوم قادریہ نقشبندیہ درگاہ عالیہ ہمایوں شریف ضلع و تحصیل شکار پور سندھ میں صدر مدرس ہیں اور دارالافتاء میں مفتی کے عہدہ پر فائز ہیں۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات کا علمی محاکمہ

از افادات

حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی

سجادہ نشین بندیال شریف

مکتبہ جمال کرم

9 مرکز الاویس (سنٹ مارٹن) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عین المدرسین ابوالضیاء علامہ مفتی

غلام نبی جماعتی صاحب زید مجدہٗ

ناظم اعلیٰ جامعہ نجدیہ لاثانیہ رضویہ عطاء العلوم

فاضل ذی شان محقق اہل سنت حضرت علامہ ابوالضیاء غلام نبی جماعتی صاحب ۲۳ جون ۱۹۴۳ء میں ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد اسماعیل ہے جو کہ نہایت شریف الطبع نیک طینت انسان تھے اور ان کا اپنے علاقہ میں معزز لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے اپنی تعلیم کا آغاز دارالعلوم نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل میں کیا قدرت نے بچپن میں ہی ان کے دل میں دینی تعلیم کا جذبہ وافر مقدار میں رکھ دیا تھا۔ اسی جذبہ کے پیش نظر مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس قدر محنت اور محبت سے پڑھا کہ آج اپنے علاقہ میں ممتاز عالم دین ہیں اور اپنے علاقہ میں منفرد نظر آتے ہیں۔ فاضل موصوف نے دارالعلوم نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل میں ابتدائی کتب فارسیہ بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی کتب کی تعلیم کے درمیان علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ اس قدر بڑھ گیا کہ عالم اسلام کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں داخلہ لینے کیلئے رخت سفر باندھ کر عزم کر لیا کہ وہاں کے ماہرین اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

۱۹۶۰ء میں بین الاقوامی شہرت یافتہ مادر علمی مذہبی اور روحانی درسگاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں داخلہ لیا اور بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت شیخ الاسلام والمسلمین جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر محقق العصر سید المحدثین سند المحققین پیر طریقت الحافظ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف سے قانونچہ کھیوانی، نحو میر اور شرح مائۃ عامل پڑھیں۔ نور الایضاح اور سکندر نامہ حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ سے پڑھیں۔

جامعہ غوثیہ نظامیہ لالہ موسیٰ

فاضل موصوف بھکھی شریف سے فیضیاب ہونے کے بعد جامعہ غوثیہ نظامیہ لالہ موسیٰ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

داخلہ لیا اور جامعہ کے ماہر اساتذہ سے علوم اسلامیہ حاصل کیے۔

حضرت علامہ محمد صدیق سالک ہزاروی صاحب سے ہدایۃ النحو' کافیہ اور قدوری وغیرہ پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فاضل موصوف سرعت رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ جامعہ غوثیہ نظامیہ میں تعلیم کے دوران علوم اسلامیہ کی مزید تحصیل کیلئے مادر علمی عالم اسلام کی شہرت یافتہ درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ العلوم اور معدن الفنون محقق العرب والعجم امام المحققین سند المدققین رئیس المناطقہ محب العلما حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہ شریف سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ شرح تہذیب سے لے کر قاضی حمد اللہ تک منطق اور میبذی صدرا' مطول عبدالغفور مقامات حریری توضیح وتلویح' مشکوۃ شریف' مسلم شریف' مسلم الثبوت' بیضاوی' قطبی و میر قطبی' میر زاہد ملا جلال' میر زاہد امور عامہ اور رسالہ قطبیہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے ناظم اعلیٰ تاج الفقہا بدرالعلماء محقق ابن محقق محدث ابن محدث مفتی ابن مفتی رئیس المناظرین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کافیہ شرح جامی' کنز' شرح وقایہ نخبۃ الفکر حسامی' نورالانوار شرح تہذیب ایساغوجی قال اقول مرقات وغیرہ۔ الغرض! جامعہ بندیال میں سات سال قیام پذیر ہو کر علوم وفنون کی تحصیل فرمائی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مادر علمی اہل سنت کی دینی مذہبی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لے کر شعبان اور رمضان کے دو ماہ میں ہدایہ اخیرین اور اقلیدس پڑھیں۔

تدریسی خدمات

فاضل موصوف حضرت علامہ غلام نبی صاحب علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد تدریسی خدمات کے لئے اپنے اساتذہ کی فیض رسائی کیلئے کمربستہ ہوئے تدریسی خدمات کی ابتداء جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ الحاج حضرت علامہ مولانا محمد صادق صاحب کی نگرانی میں دس سال تک بڑی محنت سے علوم وفنون پڑھائے۔

جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ عطاء العلوم

عرصہ دس سال جامعہ حنفیہ رضویہ گوجرانوالہ میں علوم وفنون کی تدریس کے بعد فاضل موصوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اپنے جامعہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اب وہ اپنے جامعہ میں ناظم اعلیٰ بھی ہیں اور صدر مدرس کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

مدرسۃ البنات گلستان فاطمہؓ

جامعہ مجددیہ کی تعلیمی شہرت اور علاقہ میں پذیرائی کے بعد اور لوگوں کے اصرار پر مدرسۃ البنات گلستان فاطمہؓ کا افتتاح کیا اور بحمداللہ تعالیٰ جامعہ گلستان کے افتتاح پر عالم اسلام کی عظیم شخصیت محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول سید المحققین سند المدققین عمدۃ المحدثین پیر طریقت سیدی سندی پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تشریف لاکر افتتاح فرمایا۔

بیعت

فخر اہل سنت حضرت ابوالضیاء علامہ غلام نبی صاحب نے عالم اسلام کی شہرت یافتہ شخصیت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ قدرت نے علوم شرعیہ کی تحصیل کے لئے وقت کے بین الاقوامی شہرت یافتہ اساتذہ کی رہنمائی میسر فرمائی اور طریقت کی رہنمائی کیلئے شمس المشائخ شیخ طریقت حضرت سیدنا علی اکبر شاہ صاحب' نبیرہ اعظم پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی صاحب علی پور سیداں شریف کا انتخاب فرمایا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

تصانیف

فاضل موصوف کی مشہور تصنیف ''سیف الرضوی'' ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تصنیف کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فخر المشائخ علامہ پیر

غلام نصیر الدین کاظمی صاحب زید مجدہٗ

زینت آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی بلاشبہ بلاریب واقعی محسن اہل سنت ہیں۔ رفتار و گفتار میں اپنے آباؤ اجداد کی تصویر ہیں۔ حسن شریعت کے ساتھ حسن صورت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی نے اپنی زندگی شریعت اور طریقت کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ کی ذات والا صفات مرجع العوام والخواص ہے۔ علوم ظاہریہ اور باطنیہ کے حصول کے لئے لوگوں کا اتنا ہجوم رہتا ہے کبھی تو لوگ ان کی زیارت کرنے سے عاجز آ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ علامہ غلام نصیر الدین صاحب کے والد گرامی حضرت پیر طریقت رہبر شریعت غلام کمال الدین صاحب یقیناً وہ کمال دین ہیں آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے ممتاز راہنما اور دین متین کے منبع اور مرکز ہیں۔

حضرت پیر سید غلام نصیر الدین شاہ کاظمی مشہور قریہ مرکز علم و عرفان و مخزن شریعت و طریقت خواجہ آباد شریف تحصیل و ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان چونکہ شروع سے شریعت اور طریقت کا مرکز رہا ہے اس لئے آپ کے والد گرامی کو شروع سے ہی جذبہ دین کا تھا اسی جذبہ کے پیش نظر اپنے بیٹے کو دین متین کے لئے وقف کردیا۔

خطابت

آپ اپنے آستانہ عالیہ پر ہی مرکزی جامع مسجد خواجہ آباد شریف میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد خواجہ آباد شریف میں لوگوں کا جمعہ کے دن اس قدر ہجوم ہو جاتا ہے کہ مسجد میں جگہ ہی نہیں ملتی۔ قدرت نے ان کی تقریر دلپذیر میں اس قدر سحر کا خزانہ مضمر کردیا کہ ایک دفعہ تقریر سننے والا انہی کا ہو کر رہ جاتا ہے بس اور بس۔

عصری تعلیم

حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی نے سکول کی تعلیم میٹرک تک اپنے آستانہ عالیہ کے قریب ضلع میانوالی میں مکمل کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینی تعلیم

آپ نے درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ مخزن علم و عرفان جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ ان کے بخت کا ستارہ عروج پر تھا اور حضرت قبلہ پیر صاحب کی خوش قسمتی تھی۔ انہوں نے وقت کے امام امام المناطقہ استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ سیدنا عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور امام المدرسین فخر المحققین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب زیب آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے درس نظامی کی مشہور کتب شرح تہذیب اور جامی وغیرہ پڑھیں۔

دورۂ حدیث شریف

حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی نے دورۂ حدیث شریف پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں کیا۔

سلسلۂ بیعت

عالم اسلام کے مرکز انوار و تجلیات آستانہ عالیہ سیال شریف میں بیعت ہوئے۔

تصانیف

(۱) شجرۂ عالیہ چشتیہ (۲) ترجمہ درود مستغاث وغیرہ۔

اساتذہ

(۱) محقق العرب والعجم علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی صاحب (۲) استاد العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب (۳) بحر العلوم حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔ (۴) شمس المدرسین حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین صاحب۔ (۵) حضرت علامہ محمد اقبال مصطفوی صاحب وغیرہ

تلامذہ

(۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کمر مثانی۔ (۲) حضرت مولانا محمد احمد نواز خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ میانوالی۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سید سجاد حسین صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور۔

تحریکی وابستگی

مجلس الدعوۃ الاسلامیہ سیال شریف میانوالی کے صدر ہیں اور دیگر تحریکی کاموں میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الفاء

فرید الدہر جگر گوشہ فقیہ العصر

علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ بندیال شریف

حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ محتاج تعارف نہیں آپ ہمیشہ خاموشی کو محبوب جانتے تھے ان کی رفتار اور گفتار اسلاف کی ترجمان تھی۔ قدرت نے انہیں محاسن ظاہریہ اور باطنیہ سے نوازا ہوا تھا۔

حضرت علامہ مولانا فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ میرے استاذ گرامی حضرت فقیہ العصر قطب دوراں مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی چلتی پھرتی تصویر ہیں یعنی علم و عمل چہرے بشرے زہد و تقویٰ نشست و برخاست اور معمولات میں اپنے والد گرامی کا عکس جمیل ہیں۔

تاریخ پیدائش اور مولد

حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بندیالوی ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے اور آپ کا مولد بندیال ہے اور والد گرامی قبلہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہیں دنیا استاذ العلماء کے نام سے جانتی اور مانتی ہے۔

حفظ القرآن

علامہ موصوف نے قرآن پاک کے تیرہ پارے مخزن العلوم والفنون جناب حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ کئے اور حضرت قبلہ فقیہ العصر کے وصال کے بعد مختلف اساتذہ سے حفظ مکمل کیا۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف درس نظامی کی ابتدائی کتب اپنے برادر اکبر غواص بحر العلوم العقلیہ والنقلیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سے پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل جلیل رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ تعلیم محقق العصر رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ ایک سال تک مکھڈ شریف میں پڑھتے رہے وہاں حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت علامہ مولانا محمد سعید آف ٹمن ملتان قیام پذیر تھے ایک سال تک ان سے اکتساب فیض کیا۔

اساتذۂ کرام

(۱) حضرت علامہ علی محمد پدھراڑوی رحمۃ اللہ علیہ، (۲) حضرت علامہ عبدالعزیز حفیظ بانڈوی والہ (۳) امام المناطقہ علامہ محمد دین بدھوی رحمۃ اللہ علیہ بدھو والے (۴) استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۵) امام المعقول والمنقول علامہ عبدالحق بندیالوی صاحب

ہم سبق حضرات

(۱) حضرت علامہ غلام نبی نقشبندی صاحب گکھڑ بانی مدرسہ نقشبندیہ عطاء العلوم (۲) حضرت علامہ محمد یعقوب صاحب شیخ الحدیث ضیاء العلوم راولپنڈی (۳) مولانا علامہ محمد رفیق چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی (۴) حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قریشی صاحب ضیاء العلوم راولپنڈی (۵) حضرت مولانا محمد زمان صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ لاہور (۷) حضرت علامہ محمد شریف بصیر پوری سابق مدرس جامعہ سلطانیہ رضویہ مرید کے (۸) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھیلوی صاحب لاہور (۹) مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ڈیرہ غازی خان (۱۰) حضرت مولانا عطا محمد متین صاحب۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ فرزند اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) علامہ صاحبزادہ حافظ محمد مسعود احمد بندیالوی (۲) علامہ صاحبزادہ محمد محبوب احمد بندیالوی (ایم اے اسلامیات) (۳) صاحبزادہ محمد افضال احمد بندیالوی (ایم اے انگلش) (۴) صاحبزادہ محمد اکرام الحق بندیالوی (Bcs) (۵) صاحبزادہ حافظ محمد اسد الحق بندیالوی (۶) صاحبزادہ محمد معین الدین بندیالوی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عاجزی وانکساری

آپ کی ساری زندگی عاجزی اور انکساری میں گزری کبھی غرور اور تکبر کا گمان تک نہ ہوا۔ جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تو چپکے سے آخری صفوں میں بیٹھ جاتے تا کہ کسی کو میرے لئے اٹھنے کی تکلیف نہ ہو اور بندیال کے بہت سے لوگ ہیں جو آپ کے مرید ہونے کے لئے تڑپتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں میں اپنا بوجھ ہی نہیں اٹھا سکتا دوسروں کا بوجھ کیسے اٹھاؤں گا اگر مرید ہونا ہے تو قبلہ بھائی صاحب کے ہو جائیں۔

طلباء سے محبت

دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کے طلباء کا خاص خیال رکھتے تھے اگر کوئی طالب علم ضرورت کی چیز لینے آپ کے در اقدس پر آتا تو اکثر آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے خدمت کے لئے باہر تشریف لاتے۔ کوئی طالب علم گھر جا رہا ہوتا تو آپ اپنی جیب سے کرایہ عنایت فرماتے۔ طلباء کو بھی آپ سے خاصی لگن ہوتی۔ ہمیشہ خوش دلی اور عاجزی سے ملتے۔ کبھی کسی طالب علم کو نہیں ڈانٹا شروع میں جب مدرسہ کا نظام آپ کے سپرد تھا تو احسن طریقہ سے نبھایا۔ فضلاء بندیال اس بات کے معترف ہیں کہ آپ نہایت ہی سادہ دل خدا ترس اور خدا کے عاجز بندے تھے اور قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے۔

قابل رشک سادگی

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زندگی نہایت عاجزی وانکساری سے گزاری نہایت سادہ لباس پہنتے تھے۔ ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے تھے سر پر سادہ سی سفید پگڑی باندھتے تھے۔ آپ کا کھانا بہت سادہ ہوتا تھا۔ سبزی زیادہ پسند فرماتے تھے۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز فرماتے تھے اور کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ کم کھایا گفتگو بھی سادہ فرماتے تھے بلند آواز سے نہیں بولتے تھے۔ بہت آہستہ آواز میں بولنے کے عادی تھے۔ آپ بہت کم بولتے خاموش رہنا پسند فرماتے تھے۔ منقول ہے کہ صاحب اسرار انسان گہرے پانی سے بھی زیادہ خاموش ہوتا ہے اور یہ بات آپ پر سو فیصد صادق آتی تھی آپ کی ذات مرجع خلائق تھی طبیعت میں اتنا خلوص کہ اجنبی سے اجنبی شخص بھی ان سے مل کر مسرور نظر آتا تھا اور ان کی محبت بھری مسکراہٹ ہمیشہ یاد رکھتا۔

عبادت وریاضت

آپ کے معمولات میں تھا کہ صبح اذان سے پہلے اٹھتے اور نماز تہجد ادا فرماتے جب تک آپ تندرست رہے نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کیا۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر روز صبح بعد از نماز فجر پانچ پارے تلاوت فرماتے۔ نماز اشراق کی بھی پابندی فرماتے۔ ظہر کی نماز کے بعد پھر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے اور پانچ پارے تلاوت فرماتے۔ جب کوئی شخص ورد یا وظیفہ پوچھتا تو اسے آپ درود شریف اور کلمہ شریف کا ورد بتاتے۔ ایک دفعہ پوچھا گیا کہ عبادت و ریاضت میں یکسوئی کیسے حاصل کی جائے تو فرمایا کم کھاؤ اور کم سوؤ اور یہ خوبی آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

بیعت وارادت

محقق ابن محقق حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علم شریعت کی تکمیل تو اپنے جامعہ میں فرمائی تکمیل کے بعد طریقت کے راہنما کے لئے جدوجہد شروع کردی۔ آپ نے اپنے کچھ احباب سے قلندر وقت حضرت بابا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ دریائے رحمت شریف اٹک کے بارے میں سنا لہٰذا ان کی زیارت کے لئے آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو مرتبہ حضرت صاحب دریا شریف کے پاس حاضر ہوئے۔ جب حضرت بابا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ آپ فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی کے صاحبزادے ہیں تو آپ نے فرمایا حال بھی آپ کے گھر کا ہے اور قال بھی آپ کے گھر کا ہے میں آپ کو مرید نہیں کرتا آپ واپس تشریف لے آئے پھر آپ اپنے برادر اکبر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی دامت برکاتہم کا رقعہ حضرت پیر صاحب کے پاس لے گئے۔ حضرت بابا عبدالغفور دریا رحمت شریف نے یہ فرماتے ہوئے بیعت فرمایا کہ چلو میری اس خانوادہ سے نسبت ہو جائے گی۔ آپ اپنے پیر و مرشد سے بہت محبت فرماتے تھے اور آپ کے پیر طریقت قبلہ بھی آپ سے بہت محبت فرماتے تھے جب کوئی اس علاقے کا دربار شریف پر حاضر ہوتا تو آپ سب سے پہلے حضرت علامہ محمد فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا پوچھتے واپسی پر ان حضرات کو دعائیں اور سلام آپ کے نام بھیجتے۔

المختصر حضرت پیر صاحب آف دریا شریف نہایت منکسر المزاج تھے۔ عاجزی اور انکساری آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور حضرت علامہ محمد فضل حق بندیالوی اپنے پیر کی ہو بہو تصویر تھے۔

انتقال پرملال

گلستان فقیہ العصر کا یہ مہکتا ہوا پھول ۲۶ جون ۲۰۰۶ بروز پیر اس فانی دنیا سے رخصت ہوا۔ نماز جنازہ جانشین فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق حفظہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ جنازے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی معطر ہوائیں چلنے لگ گئیں گرمی کا احساس تک نہ ہوا۔ آپ کا جسد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاکی فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دائیں طرف رکھا گیا۔ طول وعرض سے ہر روز عقیدت منداس مرد قلندر کے دربار پر حاضری کے لئے آتے ہیں۔

حیران کن امر یہ ہے کہ جس روز آپ کا وصال ہوا آپ تمام دن خوش وخرم رہے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔ اپنے صاحبزادگان سے باتیں بھی کرتے رہے آپ کا خادم اللہ دتہ جس نے آپ کی خدمت کی موجود تھا آپ اس کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔

نماز مغرب کے بعد آپ کو حسب معمول ادویات اور یخنی دی گئی۔ جب عشاء کی اذان کی آواز آپ کے کانوں پر پڑی تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کے پاس اس وقت آپ کے دونوں چھوٹے صاحبزادے حافظ اسد الحق اور معین الدین موجود تھے وہ کہتے ہیں گیارہ بجے کے قریب والد گرامی کے چہرے پر نورانیت کے اثرات معلوم ہونے لگے۔ ڈاکٹر انوار الحق صاحب اور ڈاکٹر افتخار الحسن صاحب کو بلایا جنہوں نے تشخیص کے بعد کہا کہ حضرت کا وصال ہوگیا۔ اسی وقت ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔ کسی نے واویلا نہیں کیا بلکہ تمام رات قرآن پاک کی تلاوت کی گئی۔ آپ کے صاحبزادے اور تمام بھتیجے تمام رات تلاوت میں مصروف رہے۔ واویلا نہ کرنا آپ کی عظمت کی دلیل اور آپ کی کرامت ہے کیونکہ آپ نے نصیحت فرمائی تھی جب میں دارفنا سے کوچ کر جاؤں تو آہ و بکا نہ کرنا۔ المختصر صبح اعلان ہوگیا حضرت قبلہ صاحبزادہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا تو لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں آنا شروع ہوگئیں۔ ۴ بجے اعلان ہوا کہ فقیہ العصر کے لخت جگر کا جنازہ ہوگا جون کا مہینہ ہو اور ۴ بجے جنازے کا اعلان کیا جارہا ہو تو سوال ضرور ذہن میں ابھرتا ہے کہ یہ وقت تو گرمی کے شباب کا وقت ہوتا ہے لیکن چشم فلک گواہ ہے کہ تمام مہینے میں گرمی کی شدت رہی اور اس دن گرمی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ صبح سے تازہ اور معطر معتبر ہوائیں لوگوں کا استقبال کرتی رہیں۔ آنے والوں کو گرمی کا احساس تک نہ ہوا۔ جب جنازہ سوئے مزار پرانوار چلا تو عجیب کیفیت تھی۔ لوگ دوڑے دوڑے آخری دیدار کے متمنی تھے۔ کچھ خوش نصیب جو زیارت سے مستفید ہوئے اور کچھ وہ تھے جو حسرت زدہ تھے۔ نماز جنازہ میں علماء ومشائخ کا جم غفیر تھا آپ کی لحد پر اللہ قدوس کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

تصانیف

آپ کی متعدد تصانیف قیامت تک یادگار رہیں گی شرق وغرب میں آپ کی تصانیف سے لوگ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ ذیل میں بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سماع مولیٰ (۲) مروجہ فاتحہ خوانی (۳) کتاب الشفاعت (۴) چہل حدیث (۵) شرح اسماء الحسنیٰ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تاج الفقہاء کی نظر میں

استاذ العلماء بدر العلماء تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی اپنے برادر اصغر کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

پیکر وتسلیم ورضا درویش خدا حضرت مولانا محمد فضل حق رحمۃ اللہ علیہ جو ۲۰۰۶ میں بروز پیر (عمر تقریباً ۷۰ سال) کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مجھ سے بہت چھوٹے، لاڈلے اور مجھے جان سے پیارے تھے اور ہم نے (۷۰) سال کا طویل عرصہ اکٹھا گزارا ایک حسین وجمیل دور گزرا اس طویل عرصہ میں میرے عزیز ترین بھائی نے ایک مرتبہ بھی میری گستاخی کا لفظی اور معنوی پہلو اختیار نہیں کیا بلکہ مجھے بڑا بھائی نہیں باپ اور پیر ومرشد کا مقام دیا۔ زندگی کے کسی لمحے انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا ہر کڑے وقت میں اپنا تن من دھن میرے لئے حاضر کئے رکھا۔

میں نے حتی المقدور ان سے محبت، پیار بلکہ پرخلوص لگن کا ثبوت دیا۔ ان کی ہر طرح سے تربیت کی پوری محنت سے ان کو پڑھایا۔ اپنی تمام زراعت، جائیداد اور گھر کا ان کو مختار بنائے رکھا۔ خود مدرسہ، مسجد اور خانقاہ میں آنے والوں میں مشغول رہتا اور تمام کام اور مدرسہ کی نظامت بھی ابتدا انہوں نے ہی سنبھالی اور بطریقہ احسن نبھاتے رہے۔ جس طرح وہ میرے ہر فیصلہ کو حتمی سمجھتے ہیں میں بھی ان کی رائے کو بہت زیادہ اہمیت دیتا۔ وہ زندگی میں اکثر بیمار رہے۔ ٹائیفائیڈ بخار کئی سال متواتر ایک دو ماہ ان کو جھنجھوڑتا تھا۔ میں ان کو چوٹی کے ڈاکٹر صاحبان اور حکماء سے چیک کرواتا اپنی گنجائش سے بڑھ کر ان کی صحت کا خیال رکھتا بلکہ میں ان کی بیماری سے میں خود بیمار ہو جاتا۔

ایک دفعہ حضرت استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ میانوالی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم صبر کرو اللہ کی طرف سے آنے والی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرو دیکھو میرے بھائی مولوی علی محمد پدھراڑوی فوت ہو گئے میں نے اس کے صدمہ پر صبر کیا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مولوی فضل حق صاحب ٹھیک ہو جائیں گے تم ان کی پریشانی کی وجہ سے بیمار اور اتنے کمزور ہوئے جا رہے ہو۔ میں نے عرض کیا حضرت! میرے بس میں نہیں ہے مجھے اپنے بھائی سے اتنا پیار ہے کہ ان کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔

اسی طرح حکیم عبدالرحیم خان نے بھی متعدد دفعہ یہی بات مجھے کہی کہ آپ اپنے بھائی مولوی فضل حق کی بیماری کی وجہ سے اتنے پریشان نہ ہوا کریں کہ خود بیمار ہو جائیں۔

المختصر حفظ انہوں نے حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۲، ۱۳ پارے کر لئے تھے۔ بعد میں مختلف اساتذہ سے حفظ کی تکمیل کی اور متعدد اساتذہ کا بندوبست میں نے کیا تا کہ حفظ کی تکمیل ہو جائے۔ الحمد للہ فاضل جلیل نے درسیات کا آغاز میرے پاس کیا نہایت ذہین ذکی اور محنتی تھے، جماعت بڑی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوش الحانی سے کرواتے کبھی میں بیمار ہوتا یا گھر پر نہ ہوتا تو جمعۃ المبارک کا مسنون خطبہ اور جماعت کی ذمہ داری نبھاتے لوگ ان کی قرأت سے زبردست متاثر ہوتے۔ حضرت علامہ محمد سعید آف ٹمن ملتان (جو کہ فقیہ العصر بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے) مکھڈ شریف قیام پذیر تھے۔ میرے برادران کے پاس مولوی عبداللطیف بندیالوی صاحب سمیت مکھڈ شریف کچھ عرصہ رہ کر پڑھتے رہے۔ وہ ایک قابل مدرس تھے مجھ کو بھی ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ حضرت علامہ علی محمد پدھراڑوی رحمۃ اللہ علیہ (برادر اصغر استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ) جنہوں نے بریلی شریف میں حدیث پاک حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی تھی۔ ان سے بندیال میں درس نظامی کے کچھ اسباق پڑھے۔ مولانا عبدالعزیز حفیظ بانڈی والوں سے بھی اکتساب فیض کیا۔

امام المناطقہ علامہ محمد دین بدھو والے جن کا حمداللہ شرق وغرب میں مشہور تھا اور بغیر مطالعہ کئے پڑھاتے تھے بندیال میں میں نے ان کو اپنے لئے بلایا تو مولوی فضل حق رحمۃ اللہ علیہ بھی ان سے پڑھتے رہے۔

صاحبزادہ سید غلام حبیب شاہ گیلانی وڑچھ والے ان دنوں ملا حسن علامہ بدھوی کے پاس پڑھتے تھے میں نے ان سے حمداللہ میر زاہد رسالہ قطبیہ اور امور عامہ جیسے اسباق پڑھے۔ بھائی جان مرحوم نے استاذ الکل بحر العلوم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر اسباق کے علاوہ مشکوٰۃ شریف کا مکمل درس سنا اور اس دوران ''کتاب الشفاعت'' کے نام سے رسالہ شائع کیا جواب نئی ترتیب سے شائع ہو رہا ہے۔ مختلف امور پر چند رسائل بھی اسی دوران حضرت استاذ الکل کی چند تقاریر جمع کر کے شائع کرائے جواب نئی آب وتاب سے چھپ رہے ہیں۔ باوجود بیماریوں میں گھرے رہنے کے اکثر نماز پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا فرماتے اور تہجد کی پابندی بھی فرماتے۔ دلائل الخیرات شریف زندگی بھر معمول رہا اور اشراق تک دیگر بہت سارے اوراد و وظائف کی باقاعدگی ان کی عادت میں شامل تھی۔ بیماری اور نقاہت کے باوجود ان کی شدید خواہش تھی کہ حج کی سعادت عظمیٰ اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوسکوں تو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۶ء میں ان کو یہ توفیق بخشی کہ وہ حضرت صاحبزادہ میاں علی اکبر رحمۃ اللہ علیہ، ان کے اہل خانہ میاں محمد حیات قادری رحمۃ اللہ علیہ (نکانہ صاحب) اور سیاح مدینہ حضرت بابا سید طاہر حسین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سمیت حج کی سعادت حاصل کی۔

طالب علمی کے زمانہ میں مدرسہ کے طلباء ہفت روزہ تقاریر کا پروگرام کرتے تو عزیز محمد فضل حق خوبصورت انداز میں تقریر فرماتے مگر مجمع عام میں تقریر کرنے کی طبیعت میں حد درجہ کی انکساری تھی اس وجہ سے تقریر کا شوق ان کے دل میں پیدا ہی نہ ہوسکا کہ شاید یہ ریاکاری نہ بن جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت یہ چونکہ حفظ کر رہے تھے ابھی چھوٹے تھے ان سے اجازت وغیرہ نہ لے سکے بعد ازاں تمام تعویزات دم اور اوراد و وظائف کی اجازت مجھ سے حاصل کی۔ ان کے زہد و اتقاء کی وجہ سے ان کے دم اور تعویذ میں زبردست تاثیر تھی۔

مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کے تعویذ اور دم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچا بلکہ متعدد دفعہ حیران کن فوائد سامنے آئے۔ ایک دفعہ جو مجھے یاد ہے کہ کچھ اس طرح ہے کہ موضع شادیہ سے شمالی جانب موضع تالا ضلع میانوالی کے متعلقین میں احمد یار ولد محمد اعظم قوم بھٹی اور مظفر ولد محمد اعظم بھٹی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ٹیوب ویل کا پانی کڑوا ہوگیا ہے آپ دونوں ہمارے ڈیرہ پر تشریف لائیں اور پانی پر دم کریں اور اس ٹیوب ویل کا پانی میٹھا ہو جائے۔ نیا ہم نہیں لگوا سکتے۔ چنانچہ دن مقرر کیا ہماری تیاری تھی اسی دن اچانک میرے پاس ایک شرعی فیصلہ آگیا میں نے اپنے بھائی عزیزم محمد فضل حق رحمۃ اللہ علیہ کو چینی دم کر کے دی اور اپنی معذرت کی آپ میری طرف سے بھی چلے جائیں۔ چنانچہ فضل حق رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے پانی دم کیا میری دم شدہ چینی ڈلوائی اور کہا آج نہ چلانا کل صبح چلانا ان شاء اللہ پانی میٹھا ہوگا۔ دوسرے دن ٹیوب ویل چلایا گیا تو پانی حیران کن حد تک میٹھا ہوگیا۔ یہ دس بارہ سال پہلے کی بات ہے ان کی زندہ کرامت ہے۔ اللہ رب العزت کا ہم دونوں بھائیوں پر خصوصی فضل و کرم رہا کہ باوجود اشتراک کے کبھی کسی بات پر اختلاف نہ ہوا میں نے ہر دفعہ ان کی رعایت کی کہ چلو یہ چھوٹے ہیں ان کی طرف کچھ حصہ زیادہ چلا جائے۔ انہی وجوہات کی بنا پر تمام عمر احسن طریقہ سے معاملات چلتے رہے۔ اللہ کرے یہ محبت ہماری اولاد میں قائم و دائم رہے اور اسی طرح اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رہے۔ آمین۔ آخر میں دعا ہے کہ ان کی اولاد کو اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ علمی مرکز قائم و دائم رہے آمین ثم آمین۔

راقم الحروف کی عقیدت کا عملی دستور

راقم الحروف کو اپنے محبوب استاذ جناب سیدی علامہ محمد فضل حق سے قلبی تعلق تھا جن کا بیان الفاظ کے زاویے میں لانا ناممکن ہے۔ عالم اسلام میں علم و عمل میں منفرد حیثیت کے مالک تھے۔

فرط عقیدت کا تعارفی پہلو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راقم الحروف طالب علمی کے زمانہ میں جامعہ بندیال شریف میں وضو کرنے جا رہا تھا اور استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ علامہ محمد فضل حق بندیالوی صاحب وضو فرما کر مسجد کی طرف تشریف لا رہے تھے راستے میں بندہ ناچیز کی ملاقات حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب سے ہوئی آپ نے مجھے فرمایا ذرا ٹھہر جائیں میں ٹھہر گیا۔ آپ نے کچھ رقم نکال کر مجھے ارشاد فرمایا قبول کریں میں نے قبول کر لی پھر میں نے اپنی مرضی سے وہی رقم حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی کو واپس کر دی پھر فرمایا یہ رقم (۵ روپے یا ۱۰ روپے تھے) لے لیں اور خرچ کر لینا میں نے عرض کیا حضور رہنے دیں آپ نے فرمایا نہیں آپ لے لیں میں نے لے لیے اور اپنے کسی کام میں خرچ کر لیے آپ کی اس صلہ رحمی اور رحم دلی کو دیکھ کر میں آپ کا پہلے سے بھی زیادہ معتقد ہو گیا کیونکہ اس وقت پانچ یا دس روپے ہزاروں کے برابر تھے اور دل میں یہ خیال آیا کہ ایسے رحیم و کریم اور جواد ہستی کا ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

الغرض! خانوادہ فقیہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کے چشم و چراغ بدر العلماء حضرت علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے اقدام میمنت سے بندیال شریف کی ارض مقدسہ کے سنگریزے متبرک اور مشرف تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق بندیالوی اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح قلم و کلام سے ضیاء و جلاء بخش رہے تھے۔ آپ کا منتہی الانظار والافکار دین متین کی ترویج و اشاعت تھا۔ حکیم مطلق کی حکمت بلیغہ کا مقتضی یہی تھا اس بندہ خاص سے علمی اور روحانی سلسلہ فیض کو جاری رکھا جائے۔ مدت مدید سے ان کا چشمۂ علم و حکمت عوام و خواص کے اذہان کو سیراب کر رہا تھا۔ علم و عرفان کا یہ آفتاب و مہتاب اور آسمان ایقان اتقان تکلان عرفان اور میزان کا شمس بازغہ ارض بندیال کے طول و عرض کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کر رہا تھا۔ ابھی حال ہی میں مشیت ایزدی سے یہ گلستان فقیہ العصر کا مہکتا ہوا گلدستہ اپنی علمی فکری اور روحانی خدمات سے اہل سنت کے ظاہر و باطن کو معطر کرتا ہوا اس دار فنا سے روانہ ہو گیا یہ حقیقت مسلمہ ہے اور امر متیقن ہے کہ ایسی شخصیات کے جانے سے نقصان کا تدارک برسوں تک نہیں ہو سکتا۔

سیرت اور صورت میں اتحاد

سیرت کا تعلق افعال ظاہریہ اور باطنہ سے ہوا کرتا ہے علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ افعال ظاہریہ کی طہارت اور نفاست اور افعال باطنہ کے محاسن اور خوبیوں سے آراستہ تھے۔ صورت کا تعلق ظاہری افعال سے ہوا کرتا ہے۔ آپ رفتار اور گفتار میں حضرت فقیہ العصر کی یادگار تھے۔ ہمہ وقت سفید لباس میں ملبوس احیاء سنت نبویہ کے لئے سفید عمامہ شریف زیب تن رکھتے۔ المختصر صورت اور سیرت میں اتحاد تھا۔ تصنع و بناوٹ اور نمود و نمائش سے کوسوں دور تھے۔

عبادت و ریاضت

نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا آپ کی امتیازی شان تھی فاضل موصوف کی تمام زندگی عبارت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی عبادت و ریاضت اور دین متین کی ترویج و اشاعت سے۔ عبادت و ریاضت میں اس قدر انہماک اور استغراق تھا کہ نہ جسم پر کوئی تھکن اور نہ ہی ذہن میں کوئی اضطراب۔

حصول علم کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ محمد فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے علم دین کی ابتدا گھر سے ہی کی جبکہ آپ کا گھر ہی علم کا مرکز تھا قدرت نے ان کے لئے ایسے جامعہ کا انتخاب فرمایا کہ عالم اسلام کے جامعات اس پر رشک اور فخر کرتے ہیں۔ آپ اپنے جامعہ مظہریہ امدادیہ میں درس نظامی کی ابتدا کی جبکہ جامعہ کی دینی خدمات عالم اسلام کے لئے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اس مادر علمی نے غیر محصور افراد سافلہ کو بحر مبادی سے فیض یاب کر کے نتائج کے ساحل علم پر فائز کیا۔ علامہ موصوف کی تعلیم کے لئے اللہ قدوس نے بندیال شریف میں عطاء الملت والدین امام المنقول والمعقول حضرت قبلہ سیدنا علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور آفتاب الفقہاء بدر العلماء حضرت سیدنا قبلہ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی چشتی گولڑوی مدظلہ العالی جیسے معروف اور قابل اساتذہ کا انتظام فرمایا آج انہی اساتذہ کی نظر کرم اور شفقت سے علامہ موصوف کو علمی شہرہ حاصل ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

طلباء سے حسن سلوک کا عملی دستور

فاضل موصوف رحمۃ اللہ علیہ طلباء سے انتہائی شفقت اور نظر فرماتے کہ ان پر جان نثار کرنے کو تیار ہو جاتے۔ فطری اور جبلی طور پر منکسر المزاج اور رقیق القلب تھے۔ طلباء پر مال نثار کرنے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ ضمیر امیر دل علو اور غنا سے آراستہ تھا۔ خانوادہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ قدوس نے احسان، ایثار اور غنا کا جوہر وافر مقدار میں عطا کر دیا تھا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

قلم و قرطاس سے دیرینہ وابستگی

علامہ موصوف میدان تصنیف و تحقیق کے شاہکار تھے قلم میں اس قدر پختگی تھی اور تحریر میں اس قدر شگفتگی کہ آپ کی کلام امام الکلام ہوا کرتی ہے۔ اسلوب تحریر اس قدر عمدہ کہ مضامین طویلہ کو سطور معدودہ میں جمع کرنا آپ کی شناخت اور پہچان ہے۔ الفاظ کے سمندر میں غواص ہو کر معانی کے جواہر اور فرائد حاصل کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

المختصر متعدد تصانیف مندرجہ بالا آپ کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کارنامہ کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین، المختصر فقیہ العصر کے لخت جگر حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی خدمت خلق میں صرف کر دی۔ آپ کی کرامات اور دینی خدمات کی فہرست مبسوط ہے۔ بخوف طوالت ہم انہی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محب العلماء والفضلاء

حضرت علامہ الحافظ فیروز دین صاحب

خطیب جامع مسجد میمن' کراچی

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب مخلص اور مجاہد اہل سنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین کا جذبہ عطا فرمایا ہے بے لوث اور نیک طینت ہیں۔ کراچی میں جامع مسجد میمن پہاڑی والی عالمگیر روڈ کے مرکزی خطیب ہیں اور تقریباً ۴۵ سال سے اسی مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ بڑی ہمت اور جانفشانی سے دینی خدمات میں رواں دواں ہیں۔

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب ضلع خوشاب پنجاب کے معروف دیہات تلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی دوست محمد مرحوم ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے اور معزز خاندان کے امتیازی فرد تھے۔ آپ کے والد گرامی دوست محمد مرحوم کے دل میں ابتداء سے ہی دینی تعلیم کا جذبہ تھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے حفظ قرآن کے لئے خوشاب میں مولانا نذیر احمد کے پاس لے گئے۔ حفظ قرآن کی تکمیل وہیں کی۔ حفظ سے فارغ ہونے کے بعد خوشاب میں حضرت علامہ فیروز دین صاحب کے دل میں علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ وہاں بندیال شریف میں بحر العلوم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عرصۂ دراز تک علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ محقق العرب والعجم کے طریقہ تدریس سے اس قدر متاثر ہوئے آپ تدریس کے لئے جہاں بھی تشریف لے جاتے وہاں ہی جا کر انہوں نے صرف استاذ الکل کے پاس ہی پڑھا۔ استاذ الکل بحر العلوم جب سیال شریف تشریف لے گئے وہاں بھی آپ سے تعلیم حاصل کی اور جب گولڑہ شریف تشریف لے گئے تو انہیں کے پاس پڑھتے رہے۔ بندیال شریف میں حضرت علامہ فیروز الدین صاحب زید مجدہٗ نے وقت کے منفرد استاذ تاج الفقہاء کے سامنے بھی زانوے تلمذ تہہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرید الدھر اور وحید العصر اساتذہ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ عرصۂ دراز مرکز علم وحکمت جامعہ بندیال شریف سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آج حضرت علامہ فیروز الدین صاحب زید مجدہ کراچی میں علم وحکمت کی شمع جلا رہے ہیں۔ دین متین کی ترویج واشاعت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ الحافظ قاری فیروز الدین صاحب زید مجدہ کی بیعت شیخ المشائخ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہے۔

ان کی خوش قسمتی پر جتنا ہی رشک کیا جائے تھوڑا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی اور علمی راہنما اس قدر مقتدر اور منفرد عطا فرمائے کہ عالم اسلام میں ان کا جواب نہیں ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

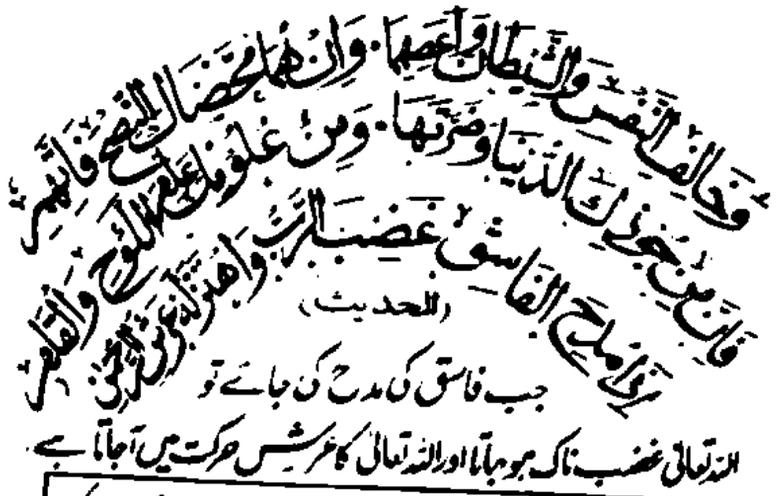

مجمل نعت العطر الحاضر فی مرآۃ الشرع الناضر

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ادارہ تحقیقات عطاء

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی شرقپور شریف شیخوپورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الکاف

محب عطاء الملت والدین

حضرت علامہ کمال الدین صاحب زید مجدہٗ

صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تحصیل کھاریاں گجرات

زینت اہل سنت حضرت علامہ کمال الدین صاحب نیک سیرت عالم دین ہیں اور ایسی معروف شخصیت ہیں۔ فضلاء بندیال میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ جامعہ فاروقیہ رضویہ کوٹلہ ارب علی خان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے صدر مدرس ہیں۔

حضرت علامہ کمال الدین صاحب ۱۹۵۹ء میں آزاد کشمیر ضلع بھمبر تحصیل بڑالہ کے دیہات بانسیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز اور معتبر آدمی گردانے جاتے تھے۔ آپ کے والد گرامی کو علم دین سے محبت تھی لہٰذا اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ کمال الدین صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں حاصل کی ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ لاہور میں داخلہ لیا وہاں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں خوب محنت سے پڑھیں پھر جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں تشریف لائے ان دنوں محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی اور پیر طریقت تاج الفقہاء حضرت علامہ عبدالحق صاحب منصب تدریس پر فائز تھے۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب مدت مدید تک بندیال شریف میں ان مقتدر اساتذہ سے علوم وفنون حاصل کرتے رہے۔ تمام علوم وفنون کی اعلیٰ کتابیں بندیال میں انہی شخصیات سے پڑھیں جو محتاج تعارف نہیں ہیں۔ دوران تعلیم حضرت علامہ کمال الدین صاحب محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ وقت خدمت کیا کرتے تھے اسی خدمت کی وجہ سے فضلاء بندیال میں سے ممتاز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے استاذ گرامی کی خدمت ان کے مقدر میں کر دی۔ شب و روز خدمت کرنے کا اور استاذ کے ساتھ محبت اور وابستگی کا صلہ یہ ملا کہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ نے آپ کو فاضل اور محقق استاذ بنا دیا۔ سچ کہا گیا ہے کہ خدمت میں عظمت ہوا کرتی ہے۔

خصوصیت

حضرت علامہ کمال الدین زید مجدہ نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اپنے مشفق اور مربی استاذ گرامی کے جوڑوں پر نثار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے بدلہ میں انہیں اتنا نواز دیا کہ وہ اپنے چراغ علم سے لوگوں کے ظاہر باطن کو منور کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ قبلہ کمال الدین صاحب کی زندگی جزماً قابل رشک ہے۔ اللہ نے اس بندہ مجاہد کے لئے شریعت اور طریقت کے دونوں راہنما فرید العصر میسر فرمائے۔ طریقت کے راہنما بھی وقت کے امام جامع المعقول والمنقول حضرت سید ابوالبرکات شاہ صاحب ہیں اور شریعت کے رہنما وقت کے امام امام المدرسین محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب اپنے استاذ گرامی کے فیض کو تقسیم کر رہے ہیں۔ استاذ گرامی کی دعاؤں کا صدقہ آج ان کو ایسا مقام میسر ہے جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے بہت تھوڑا ہے:

ے مہندی سو دکھ سہندی تاں تلیاں تے بیندی
تن من سب چرا کے کنگی تاں زلفاں وچ ویندی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب الگاف

مبلغ الاسلام

علامہ گل محمد سیالوی صاحب زیدہ مجدہٗ

ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ

فاضل ذی شان علامہ گل محمد سیالوی صاحب نیک طینت حسین سیرت شریف النسب انسان ہیں۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز آدمی ہیں اور وہ دین کا جذبہ رکھتے ہیں اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی خدمت کے لئے مستعد کر دیا۔ فاضل موصوف ۱۹۶۰ء میں ملکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدائی تعلیم کے لئے شاہ والا تشریف لے گئے وہاں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی کتب سے فراغت کے بعد علوم اسلامیہ کا اور جذبہ بڑھ گیا مزید علم کی ترقی کے حصول کے لئے اور اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے لئے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں حاضر ہو کر داخلہ لیا۔ نیز چکوال میں بھی اعلیٰ تعلیم کے لئے حاضر ہوئے۔ جامعہ کے علمی ماحول سے متاثر ہوئے اور جامعہ کے علمی مناظر کا مشاہدہ کر کے حصول تعلیم کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ حسن اتفاق سے فاضل موصوف کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ قدرت نے انہیں جوہر علمی اور ذکاوت ذہنی سے نوازا ہوا ہے اور میدان تقریر میں بھی منفرد ہیں۔ بیک وقت تدریس اور تقریر میں نمایاں کردار کے حامل ہیں۔

تعلیمی قابلیت

فاضل ذی شان فاضل درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک کی تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ علوم اسلامیہ سے محبت عادت ثانیہ بن چکی ہے انہی محبت کے پیش نظر ایک مرکزی جامعہ دار العلوم ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ قائم کیا ہے اور تشنگان علوم عقلیہ ونقلیہ اس جامعہ سے اپنی اپنی پیاس بجھا رہے ہیں اس جامعہ کو اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اساتذہ ذی وقار

حضرت فاضل ذی شان نے ابتدائی تعلیم شاہوالہ میں حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال میں اللہ تعالیٰ نے فاضل موصوف کے لئے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ان دنوں جامعہ بندیال میں بدرالعلماء تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی اور امام المنقول والمعقول رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے قابل رشک اساتذہ منصب تدریس پر فائز تھے جن سے ایک لفظ پڑھنے والے بلکہ ایک حرف پڑھنے والے علماء وقت کے امام ہیں۔ ان ممتاز شخصیات کے علاوہ دیگر اساتذہ جن سے فاضل موصوف نے شرف تلمذ حاصل کیا ان کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ محقق العصر حضرت علامہ محمد اللہ بخش صاحب واں بھچروی رحمۃ اللہ علیہ، عمدۃ الاذکیا حضرت علامہ غلام محمد سیالوی صاحب، امام العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔

بیعت

فخر المشائخ جامع منقول ومنقول پیر طریقت رہبر شریعت حضرت خواجہ قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت کا فخر حاصل ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

تصانیف

علامہ موصوف کی چار معرکۃ الاراء تصانیف معرض وجود میں آچکی ہیں جن میں سے ایک مشہور تصنیف نذر و نیاز کی شرعی حیثیت بھی منظر عام پر آکر شہرت پا چکی ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب المیم

مفکر الاسلام عین الفضلاء حضرت علامہ

مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب زید مجدہٗ

شیخ الجامعہ الغوثیہ الرضویہ سکھر

فاضل ذی شان قبلہ مفتی محمد ابراہیم صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی الحاج محمد خان صاحب ہے جو کہ اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے۔ عدل و انصاف کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہوا تھا۔

مسکن و مولد

فاضل موصوف کا مسکن اور جائے پیدائش ڈھوک لاھم تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک ہے۔

بسم اللہ و ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل عالم نبیل نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی ابتدائی تعلیم کی تحصیل کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا اس سلسلہ میں بہتر سے بہتر اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس دور کے بڑے اعلیٰ قسم کے فضلاء سے رابطہ کیا۔ خوش قسمتی سے اللہ قدوس نے بڑے قابل اور فاضل اساتذہ کا انتخاب فرمایا جن کے فیوض و برکات اور علم و عرفان سے آج یہ گلستان بندیال کا مہکتا ہوا گلدستہ شرق و غرب میں علم کی خوشبو سے لوگوں کے دل و دماغ کو معطر کر رہا ہے۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر تعلیم کا جذبہ رکھتے اسی جذبہ کے پیش نظر آپ نے واں بھچراں میں استاذ العلماء جامع معقول و منقول کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اس کے بعد مزید علم کی پیاس ختم کرنے کے لئے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے شیخ العلوم استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی اور پیر طریقت تاج الفقہاء بحر العلوم حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور شب و روز کی انتھک محنت نے انہیں اس قدر عروج بخشا کہ آج فضلاء بندیال ان پر فخر کرتے ہیں۔

خداداد ذکاوت کی وحدت نوعیہ

فاضل موصوف کو اللہ قدوس نے اس قدر جوہر ذکاوت سے نوازا ہوا تھا گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کے سامنے من وعن بیان کر دیتے۔ الفاظ اور معانی اسی طرح بیان فرما دیتے جس طرح اپنے مشفق استاذ سے پڑھے ہوتے۔ المختصر جو اپنے اساتذہ سے پڑھتے اور ذہن نشین کرنے کے بعد قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ سے تعبیر کرنے پر خوب مہارت اور ملکہ رکھتے اگر یوں بھی کہا جائے کوئی مبالغہ نہیں ہوگا جیسے ٹیپ کا بٹن دبانے کے بعد من وعن متکلم کا تکلم سنا جاتا ہے۔ اسی طرح فاضل موصوف سبق بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑتے تھے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

دورۂ حدیث شریف

علامہ موصوف نے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مرکزی اور مذہبی درسگاہ جامعہ امجدیہ کراچی میں داخلہ لیا وہاں کے شیخ الحدیث محقق ابن محقق حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری جو کہ اسماء الرجال میں ید طولیٰ رکھتے تھے ان کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کئے۔

دورہ علم میراث

مدارس اسلامیہ کی معروف شخصیت بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ علم میراث کیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

اعلیٰ تعلیم اور اساتذہ کا تفصیلی جائزہ

جامعہ غوثیہ رضویہ میں داخلہ لے کر شرح جامی تک مختلف اساتذہ سے درسِ نظامی کی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ خصوصاً مفتی محمد حسین قادری صاحب حضرت علامہ محمد ابراہیم سیالوی اور ایک سال کے لئے جامع معقول ومنقول حضرت علامہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ملا حسن، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ اولین، مختصر المعانی پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خان کشمیری سے استفادہ کیا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل موصوف کو اللہ قدوس نے جوہر ذکاوت اور فطانت سے وافر حصہ نواز رکھا تھا۔ اسی وجہ سے اپنی علمی پیاس دور کرنے کے لئے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے شیخ المعقول والمنقول الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور بدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے تمام علوم وفنون بڑی محنت اور مشقت سے حاصل کئے۔

تلامذہ

مولانا محمد خیر البشر مجددی، مولانا مفتی محمد عارف سعیدی، مولانا جمیل احمد رضوی، مولانا عبدالمجید بغدادی وغیرہ۔

بیعت وخلافت

فاضل موصوف کے لئے اللہ قدوس نے جس طرح علوم وفنون کی تعلیم وتربیت سے شہرہ آفاق شخصیات کا انتخاب فرمایا اسی طرح روحانی تربیت کے لئے بھی مقتدر مشائخ کا انتخاب فرمایا۔

شمس المشائخ بدر الطریقت حضرت پیر مفتی محمد برہان الحق کے دست حق پرست پر بیعت کی اور حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت قادریہ سے نوازا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

تصانیف

جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی جامعہ کی ہمہ وقت مصروفیات کے باوجود قلم وقرطاس سے وابستگی ان کا خاصہ ہے۔ آپ قابلیت اور فطانت میں منفرد ہیں۔ طرز تدریس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اپنے اساتذہ کے نقش قدم پر چلنا اپنی دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔

تصانیف کا سلسلہ جاری ہے اب تک جو تصانیف منظر عام پر آکر شہرت پا چکی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) مسائل زکوۃ، (۲) تین طلاقوں کی شرعی حیثیت، (۳) شادی قادریہ زیر ترتیب ہے۔

خاندانی پس منظر

حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب اعوان قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی سوئی کمپنی میں ملازم تھے۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

علامہ موصوف نے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ میں پانچ سال کی مدت قلیل میں اس قدر انتھک محنت فرمائی کہ آج ان کی شہرت آفاقی اور پذیرائی کو دیکھ کر فضلاء بندیال رشک کرتے ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محب العلم

حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب انتہائی شریف انسان ہیں۔ حسن اخلاق میں ممتاز ہیں۔ خاموش رہنا پسند کرتے ہیں۔ دل و دماغ محبت دین سے ہر وقت معطر رہتا ہے۔ آپ تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مکمل کی فراغت کے بعد علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے رخت سفر باندھ کر عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کی طرف چل دیئے۔ جامعہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور علوم عقلیہ اور نقلیہ پڑھنے شروع کر دیئے۔ محنت اور شرافت میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ فطری طور پر شرافت اور دیانت کے زیور سے آراستہ تھے۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ ہمہ وقت محنت مطالعہ اور اسباق کے تکرار میں وقت صرف کرتے تھے۔ جامعہ کے ہر استاذ کا انتہائی ادب واحترام کیا کرتے تھے۔

اساتذۂ کرام

فاضل موصوف نے جامعہ بندیال میں قابل ترین اساتذۂ کرام سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ بندیال شریف میں جن اساتذہ سے علوم وفنون پڑھے ان کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فقیہ ابن فقیہ رئیس الاساتذہ حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔

(۲) قمر المدرسین حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب بندیالوی صاحب۔

(۳) زینت العلماء حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب فاضل بندیال۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جگر گوشۂ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ

محمد احسان الحق بندیالوی مدظلہ العالی

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد احسان الحق بندیالوی مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ محقق ابن محقق حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق دامت فیوضہم کے صاحبزادے ہیں۔ کم گو عمدہ لباس میں ملبوس اور شائستہ اور شگفتہ گفتگو سے آراستہ ہوتے ہیں۔ پروقار گفتگو کے زیور سے مزین ہیں۔ فاضل جلیل ۱۹۶۴ء میں بندیال کی ارض مقدسہ میں پیدا ہوئے اور خانوادہ فقیہ العصر کے چشم و چراغ ہیں۔ بحمداللہ تعالیٰ استاذ العلماء صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادگان علوم عقلیہ اور نقلیہ سے فیضیاب ہیں اور خطابت، تبلیغ اسلام اور تدریس میں مصروف کار ہیں۔

بسم اللہ و ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم اپنے گھر سے ہی شروع کی جبکہ ان کا گھر ہی گلستان علم و حکمت سے سرسبز و شاداب تھا۔ المختصر ان کا گھر ہی جامعہ بندیال تھا۔ لہٰذا ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی محقق ابن محقق حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف سے حاصل کی۔

اساتذۂ کرام

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق بندیالوی صاحب کی قسمت میں اللہ قدوس نے عالم اسلام کے شہرہ آفاق اساتذۂ کرام کا انتخاب فرمایا۔

محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے قانونچہ کا سماع کیا۔ فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا محمد رفیق صاحب سے فارسی پڑھی۔ استاذ الکل استاذ العلماء استاذی المحترم حضرت قبلہ محمد عبدالحق صاحب دامت فیوضہم العالیہ سے صرف کی کتابیں پڑھیں۔

فاضل ذی شان نے ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے عزم مصمم کرلیا لہٰذا جامعہ حامدیہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل ترین استاذ جامع معقول و منقول حضرت علامہ غلام محمد تونسوی دامت فیوضہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زانوئے تلمذ تہہ کیے اور آپ سے صرف بہائی اور قانونچہ پڑھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ میں دوبارہ تعلیم شروع کردی اور استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے اصول فقہ، فقہ، حدیث، اصول حدیث وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ

فاضل موصوف حضرت علامہ محمد احسان الحق صاحب علمی تشنگی کو دور کرنے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر علوم کی تحصیل کے لئے کوشاں تھے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ اور شیخ الصرف والنحو حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف مجددی جلالی دامت فیوضہم العالیہ سے شرح ملا جامی پڑھی اور حضرت علامہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب سے ہدایہ شریف پڑھا۔

جامعہ امینیہ رضویہ

اہل سنت کی عظیم درسگاہ جامعہ امینیہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا سعید احمد اسعد اور مولانا محمد افضل اور مولانا محمد اشرف صاحبان سے دورۂ قرآن پاک کیا بعد ازیں ملتان میں صوفی حامد علی صاحب کے پاس رہ کر حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی صاحب کے پاس علوم وفنون کی مزید کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

بیعت

عالم اسلام کا دینی اور روحانی مرکز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

عصری تعلیم

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق صاحب علوم اسلامیہ سے فیضیاب ہونے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں بہت اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ فاضل عربی، ایف اے، بی اے، بی ایڈ اور اے ٹی ٹی سی اوپن یونیورسٹی سے اچھے نمبروں میں پاس کئے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل بندیال وجاہت الطلباء

علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی صاحب ؒ

حضرت علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی صاحب شریف طبع نیک سیرت اور حسین چہرہ گفتار اور رفتار میں ملاحت پائی جاتی ہے۔

فاضل موصوف موضع روہیہ انوالی ڈاکخانہ بنگل والی تحصیل وضلع مظفر گڑھ میں ۱۹۹۰ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب حافظ نذیر احمد ہے۔ آپ کے والد گرامی کو اللہ تعالیٰ نے حفظ القرآن کی نعمت سے نوازا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذہن وقلب کو علوم اسلامیہ کی محبت سے اس قدر منور فرمادیا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو علوم اسلامیہ کی تعلیم وتربیت کے لئے منتخب فرمادیا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل بندیال حضرت علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی صاحب نہایت فطین اور ذہین انسان ہیں۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے اساتذۂ کرام سے بڑی محنت سے علوم و فنون کی تمام کتب درسیہ پڑھیں۔

اساتذۂ کرام اور کتب درسیہ

علامہ سیف اقبال صاحب

فاضل بندیال میں ان کی خدمت میں رہ کر علامہ محمد اسحاق نے کریما، نامِ حق، گلستان، بوستان، قدوری اور شرح وقایہ پڑھا۔

علامہ محمد دین صاحب فاضل بندیال

علامہ محمد دین صاحب سے مراح الارواح، علم الصیغہ اور پندنامہ پڑھا۔

علامہ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی صاحب

پروفیسر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ محتاج تعارف نہیں۔ فاضل موصوف نے آپ سے قانونچہ کیوالی پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ اسرار الحق بندیالوی صاحب

صاحبزادہ محمد اسرار الحق بندیالوی صاحب سے کنز الدقائق اور مشکوٰۃ پڑھیں۔

علامہ مفتی مسعود احمد تونسوی صاحب

علامہ مسعود احمد بندیالوی صاحب سے ہدایہ اولین شرح تہذیب جامی، نور الانوار، شرح عقائد، سلم العلوم، ہدایۃ الحکمۃ، میبذی اور کافیہ پڑھا۔

علامہ سیف اللہ صاحب

فاضل ذی شان علامہ سیف اللہ صاحب سے مختصر المعانی، بیضاوی، دیوان حماسہ، دیوان متنبی پڑھیں۔

علامہ محمد رمضان صاحب

علامہ محمد رمضان صاحب سے قطبی پڑھی۔

علامہ محمد سمیع الحق صاحب

عربی کا معلم اور ترجمۃ القرآن پڑھا۔

خاندانی پس منظر

حضرت علامہ محمد اسحاق بندیالوی صاحب بلوچ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فاضل موصوف جامعہ بندیال شریف میں آٹھ سال کا عرصۂ دراز قیام پذیر ہو کر علوم عقلیہ و نقلیہ سے فیضیاب ہوئے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جگر گوشۂ محمد فضل حق بندیالوی

علامہ صاحبزادہ محمد اسد الحق صاحب

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد اسد الحق صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ خاموش طبع سادہ لباس میں ملبوس شرافت اور شرم وحیا کے زیور سے آراستہ ہیں۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ سے والہانہ محبت ہے۔ ۱۹۸۶ء میں بندیال شریف میں پیدا ہوئے۔

شجرۂ نسب

محمد اسد الحق بن محمد فضل حق بن فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہما۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان نے حفظ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کے مدرسہ میں قاری محمد یوسف سیالوی صاحب سے مکمل کیا۔ حفظ القرآن کے بعد فاضل ذی شان علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔

علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے آخر ایسا جذبہ کیوں؟

فاضل ذی شان گلستان فقیہ العصر کے مہکتے ہوئے گلدستے ہیں اور آپ کی علمی ریاست کے پاسبان ہیں۔ المختصر فاضل موصوف فقیہ العصر کے نسبا پوتے ہیں اسی لئے ہی تو اتنا جذبہ ہے۔

علوم اسلامیہ کا اجمالی پہلو

فاضل جلیل نے علوم اسلامیہ کی ابتداء مادر علمی عالم اسلام کی مرکزی علمی اور روحانی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں کی۔ کتب فارسیہ فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا محمد سیف اقبال صاحب سے پڑھیں اور ابتدائی صرف کی کتابیں عمدۃ الاذکیا حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب کے صاحبزادے حضرت علامہ فرید الدین صاحب سے پڑھیں۔

علم نحو میں شرح مائۃ تا کافیہ فاضل بندیال حضرت علامہ مفتی محمد مسعود صاحب سے پڑھیں اور علم اصول فقہ اور فقہ میں اصول شاشی اور نور الایضاح اور قدوری تمی حضرت علامہ مفتی محمد مسعود صاحب سے پڑھیں اور علم منطق کی کتابیں فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب زید عمرہ سے پڑھیں اور ابھی تعلیم جاری ہے اللہ قدوس تکمیل کی منزل آسان فرمادے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

فاضل جلیل صاحبزادہ اسد الحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی بیعت عالم اسلام کی مرکزی روحانی درسگاہ دریائے رحمت دریا شریف سے ہے۔

خاندانی پس منظر

اسد الحق بن فضل حق بن فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمہما اللہ تعالیٰ اعوان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اعوان خاندان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور رسول (کریم) جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ

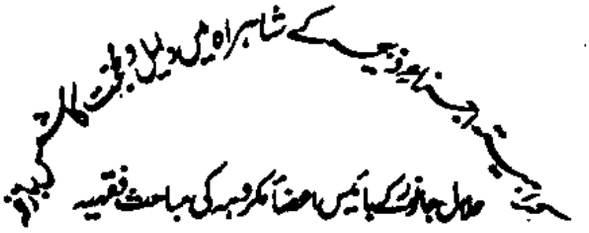

اِتْقَانُ الْجَنَانِ

عَمَّا كُرِهَ مِنْ

اَجْزَاءِ ذَبْحِ الْحَيَوَانِ

مؤلف

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری (فاضل بندیال)

شعبہ تصنیف و تحقیق مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ

ناشر: مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر آباد شرقپور روڈ شیخوپورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جگر گوشۂ تاج الفقہاء صاحبزادہ

علامہ محمد اسرار الحق صاحب زید مجدہٗ

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد اسرار الحق صاحب محتاج تعارف نہیں۔ اللہ قدوس نے ان کو متعدد خوبیوں سے نوازا ہوا ہے۔ آپ انتہائی ذکی اور سریع الفہم شخص ہیں۔ فاضل جلیل ۱۹۶۹ء میں سرزمین بندیال شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب ہیں جو محتاج تعارف نہیں علاقہ بھر کے فتاوی، فیصلے اور دینی خدمات آپ ہی سرانجام فرما رہے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم آپ نے گھر میں ہی حاصل کی۔ فاضل جلیل نے حفظ عالم اسلام کی دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں ہی کیا۔ حفظ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے ذہن میں علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا فرمادیا علوم اسلامیہ کے پڑھنے کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ جامعہ بندیال ہی میں مقامات حریری متنبی حماسہ اور فخر الیمن فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سے پڑھیں۔

فخر المدرسین زینت الفضلاء حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب سے مختلف جگہ پر زیر تعلیم رہے۔ دو سال جھنگ، دو سال راولپنڈی، دو سال ملتان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر متعدد کتب درسیہ پڑھیں جن کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ شرح تہذیب قطبی، میر زاہد، ملا جلال، رسالہ قطبیہ، حسامی، مسلم الثبوت، توضیح تلویح، ہدایہ مکمل، مطول، شرح عقائد مع خیالی مشکوٰۃ شریف میبذی، ہدایۃ الحکمۃ، ابن ماجہ، نسائی شریف، عبدالغفور اور شافیہ۔

صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب سے مرقات شریف اور علامہ غلام محمد اختر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال سے قانونچہ کھیوالی، دستور المبتدی زرادی، زنجانی، فصول اکبری، علم الصیغہ، فاضل ذی شان حضرت علامہ مولانا محمد متین صاحب سے شرح جامی اصول شاشی قدوری نور الانوار پڑھیں۔ فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب ارشد صاحب سے نور الانوار اور شرح جامی پڑھیں۔ استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے مراح الارواح، صغریٰ کبریٰ، پند نامہ، شیخ عطار گلستان پڑھیں اور فقیہ ابن فقیہ محقق اہل سنت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی سے نحو میر، شرح مائۃ، ہدایۃ النحو کافیہ الفیہ ابن مالک شرح تہذیب المختصر حضرت علامہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب مدظلہ العالی علوم وفنون کی تحصیل میں سترہ برس کا عرصۂ دراز صرف کر کے درس نظامی کی تکمیل کی اب آپ عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں

تدریس کے ساتھ ساتھ بہترین خطیب بھی ہیں۔ اللہ قدوس نے انہیں منفرد جوہر خطابت بھی عطا فرمایا ہے۔ آج کل شادیہ میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

تقریظ وحید العصر علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالی

''مبتدی تو بجائے خود یہ رسالہ منتہیوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے''

عَطَاءُ المُنْتَطِقِ فِی اِصْطِلَاحَاتِ المَنْطِقِ

خاکپائے

عطاء الملت والدین

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

المصحح مولانا حافظ ارشاد رسول رضوی بریلوی

تفہیم البخاری پبلیکیشنز

لکڑ منڈی چوک رحمانیہ روڈ پرتاب نگر فیصل آباد

موبائل 0300-9650272

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فخر العلماء فاضل ذیشان

علامہ محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی

حضرت علامہ محمد اسلم صاحب موضع شاہوالہ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ابتداء سے ہی فاضل ذی شان کو علوم اسلامیہ سے انتہائی محبت تھی۔ آپ کے والد گرامی علاقہ کے معزز شخص تھے۔ والد موصوف کو شوق تھا کہ میرا بچہ علم دین پڑھ جائے۔ اس شوق اور محبت کا یہ نتیجہ نکلا کہ آج علامہ موصوف عالم دین بن کر دین متین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے سکول کی ابتدائی تعلیم کے لئے اپنے علاقہ کے اچھے سکول میں داخلہ لیا۔ سکول کی تعلیم میں بڑی محنت کر کے کامیابی حاصل کی۔ اسی سکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

علوم اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم

حضرت فاضل ذی شان نے ابتدائی کتب فارسیہ فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد رفیق صاحب گجراتی سے پڑھیں اور صرف ونحو کی ابتدائی کتب فاضل بندیال حضرت علامہ عطا محمد متین صاحب پکہ گنجیرہ سے پڑھیں۔

قدرت نے بندیال کی ارض مقدسہ میں اس قدر فضل وکرم کی بارش عطا فرمائی کہ اس زمین نے غیر محصور فضلاء تیار کئے۔ ان فضلاء میں اس قدر شوکت علمی ہے کہ ان فضلاء سے کچھ منٹ پڑھنے والا طالب علم ان کا ہی ہو کے رہ جاتا ہے۔ فضلاء بندیال کی قابل رشک ذہانت اور فطانت اپنی جگہ مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس ارض بندیال اور مٹی کے جواہر مقناطیسہ میں اس قدر کشش اور ملاحت رکھ دی۔ طالب علم صرف بندیال کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے وہ اسی بستی کا طواف کرنا اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔ فاضل ذی شان صرف ونحو کی ابتدائی کتب کی تکمیل کے بعد کتب فقہ حضرت مولانا غلام محمد تونسوی سے پڑھیں۔ شرح جامی اور ابتدائی کتب منطق استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب بندیالوی سے پڑھیں اور مشکوٰۃ شریف اور تفسیر بیضاوی علامہ حافظ محمد احسان الحق صاحب فیصل آبادی سے پڑھیں۔ درمختار و ہدایہ شریف استاذ العرب والعجم سید المدققین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دورۂ حدیث

حضرت علامہ الحاج محمد اسلم صاحب نے دورۂ حدیث شریف جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والقرآن حضرت علامہ غلام رسول صاحب سے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں کیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

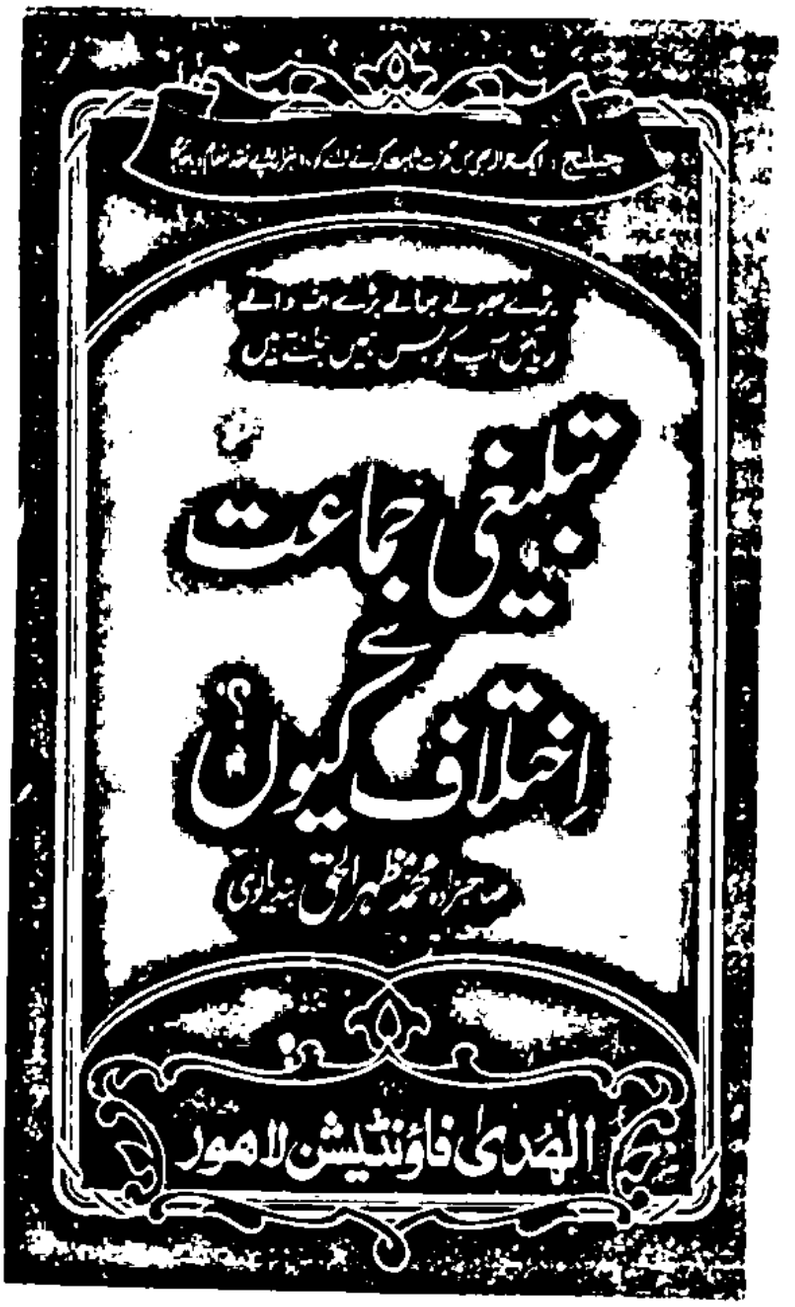

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق الامت علامہ

صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب کا مزاج منکسرانہ اور طبیعت اور جبلت میں شرافت کا جوہر وافر مقدار میں پنہاں اور مضمر ہے۔ ہمیشہ سفید لباس سے آراستہ اور زیور فطانت اور ذکاوت سے مزین بصر میں عفت و حیا اور بصارت میں جذبہ احسان اور ایثار ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ ہمہ وقت عمامہ شریف سر پر باندھنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ شریعت مطفو یہ کی خدمات سے مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ طریقت کی راہنمائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فاضل موصوف تقریباً ۱۹۵۰ء میں موضع شاہ والہ شمالی نزد قائد آباد تحصیل وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قبلہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی پاک دامن اور نیک سیرت انسان تھے۔ مرجع العوام والخواص تھے۔ آپ کے عقیدت مند حضرات شاہ والا شریف میں ہمہ وقت اب بھی موجود ہوتے ہیں۔ آپ کے مزار پر زائرین حضرات کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ زائرین مزار کی زیارت کر کے قلبی اور جسمانی سکون اور راحت پاتے ہیں۔

فن شعری میں ید طولیٰ

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی حفظہ اللہ تعالیٰ فن شعری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ درر الفاظ کو معانی کی لڑیوں میں پرونا آپ کا ہی خاصہ ہے۔

رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ اور تدریسی خدمات کو حسن ترتیب اور اعلیٰ معیار میں ایسے نفیس انداز میں پیش کیا ہے کہ سامعین کے قلوب واذہان معطر ہو جاتے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

تعلیم وتربیت کا افتتاحی پہلو

فاضل ذی وقار نے آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف میں اپنی تعلیم کی ابتدا کی۔ قرآن مجید و برہان رشید حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ سے پڑھا اور صرف ونحو کی کتب ابتدائیہ جامعہ شاہوالہ شریف میں حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس جامعہ شاہوالہ تلمیذ خاص فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ صاحبزادہ صاحب زید مجدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا گھر کا ماحول خالصتاً اسلامی تھا۔ اسی بنا پر علوم ابتدائیہ کی فراغت کے بعد علوم عالیہ کی تحصیل کا جذبہ بڑھتا گیا اور اسی جذبہ کے پیش نظر جامعہ بندیال شریف کا رُخ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کی تحصیل کے لئے مادر علمی عالم اسلام کی اسلامی اور روحانی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور عالم اسلام کے شہرت یافتہ رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ بحر العلوم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے معقولات اور منقولات کی اکثر کتب پڑھیں اور فقہ اور معقولات کی کچھ کتابیں محقق اہل سنت شیخ الجامعہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے پڑھیں اور شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب سے فارسی میں مثنوی شریف پڑھی۔

دورۂ حدیث شریف

علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لیے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی دینی درسگاہ جامعہ انوار العلوم ملتان شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ انوار العلوم کے شیخ الجامعہ اور ناظم اعلیٰ حضرت قبلہ علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور صحاح ستہ کی مکمل کتابیں پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

بیعت

اللہ قدوس نے اپنی خصوصی عنایات سے فاضل موصوف کی قسمت میں اپنے زمانہ کے بڑے بڑے فضلاء اور علماء سے علم شریعت اور بڑے بڑے عرفاء سے علم طریقت کی تحصیل کا شرف بخشا ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

آپ کی بیعت جگر گوشہ پیر سواگ حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ کے دست حق پرست پر ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

شرافت منفردہ کا تعارفی پہلو

فضلاء بندیال شریف میں منفرد اور ممتاز شرافت یہ ہے کہ آپ مرجع العوام والخواص ہیں اور طریقت اور شریعت کا چشمہ ہیں۔ شب و روز متلاشی فیض اور طالبان علم وحکمت کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ یہی فضیلت وشرافت کا منفرد حال دیگر فضلاء میں بہت کم پایا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فخل العلماء شیخ الحدیث فاضل یگانہ

عمدۃ الاذکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

استاذ العرب والعجم استاذ العلماء عمدۃ الاذکیا حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سرگودھا موجودہ دور کے متبحر عالم و فاضل ہیں اور تحریر و تقریر، تدریس اور مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ حافظہ اس غضب کا کہ طویل عربی اور فارسی عبارتیں بلاتکلف پڑھ دیتے ہیں۔ اور اخلاق جمیلہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

مولد و مسکن

آپ ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء میں ضلع جھنگ کے ایک دیہات غوثیوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد جناب فتح محمد صاحب مدظلہ العالی نہایت نیک سیرت اور شریف النسب بزرگ ہیں۔

عصری تعلیم

وحید العصر فرید الدھر حضرت علامہ محمد اشرف صاحب زید مجدہ قصبہ بڑانہ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ

فاضل موصوف عصری تعلیم مڈل تک اچھے نمبروں میں پاس کرنے کے بعد جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے فاضل ترین استاذ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد شفیق سے ایک سال میں ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

فقیہ العصر کے علمی گلستان میں صدا بہار

محقق العصر فخر الاماثل فاضل موصوف علوم و فنون میں شب و روز انتھک محنت فرما کر اپنی عقابی پرواز سے منازل علمیہ اور مراحل حکمیہ طے کر کے آسمان علم و حکمت کے افق پر آفتاب مہتاب بن کر طلوع ہوئے۔ آج بھی اسی علم و حکمت کے آفتاب مہتاب کی ضیاء اور نورانیت سے مشرق و مغرب اور جنوب اور شمال منور ہیں۔

المختصر فقیہ العصر کے علمی گلستان سے لوگ اپنے اذہان اور اجنان کو تا قیامت معطر کرتے رہیں گے۔ جامع معقول و منقول حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب زید مجدہ گلستان بندیال کے مہکتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے گلدستے ہیں۔ تشنگان علوم عقلیہ ونقلیہ ملک کے اطراف واکناف سے انہی کے چشمۂ علم و حکمت سے آکر سیراب ہوتے ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ

جامعہ محمدی شریف میں ایک سال ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد جامعہ ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل استاذ حضرت مولانا صوفی حامد علی صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی صاحب سے کافیہ اور شرح تہذیب وغیرہ پڑھیں۔

پپلاں ضلع میانوالی

سیال شریف میں تعلیمی مصروفیات کے باوجود تین ماہ کے لئے پپلاں میں تشریف لے جا کر حضرت علامہ مولانا سید احمد صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد حسین شوق کی خدمت میں رہ کر استفادہ کیا۔

مرولہ شریف

فاضل موصوف بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کمربستہ ہو چکے تھے جہاں بھی قابل استاذ کا علم ہو جاتا خواہ مسافت قریبہ یا بعیدہ پر واقع ہوتا وہاں تشریف لے جاتے۔ المختصر شاہین علوم عقلیہ ونقلیہ آستانہ عالیہ مرولہ شریف ضلع سرگودھا تشریف لائے اور جامعہ مرولہ شریف میں داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا سدید الدین صاحب سے قطبی تصدیقات سے آخر تک اور شرح جامی مرفوعات سے حال کی بحث تک پڑھیں۔

چھپڑ شریف

مرولہ شریف میں علامہ سدید الدین سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کے لئے آستانہ عالیہ چھپڑ شریف میں داخلہ لیا اور چھ ماہ میں حضرت علامہ مولانا سلطان اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شرح جامی پڑھی۔

گولڑہ شریف

حضرت علامہ مولانا سلطان اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں ماہ ربیع الاوّل شریف میں عالم اسلام کی اسلامی اور روحانی درسگاہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف تشریف لے گئے اور وہاں کے شیخ الجامعہ شیخ المعقول والمنقول الاستاذ المطلق ملک المدرسین حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر چھ ماہ گولڑہ شریف میں علوم عقلیہ اور نقلیہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم حاصل کی۔

سیال شریف

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی دور حاضر کے بحر العلوم ہیں اور جامع المعقول والمنقول ہیں جب گولڑہ شریف میں امام المعقولین والمنقولین حاوی الاصول والفروع الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر چھ ماہ کے لئے علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی تو ان کے تدریس کے طرز وطریق کو دیکھ کر انہی کے ہو کر رہ گئے۔ پھر کسی دوسرے استاذ کے پاس پڑھنے کو تضیع اوقات سمجھا۔ پھر جہاں جہاں فاضل بندیال حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریسی خدمات سرانجام دیں وہاں پہنچ کر آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

المختصر سیال شریف میں دو سال الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کی خدمت میں رہ کر اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے۔

بندیال شریف

ملک کے مختلف شہروں میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آ کر داخلہ لیا اور جامع الاصول والفروع المحقق والمدقق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کی خدمت میں ایک سال قیام پذیر ہو کر علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل کی۔

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

فصیح اللسان بلیغ البیان محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی کے لیے اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے مقتدر اور معروف شخصیات کا انتخاب فرمایا۔ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء میں محقق العرب والعجم سند المحققین حجت المدققین شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورۂ قرآن پڑھا۔

سند المحدثین محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

علوم عقلیہ اور نقلیہ کے شاہین عقابی پرواز سے درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور شمس المحدثین حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قدس سرہ کے پاس دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

آغاز تدریس کا تعارفی پہلو

فاضل جلیل فخر فضلاء بندیال حضرت علامہ محمد اشرف صاحب زید مجدہ نے ماہ شوال ۱۳۸۱ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

/۱۹۶۲ء میں تدریس کا آغاز فرمایا۔

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

فاضل بندیال شیخ الحدیث صاحب نے اپنی زندگی کو علوم اسلامیہ کی خدمات کے لئے وقف کر دیا اور تدریس کا آغاز آستانہ سیال شریف میں کیا۔ سیال شریف میں دو سال علوم اسلامیہ کی تعلیم دی۔

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

اہل سنت کی دینی اور مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں دو سال بڑی محنت سے علوم وفنون پڑھائے۔

دارالعلوم سلانوالی

پانچ سال دارالعلوم سلانوالی میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

رکن الاسلام حیدرآباد

عمدۃ الاذکیاء شمس الفضلاء حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت فیوضہم ایک سال رکن الاسلام میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۷۱ء سے سیال شریف کے عظیم مرکزی دارالعلوم میں منصب شیخ الحدیث پر فائز ہیں۔

تلامذہ

فاضل موصوف کے تلامذہ سیکڑوں کی تعداد میں اندرون و بیرون ملک میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بخوف طوالت ہم کچھ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ بدرالعلماء علامہ عبدالرزاق بھترالوی، علامہ علی احمد سندھیلوی، علامہ محمد دین مدرس جامعہ غوثیہ گلبرگ مین مارکیٹ وغیرہ۔

مناظرۂ جھنگ کا اجمالی پہلو

اشرف العلماء شمس الفضلاء مناظر اسلام مدظلہ العالی فن مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اپنے مقابل کو دلائل صافیہ اور براہین کافیہ سے مبہوت کر دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم بطور نمونہ مناظرہ جھنگ کی روئداد اجمالاً پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷ اگست ۱۹۷۹ء کو بنگلہ نول والہ ضلع جھنگ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی کا مولوی حق نواز جھنگوی سے سات گھنٹے تک تاریخی مناظرہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے فضل وکرم سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

منصفین نے متفقہ فیصلہ دیتے ہوئے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج مورخہ ۷۹۔۸۔۲۷ کو بمقام بنگلہ نول والا تحصیل جھنگ مولوی حق نواز اور حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا۔

''دیوبندی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلوی کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں، جبکہ بریلوی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔

مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور بریلوی مکتبہ فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے صدر مناظرہ کے فرائض انجام دیئے۔

ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں کہ اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی بریلوی مناظر کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔ ۷۹۔۸۔۲۷۔ غلام باری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار جھنگ صدر پروفیسر تقی الدین نجم، محمد منظور خان ایڈوکیٹ۔

مناظرہ جھنگ کا تقابلی جائزہ

بریلوی مناظر حضرت علامہ شیخ الحدیث صاحب

اللہ تعالیٰ اپنے قرآن مجید میں فرماتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت فرماتا ہے اور اس نے ان کے لئے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے۔ اب آپ حضرات غور اور توجہ کے ساتھ اس عبارت کو سنیں کہ آیا یہ عبارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا کی موجب ہے یا نہیں؟

کتاب صراط مستقیم جو فارسی میں ہے اور اسماعیل دہلوی کی لکھی ہوئی ہے اور اس کے صفحہ ۸۶ میں نماز کے اندر پیدا ہونے والے خطرات کے ازالہ کے سلسلہ میں تحریر کیا ہے۔ ''بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بتراست الیٰ آخرہ''۔ ترجمہ: اندھیرے میں جو درجے ہیں بعض سے بعض اوپر ہیں زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی محبت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر لے جاتی ہے۔ (صراط مستقیم اردو ص ۱۲۶)

یہ عبارت ہے اور میں اپنے طور پر اس پر تبصرہ یہ کرنا چاہتا ہوں یہاں ایک طرف ہے نماز کے اندر خیال سرکار دو عالم ﷺ کی طرف جانا اور دوسری طرف گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہو جانا صراط مستقیم میں ہے سرکار دو عالم ﷺ کی طرف خیال کا لے جانا گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہونے سے بدرجہا برا ہے۔ لہٰذا میں اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل اور بخاری شریف کی حدیث پیش کرتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ سرکار دو عالم ﷺ بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تھے اور واپس آئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مصلے پر کھڑے تھے نماز شروع تھی پہلی رکعت تھی سرکار دو عالم ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ جس صف میں پہنچتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تالیاں بجانا شروع کر دیتے گویا تصفیق کا سلسلہ شروع ہو جاتا حتیٰ کہ سرکار دو عالم جب پہلی صف میں پہنچے تو پہلی صف میں موجود صحابہ بھی تالی بجانے لگے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے متوجہ ہوئے تا کہ معلوم کریں کہ یہ شور کیسا ہے تو دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لا کر پیچھے کھڑے ہو گئے ہیں۔ تب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی جگہ پر ٹھہرو اور پیچھے نہ ہٹو۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے باوجود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹتے چلے آئے اور مصلے خالی فرما دیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا اے صدیق تم نے مصلے کیوں چھوڑا۔ امامت کیوں چھوڑ دی پیچھے کیوں ہٹے۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جواب کیا تھا۔ ما کان لابن ابی قحافه ان یصلی بین یدی رسول الله کہ ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ محبوب خدا کے آگے کھڑے ہو کر امامت کرائیں۔ لہٰذا وہ نبی پاک ﷺ کے ادب و احترام کی خاطر پیچھے ہٹ آئے ہیں امامت چھوڑ دی ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی خاطر مصلے خالی فرما دیا ہے اور مقتدیوں نے تالیاں بجا بجا کر اپنے امام کو خبردار کیا ہے۔ عین نماز کے اندر غیر اللہ کی تعظیم سرکار دو عالم کی تعظیم بجا لائی جا رہی ہے نہ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ تم نے شرک کیا کیونکہ تم نے نماز کے اندر میری تعظیم کی ہے یہ تم سے برا فعل صادر ہوا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال آیا کہ ہم نماز کے اندر آپ کی تعظیم کر رہے ہیں۔

تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ اگر نماز کے اندر سرکار کی طرف متوجہ ہونا گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہونے سے برا ہے تو پھر نبی پاک ﷺ کو یہ سمجھانا چاہئے تھا کہ نماز کے اندر غیر کی تعظیم شرک بن جاتی ہے لہٰذا ایسی تعظیم نہیں ہونی چاہئے۔ نہ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ صحابہ کرام کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں کہ تم نے غلط کیا ہے اور نہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ تم نے غلط کیا ہے بلکہ فرماتے ہیں اے صحابیو! تم نے تالیاں کیوں بجائیں اگر نماز کے اندر کسی کو ایسا معاملہ پیش آجائے من نابہ شی فی صلوۃ فلیقل سبحان اللہ تو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف لوگ متوجہ ہو جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۶۲)

اگر تم اپنے امام کو متوجہ کرنا چاہتے تھے تو سبحان اللہ کہہ دیتے۔ امام تمہاری طرف متوجہ ہو جاتا۔ یہ تالیاں تو عورتوں کے لئے ہوا کرتی ہیں تو ایسی صورت میں میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ مصلے چھوڑنا تعظیم ہے کہ نہیں۔

صحابہ کرام تالی سرکار کے لئے بجا رہے تھے یا کہ خدا کے لئے بجا رہے تھے تو عین نماز کے اندر یہ تالیاں بجانا سرکار دو جہاں کے لئے آپ کی تعظیم کی خاطر ہے اور نعوذ باللہ آپ کے سامنے غیر شرعی کام ہو اور آپ نہ روکیں تو کیا یہ صاحب شرع کی طرف سے مداہنت فی الدین لازم آتی ہے کہ نہیں؟ کہ وہ غیر شرعی معاملہ پر سکوت اختیار فرماتے ہیں پھر اللہ رب العزت بھی نہیں ٹوکتا کہ میں نے تو تمہیں توحید سکھانے کے لئے اور انہیں صحیح نماز کے طریقے سمجھانے کے لئے بھیجا تھا تم نے ان کو شرک کے اندر مبتلا کر دیا۔ خدا نے ٹوکا نہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوکا۔

تو میں عرض کروں گا اللہ رب العزت کا سکوت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ فعل ایک طرف رکھئے دوسری طرف صراط مستقیم کی یہ عبارت رکھئے اور پھر دیکھئے کہ اس میں گستاخی اور بے ادبی کی انتہاء کر دی گئی ہے یا کہ نہیں؟

یہ عبارت اسماعیل دہلوی یا سید احمد بریلوی یا مولانا عبدالحی کسی کی بھی ہو ہمیں اس کی تعیین سے غرض نہیں۔ ہمیں صرف اس سے غرض ہے کہ علماء دیوبند کی ایک مسلمہ کتاب کے اندر ایک طرف سرکار کے خیال اور تصور کو رکھ کر دوسری طرف اس کے مقابل گدھے اور بیل کے تصور اور خیال کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے تو کیا اس توازن کے اندر اس موازنہ اور مقابلہ کے اندر سرکار دو جہاں کی بے ادبی ہوئی یا نہیں ہوئی؟

رہ گئی بات کہ مولانا نے تصوف کا اعلیٰ درجہ بیان کیا ہے اور نماز کی یکسوئی کو بیان کیا ہے کہ زنا کا خیال آنے لگے تو بیوی کی مجامعت کا خیال کر لینا یکسوئی کے منافی نہیں ہے؟ صرف سرکار دو جہاں کا تصور پاک ہی یکسوئی کے منافی ہو گیا؟

جناب والا اگر تصوف کا وہ مقام حاصل ہو تو وہاں تو آدمی کو نہ اپنا ہوش رہتا ہے اور نہ ہی اپنے عمل کا ہوش رہتا ہے۔ چہ جائیکہ اسے یہ درس دیا جائے کہ زنا کا خیال آنے لگے تو بیوی کی مجامعت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال کرے تو معلوم ہوا یہاں تصوف کا کوئی مقام بیان نہیں کیا جارہا۔ بلکہ صرف نبی پاک ﷺ کی قدر و منزلت گھٹانے کے لئے یہ توازن قائم کیا ہے۔ نیز ایک طرف حبیب کریم ﷺ کی طرف توجہ مبذول کرنا ذکر کیا ہے اور اس کے مقابل میں گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہونا ذکر کیا اور پھر اتنا بھی نہیں کہا کہ یہ دونوں چیزیں برابر ہیں بلکہ کہا ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ کی طرف خیال کا پھرنا گدھے اور بیل کے خیال میں غرق ہونے سے بدرجہا بدتر اور برا ہے۔

لہٰذا میں آپ سے انصاف کے نام پر بلکہ ادب واحترام مصطفوی کے نام پر اپیل کروں گا کہ تعصب کو ایک طرف رکھتے ہوئے یہ بتایئے کہ آیا اس موازنہ کے اندر بے ادبی کا پہلو موجود ہے کہ نہیں ہے۔

دیوبندی مناظر

صراط مستقیم کی عبارت مذکورہ مولانا احمد رضا کے سامنے موجود تھی۔ انہوں نے اس عبارت کو نوٹ کیا۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنی کتابوں اور ذخائر میں یہ واشگاف الفاظ میں لکھ دیا کہ کیا گستاخ رسول آپ کے فتوی کے نزدیک کافر نہیں ہے۔ اگر وہ آپ کے فتوی کے نزدیک کافر ہے تو پھر مولانا شاہ اسماعیل کو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر کیوں نہیں لکھا۔ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ اس عبارت میں توہین نہیں تھی یہ کھینچا تانی کر کے بنائی جارہی ہے اگر توہین ہوتی تو مولانا احمد رضا خان صاحب کہتے کہ رسالت مآب کی توہین ہوگئی لہٰذا کفر ہے۔ یا تو آپ یہ بتلائیں کہ علمائے بریلی کے نزدیک امام الانبیاء کی توہین کفر نہیں ہے اگر کفر ہے تو پھر یہ وجہ بتلایئے کہ مولانا احمد رضا خان نے اس عبارت کے باوجود فتوی کفر کیوں نہ دیا.....

المختصر میرے فاضل مخاطب نے بڑے زور دار الفاظ کے ساتھ احادیث کے حوالہ جات سے دوسری کتب کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس عبارت میں توہین ہے میں فاضل مخاطب اور جج صاحبان سے عرض کروں گا کہ حوالہ جات کی بھرمار کی بات نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اگر یہ توہین ہے اور آپ نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ دلائل اس عبارت پر فٹ آتے ہیں تو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر کیوں نہیں کہا جبکہ گستاخ رسول دنیائے اسلام کی نظر میں کافر ہے۔ ان کا کافر نہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس عبارت میں توہین نہیں تھی۔ یہ آپ خواہ مخواہ وقت کو طول دینے کے لئے اس کو توہین بتا رہے ہیں ورنہ جب یہی عبارت مولانا احمد رضا خان صاحب اس کو الکوکبۃ الشہابیہ میں اور سل السیوف الہندیہ میں اور سبحان السبوح میں اور اسی طرح دیگر کتب میں نقل فرماتے ہیں لیکن سبحان السبوح کے آخر میں لکھا میں کافر نہیں کہتا ہوں ملفوظات میں لکھا کافر نہیں کہتا ہوں۔ اس کو الکوکبۃ الشہابیہ کے آخر میں لکھا کہ میں کافر نہیں کہتا ہوں بلکہ حسام الحرمین میں لکھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاہ اسماعیل کو کافر نہیں کہتا ہوں اگر یہ توہین ہے تو قائل کو کافر کہنا چاہئے۔ اگر کافر نہیں کہا گیا تو پتہ چلا اس عبارت میں توہین نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ فاضل مخاطب نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ شاہ اسماعیل کی یہ عبارت جو توہین تھی تو مولانا احمد رضا خان نے کافر کیوں نہیں کہا اور کافر نہ کہنے کی وجہ کیا ہے؟ ادھر سے مولانا احمد رضا خان صاحب کی کتابوں کا حوالہ پوچھا گیا تو کہنے لگا کہ انہوں نے شاہ اسماعیل کی تردید میں پوری کتاب لکھی اس کے صفحہ ۶۳ پر شاہ صاحب کے خلاف لکھتے لکھتے مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں۔ بلکہ الکوب الشہابیہ صفحہ ۵۹ پر فرمایا:

''بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر سیم و زر کی طرح ظاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجمالاً بوجوہ کثیر کفر لازم اور بلاشبہ فقہائے کرام و اصحاب فتوی اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع آئمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی مناسب''۔

شاہ صاحب کا ان تمام عبارات کے باوجود یہ فیصلہ ہے کہ میں شاہ اسماعیل شہید کو کافر نہیں کہتا اسی طرح دیگر اور کتب کے علاوہ اس کو الکوکبۃ الشہابیہ میں اور قراۃ البنہ یہ اور اپنے ملفوظات میں ان کے یہی فتاوی ہیں اور فاضل مخاطب ان تمام حوالہ جات سے آگاہ ہیں کہ انہوں نے کافر نہیں کہا۔

بریلوی مناظر حضرت شیخ الحدیث سیالوی صاحب

حضرات گرامی! پہلے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں کہ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کی عبارت سے ثابت فرما رہے ہیں کہ ان کے نزدیک مولانا اسماعیل صاحب کافر نہیں ہیں لہٰذا ان کی عبارت گستاخانہ نہیں ہے اور شاید کہ ان کو معلوم نہیں ہے ایک ہے لزوم کفر اور ایک ہے التزام کفر۔ فتوی کفر کا اس صورت میں دیا جاتا ہے جبکہ یہ پتہ چل جائے کہ یہ عبارت لکھنے والا اور یہ عبارت بولنے والا اس کفر پر مطلع ہوا اور باوجود اس کے اس پر اڑا رہا اور اس نے رجوع اور توبہ نہیں کی تب یہ کہا جائے گا کہ یہ عبارت کفریہ اور گستاخانہ ہے اور اس کا کہنے والا کافر ہے۔

اور جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس عبارت کا لکھنے والا اس کی قباحت اور مفاسد پر مطلع ہوا تو احتیاط یہی ہے کہ عبارت کو کفریہ کہا جائے مگر اس کے لکھنے والے کو کافر نہ کہا جائے اور چونکہ اسماعیل دہلوی صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے پہلے رحلت کر چکے تھے لہٰذا اس اطمینان کی کوئی صورت نہیں تھی کہ وہ واقعی اس عبارت کی سنگینی اور اس میں مضمر مفاسد پر مطلع ہوئے اور پھر بھی اس پر مصر رہے لہٰذا انہوں نے از راہ احتیاط ان کو کافر نہ کہا کیونکہ ان کا التزام کفر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متحقق نہیں ہوا تھا۔

باقی رہا عبارت کے گستاخانہ ہونے کا معاملہ تو انہی مولانا احمد رضا خان صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰ پر یہ ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں للہ کہ ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان یا قلم سے نکلنے کا ہے حاشا اللہ پادریوں اور پنڈتوں وغیرہ کھلے کافروں مشرکوں کی کتاب کو دیکھو کہ انہوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند کو خاک ڈالنے کو لکھی ہیں شاید ان میں اس طرح کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک الفاظ تمہارے پیارے نبی تمہارے سچے رسول کی عصمت میں سے ہوں۔

انہیں مواخذہ دنیا کا ڈر لگتا ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگر سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت بے دھڑک یہ سب و دشنام کے جملے لکھ دیئے اور روز آخر اللہ رب العزت غالب قہار کے غضب عظیم اور عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا تو جہاں تک عبارت کی سنگینی کا تعلق تھا صفحہ ۳۰ پر یہ تنبیہ فرما دی ہے اور جہاں تک احتیاط کا تعلق تھا کہ ہوسکتا ہے مولانا اسماعیل صاحب اپنی اس عبارت کی قباحت پر متوجہ نہ ہوئے ہوں اور انہوں نے بے توجہ کی صورت میں یہ کہہ دیا۔

اگر وہ میرے وقت میں ہوتے تو میں ان کو متوجہ کراتا متنبہ کرتا ہوسکتا ہے باز آجاتے اور توبہ کر جاتے اس احتیاط کے باعث انہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں کافر ہونے کا فتویٰ نہیں دیتا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ باقی آئمہ کی تصریحات کے مطابق چونکہ عبارت کے اندر توازن قائم کر دیا گیا ہے کہ ایک طرف خیال مصطفیٰ ﷺ کو رکھا گیا ہے اور دوسری طرف گدھے اور بیل کے خیال کو رکھا گیا ہے لہٰذا یہ عبارت صریح گستاخی اور توہین کے ضمن میں آتی ہے لہٰذا انہوں نے اس قسم کا فتویٰ دے دیا لیکن میں اس کو لزوم کفر سمجھتا ہوں اور التزام کفر نہیں سمجھتا اور کفر کا فتویٰ نہیں دیتا نہ یہ کہ میں عبارت کو گستاخانہ نہیں سمجھتا۔

آیئے! اب یہ دیکھیں کہ کفر کے لزوم اور التزام میں فرق ہے کہ نہیں ہے تو یہ کتاب نبراس میرے ہاتھ میں ہے۔ یہ عقائد کی کتاب ہے اور شرح عقائد کی شرح ہے اس کے صفحہ ۱۹۱ پر موجود ہے۔ قد تقرر فی الشرع ان التزام الکفر کفر لا لزومہ کہ کفر کا التزام کر لینا یعنی معنی کفریہ سمجھنے کے باوجود اس پر اڑ جانا یہ تو کفر ہے اور کفر کا فتویٰ بھی دیا جائے گا لیکن غلطی سے کسی کے منہ سے نکل جائے تو یہ کلمہ تو کفریہ کہا جائے گا بولنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

الغرض! التزام کفر کفر ہے لزوم کفر کفر نہیں ہے۔ تو یہ ایک احتیاط والا پہلو تھا جس کی وجہ سے مولانا احمد رضا خان نے کفر کا فتویٰ نہ دیا نہ یہ کہ عبارت کو گستاخانہ تسلیم نہیں کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحید العصر وفرید العلماء

علامہ محمد اشرف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور

پیدائش، نام، وطن اور خاندان

حضرت علامہ محمد اشرف بن مولانا عبدالغنی مرحوم بن مولانا قمرالدین مرحوم ۱۹۴۶ء بمطابق ۱۳۶۴ھ سرزمین ہند کے مردم خیز علاقہ مشرقی پنجاب ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں ''گوجراں'' میں آرائیں گھرانے میں آنکھ کھولی۔

دادا اور نانا

حضرت علامہ محمد اشرف صاحب کے دادا جان قمرالدین جامع مسجد ''گوجراں'' ضلع فیروز پور کے خطیب و امام تھے جبکہ نانا جان مولانا رحمت علی جامع مسجد ''چنیاں'' ضلع فیروز پور کے خطیب و امام تھے اور ہجرت کے بعد جامع مسجد چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

ہجرت

۱۹۴۷ء میں فاضل موصوف کا خاندان ہجرت کر کے چک جید ۱۶ ڈاک خانہ پھلروں تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں آباد ہوا۔

تسمیہ خوانی وعصری تعلیم

۱۹۵۱ء میں تسمیہ خوانی ہوئی اور اپنے نانا جان مولوی رحمت علی صاحب سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا اور ساتھ ہی سکول کی تعلیم بھی شروع ہوگئی۔ ۱۹۵۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بھالیکے ضلع شیخوپورہ سے مڈل کی تعلیم حاصل کی۔

درس نظامی کی ابتداء

۱۹۵۸ء میں جامعہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف میں داخلہ لے کر علوم اسلامیہ کا آغاز کیا وہاں دو سال قیام میں فارسی کی ابتدائی کتب مولانا اکبر علی صاحب سے پڑھیں اور صرف ونحو کی ابتدا حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب سے کی اور ۱۹۶۰ء میں مدرسہ رحمت گھنگ شریف میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب سے تعلیم حاصل کرتے رہے اور ۱۹۶۱ء میں دارالمبلغین شرقپور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف میں داخل ہو کر حضرت علامہ عبدالغفور صاحب سے شرح جامی، قطبی، نورالانوار وغیرہ کتب پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا سید مزمل حسین شاہ صاحب سے کنزالدقائق اور فصول اکبری کے چند اسباق پڑھے بعد ازیں ۱۹۶۳ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب سے سلم العلوم اور حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی سے ہدایۃ الحکمۃ اور تلخیص المفتاح اور حضرت مولانا انوار الاسلام سے شرح وقایہ پڑھا اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب سے مختصر المعانی کے چند اسباق پڑھے اور ۱۹۶۵ء میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ضلع خوشاب میں داخلہ لے کر امام المعقول والمنقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں ۱۹۶۹ء تک کے قیام میں محقق ابن محقق حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی سے میبذی، ملاحسن اور ہدایہ پڑھا اور جامع معقول ومنقول عطاء الملت والدین الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرح عقائد، خیالی، حمداللہ، قاضی میرزاہد، ملا جلال، بیضاوی، مشکوٰۃ، صدرا، شمس بازغہ، اقلیدس، علم ادب، علم مناظرہ، مختصر المعانی، مطول توضیح تلویح، مسلم الثبوت وغیرہ کتب پڑھیں۔

دورۂ حدیث وسند فراغت

۱۹۷۰ء میں حضرت استاذ محترم بحر العلوم کے اشارہ پر ان کے شاگرد رشید شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں علوم حدیث کی تکمیل کی اور سند و دستار فضیلت حاصل کی۔

تدریس کا افتتاحی تعارف

۱۹۷۱ء میں اپنے گاؤں چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں جامعہ فاروقیہ رضویہ قائم کر کے تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں آمد

۱۹۷۷ء میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر نزد گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور کے لئے اپنی تدریسی خدمات وقف کر دیں اور صدر المدرس کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

اس دوران بڑی بڑی تنخواہ کی پیشکش ہوئی مگر فاضل موصوف نے ایک ہی جواب دیا

چڑیوں کی طرح دانے دانے پہ گرتا ہے کس لئے
پرواز رکھ بلند کہ بن جائے تو عقاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطابت وامامت اور تبلیغ

فاضل جلیل ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۷ء جامع مسجد چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں فرائض خطابت وامامت سرانجام دیتے رہے ہیں اور ۱۹۷۹ء سے جامع مسجد قادریہ نشتر ٹاؤن داروغہ والا لاہور میں خطبہ جمعہ دے رہے ہیں۔

سیاست وتحریکات میں نمایاں کارنامے

فاضل موصوف سیاسی طور پر جمعیت العلماء پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اس کے پلیٹ فارم سے انہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ علامہ موصوف کی سیاسی سرگرمیاں دائمی نہیں ہنگامی ہوتی ہیں اس لئے عام اساتذہ کی طرح ان کی سیاسی سرگرمیاں تدریسی فرائض میں حارج نہیں ہوتیں۔

بیعت

۱۹۷۸ء میں علامہ موصوف اپنے استاذ محترم پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا عبدالغفور مدظلہ العالی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب مجسمہ عاجزی وانکساری سنت نبوی کی چلتی پھرتی تفسیر ہیں۔

اساتذۂ کرام

(۱) بحر المعقول والمنقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی (۲) بدر العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب (۳) شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب (۴) حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی (۵) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا مفتی سید مزمل حسین شاہ صاحب (۷) حضرت علامہ مولانا اکبر علی شرقپوری (۸) حضرت علامہ مولانا انوار الاسلام (۹) شرف الملت والدین حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (۱۰) تاج جان مولانا رحمت علی صاحب۔

ہمدرس علماء ذوی الاحتشام

(۱) حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حضرت علامہ محمد مقصود احمد چشتی صاحب خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش صاحب لاہور (۳) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھیلوی صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا محمد یوسف نوری صاحب صدر مدرس جامع پیر صلاح الدین سمندری فیصل آباد (۵) حضرت علامہ محمد شریف ضیائی سابق صدر مدرس جامعہ غوثیہ سلطانیہ اڈا مرید والا ضلع فیصل آباد (۶) مولانا غلام نبی صاحب مہتمم جامعہ عطائیہ نقشبندیہ مجددیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گکھڑ منڈی گوجرانوالہ (۷) مولانا علامہ عطا محمد متین صاحب صدر مدرس (۸) مولانا محمد یعقوب ہزاروی صاحب مدرس ضیاء العلوم راولپنڈی (۹) مولانا عبدالرشید قریشی صاحب مدرس ضیاء العلوم راولپنڈی (۱۰) مولانا حافظ محمد اقبال بالوی صدر مدرس جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد (۱۱) مولانا محمد دلنواز صاحب مدرس جامعہ قادریہ (۱۲) مولانا محمد رفیق چشتی سابق مدرس جامعہ قادریہ (۱۳) محقق اہل سنت علامہ فضل حق ابن فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) مولانا محمد یار رضوی مہتمم مخین آباد فورٹ عباس (۱۵) مولانا محمد زمان صاحب مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف (۱۶) مولانا محمد رفیق صاحب مدرس جامعہ حسینیہ شاہوالہ میانوالی (۱۷) مولانا خلیق الرحمن صاحب سابق صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام ہارون آباد (۱۸) مولانا محمد امام بخش صاحب (۱۹) مولانا محمد بخش صاحب (۲۰) مولانا عبداللہ باروی صاحب (۲۱) مولانا محمد امین صاحب خطیب دوگیج ضلع لاہور۔

تلامذہ

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے چند ایک کے نام ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) مولانا محمد یٰسین صاحب سابق مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ لاہور (۲) مولانا محمد امین صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ (۳) مولانا منیر احمد صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ (۴) مولانا محمد یوسف صاحب۔

شادی خانہ آبادی

۱۹۶۹ء میں دوران تعلیم فاضل موصوف کی شادی اپنے ماموں جان مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔

اولاد

چار لڑکے (محمد احمد، محمد فاروق، عرفان علی، سلمان علی) بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا جس کا نام محمد عثمان علی ہے۔ زندہ ہیں۔

تصانیف

التقریر النامی شرح اردو الحسامی التقریرات شرح اردو المرقات۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجم الاسلام

علامہ محمد اشرف بندیالوی صاحب زید مجدہ

صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

حضرت علامہ موصوف ۲۱ جون ۱۹۶۶ء میں بندیال شریف میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حافظ غلام محمد بندیالوی صاحب نہایت علم دوست صوفی منش اور نہایت شریف الطبع انسان ہیں۔ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید تھے۔ حافظ غلام محمد بندیالوی صاحب ابتدا ہی سے علم کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس لئے اپنے بیٹے کو علم دین کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت فاضل موصوف نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم کا آغاز دارالعلوم جامعہ مظفریہ واں بھچراں ضلع میانوالی میں کیا۔ فارسی کی کتب حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس و ناظم اعلیٰ جامعہ مظفریہ سے پڑھیں۔

قرآن حکیم کی تعلیم

خوش قسمتی سے فاضل موصوف نے بڑے بڑے مشہور حفاظ سے قرآن پاک پڑھا۔ ذیل میں ان کے اسمائے گرامی دیئے جاتے ہیں۔ حافظ محمد اعظم صاحب، حافظ محمد خان، حافظ احمد امیر، حافظ عطا محمد واں بھچراں۔

اعلیٰ تعلیم

تعلیم کے ابتدائی مراحل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال میں داخلہ لیا۔ جامعہ بندیال میں فاضل موصوف نے بڑی محنت سے کتابیں پڑھیں اس سے پہلے موقوف علیہ کا امتحان بھکر میں دیا اور دورۂ تفسیر کے لئے بہاول پور تشریف لے گئے اور جامعہ اویسیہ میں شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب سے دورۂ قرآن مکمل کیا۔

دورۂ حدیث

عالم اسلام کی مشہور درسگاہ جامعہ نظامیہ میں شیخ الحدیث مفتی اعظم مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور شرف اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف سے دورۂ حدیث مکمل کیا۔

اساتذہ

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی سے فقہ اور منطق کی تمام کتب پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر الحسنی رحمۃ اللہ علیہ سے صرف اور نحو کی کتب پڑھیں۔

تلامذہ

مولانا عبدالرسول صاحب مدرس جامعہ مازاغ البصر، چودھری محمد رفیق، حاجی عزیز احمد صاحب، حافظ سجاد احمد صاحب، قاری محمد اکرم صاحب بندیالوی۔

بیعت

پیر طریقت سید مقصود علی شاہ صاحب کوٹ گلہ شریف۔

خانوادۂ فقیہ العصر سے محبت

فاضل موصوف کے والد ماجد کو خانوادہ فقیہ العصر سے بے حد محبت تھی۔ علامہ موصوف بیان فرماتے ہیں کہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی جب ہندوستان سے تعلیم مکمل کر کے اپنے وطن واپس تشریف لائے تو ہمارے آباؤ اجداد نے فقیہ العصر کو بڑے اہتمام اور شان و شوکت سے سواریوں پر بٹھا کر بندیال شریف لائے۔ جامعہ بندیال شریف کے بنانے میں مالی جانی بہت زیادہ خدمات سرانجام دیں۔ فقیہ العصر امام العلماء حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بندیال میں پہلے خاص خادم اور مرید فاضل موصوف کے والد گرامی حافظ غلام محمد ہوئے۔ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کے بڑے صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بیمار ہوئے میو ہسپتال لاہور داخل ہوئے تو ان کی خدمت کا جناب حافظ غلام محمد صاحب کو شرف حاصل ہوا اور اسی دوران فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے تو صبح تہجد کے وقت میرے والد صاحب آپ کو وضو یا تیمم کرانے کے لئے حاضر ہوئے تو علامہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ حافظ صاحب کو یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدر المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ

محمد اصغر علی سیالوی صاحب

آستانہ عالیہ سیال شریف

حضرت علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب مدظلہ العالی انتہائی ذہین استاذ ہیں۔ فضلاء بندیال میں سے فاضل ترین مدرس ہیں علامہ موصوف کے والد گرامی کا نام کمال الدین ہے۔ آپ کے والد گرامی انتہائی شریف اور علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ دین متین کا جذبہ رکھتے تھے اسی وجہ سے اپنے بیٹے کو دین پڑھانے میں بے حد جدوجہد کی۔

تاریخ پیدائش و مسکن

فاضل موصوف موضع بوتالہ تحصیل و ضلع خوشاب میں ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔

عصری تعلیم

مڈل تک سکول کی تعلیم میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ مڈل کی تعلیم کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبہ کے پیش نظر حصول تعلیم کے لئے کمربستہ ہو گئے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مولانا میاں محمد صاحب مرحوم جامعہ مسجد ماہلانوالی مٹھہ ٹوانہ کے پاس کیا پھر اس کے بعد علوم دینیہ کے لئے اور محبت بڑھ گئی اس کے پیش نظر رخت سفر باندھ کر سفر شروع کر دیا اور جامعہ مظفریہ رضویہ داں پھچراں پہنچ کر داخلہ لے لیا اور جامعہ مظفریہ کے ناظم اعلیٰ استاذ العلماء جامع معقول و منقول حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شرف تلمذ حاصل کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی کتابیں جامعہ مظفریہ رضویہ میں پڑھیں ابتدائی کتابوں کی فراغت کے بعد علوم و فنون کی تکمیل کا جذبہ پیدا ہو گیا علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل کے سلسلہ میں فاضل موصوف نے عالم اسلام کی مذہبی اور دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال میں آکر داخلہ لے لیا اور جامعہ بندیال کے قابل ترین استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ فاضل موصوف کی تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے شہرت یافتہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور قابل رشک اساتذہ کا انتظام فرمایا۔

جامعہ بندیال میں جامعہ کے ناظم اور شیخ الجامعہ مقبول العرب والعجم رئیس العلماء والفضلاء قبلہ صاحبزادہ مفتی محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کے پاس قاضی مبارک پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

دورۂ حدیث

علوم وفنون کی فراغت حاصل کرنے کے بعد علامہ موصوف نے دورۂ حدیث شریف کے لئے مظہر اسلام جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ الحدیث اور نائب محدث اعظم پاکستان سید المحدثین جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

دورۂ علم المیراث والتوقیت

فاضل موصوف کی ابتدا سے ہی یہی تمنا رہی کہ ہر فن اور علم کو ماہر فن اور علم سے پڑھنا چاہئے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر خصوصی کرم فرمایا کہ ان کے لئے زمانہ کے معروف اور شہرت یافتہ اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

علم توقیت اور علم میراث پڑھنے کے لئے زمانہ کے معروف اور شہرت یافتہ استاذ بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم توقیت اور علم میراث پڑھا۔

تنظیم المدارس میں کل پاکستان سے پہلی پوزیشن

فاضل موصوف نے تنظیم المدارس کے امتحان میں کل پاکستان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

عالم اسلام کی معروف دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے فضلاء ملک کے اطراف و اکناف اور بیرون ملک بھی تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ بحمداللہ تعالیٰ یہ بات مسلم ہے کہ جامعہ بندیال نے علوم وفنون کے ماہر فضلاء تیار کئے اور اب بھی اسی طرح جامعہ بندیال کے فاضل اساتذہ طلباء کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اللہ قدوس اس گلستان علم وحکمت کو سرسبز وشاداب رکھے۔

ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء۔

تدریسی خدمات

علامہ موصوف تقریباً ۲۲ سال سے اپنے آپ کو تدریسی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور ان دنوں میں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تلامذہ

علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب بڑے ذکی اور سریع الفہم شخص ہیں مقامات مشکلہ اور کتاب کے مخفی گوشوں پر سیر حاصل بحث کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ علامہ موصوف نے مدت قلیل میں کثیر التعداد علما وفضلاء تیار کئے جو آج ملک کے اطراف واکناف میں درس وتدریس کے منصب پر فائز ہیں۔ فاضل جلیل علامہ محمد اصغر علی کے تلامذہ کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر بخوف طوالت ہم کچھ تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولانا نصر اللہ صاحب مدرس جامعہ ریاض المدینہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔ (۲) مولانا شیر زمان صاحب صدر مدرس میانی بوچھال کلاں چکوال۔ (۳) مولانا محمد انور صاحب صدر مدرس جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ۔ (۴) مولانا محمد لقمان صاحب مدرس فیصل آباد۔ (۵) مولانا نصیر الدین صاحب ابن شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۶) مولانا نعیم اللہ صاحب ابن علامہ محب اللہ نوری صاحب۔ (۷) مولانا محمد رشید صاحب ولد مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالوی واں بھچراں ضلع میانوالی۔ (۸) مولانا محمد عبدالرزاق صاحب فاران کوئٹہ۔

تصانیف

علامہ موصوف کی جواب تک تصانیف ہیں ان کی تعداد تین ہے اور ابھی حواشی اور شروح تحریر کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

(۱) دعا بعد از نماز جنازہ۔ (۲) ندا یا رسول اللہ۔ (۳) مرقاۃ پر تکملہ۔

بیعت

علامہ موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ طریقت کے لئے عالم اسلام کے معروف شیخ طریقت بدر المشائخ محقق العرب والعجم حضرت علامہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محرک مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفضلاء

علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجدہٗ

مجاہد اہل سنت نگہبان علوم عقلیہ ونقلیہ حضرت علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب انتہائی زیرک سریع الفہم اور بے لوث اور مجاہد ہیں۔ قدرت نے ان کو بیک وقت متعدد محاسن اور اوصاف سے نواز رکھا ہے اور ملت اسلامیہ کے لئے سرمایہ ہیں۔ علامہ محمد اقبال قادری صاحب ۱۹۵۵ء کو کوٹ جائی تحصیل پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حضرت مولانا حافظ حکیم احمد حسن مرحوم اپنے علاقہ کے نامور حکیم تھے اور معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب کے چہرہ سے علم وحکمت کے انوار واضح طور پر پائے جاتے ہیں آپ کی گفتار اور رفتار سے اسلاف کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی اس کے بعد پھر مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں تعلیم کے سلسلہ میں آئے اس وقت محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تدریس کے فرائض ادا فرما رہے تھے۔ ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ فرمائے۔ عرصۂ دراز تک بندیال میں زیر تعلیم رہے تمام علوم عقلیہ ونقلیہ محنت سے پڑھے۔ خصوصاً تمام کتب منطق بندیال ہی میں پڑھیں اس دوران حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی جانشین فقیہ العصر جامعہ کی نظامت کے ساتھ ساتھ تدریس کے فرائض بھی ادا فرما رہے تھے لہٰذا علامہ قادری صاحب مدظلہ العالی نے علامہ عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ قدوس نے قبلہ قادری صاحب کو دینی جذبہ عطا فرمایا جس کی وجہ سے کراچی کے علماء اور عوام میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

تدریس

عرصۂ دراز سے علامہ موصوف تدریس کے فرائض ادا کر رہے۔

خطابت

جامع مسجد گذری کراچی کے خطیب اور ہر دلعزیز ہیں۔ حسن اخلاق میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ جو بھی ان سے ملاقات کرنے کے لئے جاتا جوہر اخلاق سے اسے اپنا بنا لیتے ہیں۔

اساتذہ کی خدمت

علامہ موصوف اساتذہ کی خدمت میں منفرد ہیں ہر سال جامعہ بندیال اور جامعہ مہریہ ڈھوک [illegible] فاضل موصوف کی عمر میں برکت فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمت اہل سنت

حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب

صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر

حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب انتہائی شریف اور خاموش طبع انسان ہیں۔ بے مقصد گفتگو اور لہو ولعب سے ابتدا سے ہی اجتناب کرتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی غلام قادر صاحب ہے۔ اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے۔ والد گرامی کا ابتدا سے ذہن اسلامی تھا اور وافر مقدار میں دینی جذبہ سے آراستہ تھا۔ آپ ۱۹۶۲ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے ضلع میں ہی حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد آپ کے دل میں اعلیٰ تعلیم کا جذبہ پیدا ہوا اور بندیال شریف کی طرف رخت سفر تیار کرلیا اور عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ بندیال کے قابل فخر استاذ عالم اسلام کی معروف شخصیت حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور استاذ الاساتذہ بحر العلوم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی زید مجدہ سے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل فرمائی۔

قابل رشک منصب

علامہ موصوف طالب علمی کے زمانہ میں جامعہ مظہریہ امدادیہ کی مرکزی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

تدریسی خدمات

مدرسہ جامعہ ابوبکر صدیق رائے پور ڈڈیال آزاد کشمیر میں عرصہ دراز سے منصب تدریس پر فائز ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

جامعہ الفردوس گلبہار شریف ضلع کوٹلی کے سجادہ نشین کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

دینی مذہبی خدمات

تقریباً عرصہ ۲۳ سال سے انتہائی محنت کے ساتھ اہل سنت کے پلیٹ فارم پر کام کر رہے ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

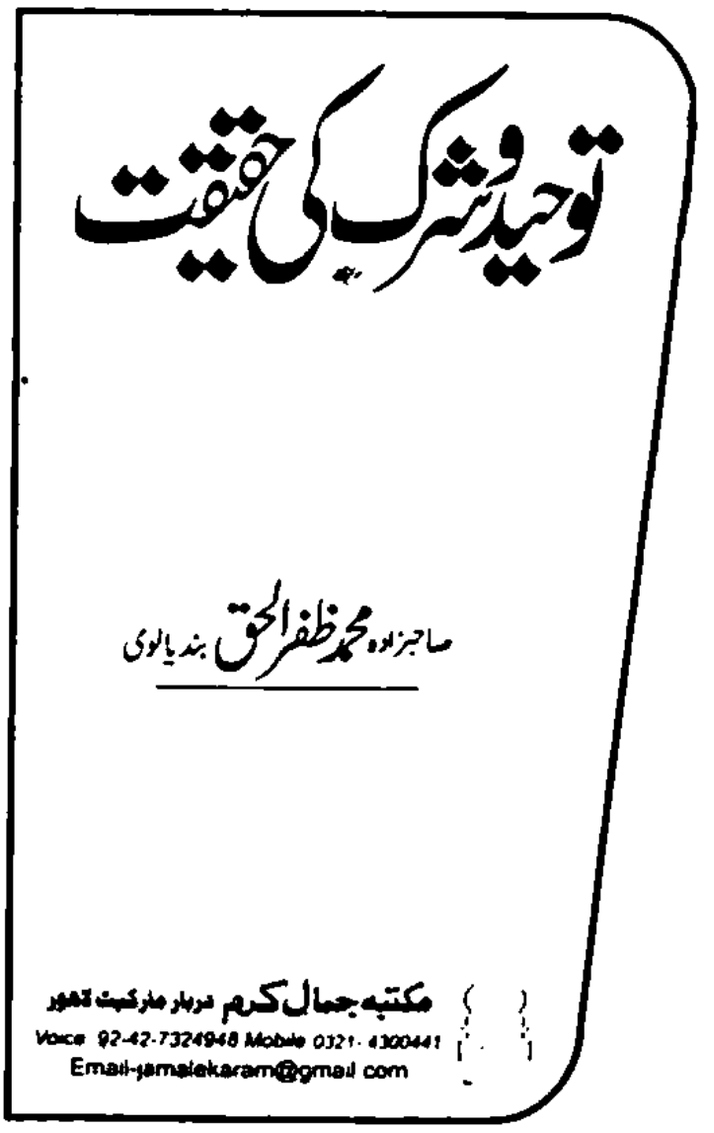

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضیاء العلماء

علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب خاموش طبع اور پروقار شخص ہیں۔ قدرت نے ان میں شرافت اور جلالت وافر مقدار میں ودیعت فرمادی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی حافظ میاں فیض احمد ضیائی سیالوی ہے۔ بہت بڑے مکرم محترم انسان تھے اپنے علاقہ میں مشہور اور معروف تھے۔ ان کا ذہن محبت اسلام سے منور تھا۔ حضرت مولانا حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب چک نمبر ۲۲۳ جنوبی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ رکھتے تھے۔ جامعہ محمدی شریف میں قاضی غلام محمد صاحب سے حفظ کیا۔ ابتدائی کتب درس نظامی کی شیخ الحدیث جامعہ محمدی شریف حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب اور حضرت علامہ مولانا حبیب اللہ صاحب کی خدمت میں رہ کر پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے علوم وفنون کی منتہی کتابیں پڑھنے کے لئے مرکز علم مرجع عوام وخواص مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کی طرف سفر شروع کیا۔ وہاں پہنچ کر جامعہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور آٹھ سال (۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۶۸ء) تک بندیال شریف میں پڑھا۔ اللہ قدوس نے علامہ موصوف کے لئے وقت کے مقتدر اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا تمام درس نظامی کی کتابیں رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے پڑھیں۔

خطابت اور تدریس

فاضل جلیل خطابت کے فرائض پی سی ہوٹل کراچی میں سرانجام دے رہے ہیں اور جامعہ نوریہ رضویہ کلفٹن کراچی میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔

دورۂ حدیث شریف

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں دورۂ حدیث شریف جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلۂ بیعت

حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

مسئلۂ حاضر و ناظر

مؤلفہ

امام المناطقہ استاذ العرب والعجم

مولانا عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ جمال کرم

9۔ مرکز الاویس، سنٹرل دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انیس اہل سنت

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب مدظلہ العالی

صدر مدرس درس وڈامیاں لاہور

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب بے لوث نیک طینت اور مجاہد دین ہیں۔ عرصۂ دراز سے درس وڈامیاں محکمہ اوقاف کے صدر مدرس ہیں۔ حضرت علامہ قاری محمد بشیر صاحب ۱۹۴۱ء میں ڈھوک خیر آباد تحصیل وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک محمد خان صاحب اپنے علاقہ کے معتبر اور معروف آدمی تھے۔ آپ کے والد گرامی نے دینی جذبہ کے پیش نظر جوان کے اندر وافر مقدار میں پنہاں تھا اپنے بیٹے کو حفظ قرآن کی خاطر موضع پدھراڑ کے قابل ترین استاذ الحافظ علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔ حفظ کے دوران ہی آپ کے دل میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے جامعہ بندیال شریف میں عرصۂ دراز تک قیام پذیر ہوئے۔ وہاں انہوں نے فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلمیذ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس زانوئے تلمذ تہہ فرمائے۔

قابل رشک منظر

محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ قدوس نے بہت زیادہ دینی جذبہ عطا فرما رکھا تھا۔ اسی جذبہ کے پیش نظر آپ کی ہر ممکن یہی جدوجہد رہی کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کا نکاح علماء دین سے فرماتے رہے۔ آج علماء کی یہ حالت ہے کہ اپنی بیٹیوں کا نکاح کرتے وقت ذرا تدبر نہیں فرماتے اور فساق وفجار سے نکاح کر دیتے ہیں اور بعد نکاح کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ الغرض! حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی زید مجدہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب کے ساتھ فرما دیا۔ یہ اس قدر سعادت ہے کہ اوروں کو کم ہی میسر ہے۔

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب درس نظامی پڑھنے کے باوجود آپ نے زیادہ توجہ تجوید وحفظ کی طرف دی اس لئے وہ عرصۂ دراز سے حفظ قرآن میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے اور اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب کا سلسلۂ بیعت وقت کے عظیم الشان اور عظیم المرتبت شیخ کامل حضرت علامہ شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔ اس روحانی اور علمی شخصیات کے فیوض و برکات سے آج بھی قبلہ قاری صاحب لاہور میں دینی خدمات میں معروف عمل ہیں اور چراغ علم سے لوگوں کو روشن کر رہے ہیں۔ حضرت قبلہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب کے تلامذہ تو بہت ہیں عین ممکن ہے کہ شمار میں نہ آسکیں مگر ان میں سے بعض کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) قاری محمد علی انگلینڈ (۲) قاری محمد بشیر کشمیری وغیرہ۔

خاندانی پس منظر

حضرت قبلہ قاری محمد بشیر صاحب کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ محقق العرب والعجم کے رشتہ دار ہیں اور اعوان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان خاندان بہت ہی معزز اور معروف گردانا جاتا ہے۔ الغرض! آپ کو نسباً علماً قرابتاً شرف حاصل ہے۔

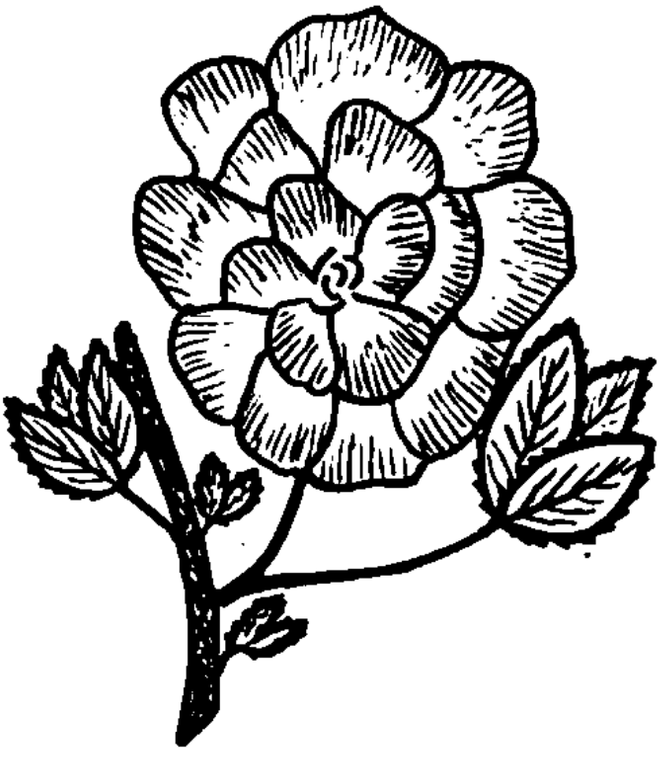

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشیر اہل سنت

علامہ حافظ محمد بشیر احمد صاحب

شادیہ ضلع میانوالی

علامہ حافظ قاری محمد بشیر احمد صاحب ۱۹۶۴ء میں شادیہ تحصیل وضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی احمد خان اپنے علاقہ کے معزز انسان تھے۔ فاضل موصوف نے قرآن پاک حفظ اور تجوید شادیہ میں استاذ حافظ امین علی صاحب سے کیا۔ حفظ قرآن اور دورۂ تفسیر القران کے لئے جامعہ اویسیہ بہاولپور میں تشریف لے گئے اور تنظیم المدارس کا امتحان دینے کے لئے اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لیا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عالم اسلام کی مرکزی اور دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ بندیال شریف میں دور حاضر کی معروف شخصیات سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور رئیس العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب اور شمس المدرسین حضرت مولانا عطا محمد متین صاحب اور حضرت علامہ غلام محمد الحسنی جیسے ماہر علوم وفنون اساتذہ سے تمام کتابیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندیال کے شہر پر اس قدر فضل وکرم فرمایا جو بھی اس کے قریب سے گزر گیا تو اس مٹی کے جواہر علمیہ میں اس قدر کشش ہے کہ اس نے اسے کھینچ کر اپنا بنالیا۔ بعض طلبا درس نظامی کی تمام کتب پڑھ کر فاخرانہ انداز سے سماع کرنے کے لئے جامعہ بندیال میں داخلہ لیا۔ ایک دن اسباق کا سماع کیا تو دوسرے دن یہ عزم مستحکم کرلیا کہ تمام کتب جامعہ بندیال میں ہی پڑھیں گے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

بیعت

سلسلہ قادریہ میں آستانہ عالیہ بھلروان سے تعلق رکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چشمۂ شریعت وطریقت

علامہ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی مدظلہ

آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی شاہ صاحب مدظلہ آواز میں نرمی سیرت اور صورت میں سادگی اور بے مثل لباس میں ملبوس نظر آتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ علم و حکمت کے شاہین اور طریقت کے شاہکار تھے۔ نظر میں حیاء اور عزم میں وفاء تھی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ کے والد گرامی پیر طریقت سید علامہ کمال الدین کاظمی مدظلہ علم وطریقت کے عظیم راہنما تھے۔ اس قدر شہرت پذیر تھے کہ وہ عین شہرت بن گئے۔ ان کے آستانہ میں دور دراز سے سالکین اور طالبین کا ہجوم اس قدر ہوتا ہے کہ قدم رکھنے کو جگہ نہیں ملتی۔ حضرت صاحبزادہ ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء میں خواجہ آباد شریف تحصیل وضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ کا خاندان چونکہ علم وہدایت کا مخزن تھا اس لئے ان کے والد ماجد شروع سے ہی دینی جذبہ سے آراستہ تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے شہزادے کو دین کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ قمر العلوم فریدیہ رضویہ ماری پور روڈ اولڈ ٹرک سٹینڈ جمال ملت سٹریٹ کراچی نمبر ۵۳ کے ناظم اعلیٰ اور بانی ہیں اور شمس العلوم نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف کے بھی مہتمم اور ناظم ہیں۔ تنظیم المدارس کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا تھا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مادر علمی گلستان علم وحکمت کے مہکتے ہوئے گلدستے ہیں انہی کے چشمۂ علم وحکمت سے اکتساب علم کیا ہے۔

اساتذہ

(۱) حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے بڑے بڑے اساتذہ سے علوم عقلیہ اور نقلیہ حاصل کئے۔ ان اساتذہ میں سب سے مشہور شخصیت استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی مدظلہ (۲) محقق الاسلام بدر العلماء فقیہ ابن فقیہ حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۳) حضرت علامہ مفتی فضل سبحان قادری صاحب۔ (۴) مناظر اسلام شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔

دورۂ حدیث شریف

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ سید محمد جمال الدین صاحب کاظمی مدظلہ دورۂ حدیث شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے جامعہ امجدیہ کراچی میں داخلہ لیا وہاں کے شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔

بیعت وخلافت

فاضل موصوف کی بیعت کا سلسلہ حضرت خواجہ غلام نصیر الدین شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (جو رشتہ میں آپ کے نانا جان تھے) سے وابستہ ہے اور سلسلہ خلافت عالم اسلام کی معروف شخصیت شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔

تنظیمی اور تحریکی خدمات

حضرت صاحبزادہ قبلہ تحریک اسلامی انقلاب پاکستان کے امیر رہ چکے ہیں اور مرکزی جماعت اہل سنت کے امیر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ایک دفعہ ایم این اے کا اور دو دفعہ صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑ چکے ہیں۔

اولاد

فاضل موصوف کے دو صاحبزادے ہیں ایک کا نام فرید الحسنین شاہ کاظمی ہیں جو کہ پرنسپل العصر اکیڈمی اور مہتمم جامعہ قمر الاسلام رضویہ ہیں اور دوسرے صاحبزادے کا نام صاحبزادہ حافظ فاروق الحسنین شاہ کاظمی آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف کے سجادہ نشین ہیں اور جامعہ شمس الاسلام نصیریہ خواجہ آباد کے مہتمم ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہانگیر اہل سنت

علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندیالوی زید مجدہٗ

ایم اے

فاضل ذی شان علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندیالوی صاحب بہت شریف طبع اور محنتی انسان ہیں۔ دینی اور عصری تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں۔ فاضل ذی شان موضع ٹھلہ کلاں ڈاک خانہ چک بیلی خان تحصیل وضلع راولپنڈی میں ۱۹۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی الحاج محمد یوسف صاحب انتہائی سادہ آدمی تھے ابتدا سے ہی انہیں دین سے محبت اور شفقت تھی جس کی وجہ سے اپنے بیٹے کو علوم دینیہ اور عصریہ کے لئے وقف کر دیا۔ شب و روز کی محنت نے اس قدر عروج دیا کہ آج سکول کے ماحول میں رہ کر تبلیغ اسلام کے لئے رواں دواں ہیں۔

شجرۂ نسب

آپ کے شجرہ نسب کا اجمالی پہلو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے۔ جہانگیر بن یوسف بن وہاب دین بن قائم دین بن مراد بخش۔

ابتدائی تعلیم

فاضل بندیال نے حفظ حافظ محمد عارف سیالوی صاحب مدرس مدرسہ غوثیہ محمدیہ ٹھلہ خورد ضلع راولپنڈی سے کیا۔

عصری تعلیم

میٹرک اچھی پوزیشن میں ہائی سکول مہوندہ تحصیل راولپنڈی میں پاس کیا۔

بی اے: پنجاب یونیورسٹی لاہور میں اعلیٰ کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔

ایم اے: سندھ یونیورسٹی لاڑکانہ میں اچھے نمبروں میں پاس کیا۔

بی ایڈ: اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں پاس کیا۔

دینی تعلیم: عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں علوم اسلامیہ کی ابتدا کی۔ نام حق۔ کریما۔ صرف بہائی۔ دیوان حسان۔ مفضلیات استاذ العلماء حضرت علامہ غلام محمد صاحب پکہ والے سے پڑھیں۔

فارسی قاعدہ اور دیوان حماسہ فخر المدرسین فاضل بندیال حضرت علامہ محمد دین صاحب آف تلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گنگ سے پڑھیں۔

دیوان متنبی اصول تفسیر، تفسیر بیضاوی، ہدایہ اور فاضل عربی کی مکمل کتابیں فاضل بندیال محقق العصر جناب پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی مدظلہ العالی سے پڑھیں۔

تلامذہ

فاضل بندیال حضرت علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد ہائی سکول میں عربی ٹیچر ہیں آپ کے تلامذہ کی تعداد ہائی سکول میں ۴۰۰۰ ہزار کے قریب ہے۔

بیعت

فاضل جلیل سلاسل اربعہ میں سلسلہ چشتیہ سے زیادہ عقیدت اور محبت رکھتے ہیں اسی لئے سلسلہ چشتیہ کے راہنما کی تلاش میں ہیں۔ اللہ قدوس اس سفر طریقت میں انہیں خیر و برکت عطا فرمائے۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف خاندانی حوالہ سے مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

دینی اور مذہبی خدمات

علوم اسلامیہ اور علوم عصریہ کے زیور سے آراستہ ہو کر ہر سو تبلیغ اسلام کے لئے پیش پیش آتے ہیں۔ المختصر عالم اسلام کی مذہبی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ علوم اسلامیہ تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ میں سرعت رفتاری سے کام کرنے میں مصروف ہیں۔ اللہ قدوس گلستان بندیال کو تا قیامت سرسبز و شاداب رکھے اور گلستان بندیال کے گلدستے ملک کے اطراف و اکناف میں اپنی اپنی خوشبوؤں سے اہل اسلام اور اہل دل کے اجنان اور اذہان کو معطر کرتے رہیں گے۔

ھٰذا من فضل ربی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجم الفضلاء

علامہ حافظ محمد حسین گولڑوی صاحب

انگلینڈ

حضرت علامہ حافظ محمد حسین صاحب نہایت مخلص دین مجاہد اہل سنت مفکر اسلام ہیں۔ ہمہ وقت اچھی تدابیر اور تجاویز پیش کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آج کل وہ برمنگھم انگلینڈ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ پیل ضلع و تحصیل خوشاب کے مشہور دیہات پیل کے قریب ڈھوک خیر آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی انتہائی خوش اخلاق اور اپنے علاقہ کے پروقار آدمی گردانے جاتے تھے۔ آپ اعوان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے تعلیم کا آغاز اپنے قریبی دیہات پدھراڑ میں کیا وہاں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کے والد گرامی نے آپ کو علوم اسلامیہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا جذبہ دینی نے آپ کو جامعہ بندیال شریف جانے پر مجبور کیا۔ وہاں سلطنت تدریس کے بے تاج بادشاہ حضرت علامہ قبلہ عطا محمد بندیالوی پڑھا رہے تھے۔ آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل کیا اور جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ عبدالحق صاحب کا بھی انہی دنوں میں تدریس میں بہت شہرہ تھا۔ آپ کے سامنے بھی زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بندیال شریف میں حضرت علامہ محمد حسین صاحب عرصۂ دراز سے قیام فرما کر علوم وفنون کی کتب متداولہ اور غیر متداولہ خوب محنت سے پڑھیں۔

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ الحافظ محمد حسین صاحب زید مجدہ کی بیعت سلسلہ چشتیہ گولڑہ شریف سے ہے۔

دینی مذہبی اور سیاسی خدمات

آپ کی خدمات پاکستان میں ہر محاذ پر بہت زیادہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی، ملی، سیاسی اور مذہبی شعور وافر مقدار میں عطا فرمایا ہے۔ انگلینڈ جانے کے بعد بھی انگلینڈ میں بھی آپ دینی مذہبی اور سیاسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ آپ مزاج آشنا ہیں۔ انگلینڈ جا کر تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے بہت کام کر کے نام پیدا کیا ہے۔

قابل رشک سعادت

حضرت علامہ الحافظ محمد حسین صاحب مدظلہ کو ایک ایسی سعادت میسر ہے جو دیگر فضلاء بندیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو کم میسر ہے قبلہ حافظ صاحب کے دینی جذبہ اور قابلیت کو دیکھ کر سیدنا حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان سے کر دیا۔ حافظ صاحب کو اس تعلق پر بڑا فخر ہے۔ راقم کو بھی آپ کے ہم سبق ہونے کا بہت بڑا فخر ہے کیونکہ ایسے قابل ترین لوگوں کا ہم سبق ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ حافظ صاحب کو دینی خدمات کی اور توفیق عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ علامہ حافظ محمد حسین صاحب زید مجدہ نوعمری میں اپنے جوہر استعداد اور علمی مہارت کی وجہ سے بہت بڑے منصب پر فائز ہو گئے ہیں۔ قبلہ حافظ صاحب کی زندگی پر جتنا بھی رشک کیا جائے یقیناً تھوڑا ہوگا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطیب العصر

حضرت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہٗ

خطیب جامع مسجد بغدادی قائد آباد

فاضل موصوف حضرت علامہ محمد حنیف صاحب نیک سیرت انسان ہیں۔ عام طور پر عمامہ شریف اور چادر سے آراستہ نظر آتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا سلطان احمد صاحب اپنے علاقہ کے ممتاز عالم دین تھے۔ اپنے علاقہ میں دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے کمر بستہ تھے۔ گھر میں چونکہ پہلے ہی علمی ماحول تھا آپ کے والد گرامی کو پہلے سے شوق تھا کہ میرا بیٹا علم دین پڑھ جائے۔ لہٰذا آپ کے والد گرامی نے دینی تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔ اب بھی حضرت علامہ موصوف جامع مسجد بغدادی قائد آباد تحصیل و ضلع خوشاب میں خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ المختصر فاضل موصوف نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم فارسی اور صرف ربانہ نامی دیہات میں مولانا شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محنت اور لگن سے حاصل کی۔ ۱۹۴۷ء میں جھنگ صدر میں مولانا اللہ بخش صاحب سے صرف پڑھی اور ۱۹۴۸ء میں جہان آباد ضلع سرگودھا میں نحو میر سے کافیہ تک تمام کتب حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی خدمت میں رہ کر پڑھیں اور ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک موچھ میانوالی میں مولانا محمد فرید صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ شرح جامی، ہدایہ کمل، شرح وقایہ کمل، اصول فقہ کمل۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

اکثر علوم عقلیہ و نقلیہ پڑھنے کے باوجود فاضل موصوف بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی عظیم درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور خوش قسمتی سے استاذ الاساتذہ استاذ العرب والعجم کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھیں۔ جامی، تکملہ، عبدالغفور، منطق اور معقول کمل، علم کلام میں شرح عقائد اور خیالی، علم بیان، ریاضی، ہیئت، جلالین بخاری اور مسلم۔

سلسلۂ بیعت

فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے علم شریعت اور علم طریقت کے لئے دور حاضر کی عظیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شخصیات کا انتخاب فرمایا۔ آپ کا سلسلۂ بیعت شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

دینی خدمات

علامہ موصوف نے ۹ سال تدریس کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ بعدازیں منصب خطابت پر فائز ہوگئے اور اب بحمداللہ قائد آباد کی مرکزی مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اقول

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں پڑھنے والے طالب علم میں اس قدر استعداد اور ملکہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ تدریس کے قابل ہو جاتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ تدریس کو ترک کر کے کسی اور دینی خدمت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجاہد ملت

علامہ محمد حنیف صاحب

منکیرہ ضلع بھکر

حضرت علامہ محمد حنیف صاحب خوش طبع منکسر المزاج ہیں۔ رفتار اور گفتار میں اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ آپ کا آبائی گاؤں تھند تحصیل منکیرہ ضلع بھکر ہے۔ آپ کے والد گرامی کو ابتداء سے اسلامی تعلیمات سے محبت تھی۔ اسی محبت کے پیش نظر آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو اسلامی تعلیمات کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی۔ تکمیل کے بعد دینی جذبہ کے پیش نظر اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ بندیال میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل ترین اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بڑی محنت اور جانفشانی سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی۔

محنت کا شاندار نتیجہ

انسان کے لئے محنت کامیابی کا زیور ہے۔ محنت انسان کو کامل انسان بنا دیتی ہے اور کامل کو کامل تر کر دیتی ہے۔

اساتذۂ کرام

فاضل ذی شان جامعہ بندیال کے قابل اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا ان کے اسمائے گرامی ذیل میں دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فاضل بندیال حضرت علامہ محمد دین صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ۔ (۲) فاضل شہیر قمر المدرسین حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین صاحب۔ (۳) زیب آستانہ عالیہ فقیہ العصر حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی صاحب، (۴) فقیہ ابن فقیہ امام المدرسین شمس المحققین فقیہ ابن فقیہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحید الفضلاء

علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی باروی صاحب زید مجدہٗ

شیخ الجامعہ جامعہ رضویہ انوار باہو

محترم محتشم فخر الفضلاء حضرت علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی باروی محتاج تعارف نہیں ہے۔ گفتار اور رفتار میں اسلاف کی یادگار ہیں آسمان علم کے آفتاب مہتاب ہیں تدریس اور تعلیم میں خیر آبادی سلسلہ کے شاہین ہیں۔ علم میں پختگی گفتار میں ملاحت لباس میں انفرادیت تنظم میں جامعیت طرز تدریس میں وحدانیت انسان کو جلد ہی متاثر کرتی ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

ذہانت اور فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ شرافت' امانت' دیانت آپ کا اوڑھنا اور بچھونا بن چکا ہے۔ راقم الحروف کو فخر ہے کہ علم وحکمت کے شاہین اور عالم اسلام کے منفرد فضلاء کا تذکرہ تحریر کر رہا ہوں۔ درس و تدریس کے عقاب اپنی عقابی پرواز کے ساتھ عالم اسلام میں ہر سو علوم عقلیہ ونقلیہ کی ترویج واشاعت کیلئے رواں دواں ہیں۔

فاضل موصوف ٹاؤن کمیٹی منکیرہ محلہ قریشیاں والا تحصیل منکیرہ ضلع بھکر کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے بسم اللہ خوانی اپنے موضع میں حافظ عطا محمد امام مسجد سے کی اور ساتھ ہی میٹرک بھی اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا۔

آپ کے والد گرامی حکیم محمد افضل قریشی ہاشمی اسلام کا جذبہ رکھتے تھے اسی بنا پر اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی تعلیم کیلئے متعین کر دیا۔

فاضل موصوف قریشی صاحب زید مجدہ کے گھر کا ماحول اسلامی تھا۔ اس لیے میانوالی جانے کیلئے ارادہ مصمم کر لیا اور رخت سفر باندھ لیا۔ بالآخر میانوالی پہنچ کر فخر المدرسین علامہ مفتی فخر الدین گانگوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر کتب فارسیہ پڑھیں۔

جامعہ انوار باہو بھکھر

علامہ مفتی فخر الدین گانگوی کے پاس فارسی کتب پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جذبہ بڑھ گیا اور میانوالی سے تشریف لا کر جامعہ انوار باہو کھکھر میں داخلہ لیا اور جامعہ کے بانی اور شیخ محقق العصر حضرت علامہ صاحبزادہ نور سلطان قادری سے ادب کی کتابیں پڑھیں اور جامعہ ہذا کے صدر مدرس جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد شریف ضیائی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کچھ کتابیں پڑھیں۔

جامعہ غوثیہ اڈہ مرید والا

محقق العصر حضرت علامہ مولانا محمد شریف ضیائی رحمۃ اللہ علیہ جب جامعہ انوار باہو سے اڈہ مرید والا تشریف لے گئے۔ فاضل موصوف ان کے ہمراہ جامعہ غوثیہ اڈہ مرید والا تشریف لے آئے اور محقق العصر حضرت علامہ محمد شریف ضیائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس علوم وفنون کی کچھ کتابیں پڑھنے کا موقع میسر ہوا۔

جامعہ نعمانیہ لیہ

جامعہ غوثیہ اڈہ مرید والا سے علوم وفنون کی مزید تحصیل کے بعد آسمان علم کا عقاب اپنی عقابی پرواز سے جامعہ نعمانیہ لیہ میں تشریف لے گئے۔ جامعہ کے صدر مدرس محقق العصر حضرت علامہ مفتی محمد رفیق حسنی زید مجدہ سے اور جامعہ نعمانیہ کے مہتمم محقق العصر حضرت علامہ حامد علی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے فقہ اور اصول فقہ پر مشتمل متعدد کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل موصوف مختلف جامعات سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد ایک ایسے جامعہ کی تلاش میں سیر و سیاحت کر رہے تھے جو عالم اسلام میں ام المدارس کی حیثیت رکھتا تھا۔ بالآخر ان کی آنکھیں ایک ایسے جامعہ کو ڈھونڈ لائیں جو عالم اسلام کا مرکز العلوم العقلیہ والنقلیہ تھا۔

حضرت علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی زید مجدہ ۱۹۷۴ء میں مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ امام المناطقہ الاستاذ المطلق رئیس المدققین سند المحققین حضرت علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف اور تاج الفقہاء فرید العصر بدر العلماء حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا سے علوم وفنون کی تمام کتابیں فوقانی اور تحتانی پڑھیں۔ فاضل موصوف نے جب ان بین الاقوامی شہرت یافتہ اساتذہ کا آٹھ سال تک کے منفرد اور مثالی طرز تدریس کا مشاہدہ کیا۔ بس پھر کیا ہوا یہ تو قبلہ قریشی صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔ راقم الحروف کیلئے بیان کرنا ممکن تو ہے مگر عین ممکن ہے کہ بیان کرنے میں کچھ تفاوت آ جائے۔ المختصر فاضل موصوف بندیال کے ہی ہو کر رہ گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف علوم اسلامیہ میں ید طولی اور مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں فضلاء بندیال میں ممتاز نظر آتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایم اے عربی کی اعلیٰ پوزیشن میں سند حاصل کی اور بی ایڈ میں بھی اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

جامعہ رضویہ انوار بارو

علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی عصری تعلیم کی گوناگوں مصروفیات کے بعد باوجود جامعہ رضویہ انوار بارو ﷺ کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ان دنوں میں اپنے جامعہ میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی فوقانی کتابیں پڑھانے میں مصروف کار ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے گلستان بندیال کے علم وحکمت کے مہکتے ہوئے گلدستے ملک کے اطراف واکناف میں ہر سوامت مسلمہ کے قلوب و اذہان کو معطر کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس گلستان کو دائما سرسبز وشاداب رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

فون 0333-8905587

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجاہد اہل سنت فاضل جلیل

علامہ محمد خان صاحب مدظلہ العالی

تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب

حضرت علامہ حافظ محمد خان صاحب ۱۹۶۵ء میں دارو والا ڈاکخانہ شاہ حسین تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام احمد یار تھا۔ آپ کے والد گرامی کی اپنے علاقہ میں لوگ بہت عزت کرتے تھے۔ ان کا دل دینی جذبہ سے منور تھا لہٰذا انہوں نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے کریما اور نام حق سے لے کر ہدایۃ النحو تک کتابیں مرشد آباد شریف میں پڑھیں۔ کچھ سال مرشد آباد میں گزارنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے مستعد ہو گئے اور عزم مستحکم کر لیا اسی جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا وہاں کے شیخ الجامعہ بحر المعقولات والمنقولات تاج العلماء بدر العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اکتساب فیض کیا اور کافیہ سے جامی تک کتابیں پڑھیں۔

اکثر موقوف علیہ کی کتابیں استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی سے پڑھیں۔

دورۂ حدیث

انوار العلوم ملتان میں پڑھا۔

تلامذہ

مولانا غلام رسول، مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا محمد انور صاحب، مولانا محمد مظہر حسین، مندرجہ بالا علماء کرام جامعہ فریدیہ ساہیوال میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

فاضل موصوف کچھ مدت کے لئے تدریسی خدمات کے لئے جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد (فیصل آباد) میں تشریف لے گئے۔

بیعت

حضرت علامہ موصوف کی بیعت کا سلسلہ مرشد آباد شریف ضلع بھکر سے وابستہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخلص اہل سنت

علامہ محمد دلنواز احمد نقشبندی صاحب زید مجدہ

حضرت فاضل ذی شان علامہ محمد دلنواز احمد نقشبندی جز ما محسن اہل سنت ہیں اور نام کے ساتھ کام میں بھی دلنواز ہیں۔ بڑے محرک اور فعال قسم کے آدمی ہیں۔ گفتگو میں سنجیدگی گفتار پروقار ملیحانہ لباس میں ملبوس ایک ہیولی سا چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ آسمان علم وحکمت کے آفتاب مہتاب کراچی شہر میں علمی شعاعوں سے عوام کے دل ودماغ کو معطر کر رہے ہیں۔ حضرت قبلہ نقشبندی صاحب کراچی کی مرکزی جامع مسجد الطاہر سعید آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور جامعہ نوریہ رضویہ کلفٹن کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت قبلہ نقشبندی صاحب محلہ غلام آباد چاندنی چوک مکان ۲۹۲ ذی بلاک فیصل آباد کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معروف حفاظ میں سے شمار ہوتے تھے۔ آپ کے والد گرامی حافظ عبدالرحیم مرحوم کو ابتدا سے ہی دینی جذبہ تھا لہٰذا ان کے عزم و استقلال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قبلہ نقشبندی صاحب کو عروج بخشا۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلامی کی مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور امام المناطقہ والفلاسفہ رئیس المدققین عمدۃ المحققین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور آپ سے کافیہ، مجموعہ منطق سے لے کر میرزاہد، ملا جلال، مسلم الثبوت، حاشیہ عبدالحکیم پڑھیں اور فقیہ العرب والعجم تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیالوی سے کنز الدقائق، الفیہ، نورالانوار، ہدایہ اولین پڑھیں۔

دورۂ حدیث شریف

علوم وفنون کی تکمیل کے بعد حدیث شریف پڑھنے کے لئے شیخ العرب والعجم شیخ المحدثین حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پابوسی کے لئے حاضر ہوئے اور ان سے سند حدیث حاصل کی۔

سلسلۂ بیعت

حضرت قبلہ نقشبندی صاحب نے عالم اسلام کی مشہور فیض گاہ آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت پیر سید علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تنظیمی وابستگی

جناب نقشبندی صاحب جماعت اہل سنت کے محرک ممبر ہیں۔ مزید محنت میں رواں دواں ہیں۔

تلامذہ

حضرت قبلہ نقشبندی مدظلہ العالی کے کثیر تعداد میں تلامذہ پائے جاتے ہیں۔ کچھ تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ مشتاق احمد رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ حامدیہ کراچی۔ (۲) مولانا محمد الیاس صاحب جامعہ حامدیہ۔ (۳) جناب حافظ عبدالستار صاحب فیصل آباد۔ (۴) حضرت مولانا محمد علی صاحب گوجرہ۔ (۵) حضرت مولانا حفیظ اللہ صاحب جامعہ تبلیغ الاسلام فیصل آباد۔ (۶) قاری محمد اسلام لندن۔ (۷) قاری اشتیاق احمد کراچی وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محسن اہل سنت

حضرت علامہ محمد دین صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد دین صاحب انتہائی نیک سیرت انسان چہرے پر علوم وفنون کے انوار وتجلیات چمکتے نظر آتے ہیں۔ کم گو اور پر وقار زندگی بسر کرنا پسند فرماتے ہیں۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کرتے ہیں۔ محنت اور مطالعہ کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ علامہ موصوف کے والد گرامی حافظ فیروز الدین صاحب اپنے علاقہ کے معزز اور شریف آدمی گردانے جاتے ہیں۔ فاضل موصوف نے سکول کی تعلیم مڈل تک اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل پاس کرنے کے بعد ان کے والد صاحب اپنے بیٹے کو علم دین کے لئے وقف کر دیا۔ گھر میں چونکہ پہلے سے ہی علمی ماحول بن چکا تھا لہٰذا اس جذبہ کے پیش نظر فاضل موصوف نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم کے لئے شمس العلوم جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں ضلع میانوالی میں داخلہ لیا اور جامعہ مظفریہ کے ماہرین اساتذہ سے شرف تلمذ کیا۔ استاذ العلماء حضرت قبلہ علامہ اللہ بخش واں بھچراں سے فارسی کی کتب پڑھیں اور استاذ العلماء قبلہ اللہ بخش تونسوی صاحب سے صرف کی کتابیں نحو میر اور ترکیب کافیہ تک پڑھیں اور نور الایضاح، کنز الدقائق، اصول اشاشی اور مجموعہ منطق بھی انہی سے پڑھیں اور استاذ محمد ابراہیم صاحب سے شرح وقایہ پڑھا اور سکھر سندھ میں نور الانوار پڑھی تھیں۔

استاذ الاساتذہ رئیس المناظرین استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بندیال شریف میں مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ شرح تہذیب، ملا حسن، میر زاہد، ملاں جلال، مختصر معانی، مطول، جامی، شرح عقائد، خیالی، حسامی، مسلم الثبوت، بیضاوی، اقلیدس، میبذی۔

امتیازی حیثیت

فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ بندیال شریف میں ہی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تیرہ چودہ سال درس وتدریس کی شمع کو روشن کیا اور طلباء کے ظاہر اور باطن کو جلاء بخشی۔ اب بھی فاضل موصوف اپنی ذمہ داری کا تحفظ کرتے ہوئے تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تنظیمی وابستگی

جناب نقشبندی صاحب جماعت اہل سنت کے محرک ممبر ہیں۔ مزید محنت میں رواں دواں ہیں۔

تلامذہ

حضرت قبلہ نقشبندی مدظلہ العالی کے کثیر تعداد میں تلامذہ پائے جاتے ہیں۔ کچھ تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ مشتاق احمد رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ حامدیہ کراچی۔ (۲) مولانا محمد الیاس صاحب جامعہ حامدیہ۔ (۳) جناب حافظ عبدالستار صاحب فیصل آباد۔ (۴) حضرت مولانا محمد علی صاحب گوجرہ۔ (۵) حضرت مولانا حفیظ اللہ صاحب جامعہ تبلیغ الاسلام فیصل آباد۔ (۶) قاری محمد اسلام لندن۔ (۷) قاری اشتیاق احمد کراچی وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محسن اہل سنت

حضرت علامہ محمد دین صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد دین صاحب انتہائی نیک سیرت انسان چہرے پر علوم وفنون کے انوار وتجلیات چمکتے نظر آتے ہیں۔ کم گو اور پر وقار زندگی بسر کرنا پسند فرماتے ہیں۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کرتے ہیں۔ محنت اور مطالعہ کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ علامہ موصوف کے والد گرامی حافظ فیروز الدین صاحب اپنے علاقہ کے معزز اور شریف آدمی گردانے جاتے ہیں۔ فاضل موصوف نے سکول کی تعلیم مڈل تک اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل پاس کرنے کے بعد ان کے والد صاحب اپنے بیٹے کو علم دین کے لئے وقف کردیا۔ گھر میں چونکہ پہلے سے ہی علمی ماحول بن چکا تھا لہٰذا اس جذبہ کے پیش نظر فاضل موصوف نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم کے لئے شمس العلوم جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں ضلع میانوالی میں داخلہ لیا اور جامعہ مظفریہ کے ماہرین اساتذہ سے شرف تلمذ کیا۔ استاذ العلماء حضرت قبلہ علامہ اللہ بخش واں بھچراں سے فارسی کی کتب پڑھیں اور استاذ العلماء قبلہ اللہ بخش تونسوی صاحب سے صرف کی کتابیں نحو میر اور ترکیب کافیہ تک پڑھیں اور نور الایضاح، کنز الدقائق، اصول اشاشی اور مجموعہ منطق بھی انہی سے پڑھیں اور استاذ محمد ابراہیم صاحب سے شرح وقایہ پڑھا اور سکھر سندھ میں نور الانوار پڑھی تھیں۔

استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بندیال شریف میں مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ شرح تہذیب، ملا حسن، میر زاہد، ملاں جلال، مختصر معانی، مطول، جامی، شرح عقائد، خیالی، حسامی، مسلم الثبوت، بیضاوی، اقلیدس، میبذی۔

امتیازی حیثیت

فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ بندیال شریف میں ہی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تیرہ چودہ سال درس وتدریس کی شمع کو روشن کیا اور طلباء کے ظاہر اور باطن کو جلاء بخشی۔ اب بھی فاضل موصوف اپنی ذمہ داری کا تحفظ کرتے ہوئے تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

آستانہ عالیہ سیال شریف سے سلسلۂ بیعت قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گلستان بندیال کو قیامت تک سرسبز اور تازہ رکھے۔ اسی گلستان علم کے گلدستے شرق و غرب میں مہک رہے ہیں اور قیامت تک اس مادر علمی کا فیض جاری رہے۔ فالحمد علی ذٰلك حمدًا کثیرًا۔

وسیلہ

قرآن و سنت کی روشنی میں

از افادات
تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ
محمد عبد الحق
سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف

مرتبہ:
صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی

مکتبہ جمال کرم
۹، مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور
فون: پی پی ۷۳۲۴۹۴۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مظہر المعقول والمنقول

حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محقق العصر جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ محتاج تعارف نہیں عالم اسلام کے عظیم اور فاضل استاذ ہیں۔ راقم کو بھی ان کی معیت اور رفاقت میں جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ قابلیت اور ذکاوت کے شہسوار تھے۔ حسن اخلاق میں منفرد تھے۔ طرز تدریس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

شجرۂ نسب

محمد رشید نقشبندی ابن خواجہ احمد علی بن حبیب اللہ بن خدا بخش۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان نے ناظرۂ قرآن مجید اور پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ بعد ازیں جہلم میں اہل سنت و جماعت کے ایک مدرسہ مشین محلہ نمبر ۱ میں تشریف لے گئے اور چند ماہ رہے ابتدائی کتب فارسیہ وہاں پڑھیں۔

دارالعلوم حزب الاحناف

دوسرے سال عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ دارالعلوم حزب الاحناف میں داخلہ لیا۔ شرح جامی اور ابتدائی کتب حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید احمد شاہ صاحب سے پڑھیں اور فقہ حنفی کی ایک مستند کتاب شرح وقایہ اور قطبی علامہ محمود احمد رضوی شارح بخاری سے پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ بندیال میں امام المدرسین الاستاذ المطلق کا شہرہ سن کر جامعہ بندیال میں داخلہ لیا اور امام المناطقہ سند المحققین حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی اور تاج العلماء امام المدققین حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر ۱۹۷۲ء تک تمام علوم وفنون کی تکمیل وہیں کی جبکہ درمیان میں پورا ایک سال بیمار بھی رہے۔ بیمار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہنے کی وجہ سے پڑھائی کا سلسلہ معطل رہا اور ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ میں (بعد از سقوط ڈھاکہ) دارالعلوم امجدیہ کراچی جانے کا بھی اتفاق ہوا لیکن چند ماہ ہی حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری سے درس حدیث لیا اور آب و ہوا موافق نہ آئی جس کی وجہ سے پھر واپس بندیال شریف آگئے اور بخاری شریف وغیرہ قبلہ استاذ العلماء حضرت علامہ عطا محمد چشتی دام فیوضہ سے پڑھیں اور درجہ حدیث کا امتحان جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد اور جامعہ نعمانیہ لاہور میں دیا۔ اور علی الترتیب حضرت قبلہ علامہ شیخ الحدیث غلام رسول رضوی صاحب اور حضرت علامہ شیخ الحدیث مہر دین رحمۃ اللہ علیہ سے سند فراغت حاصل کی۔

تدریسی خدمات

ماہر اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسند تدریس پر فائز ہونے کو تیار ہو گئے۔

جامعہ نعمانیہ لاہور

۲۹ شوال ۱۳۹۲ھ ۴ دسمبر ۱۹۷۲ء مگھر ۲۰۳۹ ب بروز بدھ جامعہ نعمانیہ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور میں تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور شعبان ۱۳۹۴ھ تک جامعہ نعمانیہ میں رہے پھر حیدر آباد جانے کا ارادہ تھا کہ بذریعہ مفتی گل احمد صاحب عتیقی مخدوم اہلسنت قبلہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی نے جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ میں ہی تقرری فرمادی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ

عالم اسلام کا شہرت یافتہ جامعہ جامعہ نظامیہ آپ کی تدریسی خدمات کا منتظر تھا۔ یکم شوال ۱۳۹۴ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۷۴ء کو حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نظامیہ میں تشریف لائے اور جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس اور قیام کے درمیان ۱۹۷۹ء میں عربی فاضل اور ۱۹۸۰ء میں میٹرک کیا۔

انٹرویو میں درجہ اول کی کامیابی

۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۸۰ء کو تنظیم المدارس کے زیر اہتمام مدارس کے لئے کئے جانے والے انٹرویو میں شریک ہوئے اور درجہ اول میں کامیابی حاصل کر کے سند حاصل کی اور انٹرویو لینے والے حضرت شیخ الحدیث عبدالحی چشتی اور مفتی محمد حسین نعیمی صاحب تھے۔

عہدہ قضاء کا تعارفی پہلو

۱۹۸۹ء میں آزاد کشمیر گورنمنٹ کے تحت تحصیل قاضی رہے۔ مدت قضا سوا دو سال یا ڈھائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال ہے۔ مسند تدریس کی طرح میدان عدل وانصاف میں آپ نے اپنا سکہ جمایا۔ آپ کے بعض فیصلے یادگار اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔

عدالت میں قانون شہادت کی اصلاح

عدالتوں میں قانون شہادت کے غلط استعمال کی اصلاح فرماتے ہوئے نامور اور تجربہ کار ججز کو بتایا کہ کسی جج کے تبادلہ کی صورت میں جہاں اس نے کوئی کیس ادھورا چھوڑا ہے اسے وہاں سے دوبارہ شروع نہ کیا جائے بلکہ نیا آنے والا جج از سر نو کیس سنے کیونکہ اسلامی قانون شہادت اور آپ کا مروجہ قانون شہادت اس کیس کو درمیان سے شروع کرنے کی اجازت نہیں دیتا چنانچہ کوٹلی کے ججز نے آپ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے قانون شہادت کے غلط استعمال کو ختم کرتے ہوئے قانون شہادت کے صحیح طریقہ کو اپنایا۔

منصب قضا سے معزولی

جب آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی تو آپ سیاسی مداخلت کی بھینٹ چڑھ گئے تو کوئی وجہ بتائے بغیر آپ کو اس منصب سے معزول کر دیا گیا۔

ادارہ تعلیمات مجددیہ

منصب قضا سے معزول ہونے کے بعد آپ لاہور تشریف لائے اور کچھ عرصہ ادارہ تعلیمات مجددیہ شادمان کالونی لاہور میں پڑھاتے رہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ میں دوبارہ آمد

عالم اسلام کی مذہبی اور دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں دوبارہ مسند تدریس پر فائز ہونے کے لئے حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی علی احمد سندھیلوی کی شب و روز کوششوں نے اپنا رنگ دکھایا بالآخر دوبارہ ۱۹۹۱ء میں مسند تدریس پر فائز ہوئے اور اس حسن انداز سے تدریس فرمائی کہ آپ کو میدان تدریس کا شہسوار کہا جانے لگا۔ قبل از وصال شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہو کر مسلم شریف بھی پڑھاتے رہے۔

جامع الصفات شخصیت

آپ جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ ہر آدمی کے ساتھ حسب مراتب سلوک کرتے۔ اپنے تلامذہ سے بڑی شفقت فرماتے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے انہیں ہدایات دیتے اور مناسب راہنمائی فرماتے۔ بڑوں کا ادب کرتے اور طلباء کو ہر آدمی کا حسب مرتبہ ادب کرنے کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تربیت دیتے۔ نیز آپ بڑے بارعب باوقار اور انتہائی ذہین اور ذکی تھے۔

جامع العلوم

فاضل ذی شان تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور ہر علم میں اپنے رفقاء اور اقران سے برتر وفائق تھے جو فن بھی پڑھاتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ آپ اس فن کے موجد وامام ہیں۔ آپ منطق اور فلسفہ کی گتھیاں بھی سلجھاتے متکلمین کی موشگافیاں بھی بیان کرتے فقہی جزئیات پر عالمانہ نگاہ رکھتے اور احادیث کی تفسیر وتوضیح تطبیق وترجیح میں محققانہ اور فاضلانہ انداز اپناتے۔ علم تفسیر پڑھاتے ہوئے قرآن پاک کو دستور حیات کے طور پر پڑھاتے۔ علوم وفنون کی جو کتاب بھی پڑھاتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ شاید آپ ہی اس کتاب کے مصنف ہیں یہی وجہ ہے کہ معلم خامس ملک التدریس بحر العلوم والفنون علامہ عطا محمد گولڑوی چشتی بندیالوی جن مخصوص تلامذہ کو اہمیت دیتے تھے ان میں علامہ مقصود خطیب جامع مسجد داتا دربار کے علاوہ آپ بھی سرفہرست ہیں جب آپ سے اپنے قابل فخر تلامذہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے قابل فخر تلامذہ میں فاضل موصوف مرحوم کا تذکرہ بھی فرمایا۔

منطق وفلسفہ پر آپ کو بڑا عبور حاصل تھا اس لئے اگر آپ کو اپنے دور کا علوم خیر آبادکا وارث کہا جائے تو مبالغہ نہیں آپ اپنے مشفق اور مربی اور محسن استاذ ملک التدریس کا مظہر اور عکس جمیل تھے اور استاذ محترم کی طرح معقول کو محسوس کر کے سمجھانا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کے ہم درس اور آپ سے پڑھنے والے اس کے شاہد ہیں اپنے استاذ محترم کی طرح آپ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میرا پسندیدہ موضوع فقہ اور اصول فقہ ہے۔

میدان سیاست کے شہسوار

آپ جیسے میدان تدریس کے شہسوار تھے اسی طرح میدان سیاست کے بھی شہسوار تھے اور جیسے منطق اور فلسفی گتھیاں سلجھاتے اسی طرح سیاسی گتھیاں بھی سلجھاتے اسی لئے آپ عرصۂ دراز تک جمعیت علماء جموں وکشمیر کے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ رہ چکے ہیں اور ناظم اعلیٰ کی ذمہ داریاں بھی آپ کو ہی نبھانی پڑتیں اور اب بھی آپ جمعیت کے سینئر نائب صدر تھے اور جمعیت علمائے پاکستان صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔

نیز آزاد کشمیر کی جس سنی تنظیم کو نئے دستور کی ضرورت پڑتی تو فاضل موصوف اس کی دستور کمیٹی کے چیئرمین ہوتے۔ آپ آل جموں وکشمیر سنی جہاد کونسل کے رکن، مرکزی رہنما اور دستور کمیٹی کے رکن تھے۔ فاضل موصوف کے بارے میں پیر طریقت محسن اہل سنت بقیۃ السلف مجاہد تحریک آزادی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشمیر حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن زیب آستانہ عالیہ ڈھانگری اور صدر جمعیت علمائے جموں و کشمیر اکثر فرمایا کرتے کہ مولانا ہمارے وزیر قانون ہیں۔

معاملہ فہمی اور دور اندیشی

فاضل موصوف رحمۃ اللہ علیہ انتہائی معاملہ فہم، دور اندیش، بیدار مغز اور فکر کے مالک تھے۔ آپ فوراً بات کی تہہ تک پہنچ جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جمعیت علماء جموں و کشمیر دو دھڑوں میں بٹ گئی بارہا انہیں یک جا کرنے کی کوششیں کی گئیں مگر ہر مرتبہ ناکامی ہوتی۔

ایک مرتبہ جمعیت کے اتحاد کے لئے میر پور آزاد کشمیر میں اجلاس بلایا گیا ایک دھڑا جامع مسجد گلزار مدینہ کے پاس ڈیرے ڈالے ہوئے تھا اور دوسرا دھڑا مفتی اعظم کشمیر علامہ مفتی عبدالحکیم مرحوم کی مسجد میں جلوہ افروز تھا۔

تین افراد پر ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی جس کے ایک رکن علامہ محمد رشید نقشبندی مرحوم تھے اور دوسرے رکن علامہ محمد دین چشتی فیصل آباد تھے اور تیسرے رکن علامہ گل احمد عتیقی تھے۔ پہلے دن ظہر کی نماز کے بعد مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مصالحتی ٹیم کبھی ایک دھڑے کا فارمولہ لے کر دوسرے کے پاس جاتی اور دوسرے کا فارمولہ لے کر پہلے کے پاس۔ ہر ایک دوسرے کی تجاویز و شرائط مسترد کر کے اپنی تجاویز شرائط پیش کر دیتی اسی طرح یہ سلسلہ سحری تک جاری رہا۔ سحری کے وقت ایک فریق کو بڑی مشکل سے تسلیم کرنا پڑا کہ فیصلہ جمعیت کے دستور کے مطابق ہونا چاہئے جب مصالحتی کمیٹی نے یہ تجویز قبلہ مفتی صاحب کی مسجد میں دوسرے دھڑے کے سامنے پیش کی وہ بگڑ بھی گیا اور بدل بھی گیا۔

فاضل موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی ہر بات میں جدت و ندرت ہوتی آپ قوت دلائل سے بھی سمجھانے کی صلاحیت سے بہرہ ور تھے اور جدید و نادر طرز انداز سے سمجھانا بھی آپ کا خاصہ تھا اور جب قوت دلائل اور جدید نادر طرز انداز سے سمجھانے کے باوجود یہ دھڑا ہٹ دھرمی پر اتر آیا تو فاضل موصوف جلال میں آ گئے اور دستور کی کاپی پھاڑ کر ان کے سامنے پھینک دی اور فرمایا ان کو اگر اس پر عمل نہیں کرنا تھا تو اسے بنا کر منظور کیوں کیا گیا اسی سے اس دھڑے کی مذاکراتی ٹیم کو بڑی ندامت ہوئی اور کافی حد تک ان کے جذبات ٹھنڈے ہو گئے۔ وہ جذبات کی رو میں بہہ جانے کی بجائے غور و فکر کی منزل تک پہنچ گئے۔ جوں جوں طلوع فجر کا وقت قریب آتا جاتا تو فریقین کے حامیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ صبح آٹھ بجے تک قبلہ مفتی صاحب مرحوم کی مسجد میں فریقین کے حامیوں کی بڑی تعداد اکٹھی ہو گئی جس سے لڑائی جھگڑا کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا۔ اب ایک فریق کے اکابر المنظر ہوٹل کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روانہ ہو گئے مگر دوسرا فریق مسجد میں ہی رہنا چاہتا تھا حالانکہ فریقین کی رضامندی سے طے پایا تھا کہ فائنل اجلاس المنظر ہوٹل میں ہوگا۔ بالآخر کچھ پس وپیش کے بعد دوسرا فریق المنظر ہوٹل میں پہنچ گیا۔ اس طرح ستائیس افراد پر مشتمل مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اب ایک بڑے جلسے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ حضرت مولانا مرحوم نے بڑی حکمت عملی اور دانائی سے پہلے ایک فریق کے صدر اور ناظم اعلیٰ کو علیحدہ ایک کمرے میں بلایا پھر دوسرے فریق کے صدر و سیکرٹری کو بلایا۔ اس طرح اس کمرہ میں گیارہ آدمی پہنچ گئے اور فریقین کے صدر و سیکرٹریز سے استعفیٰ لیا اس موقعہ پر جب ایک فریق کا ناظم اعلیٰ کوئی بات کرنے لگتا تو آپ فوراً اسے یہ کہہ کر بٹھا دیتے کہ تمہیں بات کرنے کا کوئی حق نہیں۔

المختصر فریقین کے ذمہ دار آدمیوں سے ان کے حامیوں میں یہ اعلان کرایا کہ یہ کمیٹی جو فیصلہ کرے گی وہ تمہیں منظور کرنا ہوگا۔ چنانچہ فریقین کے حامیوں نے اسے تسلیم کیا۔ فاضل موصوف کی حکمت عملی اور دانشمندی سے دو اڑھائی گھنٹوں کی مسلسل کوشش سے خدا خدا کر کے لڑائی جھگڑے کا خطرہ ٹل گیا اور اکابر باہم بغل گیر ہو کر ہنسی خوشی باہر آئے اور ان کے حامی مطمئن ہو گئے۔ اگر اس دن مولانا مرحوم کا وجود مسعود نہ ہوتا تو ضرور لڑائی ہو کر رہتی مگر مولانا کی دانشمندی اور دانائی نے انہیں شکر و شیر بنا دیا اور نئے انتخاب کی صورت میں جو ڈھانچہ بنا سب نے اسے منظور کر لیا اسی طرح لاہور میں بھی ایک مرتبہ علماء کو باہم دست و گریبان ہونے سے بچا لیا۔

آپ کے رسم قل کے موقع پر شمالی لاہور کے علماء نے بتایا کہ شمالی لاہور کی جماعت اہل سنت دو دھڑوں میں بٹ گئی ایک میٹنگ میں دونوں دھڑے مسلح ہو کر آ گئے لڑائی جھگڑے کا بہت خطرہ تھا۔ جب فاضل موصوف تشریف لائے تو آپ نے بڑی دانشمندی سے انہیں شکر و شیر بنا دیا اور ہم آپ کے فہم و فراست سے بہت متاثر ہوئے حالات پر کنٹرول کرنا اجلاس میں چھا جانا مولانا مرحوم کی خداداد صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مولانا مرحوم نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے سچے داعی اور اسلام کے شیدائی اور فدائی تھے۔ اس لئے آپ اسلام کے خلاف یا خلاف واقع و غلط بات سننا ذرا بھی برداشت نہ کرتے اور اگر کوئی ایسی بات کرتا تو آپ برق رفتاری اور گرج دار آواز سے اسے منہ توڑ جواب دے کر ورطہ حیرت میں ڈال دیتے اور معترض آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آپ کو دیکھتا ہی رہ جاتا۔

اسلوب تحریر کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف ہر فن مولا تھے۔ تحریر و تصنیف میں بھی آپ اپنی مثال آپ تھے آپ کا انداز تحریر بھی بڑا اچھوتا نرالا اور انتہائی دلکش اور جدت و ندرت سے لبریز ہوتا۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے احکام طہارت کے نام سے ایک کتاب تالیف فرمائی فقہ اسلام کے نام سے اس کا مقدمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل موصوف نے تحریر فرمایا۔

اس میں فقہ کی تعریف کرنے کے بعد آپ دو باتوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

(الف) تفصیل دلائل سے کیا مراد ہے۔

(ب) حکم شرعی و فقہی کے حاصل کئے جانے سے کیا مراد ہے۔ ان باتوں کی وضاحت کے لئے جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا وہ درج ذیل ہے اسے پڑھ کر آپ کی جدت و ندرت کے جلوے ملاحظہ فرمائیں۔

جب کسی حکم شرعی و فقہی کی منطق کی روشنی میں کوئی دلیل پیش کی جائے گی تو اس دلیل کا ایک حصہ اور ٹکڑا (صغری) متعلقہ آیات یا حدیث سے ماخوذ ہوگا جبکہ دلیل کا دوسرا حصہ اور ٹکڑا (کبری) فن اصول فقہ کا کوئی قاعدہ اور قانون ہوگا اس استدلال عمل کو "حکم شرعی کا حاصل کیا جانا" کہا جاتا ہے۔ اس استدلال عمل کی مزید وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ چند حسب ذیل اصطلاحات ذہن میں مستحضر ہوں۔

(۱) امر شارع علیہ السلام اور حکم دینے والا۔

(۲) مامور و مکلف انسان یعنی جس انسان کو کوئی حکم اور آرڈر دیا گیا ہو۔

(۳) مامور بہ جس فعل و عمل اور کام کے کرنے کا کہا گیا۔ مثلاً نماز روزہ۔

(۴) امر وہ صیغہ اور لفظ جس کے ذریعے حکم اور آرڈر دیا گیا مثلاً "اقیموا" (قائم کرو)

(۵) منھی عنہ جس فعل اور عمل اور کام سے روکا گیا ہو مثلاً چوری، بدکاری اور غیبت۔

(۶) نہی وہ صیغہ اور لفظ جس کے ذریعہ روکا گیا ہو مثلاً لاتقربوا (قریب مت جاؤ)

(۷) دلیل وہ الفاظ اور عبارت جس سے کسی حکم یا دعویٰ کو ثابت کیا جائے۔

(۸) صغری و کبری کوئی بھی دلیل اور جملوں (قضایا) کے ملانے سے بنتی ہے پہلے جملہ کو "صغری" اور دوسرے "کبری" کہا جاتا ہے۔

مثلاً کسی کالج کا کوئی طالب علم ہے اور وہ کالج کی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس (طالب علم) کو ہوسٹل کمرہ الاٹ کیا جائے اس (طالب علم) کا یہ حق ہے انتظامیہ پوچھتی ہے کہ کیوں؟ اور کس طرح تیرا حق ہے وہ طالب علم کہتا ہے میں اس کالج کا طالب علم ہوں اور اس کالج کے ہر طالب علم کا حق ہے کہ اس کو کمرہ دیا جائے دلیل اس طرح دی جائے گی۔

میں اس کالج کا طالب علم ہوں پہلا جملہ (صغریٰ)

اس کالج کے ہر طالب علم کا حق ہے کہ اس کو کمرہ دیا جائے۔ دوسرا جملہ (کبریٰ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہٰذا میرا بھی حق ہے کہ مجھے کمرہ دیا جائے تیسرا جملہ۔ (نتیجہ)

خلاصۂ دلیل

پہلے جملہ کو صغریٰ کہا جائے گا اور دوسرے جملہ کو کبریٰ کہا جائے گا اور دونوں (پہلے اور دوسرے) کے مجموعہ کو دلیل کہا جائے گا جبکہ تیسرا جملہ دعویٰ یا مطالبہ کہلائے گا اس تمہید کے بعد آیئے دیکھئے کہ کوئی مجتہد کسی تفصیلی دلیل (آیت قرآن یا حدیث) سے کسی حکم فقہی کو کس طرح حاصل کرے گا۔ مثلاً نماز کو لے لیجئے گا۔ یوں کہا جائے گا "نماز فرض ہے" یہ ایک دعویٰ ہے اس دعویٰ کی یہ دلیل ہے۔ ہر "مامور بہ" فرض ہے۔

نماز مامور بہ ہے۔ پہلا جملہ صغریٰ "ہر مامور بہ" فرض ہے دوسرا جملہ (کبریٰ)

لہٰذا نماز فرض ہے۔ تیسرا جملہ (نتیجہ اور دعویٰ)

دلیل کا صغریٰ (نماز مامور بہ ہے) قرآن پاک کے اس ارشاد سے اخذ کیا گیا ہے کہ "اقیموا الصلوٰۃ" نماز قائم کرو جبکہ دلیل کا کبریٰ (ہر مامور بہ فرض ہے) اصول فقہ کے اس قاعدہ اور قانون سے لیا گیا ہے کہ "الامر للوجوب" امر کا صیغہ فرضیت کے لئے ہے اس طرح مثلاً "قتل اولاد آدم حرام ہے" اس فرض حکم کو مجتہد حسب ذیل طریقہ سے حاصل کرے گا۔

قتل اولاد منہی عنہ ہے (صغریٰ) ہر منہی عنہ حرام ہے۔ (کبریٰ)

لہٰذا قتل اولاد حرام ہے۔ (دعویٰ)

اس حکم (قتل ولد کا حرام ہونا) کی دلیل کا پہلا جملہ اور صغریٰ قرآن پاک اس ارشاد سے اخذ کیا گیا ہے کہ لاتقتلوا اولادکم اس ارشاد باری کی روشنی میں اولاد کو قتل کئے جانے سے روک دیا گیا ہے (اپنی اولاد کو مت قتل کرو) لہٰذا اولاد کا قتل منہی عنہ ٹھہرا جبکہ حکم مذکورہ کی دلیل کے کبریٰ کو اصول فقہ کے اس قاعدے اور قانون سے لیا گیا کہ نہی حرام یعنی نہی کا صیغہ کسی فعل اور کام کے حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس

سرور دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو لوگوں کے معاملات میں اچھا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں بھی اچھا ہوگا آیئے اس ارشاد نبوی کی روشنی میں مولانا کی زندگی کا جائزہ لیں۔ عرصہ ہوا جامع المعقول والمنقول قبلہ مفتی گل احمد عتیقی صاحب سے اُردو کی ایک چھوٹی سی کتاب عاریۃً لے گئے آپ نے اس کتاب کا فوٹو کروالیا اور اصل کتاب کہیں گم ہوگئی تعلیمی سال کے آغاز میں ایک مرتبہ آپ کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا وہ کتاب مجھے معاف کردو ورنہ فوٹو لے لو قبلہ مفتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب فرماتے ہیں میں نے مسکراتے ہوئے دبے ہوئے الفاظ میں کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز فرمائے میں نے طلباء کو بھی کہہ دیا کہ میں نے معاف کردی لیکن اس کے باوجود ایک دن حافظ عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ کو یہ پیغام دیا کہ وہ میری بات سن کر مسکراتے ہوئے خاموش ہوجاتے ہیں اسے کہیں کہ میری بات کا جواب دیں تو میں نے کہا کہ میں تو بارہا معاف کرچکا ہوں اب انہیں بتادیں تو اب انہیں میرا پیغام صراحتہً پہنچا تو انہیں اطمینان ہوگیا۔

شادی خانہ آبادی

۹ نومبر ۱۹۸۶ء کو آپ کی شادی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی اس وقت آپ کے تین لڑکے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) محمد سعید (۲) محمد ایاز (۳) محمد ارشد۔

اساتذہ ذی شان

(۱) سید المحققین سند المدققین بحر العلوم حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ، (۲) تاج العلماء بدر العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف، (۳) مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ (۴) علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ (۵) حضرت علامہ سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (۶) شارح بخاری حضرت علامہ محمود احمد رضوی صاحب، (۷) جامع معقول ومنقول حضرت علامہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ لنڈا بازار لاہور۔

نامور ہم سبق رفقاء

(۱) علامہ مقصود احمد خطیب داتا صاحب، (۲) علامہ عطا محمد متین، (۳) علامہ محمد رفیق حسنی، (۴) علامہ محمد نواز ایم اے، (۵) علامہ مفتی علی احمد سندھیلوی، (۶) علامہ ملک محمد اقبال، (۷) علامہ عبدالرشید صاحب، (۸) صاحبزادہ محمد اسماعیل و (۹) صاحبزادہ عبدالرحمٰن، (۱۰) صاحبزادہ سردار احمد کھرپڑ شریف، (۱۱) صاحبزادہ معظم الدین، (۱۲) مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، (۱۳) مولانا محمد رفیق چشتی، (۱۴) مولانا محمد شریف ضیائی، (۱۵) مولانا محمد یوسف بصیر پوری، (۱۶) صاحبزادہ محمود حسین شائق، (۱۷) مولانا عبدالکریم، (۱۸) حافظ عبدالعزیز کوٹلی، (۱۹) قاری محمد بشیر کوٹلی وغیرہ۔

تصانیف

فاضل موصوف کی مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں۔

(۱) ووٹ کی حقیقت اور ووٹر کی شرعی حیثیت۔ (۲) التوصل کا اردو ترجمہ۔ (۳) اثبات المولد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والقیام کا ترجمہ۔(۴) امام شرعی کون؟(۵) قرآن اور منصب امامت۔(۶) مقدمہ کشف المحجوب۔ (۷) جواہر البحار کے اردو ترجمہ پر تعارف لکھا۔(۸) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ مشعل ہدایت پر دیباچہ رقم فرمایا۔(۹) احکام طہارت پر الکلمۃ الملہمہ کے عنوان سے مقدمہ لکھا۔(۱۰) نشری تقریر میں مفتی گل احمد عتیقی اور تاسیس النظر پر بھی تعارف لکھا۔ اس کے علاوہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، امروز لاہور، جنگ لاہور میں مختلف مضامین شائع ہوئے۔

فریضۂ حج

۲۳ اپریل ۱۹۹۳ء میں فریضہ حج کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے اور ۶۰ دن تک وہاں قیام فرمایا۔

دورہ تفسیر القرآن

جامع مسجد داتا گنج ہجویری میں دورۂ تفسیر القرآن پڑھایا اور جامعہ نعمانیہ لاہور اور جامعہ اویسیہ گوہر یہ سیالکوٹ میں بھی دورۂ تفسیر القرآن پڑھایا۔

آخری تمنا نظام مصطفیٰ

ایک دن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تشریف فرما تھے آپ نے ملک کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے ایک سرد آہ بھر کر فرمایا کہ زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب ختم ہو جائے لیکن ایک آرزو تھی جو ابھی تک پوری نہیں ہوئی وہ یہ تھی کہ اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے نظام مصطفیٰ کا نفاذ دیکھ لیتا اور وہ بھی قائد اہل سنت حضرت علامہ امام الشاہ احمد نورانی کی پاکیزہ قیادت میں پھر مر جاتا۔

فرماتے تھے جناب قبلہ نورانی صاحب بھی زندگی کے طویل سفر طے کر چکے ہیں فرماتے کہ ہم طالب علم تھے کہ قائد اہل سنت نے نظام مصطفیٰ کا علم بلند کیا تھا اب تو ہمارے بالوں میں بھی چاندنی آگئی ہے۔ نظام مصطفیٰ کی منزل ابھی دور نظر آتی ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قائد اہل سنت کی مبارک قیادت میں ہمیں نظام مصطفیٰ کا مبارک دور دکھائے اس آرزو اور تمنا سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فاضل موصوف کو نظام مصطفیٰ سے کتنا جذباتی لگاؤ تھا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی قبر پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

روحانی تعلق اور بیعت

فاضل ذی شان حضرت علامہ مولانا محمد رشید نقشبندی کا روحانی تعلق چیچیاں شریف کے بزرگان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دین قبلہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ (قیام پذیر مسجد شریف جامع الفردوس درس شریف مہار کوٹلی) حضرت قبلہ میاں فضل الٰہی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبزادگان والا شان سلمھم الرحمن في الدنیا والاخرہ کے ساتھ رہا آپ کی بیعت بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں یہاں ہی سے تھی انہیں اس دربار عالیہ سے اور بالخصوص قبلہ حضرت پیر صاحب مدظلہ العالی سے اس قدر محبت عقیدت اور روحانی تسکین تھی ایک دفعہ فاضل موصوف نے فرمایا کہ میرا پیروں پہ اعتقاد نہ ہوتا اگر قبلہ حضرت صاحب کی شخصیت میرے سامنے نہ ہوتی الغرض فاضل موصوف کے لئے طریقت کی راہنمائی کے لئے عالم اسلام کے قابل رشک شخصیت کا انتخاب فرمایا اور شریعت کی راہنمائی کے لئے بھی فاضل اور قابل اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

خطابت و امامت

فخر الفضلاء حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے محکمہ اوقاف کے سایہ میں آپ نے مندرجہ ذیل مساجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

(۱) مسجد مزار شریف لنڈا بازار لاہور۔ (۲) جامع مسجد حضرت ایاز رنگ محل لاہور۔ (۳) دربار شاہ محمد غوث لاہور۔ (۴) مسجد غلہ منڈی شیخوپورہ۔ (۵) جامع مسجد بلال مصری شاہ لاہور جہاں تادم آخر خطابت و امامت فرماتے رہے۔ (۶) جامعہ مسجد سعدیہ مرید کے۔

وصال پر ملال

۱۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو پہلی مرتبہ بیمار ہوئے لیکن درس و تدریس سے لگاؤ کا عالم یہ تھا کہ اگر تھوڑا سا بھی افاقہ ہوتا تو فوراً جامعہ پہنچ جاتے اور سبق پڑھانا شروع کر دیتے پھر آخری دفعہ ۲۵ جولائی کو بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں شدید علالت کے بعد یکم ستمبر ۱۹۹۷ء بروز پیر صبح تقریباً پونے چھ بجے کے قریب ہسپتال میں ہی اس دار فانی سے رخصت فرما گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضیاء اہل سنت

علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن گجرات

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب اعلیٰ کردار پروقار گفتگو اور نیک سیرت انسان ہیں۔ حفظ اور ضبط میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فاضل جلیل ۱۹۵۷ء میں ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ ہیں۔ آپ کے والد گرامی نے ڈنگہ میں ایک عظیم الشان جامعہ کی سنگ بنیاد رکھی جس کا نام جامعہ رضویہ ضیاء القرآن رکھا۔ رفتہ رفتہ اپنے علاقہ کا ایک عظیم الشان جامعہ بن گیا اللہ قدوس نے اس جامعہ کو عروج اور ترقی بخشی۔ اللہ تعالیٰ اس گلستان علم وعرفان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرسبز اور شاداب رکھے۔

معیار تعلیم کی تعارفی نوعیت

علامہ موصوف نے درس کی کتب بڑی محنت اور عرق ریزی سے پڑھیں اور معقولات میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ بحمد للہ اپنے ہی مدرسہ میں نظامت اور شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں ہی حاصل کی چونکہ گھر میں ماحول اسلامی اور علمی تھا اس لئے بڑی محنت سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کا جذبہ اس قدر بڑا کہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے گھر سے نکل کر علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے حاصلانوالہ شریف تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ میں پہنچ کر عالم اسلام کی معروف شخصیت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا سلطان احمد کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور ان سے جامی سے لے کر دورۂ حدیث تک علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل فرمائی۔ حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب سے کتب فارسیہ پڑھیں۔ جامع معقول ومنقول شیخ النحو والصرف شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف صاحب مجددی جلالی سے صرف پڑھی۔ استاذ الاساتذہ بحر العلوم تاج العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف سے ملا حسن حسامی، سلم، مختصر المعانی جیسی کتابیں پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینی مذہبی اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف نے تحریک نظام مصطفیٰ میں حصہ لیا اور تحریک ختم نبوت میں بھی بڑی محنت سے کام کیا۔ نیز جمعیت علمائے پاکستان کی رکنیت حاصل کر کے بڑی بہادری سے کام کیا جس کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور اور مقبول ہو گئے ہیں۔

قابل رشک مصروفیات

فاضل جلیل علوم عقلیہ ونقلیہ کی فراغت کے بعد بلا تاخیر منصب تدریس پر فائز ہو گئے۔ تقریباً ستائیس برس سے مسلسل تدریس فرما رہے ہیں اور اپنے مدرسہ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں نظامت کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں۔

بیعت

آپ کے روحانی فیض کا سلسلہ عالم اسلام کی مرکزی روحانی درسگاہ حضرت کیلیانوالہ شریف سے منسلک ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجم العلوم والفنون

علامہ محمد رفیع صاحب

صدر مدرس جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

حضرت علامہ محمد رفیع صاحب نیک سیرت اور نیک طینت انسان ہیں۔ ہمہ وقت مطالعہ میں منہمک اور مستغرق رہتے ہیں۔ منصب تدریس پر فائز ہو کر کتاب کے مخفی گوشوں پر اس قدر سیر حاصل بحث کرتے ہیں کہ طلباء کے اذہان میں مشکل سے مشکل اسباق بھی بلا صعوبت کے دلنشین ہو جاتے ہیں۔

فاضل موصوف کے والد گرامی کا اسم گرامی ملک عطا محمد ہے۔ آپ کے والد گرامی نہایت معزز اور مکرم شخص ہیں اپنے خاندان میں باعتبار شرافت کے ممتاز ہیں۔

مسکن و تاریخ پیدائش

فاضل موصوف ۱۹۶۴ء میں موضع نور والا ضلع لیہ نزد آستانہ عالیہ بارویہ میں ۱۹۶۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی دینی جذبہ رکھتے ہیں اسی بنا پر اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم

آستانہ عالیہ بارویہ شریف میں ابتدائی تعلیم سے مشرف ہوئے اور حضرت مولانا محمد بخش صاحب سے استفادہ کیا۔

دارالعلوم شمس المدارس

ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد فاضل موصوف نے دارالعلوم شمس المدارس میں داخلہ لیا اور وہاں کے فاضل اساتذۂ کرام سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھیں۔

(۱) کافیہ۔ (۲) جامی۔ (۳) کنز۔ (۴) قدوری۔ (۵) شرح وقایہ وغیرہ۔

تاج العلماء شیخ الجامعہ محقق اہل سنت جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے صغریٰ کبریٰ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

جامعہ حامدیہ رضویہ

جامعہ بندیال شریف میں کتب مذکورہ پڑھنے کے بعد جامعہ حامدیہ میں داخلہ لیا اور رئیس المناطقہ شیخ المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے مندرجہ ذیل اسباق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

(۱) شرح تہذیب (۲) قطبی (۳) میر قطبی (۴) میر زاہد (۵) مختصر المعانی۔

(۶) کنز الدقائق (۷) جلالین۔

جامعہ مکھڈ شریف

جامعہ حامدیہ میں تین سال الاستاذ المطلق قبلہ استاذی المکرم علامہ عطا محمد بندیالوی کی خدمت میں رہ کر علمی مراحل طے کرنے والا آسمان علم وحکمت کا آفتاب مہتاب اس قدر استاذ محترم کی گفتار اور طرز تدریس کا معتقد ہو گیا کہ کسی دوسرے استاذ سے پڑھنا تو بڑی دور کی بات ہے غیر کا تصور بھی لانا جرم سمجھتا تھا۔ فاضل موصوف نے اس قدر سبک رفتاری سے کام کیا کہ جہاں استاذ مکرم تشریف لے جاتے وہاں پہنچ کر استاذ مکرم سے استفادہ کرتے الحاصل اس قدر محبت ہوگئی کہ اور کوئی آنکھوں میں جچتا ہی نہیں تھا

؎ حور پہ نظر نہیں رکھتا شیدا تیرا

المختصر دور دراز سے سفر طے کر کے یہ علم وحکمت کا شاہین جامعہ مکھڈ پہنچ گیا اور ایک سال کے لئے پھر استاذ محترم کی خدمت میں رہ کر مندرجہ ذیل اسباق پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

بیضاوی، ملا حسن، میبذی، شرح عقائد بمع خیالی۔

جامعہ خیر المعاد

فاضل موصوف نے جامعہ خیر المعاد میں جامع معقول ومنقول حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب سے عبد الغفور، قاضی مبارک پڑھیں اور علامہ سدیدی صاحب سے متنبی اور حماسہ پڑھا۔

دورۂ حدیث شریف

علامہ موصوف نے دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا اور جامعہ رضویہ کے شیخ الحدیث نائب محدث اعظم پاکستان جامع معقول ومنقول حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زانوئے تلمذ تہہ کیے۔

قدرت نے علامہ موصوف کی تعلیم وتربیت کے لئے عالم اسلام کی بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیات کا انتخاب فرمایا ہے یہ سب اسی کے کرم اور توفیق سے ہوا کرتا ہے۔ ھٰذا من فضل ربی۔

تدریسی خدمات

فاضل جلیل علوم عقلیہ ونقلیہ کی فراغت کے بعد تدریسی خدمات میں اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ پہلے سال تدریس کا آغاز جامعہ شمس العلوم چوہارہ میں کیا اور مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) ہدایۃ النحو (۲) متنبی (۳) حماسہ اور قدروی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تدریس کا دوسرا سال

جامعہ شمس المدارس میں طلباء کو فیض یاب اور سیراب کرنے کے بعد پرانی عیدگاہ جھنگ میں اپنی تدریسی خدمات پیش کر دیں اور بڑے انہماک اور محنت کے ساتھ طلباء کو مطمئن کرتے رہے۔

تدریس کا تیسرا سال

تدریس کے تیسرے سال میں ذہانت اور تجربہ بڑھ چکا تھا اپنے پورے شباب علمی کے ساتھ بڑے اور چھوٹے تمام اسباق پڑھنے کے لئے کمربستہ ہو گئے اور طلباء کے اذھان وافکار کو علم وعرفان کے نور سے منور کرنے کے لئے پوری طرح مستعد اور تیار ہو گئے۔ ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۱ تک عالم اسلام کی شہرت یافتہ درسگاہ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد میں تدریس فرماتے رہے۔

جامعہ بہار مدینہ

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد رفیع صاحب دو سال جامعہ بہار مدینہ میں تدریس فرماتے رہے اور تقریباً کریما سے لے کر مشکوٰۃ شریف تک تدریس فرماتے رہے۔

جامعہ تبلیغ الاسلام

بہار مدینہ میں دو سال تدریس فرمانے کے بعد فاضل ذی شان جامعہ تبلیغ الاسلام میں تشریف لائے اور ایک سال جامعہ ہذا میں تدریس کرتے رہے۔ ابتدائی صرف کی کتابیں اور قطبی، بیضاوی، کافیہ اور مرقات پڑھائیں۔

جامعہ ام اشرف جمال

جامعہ ام اشرف جمال یوحنا آباد میں ایک سال تدریس فرمائی اور مندرجہ ذیل کتابیں پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ شرح جامی، شرح تہذیب، ہدایۃ النحو، کافیہ، سلم العلوم اور حسامی۔

جامعہ سراجیہ فیصل آباد

استاذ المحدثین الاستاذ المطلق حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب کے جامعہ میں دو سال پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

جامعہ رضویہ لاہور

فاضل موصوف ان دنوں میں جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مندرجہ ذیل اسباق پڑھا رہے ہیں۔

مطول، مختصر المعانی، مناظرہ رشیدیہ، قطبی، سلم کافیہ وغیرہ۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زینت مسند تدریس

علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب زید مجدہٗ

ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر کراچی

حضرت علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب بے باک اور بے لوث شخصیت ہیں۔ پروقار گفتگو اور مہذب لباس میں ملبوس اور پیشانی پر علوم عقلیہ ونقلیہ کے آثار نظر آتے ہیں۔ فتاوٰی نویسی میں اسلاف کی یادگار ہیں۔ ان کے فتاوٰی میں لچک نہیں ہوتی۔ کراچی میں فتاوٰی نویسی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ان کے فتاوٰی میں اسلاف کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

حضرت علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب حافظ آباد کے نواحی گاؤں موضع گوگیاں ڈاک خانہ بہل تحصیل وضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کی معزز اور معتبر شخصیت تھے اور آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی غلام محمد تھا۔ خوش قسمت باپ نے اپنے بیٹے کو بچپن سے ہی دینی تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا فرمایا۔ اسی جذبہ نے حضرت علامہ مفتی محمد رفیق صاحب کو علوم اسلامیہ کی تکمیل کرنے پر مجبور کردیا۔ حضرت علامہ مفتی صاحب جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر کراچی کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ جامعہ کے ناظم ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑی عظیم الشان مرکزی جامعہ مسجد رحمانیہ طارق روڈ کراچی کے خطیب ہیں۔ آپ نے مختلف مدارس اسلامیہ میں وقت کے قابل اور فاضل اساتذہ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے۔ مفتی صاحب قبلہ نے جامعہ بندیال شریف میں عرصۂ دراز تک علوم وفنون حاصل کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ کی فراغت کے بعد دورۂ حدیث شریف بھی بندیال ہی میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں وقت کے ماہر اور قابل اساتذہ سے پڑھنا میسر فرمایا۔

اساتذۂ کرام

(۱) محقق العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی (۲) سند المحققین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب زیب آستانہ بندیال شریف (۳) حضرت علامہ عبدالعزیز صاحب انوار العلوم ملتان (۴) حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی صاحب خواجہ آباد شریف (۵) حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم لودھراں (۵) عمدۃ الاذکیا شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی سرگودھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

قبلہ مفتی صاحب نے بیعت حضرت خواجہ غلام محمد سواگ شریف ضلع لیہ کے دست حق پرست پر کی ہے۔ آپ کے پیر و مرشد نے حضرت قبلہ مفتی صاحب میں جوہر استعداد دیکھ کر خلافت کی اجازت بھی مرحمت فرمادی۔

تصانیف

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی کثیر تعداد میں کتابیں موجود ہیں۔ بخوف طوالت کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) رفیق الحجاج۔ (۲) رفیق الصائمین۔ (۳) رفیق المذنبین۔

دینی خدمات کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی تنظیمی وابستگی ادارہ منہاج القرآن سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ مفتی صاحب میں دین کا جذبہ اس قدر عطا فرمایا کہ اب بھی تدریس و خطابت اور سیاست کے اعتبار سے کراچی میں ان کا شمار فرنٹ کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ گلستان بندیال کا یہ گلدستہ شرقاً غرباً مہکتا رہے گا اور علم و حکمت کا چراغ ہر سو لوگوں کے دلوں کو منور کرتا رہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرجع العلماء

مفتی محمد ریاض احمد قادری بندیالوی صاحب

زید مجدہٗ

حضرت علامہ فاضل ذی شان مفتی محمد ریاض احمد قادری بندیالوی صاحب انتہائی شریف النفس اور حلیم الطبع انسان ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں ہی محنت کے عادی تھے اور مطالعہ کے پابند تھے اور اکثر خوبصورت اور سفید لباس میں ملبوس ہوتے تھے۔ گفتگو میں شائستگی اور رفتار پروقار تھی۔ سیدھی اور سچی بات کہنے کو اپنی عظمت سمجھتے تھے۔ فاضل ذی شان کوٹ سابہ تحصیل وضلع رحیم یار خان کے رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے والد گرامی جناب حاجی امان اللہ اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ فاضل ذی شان کے والد گرامی کو شروع سے ہی اپنے بیٹے کو اسلامی تعلیم دینے کا بہت شوق تھا۔ لہٰذا حضرت علامہ موصوف کو علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے تیار کیا۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

حضرت فاضل ذی شان موصوف نے علوم عربیہ کی ابتدائی تعلیم کے لئے حضرت مولانا مفتی سراج صاحب، حضرت علامہ حافظ سراج احمد صاحب، حضرت مولانا علامہ مفتی عبدالواحد صاحب، حضرت علامہ مفتی مختار احمد صاحب، مدرسہ سراج العلوم خان پور سے اکتساب فیض کیا۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل ذی شان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور تاج العلماء محقق العصر علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی اور بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب اور حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری صاحب جامعہ امجدیہ کراچی جیسے عظیم المرتبت اور محقق العصر اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں منطق فلسفہ اور دیگر فنون پڑھے۔ جامعہ ہذا میں تین سال تک بڑی محنت سے پڑھا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسی محنت کے صدقہ سے آج فاضل موصوف بیک وقت بہترین مفتی بھی ہیں اور بہترین ناظم بھی اور صدر مدرس بھی ہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ تعلیمی کردار

فاضل ذی شان اپنی طالب علمی میں اس قدر انتھک محنت کی کہ وہ شہادۃ العالیہ میں الممتاز مع الشرف کا درجہ حاصل کیا۔

دورۂ حدیث

علامہ موصوف نے دورۂ حدیث شریف جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی سے جامعہ رضویہ میں کیا اور دورۂ حدیث شریف کے لئے کچھ مہینے حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب ازہری سے شرف تلمذ کیا ہے۔

دورۂ میراث وتوقیت

فاضل موصوف کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمانہ کے محقق اساتذہ کا انتظام فرمایا اور دورۂ علم میراث اور توقیت جامعہ امینیہ فیصل آباد میں بحر العلوم حضرت علامہ مفتی سید محمد افضل حسین شاہ سے کیا۔

بیعت

درگاہ جیلانیہ قادریہ سے سلسلۂ بیعت مربوط ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خویدم خانوادۂ فقیہ العصر

حضرت علامہ محمد زمان صاحب

سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

حضرت علامہ مولانا محمد زمان صاحب یقیناً مجاہد اہل سنت ہیں۔ کافی عرصہ سے آپ تدریس کے فرائض ادا کرتے رہے۔ عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں کافی عرصہ تدریس کے منصب پر فائز رہ کر اپنے اساتذہ کے فیض کو آگے جاری رکھا۔ آپ ہر وقت اپنے آپ کو عمامہ شریف سے آراستہ رکھتے ہیں۔ گفتار شائستہ اور رفتار منکسرانہ آپ کی علامت بن چکی ہے۔

آپ کے والد گرامی جناب عالم خان صاحب اپنے علاقہ کے معتبر اور معزز آدمی تھے۔

حضرت علامہ مولانا محمد زمان صاحب زید مجدہ کے والد گرامی کو دین کا جذبہ تھا اسی کے پیش نظر اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ پڑھانے کے لئے بڑی محنت اور محبت کا ثبوت فراہم کیا آپ تقریباً ۱۹۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ حافظ غلام سرور صاحب سے ناظرہ قرآن شریف پڑھا۔ قرآن حکیم مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ حضرت فاضل موصوف نے صرف کی کتابیں حضرت علامہ مولانا شہباز خان سے پڑھیں اور محقق العصر جانشین فقیہ العصر حضرت صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب سے نحو اور فقہ کی کتابیں پڑھیں اور امام المنطق محقق العرب والعجم مرجع الائمہ مخزن علوم عقلیہ ونقلیہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی سے منطق اور فلسفہ کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت علامہ محمد زمان صاحب نے اپنے وقت کے قابل رشک اور محقق اساتذہ سے علوم وفنون کی تحصیل کی۔ حصول علم کے بعد اپنے اساتذہ کے فیض کو آگے جاری رکھنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے اور چار سال تک خوب محنت سے درس نظامی کی کتابیں پڑھاتے رہے اور تھوڑے عرصہ میں بہت سے علماء تیار کئے آج وہی علماء اپنے اساتذہ کے فیض کو آگے تقسیم کر رہے ہیں۔

قابل رشک خصوصیت

حضرت علامہ مولانا محمد زمان صاحب زید مجدہ بہت بڑے خوش قسمت ہیں کہ اب تک وہ بندیال میں خادم کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ سچ کہا جاتا ہے کہ کام سے ہی نام ہے اور خدمت میں ہی عظمت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض تلامذہ پر اللہ قدوس کا خصوصی فضل و کرم ہوتا ہے کہ تمام عمر اپنے اساتذہ سے رابطہ رکھتے ہیں اور صمیم قلب سے خدمت گزار ہوتے ہیں۔

ہم سبق علماء عظام

حضرت علامہ محمد زمان صاحب کے ہم سبق علماء اپنے وقت کے مقتدر علماء ہیں اور عالم اسلام کی علمی شخصیات ہیں۔

(۱) امام الدین دنو۔ (۲) قاری جان محمد صاحب۔ (۳) محمد رمضان صاحب۔ (۴) عطا محمد قادری حاصل پور۔ (۵) محمد شریف ضیائی۔ (۶) مولانا عبدالغفور پدھراڑوی۔ (۷) بشیر احمد نجم سیالوی۔ (۸) مولانا محمد حسین پدھراڑوی۔

تلامذہ

(۱) حافظ محمد ابراہیم صاحب بالا شریف۔ (۲) مولانا غلام نبی صاحب گکھڑ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاسبانِ مسلکِ رضا' مناظرِ اسلام

علامہ محمد سرفراز خاں قادری صاحب

ڈیرہ اسماعیل خان' صوبہ سرحد

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد سرفراز خان قادری صاحب انتہائی شریف اور نیک سیرت انسان ہیں۔ گفتار و رفتار اور لباس میں سادگی پسند ہیں۔ علم و عمل میں مضبوط ہیں۔ علوم اسلامیہ اور اسلام کی ترویج و اشاعت میں ہر وقت کمر بستہ رہتے ہیں۔

جائے پیدائش

فاضل جلیل سکنہ وانڈہ تاگی ڈاک خانہ پنیالہ تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد) میں ۱۹۵۸ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے آنکھ کھولی تو فوراً اسلام کا جذبہ پیدا ہوگیا اور افکار و افکار میں حیرت انگریز تبدیلی آگئی۔ پستیوں کے مراحل طے کرنے کے بعد فوراً علوم اسلامیہ کی تحصیل کا عزم کیا۔

والد گرامی

آپ کے والد گرامی کا نام غلام رسول عرف جنگی خان ہے۔ خوش قسمت باپ نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

تعلیمی قابلیت

مولوی فاضل اور ۱۹۷۸ء میں تنظیم المدارس شہادۃ عالیہ میں ۶۸۷/۷۰۰ نمبر حاصل کر کے گولڈ میڈلسٹ کا نمایاں کردار ادا کیا۔ ۹۷-۱۹۹۶ء میں گومل یونیورسٹی میں ۶۰۲/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے ایم اے عربی میں گولڈ میڈلسٹ کا شرف حاصل کیا۔ آپ اپنے مدرسہ میں دارالافتاء کے عہدے پر فائز ہیں اور مذہبی و دینی خدمات میں رواں دواں ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کی شہرۂ آفاق دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ احسن المدارس میں چار سال تک حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ کا علمی جذبہ اور بڑھ گیا۔ چھوٹے سے بڑے اور ادنیٰ سے اعلیٰ اور کمال سے اکمل کی طرف تیز رفتاری سے سفر کا آغاز کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کے دوران علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ بڑھ گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے رخت سفر باندھ لیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے فاضل جلیل نے گوجرانوالہ میں مدرسہ سراج العلوم میں داخلہ لیا وہاں آپ نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔ پھر مزید علم کی پیاس بجھانے کے لئے ضیاء العلوم راولپنڈی میں داخلہ لیا۔ وہاں دو سال (۷۲-۱۹۷۱ء) تک خوب محنت کے ساتھ فوقانی کتابوں میں مہارت حاصل کی۔ جامعہ ضیاء العلوم میں دو سال کی تعلیم کے دوران ذہن میں علم کی محبت رچ بچ گئی۔ اسی محبت کے پیش نظر فاضل جلیل نے جامعہ بندیال کے طویل سفر کا عزم کیا وہاں پہنچ کر عالم اسلام کی عظیم درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ کچھ دن ٹھہرے تو وہاں کے قابل ترین اساتذہ کی طرز تعلیم نے اس قدر متاثر کیا۔ فاضل موصوف وہاں کے ہی ہو کے رہ گئے اور خوش قسمتی سے استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کئے اور علوم وفنون کی اکثر کتابیں آپ سے پڑھیں اور شیخ الجامعہ جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب سے شرح جامی جلالین وغیرہ پڑھیں جبکہ راولپنڈی میں علم ادب اور علم فقہ کی تکمیل کی۔ فقہ حضرت علامہ احمد حسین کرم الحیدری مدظلہ سے اور علم ادب کی تکمیل حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب سے کی۔

دورۂ قرآن

فاضل موصوف نے دورۂ تفسیر القرآن جامعہ اویسیہ بہاولپور میں حضرت علامہ ابوالصالح فیض احمد اویسی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر پڑھا۔

دورۂ حدیث

دورۂ حدیث شریف پڑھنے کے لئے دارالعلوم جامعہ امجدیہ کراچی میں داخلہ لیا وہاں کے شیخ الجامعہ اور شیخ الحدیث اور اسماء الرجال میں ید طولیٰ رکھنے والے حضرت علامہ قبلہ عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اکتساب فیض کیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

تلامذہ

علامہ موصوف سے مختصراً استفادہ کرنے والوں کی تعداد تو سینکڑوں میں ہے اور زیادہ استفادہ والے تقریباً دو درجن ہوں گے جو کہ اس وقت کراچی اور ملک کے مختلف شہروں میں تدریس، افتاء اور خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

فاضل موصوف کا سلسلۂ بیعت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ سید زین الدین آغا نبیرہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست کے ساتھ مربوط ہے۔

تصانیف

فاضل جلیل کی قلم سے لکھی جانے والی تصانیف نے امت مسلمہ کی اصلاح کی جبکہ تصانیف کا اسلوب منفرد ہے اور مسائل کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قارئین کے لئے تحفہ لاجواب ہے ذیل میں چند نمایاں تصانیف ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فتاوی قادریہ۔ (۲) ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت کا پشتو میں ترجمہ۔ (۳) جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت۔ (۴) شہری کوا کے حرام ہونے کا ثبوت۔ (۵) مفتی کیونکر بنو گے؟

دینی مذہبی خدمات

فاضل جلیل ہمہ وقت دین متین کی ترویج و اشاعت میں مصروف کار ہیں۔ آپ کی مصروفیات میں سے اولین فتوی نویسی اور تدریس ہے بعد ازیں شرعی فیصلے، خصوصی ایام میں خطابات، مشورے اور اختلاف کی صورت میں مصالحت اور مذہبی محفل کی شرکت کرنا ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامع البیان شمس الزماں علامہ مفتی

پیر محمد سعید احمد سعیدی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

برمنگھم

مجاہد اسلام، مفکر اسلام، عالم باکمال خطیب خوش بیان، پیر طریقت، رہبر شریعت، روحانی پیشوا، سلاسل اربعہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سعید احمد سعیدی بندیالوی ایک جامع صفات شخصیت کے حامل ہیں اور طویل عرصہ سے برطانیہ میں تبلیغ وترویج اسلام کے لئے شبانہ روز مصروف عمل ہیں۔ دارالعلوم جامعہ عربیہ اسلامیہ برمنگھم کے بانی و پرنسپل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکزی سنی جماعت برطانیہ کے مرکزی امیر ورلڈ مسلم سکالرز الائنس (عالمی اتحاد العلماء) کے صدر اور اسلامی قضاۃ کونسل برطانیہ کے چیئرمین ہیں۔ خدمت اسلام کے جذبہ سے مالا مال ہیں۔

حضرت علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد سعیدی بندیالوی کشمیر کے ایک معزز وممتاز روحانی مذہبی سیاسی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں جس کی تحریک آزادی کشمیر اور دین کی تبلیغ وترویج کے لئے عظیم الشان خدمات ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت فضل حسین دیوتا دھاگلوں، مینڈر کشمیر کے ایک با اثر زمیندار گھرانے کے درویش صفت، عبادت گزار اور نیک سیرت بزرگ تھے۔ علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد سعیدی کے دادا مکرم حضرت میر صاحب ایک باعمل مسلمان اور علاقے کے نمبردار تھے جبکہ علامہ سعیدی کے حقیقی ماموں حضرت مولانا لعل محمد بائیاں ڈیسی نکیال آزاد کشمیر کے سرکردہ سیاستدانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن بھی رہ چکے ہیں اور ان دنوں بھی سیاست میں سرگرم عمل ہیں۔ علامہ مفتی پیر سعید احمد سعیدی بندیالوی نے دینی تعلیم استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی کی نگرانی میں دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال ضلع خوشاب سے حاصل کی اور ادب عربی کی بیشتر کتب سلطان العلماء، امام المدرسین حضرت علامہ سلطان احمد حاصلانوالہ گجرات سے پڑھیں۔ نیز سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ بحر العلوم حضرت قبلہ تاج العلماء صاحبزادہ محمد عبدالحق کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے۔

دورۂ حدیث

علامہ محمد سعید احمد سعیدی نے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کا شرف غزالی زمان قطب الارشاد امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی میں جامعہ انوار العلوم ملتان سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل کیا۔

بیعت وخلافت

علامہ پیر محمد سعید احمد نے بیعت کی سعادت بھی غزالی زماں کے دست حق پرست پر حاصل کی اورانہوں نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے مفتی صاحب کو چاروں سلاسل عالیہ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ کا شجرۂ مبارک اپنے دست مبارک سے عنایت فرمایا اوراس پر اجازت خلافت بھی تحریر فرمائی جو کہ بہت بڑے اعزاز سے کم نہیں ہے۔

علامہ سعیدی فرماتے ہیں کہ اکابرین امت نے مجھے خصوصی شفقتوں سے تعلیم دی اور میرے احساس ذمہ داری اور ذہانت کے باعث ان عظیم اساتذہ کی طرف مجھے ہمیشہ توجہ اور داد ملی۔ استاذ مکرم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی تو خصوصی طور پر شاگردوں سے فرماتے کہ سبق یاد کرنے میں سعید سے رہنمائی لیا کرو۔ اسباق کی تعلیم کے دوران جب میں کوئی نکتہ آفرینی کرتا تو استاذ مکرم مجھ پر بھرپور اعتماد کے باعث اس کی تائید فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح جب میں دورۂ حدیث کے لئے غزالی زمان حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب کے پاس ملتان گیا تو علامہ عطا محمد صاحب نے مجھے جو خط ان کے نام دیا تھا اس میں تحریر تھا۔ یہ بندہ کے ہونہار اذکیہ احباب میں سے ہے آپ اس پر شفقت فرمائیں۔

علامہ سعیدی فرماتے ہیں کہ دارالعلوم بندیال شریف کے پرنسپل حضرت استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب میرے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے۔ میں ابھی ادارے میں زیر تعلیم تھا کہ ۱۹۸۰ء میں جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں آل پاکستان مدارس عربیہ کے طلباء کے مابین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی شخصیت پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں میں نے دارالعلوم بندیال کی نمائندگی کی اور اول پوزیشن حاصل کی۔ جس پر تمام اساتذۂ کرام نے خصوصی خوشی کا اظہار کیا۔ علامہ سعیدی صاحب نے کہا اساتذۂ کرام کی توجہ کے باعث میں تکمیل علوم میں بھرپور محنت کی اور مطالعہ پر خصوصی توجہ دی۔ مالی گنجائش اور ناشتہ کا انتظام ہونے کے باوجود میں اس وجہ سے ناشتہ نہیں کرتا تھا کہ وقت ضائع ہوگا، میں رات گئے تک پڑھنے میں مصروف رہتا۔ دورۂ حدیث کے دوران بھی علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نے مجھ پر خصوصی توجہ دی وہ اکثر میرے بارے میں فرماتے تھے کہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی نے انہیں تمام علوم پڑھا دیئے ہیں اور پھر اپنے ہاتھ بلند فرما کر حضرت قبلہ میرے لئے دعا فرماتے۔ ایک مرتبہ جب میں چھٹیاں گزار کر کشمیر سے واپس ملتان آیا تو حضرت کاظمی شاہ صاحب نے فرمایا'' آپ تشریف لائے آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا'' حضور غزالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمان کے یہ الفاظ میرے لئے تحفہ عظیم ہیں۔

قبلہ کاظمی صاحب میرے بارے میں علماء کرام سے فرماتے تھے یہ درس نظامی کا بڑا کامل مدرس ہے۔

پاکستان میں دینی خدمات

• علامہ سعید احمد سعیدی فرماتے ہیں کہ بندیال شریف اور انوار العلوم ملتان سے تکمیل علوم کے بعد میں اور میرے خالہ زاد بھائی حضرت مولانا خادم حسین ایک مرتبہ اکٹھے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور گئے اور حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی سے شرف ملاقات حاصل ہوا تو انہوں نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے جب میں نے بندیال شریف کا نام لیا تو انہوں نے چند لمحات کے توقف کے بعد مجھے جامعہ نعیمیہ میں مدرس کی حیثیت سے کام کرنے کی پیشکش فرمائی جسے میں نے قبول کرلیا۔ وہاں مجھے صرف نحو اور منطق پڑھانے کا اعزاز حاصل ہوا میرے طریقہ تدریس سے حضرت مفتی محمد حسین نعیمی بہت خوش ہوئے۔ علامہ سعیدی نے کہا کہ اسی اثناء میں میرے استاذ مکرم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی جامعہ حامدیہ رضویہ کراچی میں شیخ الجامعہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بطور مدرس مجھے بھی وہاں بلالیا وہاں میں نے دو سال تک بڑی کتب مشکوٰۃ شریف، ہدایہ اور میبذی وغیرہ کی تعلیم دی اور دو سال تک وہاں بطور مدرس تدریسی خدمات انجام دیں۔ اسی عرصے میں مجھے جمعیت العلماء جموں وکشمیر کراچی کا صدر بھی منتخب کرلیا گیا اور اسی پلیٹ فارم سے میں نے کراچی اور سندھ کے مختلف شہروں میں مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے کے لئے بھرپور طریقہ سے کام کیا اور جامعہ کراچی اور آزاد کشمیر کے مختلف کالجوں میں بھی خصوصی خطبات دیئے۔ گلستان بندیال کے علم وحکمت کے مہکتے پھول اپنی خوشبو کو بکھیر کر عالم اسلام کے دل و دماغ کو شریعت نبی مختار سے معطر کرتے رہیں گے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل ملت

علامہ محمد سلطان صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد سلطان صاحب انتہائی زیرک انسان ہیں اور تدریس میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد عظیم ہے۔ انتہائی نیک سیرت اور نیک خصلت انسان ہیں۔ علامہ موصوف اکھلی مولہ تحصیل وضلع خوشاب کے رہنے والے ہیں۔ ان کے والد گرامی کا دین سے گہرا تعلق تھا جس کی وجہ سے اپنے بیٹے کو علم دین کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی دیہات میں ہی حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں تشریف لائے اور وہاں کے ماہر استاذ عالم اسلام کی مقتدر شخصیت جامع معقول و منقول بحر العلوم والفنون حضرت علامہ قبلہ الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور استاذ الاساتذہ بحر العلوم رئیس المناطقہ حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

تدریسی فرائض

فاضل جلیل عرصۂ دراز سے عالم اسلام کی دینی اور مرکزی درسگاہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

سلسلۂ بیعت

علامہ موصوف کا سلسلہ روحانیت علمی اور روحانی مرکز وڑچھہ شریف سے مربوط ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیف الاسلام

علامہ محمد سیف اقبال چشتی صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

علامہ محمد سیف اقبال چشتی صاحب بڑے مخلص اور شریف الطبع شخص ہیں۔ سیرت اور صورت میں سرتا پاؤں سادگی کے پیکر ہیں مگر منصب تدریس پر فائز ہونے کے وقت علوم وفنون کے شاہین ہوتے ہیں۔

فاضل موصوف قبلہ چشتی صاحب ۱۹۶۴ء میں تحصیل وضلع میانوالی براستہ ہرنولی چک نمبر ۲۲ ضلع بی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب فقیر محمد ہردلعزیز تھے۔ ان کا شمار اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں ہوتا ہے۔ علامہ سیف اقبال چشتی صاحب ابتداء سے ہی دین متین کی محبت رکھتے تھے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے ابتدائی کتب مادر علمی عالم اسلام کی عظیم الشان درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں پڑھیں ابتدائی کتب بڑی محنت سے پڑھیں۔ اسباق کے تکرار اور مطالعہ میں تمام طلباء میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ بدایۃ اور نہایۃ ایک ہی مدرسہ میں ہے اور تمام علوم وفنون کی تکمیل جامعہ بندیال میں ہی کی ہے۔ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ نے آپ کی تعلیم کے لئے ایسے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا جن کا نام ہی سند ہے۔

اساتذہ

(۱) استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۲) سلطان العلماء صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی۔ (۳) علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب۔ (۴) علامہ دوست محمد صاحب بندیالوی۔

تلامذہ

(۱) جناب مولانا محمد مظفر الدین چشتی۔ (۲) جناب مولانا حافظ محمد مشتاق خان صاحب۔ (۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب مولانا محمد اسحاق صاحب۔ (۴) جناب حافظ فرمان علی صاحب۔

بیعت

فاضل جلیل کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شریعت اور طریقت کی راہنمائی کے لئے عالم اسلام کی مشہور شخصیات کا انتخاب فرمایا، طریقت کی راہنمائی کے لئے سند المحققین عمدۃ المدققین استاذ الشریعۃ والطریقۃ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

امتیازی خصوصیت

فاضل موصوف کی فضلاء بندیال شریف میں امتیازی خصوصیت یہ ہے دینی اور مذہبی خدمات کے لئے تقریباً ۲۰ سال سے جامعہ بندیال شریف میں مصروف ہیں۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زینت الفضلاء

علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی

زید مجدہٗ

مفکر اہل سنت، فدائی اسلام، استاذ الاساتذہ، حضرت علامہ محمد شرف الدین اشرفی نیک طینت، صاف گو، نڈر اور بیباک شخصیت کے حامل ایک وسیع المطالعہ اور ہمہ صفت عالم دین ہیں۔ الکرم جامع مسجد کلفٹن کے خطیب اور امام ہیں۔ آپ کا شمار ان جید علمائے اہل سنت میں ہوتا ہے جن کی شخصیت پاکستان میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

تاریخ پیدائش

علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی ۱۰ جون ۱۹۴۱ء کو نوشہرہ مقبوضہ کشمیر کے ایک ممتاز علمی اور متمول اور معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم حضرت مولانا محمد قاسم الدین مرحوم علاقے کے نامور خطیب ہونے کے ساتھ ایک معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ ان کا شمار تحریک آزادی کشمیر کے اکابرین میں ہوتا ہے، تقسیم کے بعد آپ کا خانوادہ مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے کھاریاں کے نواحی گاؤں چڑیاولہ میں مقیم ہوا۔ علامہ اشرفی نے پرائمری تک تعلیم چڑیاولہ سے حاصل کی اور ثانوی تعلیم کے لئے بھمبر چلے آئے جہاں آپ کے بہنوئی مولوی محمد عبداللہ مقامی ہائی سکول میں عربی ٹیچر تھے۔ قرآن کی ابتدائی تعلیم اور فارسی کے اسباق بھی علامہ شرف الدین نے یہیں پڑھے۔ بھمبر ہائی سکول سے تعلیم کے بعد وہ لاہور آئے جہاں ان کے قریبی عزیز حضرت مولانا محمد سعید نقشبندی مرحوم مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش کے خطیب تھے۔ علامہ اشرفی ان کے توسط سے دارالعلوم انجمن نعمانیہ کے شعبہ حفظ میں داخل ہو گئے اور حضرت قاری غلام فرید مرحوم کی نگرانی میں حفظ کی تکمیل کی۔ انہوں نے اسی مدرسہ سے درس نظامی کی ابتدا کی اور حضرت مولانا محمد سعید نقشبندی سے ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل کی جبکہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر مولانا محمد مہرالدین نقشبندی سے پڑھا۔ ایک سال کے بعد وہ جامعہ نظامیہ آ گئے اور شیخ الحدیث مولانا علامہ غلام رسول سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ حضرت مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شمس الزمان قادری اور حضرت مولانا انوار الاسلام رحمہم اللہ ان ایام میں وہاں مدرس تھے۔ تین سال کے بعد علامہ اشرفی جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف چلے آئے اور حضرت مولانا علامہ فیض احمد صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ شیخ الحدیث محمد مشتاق احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار العلوم ملتان اس دوران آپ کے ہم سبق رہے۔

اس کے بعد آپ نے راولپنڈی میں حضرت مولانا محمد اکرم کی شاگردی کی سعادت حاصل کی جس کے بعد وہ پھر واپس جامعہ نظامیہ لاہور چلے آئے اور پھر کتب کی تکمیل شروع کی۔ دورۂ حدیث کی سند محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ بندیال ضلع خوشاب میں استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد چشتی صاحب کی شاگردی میں رہے۔ کچھ عرصہ واں بھچراں ضلع میانوالی میں حضرت مولانا اللہ بخش مرحوم اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے تبحر علمی سے استفادہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد پھر آپ جامعہ عباسیہ بہاولپور پہنچ گئے وہاں اس وقت غزالیٔ زمان علامہ احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث تھے۔ علامہ شرف الدین ۱۹۶۴ء میں درس نظامی سے فراغت اور دیگر علوم کی تکمیل کے بعد واپس لاہور آ گئے۔ اس دوران آپ نے فاضل عربی، فاضل فارسی، اور قرآن کریم کی تفسیر کے کورسز بھی اعزاز کے ساتھ پاس کئے اور اسلامی فقہ دور تدوین تک کے موضوع پر ۱۶۰ صفحات پر مشتمل مقالہ لکھ کر قاضی کورس کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ ۱۹۶۵ء میں علامہ شرف الدین اشرفی نے بھکھی شریف کے قریب موضع مانگٹ سے بطور مدرس دینی خدمات کا آغاز کیا۔ پھر انہوں نے جامعہ گنج بخش میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ایک سال تک حزب الاحناف میں بھی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے پھر جامعہ نعیمیہ سے منسلک ہوگئے اور ایک سال تک وہاں تدریسی ذمہ داریاں پوری کیں۔ پھر جامعہ رسولیہ کے ساتھ وابستہ ہوگئے اور سولہ سال تک وہاں دینی خدمات انجام دیں۔ اب آپ جمعیت علمائے پاکستان حلقہ میاں میر صاحب لاہور کے صدر اور جمعیت علمائے جموں اور کشمیر کے سرگرم راہنما ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم الفضلاء

حضرت علامہ محمد شریف حسنی صاحب زید مجدہٗ

خطیب جامع مسجد مبارک' کراچی

حضرت علامہ محمد شریف صاحب بیباک اور بہادر آدمی ہیں۔ تحریک اور تنظیم کے جانباز ہیں۔ اہل سنت کے تنظیمی کاموں میں رواں دواں ہیں۔ حضرت علامہ محمد شریف صاحب شرافت میں یکتا ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت تقریباً ۳۷ سال ہے۔ آپ کے والد گرامی جناب غلام محمد صاحب اپنے علاقہ کے شریف انسان تھے۔ مشہور قریہ حافظ آباد تحصیل و ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ اب آپ جامعہ مسجد مبارک ڈیفنس کراچی میں مقیم ہیں۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے حفظ قرآن علاقہ کے مشہور حافظ محمد اعظم مرحوم سے کیا۔ حفظ قرآن کے بعد مخزن علم و عرفان فقید المثال مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ مظہریہ کے محنتی اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ حضرت قبلہ حسنی صاحب نے جامعہ مظہریہ آکر استاذ الکل حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے درمختار، میبذی اور ملاحسن پڑھیں۔ شیخ الجامعہ حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سے تربیتی نشستوں میں حاضری دے کر خاصہ استفادہ کیا آج کراچی میں اساتذہ کی محنت کی وجہ سے ان کی شہرت اور عزت و وقار ہے۔

سلسلۂ بیعت

عالم اسلام کا مرکزی مخزن طریقت و معدن شریعت آستانہ عالیہ سواک شریف کے سجادہ نشین چشمۂ طریقت صاحبزادہ محمد حسن صاحب مدظلہ العالی کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔

دورۂ حدیث شریف

علامہ حسنی صاحب مدظلہ العالی دورۂ حدیث شریف کے لئے صدر دارالافتاء حضرت قبلہ مفتی رفیق حسنی صاحب سے گلزار حبیب کراچی میں کیا اور فراغت کے بعد تنظیم کی سند حاصل کی۔

تصانیف

چند رسائل منظر عام پر آچکے ہیں اور ابھی سلسلہ تصانیف جاری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مادر علمی کا فیضان

سچ ہے کہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کا فیضان مسلم ہے کہ منازل سافلہ کے باشندوں کو عروج بخشا ہے آج عالم اسلام میں انہی کا فیضان ہے کہ اندرون و بیرون علم کی شمع جل رہی ہے۔ بندیال کے گلستان علمی میں صدا بہار رہے اسی گلستان علم کے گلدستے مدت مدید تک شرق و غرب میں مہکتے رہیں۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قمر الفضلاء

علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب

خطیب یو۔کے

حضرت علامہ الحاج مفتی قاری محمد شفیع ہاشمی صاحب قابل قدر شخصیت ہیں اور محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی مخدوم حسین ہاشمی اپنے علاقہ کے معتبر اور معزز شخص تھے دین سے محبت رکھتے تھے۔

فاضل ذی شان اپنے آبائی گاؤں شیر شاہ سوری روڈ کندیاں شریف ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے اور گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لئے اپنے بیٹے کو دین متین کی تعلیم کے لئے لگا دیا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان نے ابتدائی تعلیم کندیاں میں ہی مکمل کی۔ میٹرک اور حفظ اور قرأت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ بندیال کے شیخ الفقہ والمنطق صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور امام الصرف حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خاں صاحب بندیال کی خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ کیا اور حضرت علامہ مولانا محمد سعید ثمن ملتان سے درس نظامی کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ جامع معقول ومنقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے۔ فاضل موصوف کے لئے اللہ قدوس نے وقت کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

اساتذہ حفظ وقرأت

علامہ موصوف نے جناب حافظ خلیل احمد صاحب کندیاں میانوالی سے حفظ کیا اور قاری طفیل احمد حیدر آباد سے قرأت وتجوید پڑھی۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ آپ حسنی حسینی ہاشمی ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فاضل موصوف نے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ میں ۹ سال رہائش پذیر ہو کر علوم و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فنون بڑی محنت سے حاصل کئے۔ آج گلستان بندیال کا گلدستہ اندرون و بیرون ملک علم کی خوشبو سے لوگوں کے دلوں کو معطر کر رہا ہے۔

جامعہ رحمانیہ

فاضل موصوف اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے جامعہ رحمانیہ شاہ والا میں عرصہ تین سال علوم و فنون حاصل کرتے رہے۔

بیعت

علامہ موصوف کا سلسلۂ بیعت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک ہے اور آپ کا سلسلہ طریقت سہروردی قادری ہے۔

تصنیف

آپ کی مشہور تصنیف "ضرورت بیعت" ہے۔

خاندانی عظمت کا تعارفی پہلو

الحاج علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب سے منقول ہے کہ دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم بریلی بننے سے پہلے ہمارے بزرگوں کا سیلواں شریف ضلع میانوالی میں مدرسہ تھا جس میں علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم دی جارہی تھی۔ اس مدرسہ میں مفتی قاری محمد شفیع ہاشمی صاحب کے مورث اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مخدوم علی محمد صاحب ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ، مخدوم مولانا شیر محمد صاحب ہاشمی، مخدوم مولانا نور محمد صاحب ہاشمی، مخدوم مولانا گل محمد ہاشمی القریشی، مخدوم مولانا عطا محمد صاحب حضوری ہاشمی قریشی الدسولی عرف حضوری پڑھا رہے تھے۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا جان محمد صاحب میبل شریف، مولانا محمود شوق آف چیلاں اور حسین علی آف واں بھچراں دیوبندی اور مولانا احمد دین گانگوی، مولانا اکبر علی میانوالی رحمۃ اللہ علیہم ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ ایسے جید مستند علماء کرام تھے اگر کسی حدیث میں علماء کرام آپس میں اختلاف کرتے مثلاً کچھ علما یوں فرماتے کہ یہ حدیث پاک قوی نہیں ضعیف ہے تو حضرت علامہ مولانا عطا محمد حضوری ان کو خاموش کر دیتے اور یہ فرماتے کہ مجھے سرکار دو جہاں سید العرب والعجم سے پوچھ لینے دو کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضوری کے مرتبہ پر فائز فرمایا ہوا تھا اگر حدیث صحیح ہوتی تو آپ فرماتے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ میری حدیث ہے اگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ میری حدیث نہیں ہے تو آپ علمائے کرام کو فرما دیتے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ میری حدیث نہیں ہے۔ ان مقتدر اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مستند علمائے کرام کے مزارات ان کے خاندانی قبرستان گھنڈی شریف کندیاں ضلع میانوالی میں موجود ہیں۔ یہاں پر ہر سال دسویں محرم کو شہید اعظم کانفرنس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دیگر تلامذہ میں پیر طریقت خواجہ سراج دین پیر آف موسیٰ زئی شریف، خواجہ ابراہیم صاحب پیر آف موسیٰ زئی شریف اور خواجہ غلام حسن سواگ پیر آف سواگ شریف ہیں۔

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد شفیع ہاشمی صاحب کا سلسلہ طریقت سہروردی ہے۔ گھنڈی شریف کندیاں میں آپ کے مورث اعلیٰ مخدوم محمد عمر الہاشمی القریشی الدسولی ہیں جن کے نام گرامی کی طرف مرکزی ادارہ جامعہ عمر کندیاں منسوب ہے اور آپ کا مزار پرانوار گھنڈی شریف کندیاں ضلع میانوالی کے قبرستان میں ہے۔ آپ حضرت غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی کے سگے چچا زاد بھائی ہیں۔

مولانا گل محمد صاحب ہاشمی آف سیلواں موسیٰ زئی شریف میں بخاری شریف پڑھاتے ہوئے انتقال فرما گئے۔ موسیٰ زئی شریف کے تمام لوگوں نے کہا کہ آپ کی قبر موسیٰ زئی شریف میں ہونی چاہئے جبکہ خواجہ سراج دین پیر آف موسیٰ زئی شریف جن کے نام پر خانقاہ سراجیہ منسوب ہے یہاں دیوبندیوں کی مشہور درسگاہ ہے۔ آپ اپنی گاڑی پر آپ کے جسد خاکی کو موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے گھنڈی شریف کندیاں ضلع میانوالی کے قبرستان لائے اور فرمایا کہ یہ قبرستان موسیٰ زئی شریف کے قبرستان سے زیادہ مقدس ہے۔ ۱۸۰۲ء میں سیلواں شریف کے ہاشمی علماء کرام نے انگریز کے خلاف فتویٰ دیا۔ مولانا شیر محمد ہاشمی اور مولانا نور محمد ہاشمی کو انگریز پکڑ کر کالے پانی کی طرف لے گئے۔ آپ کا وہیں انتقال ہو گیا اور خاندان ہاشمی کو ان کی لاشیں موصول نہیں ہوئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مذہبی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد شفیع ہاشمی نائب امیر جماعت اہل سنت یو کے رہ چکے ہیں۔

چیئرمین عالمی شرعی بورڈ یو کے، چیئرمین شرعی کونسل حضرت سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم۔

۲۰ سال کراچی میں دینی اور مذہبی خدمات میں پیش پیش رہے۔ پندرہ سال جامع مسجد اقصیٰ داؤد پوتا روڈ صدر کراچی میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تنظیم آئمہ مساجد اہل سنت کراچی کا پانچ سال ناظم اعلیٰ رہ کر مساجد اہل سنت کا تحفظ کیا۔ جماعت اہل سنت کراچی کے ۱۰ سال نائب صدر رہے اور ۱۷ سال سے یو کے میں اسلام کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ الصرف والنحو

علامہ محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الجامعہ شاہوالہ شریف

حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نیک طینت اور نیک سیرت اور بے لوث شخصیت اور اوصاف حمیدہ کے متحمل تھے۔ آپ ہمہ وقت تدریس کے فرائض ادا کرنے میں مصروف کار تھے۔ کتب بینی اور مطالعہ آپ کی جزو لاینفک بن چکی تھی۔ حسین کردار اور نفیس اوصاف سے آراستہ تھے۔ آپ وٹڈھ موتی متصل درہ تنگ تحصیل وضلع لکی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب محترم میر باز خان صاحب اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے اور پروقار گفتگو اور نہایت وجیہہ آدمی تھے۔ حضرت علامہ محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ گھر سے دشمن کے خوف کی وجہ سے آئے تھے۔ خوش قسمتی سے سرچشمہ علم و حکمت مادر علمی عالم اسلام کی بے مثل درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں آئے اور فقیہ العصر مخزن علم و حکمت امام اہل سنت حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے عرصۂ دراز تک زانوئے تلمذ تہہ کئے اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کے لئے محنت اور محبت سے اکتساب فیض کیا۔ درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مسند تدریس پر بیٹھ کر عرصۂ دراز تک دینی خدمات سرانجام دیں۔

حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب نے مجرد زندگی گزاری اور اپنے اساتذہ سے اکتساب فیض کر کے طلباء تک پہنچاتے رہے۔ حضرت علامہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرصۂ دراز تک دارالعلوم شاہوالہ میں تدریس کی خدمات پیش فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

مزار مخزن شفاء

حضرت علامہ قبلہ محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار لوگوں کے لئے مخزن شفاء بنا ہوا ہے۔ مزار پر لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ سانپ کاٹ جائے تو لوگ آپ کے مزار پر جا کر دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عطا فرماتا ہے۔ علماء عظام اپنی زندگی میں ہمہ وقت لوگوں کے دلوں کو منور کرتے رہتے ہیں اور جب دار فانی سے رحلت فرما گئے تو لوگ ان کے مزار پرانوار پر آ کر شفایاب ہوتے ہیں۔ علامہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کمالات اور کرامات اپنے مشفق اور مربی استاذ آفتاب بندیال فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے ہی حاصل ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

حضرت علامہ خاں صاحب کا سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

تلامذہ

حضرت علامہ محمد شہباز خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر تعداد میں علماء تیار فرمائے۔ بوقت رحلت کافی تعداد میں تلامذہ چھوڑ کر گئے۔ ذیل کی سطور میں کچھ ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت علامہ مولانا محمد زمان صاحب سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف۔ (۲) حضرت علامہ حافظ گل خان صاحب۔ (۳) فخر اہل سنت حضرت صاحبزادہ علامہ محمد اسماعیل صاحب شاہوالہ۔ (۴) محسن اہل سنت حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالرحمٰن حسنی صاحب۔ (۵) حضرت مولانا احمد دین صاحب شاہوالہ۔

وفات

حضرت قبلہ خاں صاحب ۱۹۸۹ء میں اس دار فناء سے عالم برزخ کی طرف انتقال فرما گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخدومِ اہل سنت

حضرت علامہ حافظ محمد شاہنواز سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ حافظ شاہنواز سیالوی رحمۃ اللہ علیہ شریف طبع پروقار گفتگو کے حامل تھے۔ آپ کا آبائی گاؤں بندیال شریف کے مضافات میں ہے۔ غیر ترقی یافتہ دیہات میں رہائش پذیر ہونے کے باوجود جب مرکز علم و حکمت معدن علوم عقلیہ و نقلیہ مادر علمی عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آکر داخلہ لیا اور مطالعہ میں منہمک ہو کر خوب محنت کی اور اپنے اساتذہ کا نام روشن کیا۔

حضرت علامہ حافظ شاہنواز رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی عظیم شخصیات تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب جانشین فقیہ العصر اور امام المناطقہ رئیس المدرسین امام المحققین زبدۃ المدققین علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا موقع فراہم فرمایا تھا۔

ان مقتدر شخصیات سے اکتساب فیض کر کے منازل سفلیہ سے گزر کر مراتب علیہ پر فائز ہو کر آسمان علم کے درخشندہ ستارے بن گئے۔ علامہ شاہنواز سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی محمد حیات مرحوم اپنے علاقہ کے معزز اور معروف زمیندار تھے۔ ذی وجاہت اور ذی شان لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

عہدۂ خطابت و امامت

حضرت علامہ قبلہ شاہنواز رحمۃ اللہ علیہ عرصۂ دراز تک دین متین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر لیا تھا۔ لاہور میں تقریباً بیس سال خطابت اور امامت کے فرائض ادا فرماتے رہے۔ دین حنیف کی اس قدر خدمت فرمائی کہ معروف زمانہ بن گئے۔

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ محمد شاہنواز رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ بیعت عالم اسلام کے شہرہ آفاق آستانہ عالیہ سیال شریف میں حضرت قبلہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔

انتقالِ پُر ملال

۷۰ سال کی عمر میں بروز جمعۃ المبارک کو دار فانی سے انتقال کر گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناصرالدین

علامہ قاری محمد صفدر اعوان صاحب زید مجدہٗ

خطیب راولپنڈی

حضرت علامہ قاری محمد صفدر اعوان صاحب انتہائی وجیہہ اور جسیم شخص ہیں شکل وصورت میں رعب اور عظمت پائی جاتی ہے۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے ممتاز اور منفرد ہوتے ہیں۔ علامہ موصوف کے والد گرامی کا نام حاجی محمد اکرم اعوان ہے۔ اپنے علاقہ اور خاندان میں انتہائی مقتدر شخص ہیں۔

فاضل جلیل ۱۹۷۲ء میں تحصیل وضلع خوشاب وادی سون کھوڑہ میں پیدا ہوئے۔ ابتداء سے ہی آپ کے والد گرامی جذبہ اسلام سے مشرف تھے اس لئے اپنے بیٹے کو دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے وقف کردیا۔

تعلیمی قابلیت کا اجمالی پہلو

علامہ موصوف نے اپنے آبائی دیہات میں میٹرک تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازیں تجوید وقرأت کی تعلیم کے لئے قابل اساتذہ سے رابطہ قائم کرکے بڑی محنت سے پڑھ کر ایک ممتاز قاری اور مجود بن گئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی اور مذہبی درسگاہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ رسولیہ کے مقتدر اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف ابتدائی تعلیم کی فراغت حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ بندیال شریف کا رُخ کیا۔ بندیال شریف پہنچ کر جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا وہاں بڑی محنت سے علوم اسلامیہ پڑھے۔

اساتذہ

محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد علی صاحب لاہور، علامہ مولانا رضائے مصطفیٰ صاحب لاہور، علامہ محمد یونس صاحب لاہور، محقق العصر پروفیسر ظفر الحق بندیالوی صاحب، الاستاذ المطلق رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ غلام محمد اختر الحسنی، حضرت علامہ محمد دین صاحب سیالوی، خاتم المدرسین صاحبزادہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف۔

بیعت

شمس الطریقہ بدر الحقیقہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت ہے۔

مذہبی اور دینی خدمات

تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جامع المعقول والمنقول، بدر المعلمین

حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب

شیخ الجامعہ الاسلامیہ تھون، سرائے عالمگیر

حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب یقیناً فخر اہل سنت ہیں۔ بے باک اور بے لوث شخصیت کے متحمل ہیں۔ دین متین کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔ انداز تدریس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

مدرسہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر میں صدر مدرس ہیں اور جامعہ عرفان العلوم مدنی عیدگاہ کلورکوٹ ضلع بھکر کے مہتمم ہیں۔ کلورکوٹ کی تین مساجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی طیب ارشد صاحب ضلع بھکر کے مشہور قصبہ کلورکوٹ میں ۱۹۶۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب کا اپنے علاقہ کے ممتاز راہنما اور معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی جذبہ وافر مقدار میں عطا فرما رکھا تھا۔ اپنے بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد مدظلہ العالی کو جن علماء و شیوخ سے فیض نصیب ہوا اور جس محبت اور لگن سے انہوں نے کسب فیض کیا۔ والدین نے جس جذبہ اور دینی محبت سے اپنے خوش قسمت بیٹے کو علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے تیار کیا اور اس نے اپنا رنگ دکھایا اور قادر قیوم ذات نے انہیں من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین کے تحت امت کے بہترین افراد میں شامل کر دیا حضرت علامہ بلاشبہ اہل سنت کا سرمایہ ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے اساتذہ کے فیض کے امین ہیں۔

قابل رشک منظر

حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد مدظلہ العالی کو ایک قابل رشک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ آپ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اساتذہ کی مسند پر بیٹھ کر عرصہ تین سال تک علوم وفنون کی کتب متداولہ خوب محنت سے پڑھائیں۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب ایسے خوش قسمت ہیں جنہوں نے اپنے اساتذہ کا جانشین بن کر بہت بڑا مرتبہ حاصل فرمایا۔

حضرت علامہ مفتی صاحب قبلہ کو اللہ نے اس قدر نوازا کہ وہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں اپنے وقت کے شہرت یافتہ اور فرید العصر اساتذہ استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ عطاء محمد گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور محقق العصر اور تاج العلماء جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا شرف حاصل کیا۔

سلسلۂ بیعت

زمانہ کا شہرہ آفاق آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے سلسلۂ بیعت ہے۔

تصانیف

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی تصانیف جو منظر عام پر آچکی ہیں ذیل کی سطور میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) دعا بعد نماز جنازہ۔ (۲) الفرقان فی جہر ذکر الرحمٰن۔ (۳) العرفان فی حیلۃ الرحمت والغفران۔

تلامذہ

(۱) حضرت علامہ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی ناظم اعلیٰ جامعہ بندیال۔ (۲) حضرت علامہ محمد شفیع مدرس قمر الاسلام فریدیہ کراچی۔ (۳) مفتی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس جامعہ تبلیغ الاسلام۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل بندیال

حضرت علامہ محمد عباس صاحب

حضرت علامہ محمد عباس صاحب تحصیل منکیرہ بھکر کے رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے ہردل عزیز انسان تھے۔ سیرت اور صورت میں بہت ہی اچھے تھے۔ عادات اور خصائل میں منفرد تھے تعلیم اور تربیت کے حوالہ سے اپنے رفقاء میں ممتاز تھے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی دیہات میں ہی مکمل کی ہے۔ تکمیل کے بعد علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا اور اعلیٰ تعلیم کے لئے اعلیٰ درسگاہ کی تلاش میں کمربستہ ہوگئے۔ آخر ان کے ذہن نے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کا انتخاب کیا۔ لہٰذا جامعہ بندیال میں تشریف لائے اور جامعہ میں داخلہ لے لیا۔ آپ نے اپنی تمام زندگی میں تعلیم میں محنت کی۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل میں انتھک محنت کی اب ان کا شمار فضلاء بندیال میں ہوتا ہے۔

اساتذۂ کرام

(۱) فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد دین صاحب۔ (۲) فخر الفضلاء حضرت علامہ مولانا محمد متین صاحب۔ (۳) استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی صاحب۔ (۴) تاج العلماء علامہ حضرت محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ فقیہ العصر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بحر العلوم شرفِ اہل سنت

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

شرف الملت والدین حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ایک ممتاز عالم دین ہیں۔ بحر شریعت، طریقت اور حقیقت کے غواص ہیں۔ تدریس میں وحید العصر اور تحریر میں فرید الدھر ہیں۔ آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ ہر فن میں ماہر ہیں۔ ہمہ وقت تدریس و تحریر میں مصروف رہنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ آپ کے دل میں سنیت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک اہل سنت کے پاسبان ہیں اور مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ آپ کے عزائم اور حوصلے بلند اور آپ کی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔ جب نوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا، کوئی قابل ذکر اشاعتی ادارہ نہ تھا، مکتبہ تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا، اس کے برخلاف اغیار کے بے شمار رسائل، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورت حال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس جمود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا اجراء ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے مکتبے قائم ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور حال کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آگئیں۔ اس میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں، جن کا تفصیلی ذکر آئندہ سطور میں آرہا ہے۔

تاریخ ولادت و ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء/۱۳۶۴ھ کو مرزا پور ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد مولوی اللہ دتہ صاحب ابن نور بخش ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ شرف اہل سنت نے پہلے لاہور میں پرائمری تک پڑھا۔ اس کے بعد دینی علوم کی طرف متوجہ ہوگئے۔ شرف اہل سنت بچپن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اکثر اپنے والد ماجد کے ساتھ مولانا غلام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور وہ انہیں پیار سے "علامہ" اور "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے اور ان کی زبان ہی کا اثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں واقعی علامہ بنا دیا۔

مظہر الاسلام جامعہ رضویہ

پرائمری کے بعد شرف صاحب کو آپ کے والد گرامی نے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخل کرا دیا۔ وہاں وہ محدث اعظم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب قدس سرہ کی زیر نگرانی پڑھتے رہے اور خود ان سے بھی منطق کا ابتدائی رسالہ "صغریٰ" پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ جن اساتذہ سے فاضل موصوف نے وہاں تعلیم حاصل کی ان میں مولانا حافظ احسان الحق، مولانا سید منصور شاہ صاحب، مولانا حاجی محمد حنیف صاحب، مولانا حاجی محمد امین صاحب اور مولانا محمد عبداللہ جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ اسی دوران مولانا جھنگوی صاحب کے ساتھ سیال شریف گئے اور وہاں مولانا صوفی حامد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ نعمانیہ رضویہ لیہ (مظفر گڑھ) سے "نحو میر" پڑھی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ

ابتدائی کتب فیصل آباد میں پڑھنے کے بعد متوسط کتب کی تعلیم کے لئے شرف صاحب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علمی استفادہ کیا۔ اس وقت جامعہ نظامیہ میں اگرچہ مولانا نور محمد صاحب، مولانا شمس الرحمان صاحب، مولانا محمد ایوب صاحب اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سے بھی چند کتابیں پڑھیں لیکن اکثر و بیشتر کتب حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

بعد ازاں آخری کتب پڑھنے کے لئے پیر طریقت شرف ملت بندیال میں استاذ الاساتذہ رئیس المناظرین علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور تاج العلماء پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب دامت فیوضہم سے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ اللہ تعالیٰ نے شرف اہل سنت کے لئے وقت کے مشہور ترین اور ماہر علوم و فنون اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ بندیال شریف میں فاضل موصوف نے ہر فن کی کتاب اس قدر محنت سے پڑھی کہ ہر فن میں ید طولیٰ رکھنے لگے۔ نحو میں عبدالغفور وتکملہ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلاغت میں مختصر معانی و مطول، منطق میں "ملا جلال" رسالہ قطبیہ، قاضی حمد اللہ، فلسفہ میں میبذی، صدرا اور شمس بازغہ علم ہیئت میں تصریح، ہندسہ میں "اقلیدس" فقہ میں "ہدایہ مکمل" اصول فقہ میں "حسامی" مسلم الثبوت حدیث میں "مشکوٰۃ" و ترمذی اور تفسیر میں "بیضاوی" پڑھی۔ اس کے علاوہ بعض کتابوں کا سماع بھی کیا جن میں "بدیع المیزان، مرقاۃ، قال اقول، شرح تہذیب، قطبی مع میر ملا حسن اور رشیدیہ" شامل ہیں۔ الاستاذ المطلق حضرت علامہ بندیالوی دامت الطافہم درسی کتب پڑھانے میں بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ جب کسی کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مصنف کے مقاصد ان کے بیان کے تابع ہیں۔ تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی سطریں ان کے الفاظ میں ڈھلتی جا رہی ہیں۔ ان کی تدریس میں یہ خاصیت ہے کہ وہ جس فن کو پڑھاتے ہیں طالب علم میں اس فن کی اس قدر استعداد پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ استاذ بن کر استاذ گر بن جاتا ہے۔ اس طرح حضرت تاج العلماء سیدنا محمد عبدالحق صاحب بندیالوی کی ذہانت اور فطانت اپنی مثال آپ ہیں۔ راقم الحروف کا ذاتی تجربہ ہے کہ آپ سے جب "قاضی" پڑھی تھی قاضی کی عبارت پڑھا کر جب تقریر فرماتے تو اس قدر تسلسل سے پڑھاتے کہ ضبط اور یاد کرنا دشوار ہو جاتا۔ ایسا لگتا کہ کتاب سے دیکھ کر پڑھا جا رہا ہے۔ المختصر جن خوش نصیبوں نے ان جلیل القدر اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہے ان میں سے اکثر اس وقت اندرون و بیرون ملک چوٹی کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ فاضل ملت شرف اہل سنت بھی ان گرامی قدر اساتذہ سے تعلیم حاصل کر کے نہایت اونچا اور قابل فخر مقام حاصل کیا ہے۔

تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف نے جنوری ۱۹۶۵ء میں اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور سے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۶ء میں آپ کے مربی اور مشفق استاذ حضرت قبلہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے آپ کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں بلا لیا۔ پھر ۱۹۶۷ء تک وہیں پڑھاتے رہے۔ اسی دوران انہوں نے اپنی اشاعتی زندگی کا آغاز کیا اور "حاشیہ احمد حسن" جو "حمد اللہ" کا ایک معروف حاشیہ ہے اور عرصہ سے نایاب تھا طبع کرایا۔ ۱۹۶۸ء میں جامعہ رحمانیہ ہری پور کے ناظم اعلیٰ جناب صاحبزادہ طیب الرحمان بصد اصرار حضرت فاضل موصوف کو مفتی صاحب سے اجازت لے کر ہری پور لے گئے۔ حضرت شرف اہل سنت چار سال تک ہری پور پڑھاتے رہے وہاں پر مولانا صدر مدرس تھے۔ علاوہ ازیں افتاء کا کام بھی مولانا کے سپرد تھا۔ ہری پور میں قیام پذیر ہو کر شرف اہل سنت نے متعدد تعمیری کام انجام دیئے۔ وہاں کے بکھرے ہوئے سنی علماء کو جمع کیا اور "جمعیت علمائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاکستان سرحد" قائم کی۔ علامہ موصوف کو ہی جمعیت کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ افتاء، تدریس اور تنظیمی کاموں کے علاوہ مولانا تصنیف وتالیف میں لگے رہتے تھے۔ نیز اشاعت کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لی تھیں۔ قبلہ شرف صاحب نے جمعیت کی طرف سے اس قلیل مدت میں "فضائل اذکار، الحجۃ الفائحہ، بذل الجوائز، نور الانوار، یادگار اعلیٰ حضرت، شرح الحقوق، مسائل اہل سنت، عقد الجید اور ذکر بالجہر کتب شائع کیں۔ علامہ شرف صاحب نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضوی سے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدمات سے انہیں متعارف کرایا اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں یوم رضا منایا گیا۔

جامعہ اسلامیہ چکوال

چار سال بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال کے منتظمین کی ضرورت اور ان کے شدید اصرار پر مولانا چکوال چلے گئے اور وہاں تدریس اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہاں کا ماحول بہت حوصلہ شکن و مایوس کن تھا۔ طلباء کی تعداد کم تھی۔ مخالفوں کی یورش تھی، تبلیغ اور اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے لیکن علامہ موصوف حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ آپ کی نظر طیبہ نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نوجوانوں اور فعال کارکنوں کو ڈھونڈ نکالا وہاں بھی جماعت اہل سنت کی تنظیم قائم کر دی اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا۔

علامہ شرف صاحب نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دو ہی سال بعد وہاں سے لاہور آ گئے لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں سنیت اور رضویت کی روح پھونک دی۔ علامہ شرف صاحب نے وہاں بھی بڑی دھوم دھام اور جوش وخروش سے یوم رضا منایا۔ جماعت کی طرف سے دور سالے راد القحط والوباء اور غایۃ التحقیق بھی شائع کئے۔

مکتبہ قادریہ کا قیام

حضرت علامہ موصوف مدظلہ العالی نے تبلیغ واشاعت کی خاطر ۱۹۶۷ء میں مکتبہ رضویہ بھی قائم کیا۔ اس مکتبہ سے حاشیہ احمد حسن، برحمہ اللہ، اقامۃ القیامۃ، ایذان الاجر، قوالی کی شرعی حیثیت، الکافی حاشیہ ایساغوجی، شرح کریما، نام حق مع حاشیہ فضل حق اور سیف الجبار جیسے مفید رسائل، شروح اور حواشی شائع کئے۔ علامہ شرف صاحب بڑی مصروف زندگی گزارتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ اس قدر مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا اہم کام بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے منطق کی معروف کتاب قاضی مبارک پر حواشی لکھے یہ حواشی ابھی تک طبع نہیں ہو سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرقاۃ پر بھی عربی میں ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے جو چھپ چکا ہے۔

علامہ شرف صاحب نے فضل حق خیر آبادی کی سوانح پر بھی بہت تحقیق کی ہے اور کافی مواد جمع کرلیا ہے لیکن اس کی تبویض کی فی الحال فرصت نہیں ملی۔ نام حق پر فضل حق کے نام سے مفید حاشیہ لکھا۔ فاضل بریلوی قدس سرہ کی سوانح میں یاد اعلیٰ حضرت لکھی۔ بعض سوالات کے جواب میں احسن الکلام فی مسئلۃ القیام اور مسائل اہل سنت وغیرہ لکھے۔ حیلہ اسقاط کے بارے میں غایۃ الاحتیاط فی جواز حیلۃ الاسقاط کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ مولانا سراج احمد خانپوری کی سوانح تحریر کی۔ یہ تمام کتب مختلف مکتبوں کی طرف سے شائع ہوچکی ہیں۔

علاوہ ازیں شرف اہل سنت نے سیف الجبار اور باغی ہندوستان پر تحقیقی اور مبسوط مقدمے لکھے۔ ملک کے مشہور اور متداول رسائل کی فرمائش پر وقت نکال کر مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی، ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، ماہنامہ عرفات لاہور اور دیگر رسائل میں اکثر آپ کی علمی تحقیق، تحقیقی اور سوانحی نگارشات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے شرف اہل سنت دسمبر ۱۹۷۳ء میں لاہور آگئے۔ یہاں آنے کے بعد شرف صاحب نے مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب اور مولانا محمد منشا تابش قصوری کے تعاون سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں مکتبہ قادریہ قائم کردیا۔ قلیل مدت میں حضرت قبلہ شرف صاحب نے اس مکتبہ سے اعلیٰ حضرت کا رسالہ مبارکہ المیرۃ الوضیہ اور حضرت مولانا محمد خلیل خان برکاتی صاحب کی تصنیف ''ہمارا اسلام'' (پانچ حصے) حضرت علامہ مولانا عبدالشاہد شروانی صاحب کی شہرہ آفاق تصنیف ''باغی ہندوستان'' سو سالہ پرانی تاریخ تاریخ تناولیاں اور امام المناظرین سید المحققین حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کی تصنیف لطیف ''کوثر الخیرات'' شائع کرچکے ہیں۔ حضرت قبلہ شرف القادری صاحب تدریس کے میدان میں بھی یادگار قسم کی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے تلامذہ میں اکثر مختلف مدارس میں کام کر رہے ہیں چند ایک یہ ہیں۔

تلامذہ

(۱) مولانا حافظ عطا محمد مہتمم مدرسہ خوشاب۔ (۲) حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار صاحب سعیدی۔ (۳) حضرت علامہ محمد صدیق صاحب ہزاروی ازہری۔ (۴) حضرت علامہ مولانا محمد خادم حسین صاحب۔ (۵) حضرت علامہ عبدالحنان صاحب۔ (۶) حضرت علامہ مولانا طاہر تبسم صاحب۔ (۷) حضرت علامہ مولانا عزیز اللہ صاحب لازکانہ۔ (۸) مولانا غلام نبی صاحب صدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدرس جامعہ حنفیہ سراج العلوم گوجرانوالہ۔ (۹) مولانا احمد دین صاحب صدر مدرس توگیرہ شریف (حال لاہور) (۱۰) قاری عبدالرشید صاحب شیرا کوٹ۔ (۱۱) قاری عبدالرسول کوٹ ادو۔ (۱۲) مولانا محمد رفیق چشتی صاحب مولف شرح کریما۔ (۱۳) مولانا عبدالرشید صاحب راولپنڈی۔ (۱۴) مولانا سید محمد صاحب آزاد کشمیر۔ (۱۵) مولانا عصمت اللہ صاحب آزاد کشمیر۔ (۱۶) صاحبزادہ حمید الدین صاحب دواریاں۔ (۱۷) علامہ محمد اشرف نقشبندی صاحب۔ (۱۸) علامہ پیر سردار احمد صاحب۔ (۱۹) علامہ محمد اشرف بندیالوی۔ (۲۰) علامہ محمد فاروق بندیالوی۔ (۲۱) علامہ محمد عبدالغفور صاحب پدھراڑوی صاحب۔

حضرت قبلہ شرف صاحب کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ سے والہانہ عقیدت ہے۔ ان کے علاوہ صدر الشریعۃ حضرت علامہ امجد علی اعظمی صاحب، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد لائل پوری قدست اسرارہم سے بھی بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ موجودہ علمائے کرام میں حضرت سید احمد سعید کاظمی اور حضرت سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۰ شوال ۱۳۹۸ھ/ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۸) سے ارادت رکھتے ہیں۔ حضرت سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ۲۵ مارچ ۱۹۷۰ء کو بیعت سے مشرف ہوئے۔ مولانا بہت ہنس مکھ، ملنسار اور بذلہ سنج ہیں۔ طبعاً فیاض اور مہمان نواز ہیں۔ بادی النظر میں لگتا ہے کہ شائد کم گو اور ریزرو قسم کے آدمی ہیں لیکن ان سے ملنے والا بہت جلد اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ازدواجی زندگی

۱۹۶۳ء میں مولانا کی شادی ہوئی تھی۔ اب ماشاء اللہ تین صاحبزادے مسمی ممتاز احمد قادری اور مشتاق احمد قادری اور نثار احمد ہیں۔ اس کے علاوہ دو صاحبزادیاں بھی ہیں۔ حضرت شرف قادری صاحب اپنی مصروفیات کے باعث بچوں کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزار سکتے اور اہل وعیال کے حقوق کا بیشتر حصہ بھی مسلک کی خدمت کی نذر ہو جاتا ہے۔

علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی، مولانا محمد منشا تابش قصوری کے نام ایک مکتوب محررہ ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء میں لکھتے ہیں۔ ''کل الحدیقۃ الندیہ'' کی زیارت سے نگاہیں شاداب ہوئیں۔ دل مسرور ہوا مولانا شرف قادری کا کلمۃ التقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمہ تقدیم ہے۔ خدا پردہ غیب سے اس امام کا متقدی پیدا کرے۔ بڑا ہی پرمغز، جاندار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں ٹپکتی۔ خدائے قدیر آپ حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ لوگوں پر غیبی وسائل کے دروازے کھول دے۔ اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف قادری صاحب کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں و مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آباد رہتا ہے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

علمی جواہر پارے

رئیس المصنفین حضرت قبلہ علامہ شرف قادری صاحب کی بہت تصانیف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ منظر عام پر آکر شہرت پا چکی ہیں اور ابھی تصنیف کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر رہا ہے۔ آپ کی تصانیف لطیفہ کی فہرست بہت طویل ہے۔ بخوف طوالت ہم تمام کا تذکرہ کرنے کی وجہ سے معذرت خواہ ہیں البتہ کچھ کا تذکرہ قابل ذکر ہے۔

(۱) مرضاۃ شرح مرقاۃ (عربی)۔ (۲) من عقائد اہل السنۃ (عربی)۔ (۳) عقائد ونظریات۔ (۴) نور نور چہرے۔ (۵) یاد اعلیٰ حضرت۔ (۶) مقالات سیرت طیبہ۔ (۷) حاشیہ بدائے منظوم۔ (۸) حاشیہ وترجمہ نام حق۔ (۹) حاشیہ کریما۔ (۱۰) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات کا ترجمہ وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل شہیر کنز العلماء

علامہ محمد عبدالرشید تونسوی صاحب زید مجدہٗ

شیخ الجامعہ سرگودھا

حضرت علامہ محمد عبدالرشید صاحب خاموش طبع، نیک سیرت اور نیک طینت انسان ہیں اور چلتے پھرتے سراپائے شرافت نظر آتے ہیں۔ آنکھ میں حیا چہرے پر علم وحکمت کے انوار وتجلیات ہمہ وقت نمودار رہتے ہیں۔ ذکاوت وفطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فاضل موصوف ۱۹۵۵ء میں موضع پدھراڑ تحصیل وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد حبیب خان صاحب ہے۔ اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا آپ کے والد گرامی کو ابتدا سے ہی علوم دینیہ کا شوق تھا لہٰذا انہوں نے اپنے بیٹے کو دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم

عصری تعلیم پرائمری تک اپنے دیہات میں ہی حاصل کی بعد ازیں دینی تعلیم کے لئے کمربستہ ہو گئے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل جلیل نے علم دین پڑھنے کے لئے جامعہ بندیال میں داخلہ لیا۔ فارسی کی کتابیں تاج العلماء استاذ العلماء محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر سے پڑھیں۔

شرف الملت والدین نور اللہ مرقدہٗ الشریف

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد عبدالرشید صاحب نے ابتدائی کتب صرف ونحو علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری سے چکوال میں رہ کر پڑھیں۔

عطاء الملت والدین علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں انیس المناطقہ، فرید الدھر وحید العصر حضرت علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ الشریف سے تمام علوم فنون کی کتابیں پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

اللہ قدوس نے فاضل موصوف کے لئے طریقت کی راہنمائی کے لئے عالم اسلام کا مرکزی روحانی آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت صاحبزادہ خواجہ خان محمد صاحب کو منتخب فرمایا اور ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انیس اہل سنت فاضل جلیل خطیب الاسلام

علامہ محمد عبدالواحد صاحب زید مجدہ

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالواحد صاحب نیک سیرت اور ظاہری اور باطنی حسن سے آراستہ نظر آتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی میاں محمد بخش ہے۔ اپنے علاقہ کے بہت معزز انسان ہیں۔ اپنے خاندان میں قابل ستائش انسان ہیں۔ فاضل جلیل یکم اگست ۱۹۳۸ء میں چک ۱۳/ایم ایل ڈاک خانہ لیاقت آباد تحصیل پپلاں ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن میں ہی علم دوست تھے۔ علوم اسلامیہ سے محبت رکھتے تھے۔ آپ کے والد گرامی چونکہ حافظ قرآن تھے ان کو اپنے بچے کی تعلیم کا بڑا شوق تھا بچپن سے ہی فاضل جلیل کو علوم اسلامیہ کی طرف رغبت دلانی شروع کردی۔ المختصر علامہ موصوف کے ذہن اور فکر میں علوم دینیہ پڑھنے کا جذبہ پیدا ہونے لگا جب علم دین سے محبت بڑھتی گئی تو آپ نے علم دین کے سلسلہ میں اسلامی مدرسے سے رابطہ کیا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کے حصول کے لئے عالم اسلام کی مرکزی اور دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ محقق الاسلام حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے سلم، ملا حسن، صدرا اور شمس بازغہ وغیرہ کی کتابیں پڑھیں اور رئیس المناطقہ بحر المعقولات والمنقولات حضرت علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے صرف، نحو، منطق، تفسیر وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

دورۂ تفسیر

فاضل ذی شان دورۂ تفسیر پڑھنے کے لئے وزیر آباد تشریف لے گئے اور وہاں کے مدرسہ اسلامیہ میں پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب سے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔

دورۂ حدیث

دورۂ حدیث شریف پڑھنے کے لئے پاکستان کی مرکزی درسگاہ حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں کے شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ سید ابوالبرکات صاحب کی خدمت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہو کر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

قابل رشک خصوصیت

آپ کو قابل رشک خصوصیت حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ ۱۴ سال کا عرصۂ دراز مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں گزار کر وقت کے قابل ترین اساتذہ سے درس نظامی کی کتابیں پڑھیں۔

بیعت

فاضل موصوف کو ایک اور قابل رشک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ آپ نے جس طرح علوم ظاہریہ کے لئے وقت کے قابل اساتذہ کا انتخاب کیا تھا اس طرح طریقت کی راہنمائی کے لئے قابل راہنما پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی کا انتخاب فرمایا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شوکت الاسلام

علامہ حافظ محمد فاروق بندیالوی صاحب

ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر گجرات

فاضل نوجوان حضرت علامہ حافظ محمد فاروق مجاہد اہل سنت ہیں۔ صورت اور سیرت میں آپ شریف النسب اور کریم النفس ہیں۔ حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی صاحب ۱۹۶۷ء میں ضلع جہلم کے معروف دیہات سوہن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد سردار خان صاحب ہے۔ آپ کے والد اپنے علاقہ کے بیباک اور مجاہد مرد شمار ہوتے تھے۔ آپ کے والد گرامی کو ابتداء سے جذبہ دینی تھا۔ لہٰذا انہوں نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کے لئے وقف کر دیا اور آپ کو جامعہ مظہریہ امدادیہ میں بھیج دیا۔ حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی صاحب نے سب سے پہلے بندیال شریف میں آکر قرآن حفظ کیا۔ تکمیل حفظ کے بعد آپ کو تجوید کا شوق پیدا ہوا اور تجوید کی تکمیل بھی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال میں فرمائی۔ تجوید کی فراغت کے بعد آپ کے دل میں علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا اور دل میں علوم اسلامیہ کا ایک خورشید طلوع ہوا۔ اسی جذبہ کا نتیجہ تھا کہ آپ نے اسی مادر علمی اور علم وحکمت کے آفتاب جامعہ مظہریہ امدادیہ میں درس نظامی کا آغاز کیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں شیخ الجامعہ تاج العلماء جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب نظامت کے ساتھ ساتھ علوم وفنون بھی پڑھاتے تھے۔ حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی کی خوش نصیبی تھی کہ بحر العلوم محقق العصر جانشین آستانہ عالیہ بندیال شریف کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ اس وقت فاضل ذی شان حضرت علامہ غلام محمد بندیالوی مدظلہ العالی بھی تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ علامہ محمد فاروق بندیالوی صاحب نے انہی سے بھی کافی کتب درس نظامی کی پڑھیں اور آپ کو محقق العرب والعجم علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔ حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر ضلع گجرات کے ناظم اعلیٰ ہیں اور نظامت کے ساتھ ساتھ تدریس کے فرائض بھی ادا فرما رہے ہیں۔

قابل رشک منصب

حضرت علامہ بندیالوی کو ایک ایسا قابل رشک منصب حاصل ہے عین ممکن ہے کہ فضلاء بندیال میں سے وہ کسی کو بھی میسر نہ ہو کہ علامہ بندیالوی نے حفظ سے لے کر درس نظامی کی تکمیل تک ۱۴ سال کی مدت مدید میں مادر علمی مرکز علم وحکمت جامعہ بندیال میں اکتساب فیض کیا۔ فالحمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

دورۂ حدیث

حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی بہت بڑی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لیا اس وقت حدیث شریف پڑھانے والے اساتذہ استاذ الاساتذہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ مفتی عبداللطیف صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور شرف ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی تھے۔ حضرت علامہ بندیالوی نے ان جلیل القدر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ فرمائے۔

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی صاحب کا سلسلۂ بیعت ملک کی عظیم خانقاہ خانقاہ سلطانیہ کالا دیہہ ضلع جہلم سے ہے۔

تلامذہ

حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی مدظلہ العالی کے تلامذہ تو بہت ہیں ہم کچھ کا تذکرہ مناسب سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ عبدالقدوس فیضی صاحب بہاولنگر۔ (۲) حضرت علامہ مولانا محمد فیاض صاحب۔ (۳) حضرت علامہ مولانا داؤد صاحب جہلم۔ (۴) حضرت علامہ مولانا سید جابر حسین صاحب آزاد کشمیر۔

منصب وعہدہ

حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی مدظلہ العالی جامعہ کے ناظم اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ جماعت اہل سنت سرائے عالمگیر کے صدر ہیں۔

تصانیف

حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی صاحب مدظلہ العالی اپنے تمام مناصب کی مصروفیت کے باوجود تصنیف وتالیف کا شغف بھی رکھتے ہیں۔ اب تک آپ کی شاہکار تصنیف ''حضرت امیر معاویہ عظیم مدبر کی حیثیت'' منظر عام پر آچکی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل جلیل وقایۃ الاسلام

علامہ حافظ محمد فرمان صاحب زید مجدہ

فاضل ذی شان حضرت علامہ حافظ محمد فرمان صاحب بڑے محنتی شخص ہیں۔ بے مقصد گفتگو سے بہت اجتناب کرتے ہیں۔ شوافت اور حیاء کے لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں۔ فاضل ذی شان بلوٹ تحصیل وضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کے نظر وفکر میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا اسی جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ آپ نے اکثر علوم وفنون جامعہ بندیال میں ہی پڑھے۔

اساتذۂ کرام

جامعہ بندیال میں جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ذیل میں ان کے اسمائے گرامی دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فاضل بندیال حضرت علامہ مفتی مسعود احمد تونسوی صاحب۔ (۲) فاضل جلیل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق بندیالوی صاحب۔ (۳) شمس المدرسین جناب پروفیسر علامہ ظفر الحق بندیالوی صاحب۔ (۴) فخر المدرسین حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر الحق بندیالوی صاحب۔ (۵) جناب حضرت علامہ خان محمد صاحب۔ (۶) حضرت علامہ مولانا محمد سیف اقبال صاحب۔ (۷) فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب۔ (۸) جناب حضرت علامہ سمیع الحق صاحب۔

علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل کے بعد اب فاضل موصوف دینی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس گلستان علم کے گلدستوں کو تر وتازہ رکھے اور اس چشمۂ علم کو مدت مدید جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے فاضل موصوف کے لئے اپنے زمانہ کے معروف اور نامور اساتذہ کا انتظام فرمایا ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصرت اہل سنت صیانۃ الدین

علامہ محمد لقمان صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر

فاضل ذی شان حضرت علامہ مولانا محمد لقمان صاحب وسیع الظرف انسان ہیں۔ ابتداء سے ہی علوم اسلامیہ کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اپنا اوڑھنا بچھونا درس نظامی کی تعلیم کو بنا رکھا ہے۔ آپ ۱۹۶۶ء اکھلی مولہ تحصیل وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حافظ دوست محمد صاحب انتہائی نیک سیرت انسان ہیں۔ اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا جذبۂ اسلام رنگ لایا کہ اس وقت ان کے شہزادے منصب تدریس پر فائز ہیں۔

تدریسی خدمات

علامہ موصوف عرصۂ دراز سے تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان دنوں میں مدرسہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں تدریسی خدمات میں رواں دواں ہیں۔

خطابت

محمدی مسجد جہلم میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

سلسلۂ بیعت

علامہ موصوف کا سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ بجی شریف ضلع خوشاب سے مربوط ہے۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ اس کے شہرت یافتہ اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ جن کے اسمائے گرامی ذکر کئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ استاذ العلماء علامہ غلام محمد اختر حسنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب، استاذ الاساتذہ محقق العرب والعجم قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف، فخر المدرسین جناب علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب، قمر المدرسین حضرت علامہ مفتی محمد دین صاحب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدرالمدرسین لمعۃ الفضلاء

علامہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی صاحب

شیخ الحدیث جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فاضل ذی شان حضرت علامہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی صاحب زید مجدہ سرمایہ اہل سنت ہیں۔ رفتار پروقار گفتار شائستہ پیشانی سے ذکاوت کی شعاعیں اور آنکھوں سے شرم وحیا کی چمک نظر آتی ہے۔ لباس میں اس قدر سادگی ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ ایک عام آدمی ہے اور کسی دیہات سے آیا ہوا ہے گویا کہ وہ چلتا پھرتا ہیولی نظر آتا ہے مگر جب مسند تدریس پر فائز ہوتے ہیں کہ جزئیات معقولہ اور مسائل فقیہ کو اس طرز سے بیان کرتے ہیں کہ طالب علم مشکل سے مشکل مقام آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔ فاضل ذی شان حضرت مفتی محمد مسعود احمد چشتی صاحب مدظلہ العالی ضلع ڈیرہ غازی خان تحصیل تونسہ شریف کے نواحی گاؤں بستی میرن والی میں ۱۹۶۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی لکھی محمد ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے ممتاز آدمی تھے اور مشہور اور معروف شخصیت کے متحمل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد گرامی کے دل میں جذبہ دین متین پیدا فرما دیا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی پرورش کے بعد شریعت مصطفوی کے لئے وقف کر دیا۔ آج اسی جذبہ دین کی بہاریں ہیں کہ حضرت قبلہ مفتی صاحب عالم اسلام کی فقید المثال مادر علمی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے دارالتدریس اور دارالافتاء کے مسلم صدر ہیں۔ حضرت علامہ محمد مسعود احمد چشتی صاحب نے بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم تونسہ شریف میں حضرت مولانا صلاح الدین نظامی صاحب اور علامہ فقیر محمود سدیدی صاحب سے حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھا اور عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لے لیا اور جامعہ مظہریہ میں آسمان فقاہت کے آفتاب مہتاب تاج العلماء زبدۃ الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور مدرسہ خیر المعاد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔

اساتذہ

جامع المعقول و المنقول حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب، حضرت علامہ غلام محمد صاحب تونسوی صاحب، حضرت علامہ مولانا عبدالحق افغانی صاحب، حضرت علامہ صلاح الدین نظامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب، حضرت علامہ فقیر محمود سدیدی صاحب۔

تلامذہ

مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا غلام رسول صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب، مولانا محمد مظہر صاحب، مولانا مقصود احمد صاحب، مدرسین جامعہ فریدیہ ساہیوال۔

بیعت

حضرت علامہ قبلہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی صاحب نے بیعت مرکز ولایت آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ خان محمد صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر فرمائی ہے۔

قابل رشک منصب

اللہ تعالیٰ جس شخص پر بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین متین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور مقامات سافلہ کے بسنے والوں کو مرتبہ علیہ پر فائز فرما دیتا ہے۔ سب سے بڑا قابل رشک منصب یہ ہے کہ حضرت قبلہ مفتی صاحب اپنے مربی اور مشفق استاذ تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کی مسند پر فائز ہو کر درس و تدریس کا کام کر رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشتاق العلوم فاضل شہیر علامہ

الحافظ القاری محمد مشتاق بندیالوی صاحب زید مجدہٗ

ناظم جماعت اہل سنت کمر مشانی

حضرت علامہ قاری محمد مشتاق بندیالوی صاحب بڑے زیرک اور فطین آدمی ہیں۔ کتب بینی اور محنت کے عادی ہو چکے ہیں۔ سیرت اور صورت میں یکساں نظر آتے ہیں۔ اپنے اساتذہ کے ادب و احترام اور خدمت کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انتہائی سادہ لباس میں ملبوس بس ایک ہیولی سا نظر آتے ہیں۔

علامہ موصوف کے والد گرامی خان زمان خان صاحب انتہائی معزز آدمی ہیں۔ اپنے علاقہ کے شریف شخص ہیں۔

فاضل موصوف ۱۹۸۴ء میں ضلع میانوالی تحصیل عیسیٰ خیل ڈاکخانہ کمر مشانی موضع ونجاری میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ لہٰذا اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور وہاں کے جلیل القدر اور قابل ترین اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور بڑی محنت سے علوم وفنون حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

اساتذۂ کرام

پروفیسر حضرت علامہ محمد ظفر الحق بندیالوی ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف، حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر الحق صاحب، حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب بندیالوی، حضرت علامہ مولانا محمد دین سیالوی صاحب، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی مسعود احمد صاحب، استاذ العلماء محسن اہل سنت حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب ڈی آئی خان، استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالغفور صاحب واہ بھچراں، استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ عبدالمالک صاحب مہتمم جامعہ اکبریہ میانوالی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت

ملک کے معروف آستانہ عالیہ بھور شریف سے سلسلہ طریقت منسلک ہے۔

دینی اور مذہبی خدمات

امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور موضع کمر مثانی کی جماعت اہل سنت کے ناظم بھی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتاح الاسلام فاضل نوجوان

علامہ محمد مظفر الدین صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ حقانیہ رضویہ قائد آباد

حضرت علامہ مولانا محمد مظفر الدین زید علمہ محتاج تعارف نہیں۔ نیک طینت اور نیک سیرت انسان ہیں۔ فاضل موصوف ۱۹۸۳ء میں وڑچھ شریف تحصیل قائد آباد ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب محمد نصیر اپنے علاقہ کے بڑے نیک سیرت وصورت انسان ہیں۔ انہی کی محبت اسلام کا نتیجہ ہے کہ آج علامہ موصوف بہترین مدرس بھی ہیں اور فصیح و بلیغ خطیب بھی ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم آبائی علاقہ وڑچھ شریف رکھلہ منڈی میں حاصل کی۔ والدین کے دینی ماحول کی وجہ سے انہوں نے اپنے صاحبزادے کو علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت کیلئے منتخب کر لیا۔ بحمداللہ تعالیٰ آج فضلاء بندیال شریف میں ممتاز حیثیت سے تدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ان کی محنت اور مسلسل جدوجہد مستقبل میں انہیں فرید اور وحید کر دے گی۔

دینی تعلیم کا آغاز

علامہ مظفر الدین صاحب نے حفظ القرآن آستانہ عالیہ غوثیہ چشتیہ نظامیہ وڑچھ شریف میں استاذ الحفاظ حافظ شبیر احمد صاحب مدظلہ سے تقریباً اڑھائی سال میں کیا۔ مزید علمی پیاس بجھانے کے بعد اپنے استاذ محترم کے حکم پر اہل سنت کی علمی اور مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ ہذا کے ماہرین اساتذہ سے درس نظامی کی کتابیں پڑھنی شروع کر دیں۔ قیام بندیال کے دوران چند ماہ کیلئے جامعہ اکبریہ بلوخیل روڈ میانوالی تشریف لے گئے اور وہاں کے صدر مدرس شیخ المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا محمد حسین علی صاحب سے ابتدائی کتب فارسیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ بالآخر فاضل موصوف کے ذہن میں جامعہ بندیال شریف کی علمی و روحانی مٹھاس تھی۔ اس نے پھر جامعہ مظہریہ امدادیہ میں آنے پر مجبور کر دیا۔ چند ماہ فارسی کتب پڑھنے کے بعد ذہن نے فیصلہ کر لیا کہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل بندیال شریف میں ہی کروں گا۔ جامعہ بندیال شریف کے قطعۂ ارض اور ان کے ماہرین اساتذہ کی تعلیم وتعلم اور منفرد طرز تدریس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں حکیم مطلق نے اس قدر ملاحت و لطافت رکھ دی ہے کہ بندیال شریف کے اسواق میں جو بھی قدم رکھتا ہے وہ بندیال کا ہی ہو کے رہ جاتا ہے بس اور بس۔

راقم الحروف کا تعلق بندیال شریف سے شریعت اور طریقت دونوں طرح سے ہے۔ میرا وجدان تو یہی کہتا ہے کہ میں غبار راہ بندیال شریف کو سرما بنالوں تو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور معراج سمجھوں گا کیونکہ آستانہ عالیہ بندیال شریف کے سنگریزے اور خاک راہ میرے شفیق اور مربی اساتذہ کے قدموں سے متبرک ہوئے ہیں خصوصاً اور خصوصاً کہف الفقراء ملاذ الغرباء محسن الامراء، مربی الفضلاء، محب الاتقیاء، زینت الاولیاء، عین الفصحاء، بدر البلغاء، فرید الصلحاء، شمس الحکماء، محب الطلباء، سراج الفقہاء ضیاء الادباء نجم الشرفاء، مرجع العلماء، نزہت العرفاء، عضد الدولۃ الاسلامیہ، قمر الملۃ الباہرۃ جمال الانام مفخر الاسلام کے قدوم میمنت سے بندیال شریف علوم اسلامیہ کا گلستان بن گیا۔ ریاض الجنہ کا مظہر اتم بن گیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

یہ حقیقت مسلمہ ہے گل بوستاں کو بقا نہیں ہوا کرتی اور عہد گلستان کو وفا نہیں ہوا کرتی۔ البتہ جامع المعقول والمنقول مخزن العلوم والفنون معدن الحقائق والدقائق بحر الشریعۃ النبویہ کاشف الاسرار والرموز الشریعۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دائماً ابداً کا گلستان الشریعت والطریقت والحقیقت امت کے لئے دائماً علوم اسلامیہ کی خیرات تقسیم کرتا رہے گا اور فقیہ العصر نور اللہ مرقدہٗ الشریف کے گلستان کے معارف الشریعۃ کے گلدستے عالم اسلام میں ہر عام و خاص کے اتقان اور جنان کو معطر کرتے رہیں گے اور اس گلستان میں سدا بہار رہے گی اور اس کے پتوں پر خزاں کی ہوا کی دست درازی نہ ہوگی اور زمانہ کی گردش اس کے موسم بہار کی خوشگواری کو موسم خزاں کی ناگواری میں تبدیل نہ کر سکے گی۔

بچہ کار آیدت زگل طبقے — از گلستان فقیہ العصر ببر گلے
پھولوں کا تھال تیرے کس کام آئیگا — فقیہ العصر کے گلستان سے ایک پھول لے جا
گل ہمیں پنجروز شش باشد — ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد
پھول یہی پانچ چھ روز رہے گا — اور یہ گلستان ہمیشہ تازہ رہے گا

المختصر فاضل موصوف نے مادر علمی اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تقریباً ۹ سال قیام پذیر ہو کر تمام علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحتانی اور فوقانی کتب درسیہ بڑی محنت عرق ریزی سے پڑھیں۔

اساتذۂ کرام

(۱) استاذ العلماء مفخر الفقہا عین الفضلا امیر شریعت پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب بندیالوی مدظلہ العالی (۲) محقق العصر حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی زید مجدہ (۳) مفکر اسلام پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ (۴) زینت المدرسین حضرت علامہ محمد اسرار الحق بندیالوی (۵) حضرت علامہ مفتی محمد حسین علی صاحب مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ (۶) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مسعود احمد تونسوی (۷) حضرت علامہ مولانا محمد خاں مرشد آبادی (۸) حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سیالوی (۹) حضرت علامہ مولانا محمد سیف اقبال چشتی صاحب۔

دورۂ حدیث شریف

مادرِ علمی عالم اسلام کی معروف اور منفرد درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے صدر مدرس حضرت علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی مدظلہ العالی سے بڑی محنت سے پڑھا۔

تدریسی خدمات

حضرت علامہ مولانا مظفر الدین بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ تعلیمی مراحل سے گزرنے کے بعد اور بڑی محنت سے علوم عربیہ کی تحصیل کے بعد ان دنوں میں تدریسی فرائض جامعہ بندیال شریف کی ذیلی شاخ جامعہ حقانیہ رضویہ قائد آباد میں سرانجام دے رہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا

تنظیمی خدمات

اپنے علاقہ میں آپ کے زیرسایہ بزمِ احسان قائم ہو چکی ہے اور بڑی سرعت رفتاری کے ساتھ اسلام کی ترویج واشاعت میں رواں دواں ہے۔

خطابت اور تبلیغ الاسلام

شیخ طریقت شیخ الاسلام والمسلمین صاحبزادہ پیر محمد عبدالحق صاحب کے نام گرامی کی نسبت سے موسوم کی ہوئی مسجد جامع مسجد حقانیہ رضویہ قائد آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

فون: 0301-6349016

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخزن الفضلاء

علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی صاحب دامت فیوضہم

صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

فخر الفضلاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اس سے اور بڑی عظمت کیا ہو سکتی ہے کہ آپ نسب میں ممتاز اور علم میں منفرد ہیں۔

قابل رشک منظر

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی زید مجدہ تاج العلماء محقق العرب والعجم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف کے بڑے صاحبزادے ہیں اور فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی کے پوتے ہیں۔

مولد و مسکن

فخر الفضلاء، بدر العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ تقریباً ۱۹۶۲ء میں مرکز معقولات و منقولات مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ضلع و تحصیل خوشاب میں پیدا ہوئے۔ خوش قسمتی سے آنکھ کھولتے ہی مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے ناظم اعلیٰ پیر طریقت بدر الشریعت جامع معقول و منقول بحر العلوم عین العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد عبدالحق بندیالوی صاحب جو کہ سرتا پا منبع جود و عطا تھے حسن اخلاق میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ جیسے باپ کی شفقت اور تربیت میسر ہوگئی جس کی وجہ سے فخر الفضلاء حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق ممتاز اور منفرد نظر آتے ہیں۔

بچپن اور لڑکپن کا تعارفی پہلو

دور بچپن میں ہی بدر العلماء حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر تربیت فرمادی کہ علوم اسلامیہ کے لئے مستعد ہو گئے۔

دور لڑکپن اس قدر فقید المثال کہ بحر المعقولات والمنقولات کے زیر سایہ رہ کر علوم اسلامیہ کی ابتدا فرمائی کہ متوسط درجہ کی کتابیں پڑھنے کے دوران ہی اس قدر ملکہ پیدا ہو گیا کہ منتہی طلباء تو بجائے خود مدرسین بھی حیران رہ گئے۔ ھٰذا من فضل ربی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عصری تعلیم کا اجمالی پہلو

حضرت علامہ موصوف دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم ایم اے عربی، ایل ایل بی شریعت کورس میں اچھی پوزیشن میں کامیاب ہوئے۔ نیز قبلہ صاحبزادہ صاحب نے اسلامی یونیورسٹی میں ایل ایل بی کے لئے اصول سرخسی پڑھی۔

قابل رشک خصوصیت

فخر الفضلاء حضرت علامہ محمد مظہر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ میں ایک امتیازی اور منفرد خصوصیت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ آپ کو بحر العلوم استاذ المعقول و المنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کریما سے حمد اللہ اور دورۂ حدیث شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ممکن ہے یہ خصوصیت کسی اور کو میسر نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔

حقیقت مسلمہ کا انکار کیوں؟

یہ امر مسلم ہے کہ باپ کی اوصاف اور محاسن بیٹے میں علی طریق اتم پایا جانا ممکن ہیں۔ الحمد للہ حضرت قبلہ صاحبزادہ مظہر الحق صاحب زید علمہ میں اپنے والد گرامی کی اوصاف اور محاسن بجمیع انواعہ پائی جاتی ہیں۔ ھٰذا فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

(۱) وصف علم۔ (۲) وصف جودت۔ (۳) وصف خلق۔ (۴) وصف حلم۔ (۵) وصف حسن۔ (۶) وصف ذکاوت۔ (۷) وصف غنا۔ (۸) وصف استغناء وغیرہ۔

وصف علم میں مماثلہ

راقم الحروف کا مشاہدہ

راقم الحروف نے استاذی المکرم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب سے قاضی پڑھی ہے۔ آپ دوران تدریس قاضی کے متن اور شرح کی وہ محاسن اور خوبیاں بیان فرماتے جو حاشیہ کی سطور میں نظر آتیں اور نہ ہی کسی شرح میں میسر ہوتیں اس سے بندہ ناچیز سمجھ گیا کہ میرے مشفق اور مربی استاذ کا خداداد ملکہ ہے بس اور بس۔ اور بس یہی معلوم ہوتا کہ مبداء فیاض کے فیضان کا نزول ابھی ابھی ہو رہا ہے۔ ذلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

شرف رفاقت کا اجمالی پہلو

راقم الحروف حقیر پر تقصیر بندہ ناچیز حضرت قبلہ صاحبزادہ کے اسباق کا سماع کرتا تھا تو جب استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سبق کی تقریر فرماتے تھے حضرت قبلہ صاحبزادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب اس قدر انہماک، استغراق اور یکسوئی کے ساتھ سنتے کہ مشکل سے مشکل سبق فوراً ذہن نشین ہو جاتا تھا اور ایسا لگتا کہ یہ کتاب پہلے بھی ایک بار پڑھی ہوئی ہے۔ المختصر والد گرامی کی وصف علم میں مماثلہ یہ فقط اللہ قدوس کی عطا ہی تھی اور بس اس طرح باقی اوصاف اور محاسن میں مماثلہ رکھتے تھے۔ ہم بخوف طوالت سب کا ذکر کرنے سے قاصر ہیں یہاں صرف ایک کا ذکر ہی کافی ہے۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

سلسلۂ بیعت

فاضل موصوف کا سلسلۂ بیعت حضور خواجہ خواجگان خان محمد تونسوی صاحب سے وابستہ ہے۔

تصانیف

فاضل موصوف کی تصانیف بہت ہیں کچھ مشہور تصانیف کے نام دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) قصر نجدیت پر ایک دھماکہ۔ (۲) تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟ (۳) العذب الشدید علی منکر میلاد حبیب وغیرہ۔

تلامذہ

قبلہ صاحبزادہ کے تلامذہ کی تعداد تو بہت ہے مگر کچھ مشہور تلامذہ کے نام دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صاحبزادہ محمد اسرار الحق۔ (۲) جناب علامہ محمد لقمان صاحب مدرس سرائے عالمگیر۔ (۳) جناب حافظ شیر محمد صاحب۔ (۴) حافظ عبدالحکیم صاحب مدرس جامعہ محمدیہ بھیرہ وغیرہ۔

اساتذۂ کرام

الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل موصوف نے مندرجہ ذیل کتب امام المعقول والمنقول استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی سے پڑھیں۔ یوسف زلیخا، گلستان صرف بہائی، قانونچہ صرف بمعترال، زرادی، دستور المبتدی، نحو مکمل، کنز، صغریٰ سے حمد اللہ تک، اصول فقہ مکمل، بیضاوی دوبار، جلالین، ادب تمام، ترمذی، ابوداؤد۔

کراچی میں چار سال تک میر زاہد، ملا جلال، رسالہ قطبیہ، بیضاوی، جلالین شرح وقایہ کا سماع کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاج العلماء علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب

فارسی نظم، نورالانوار، بیضاوی۔

رئیس المصنفین علامہ غلام رسول سعیدی صاحب

مشکوٰۃ شریف۔ مسلم شریف

شمس المدرسین علامہ غلام محمد تونسوی صاحب

لیہ میں جامعہ حامدیہ میں داخلہ لیا اور جامع معقول ومنقول سے مکمل فقہ، مطول، مختصر المعانی، صرف دوبارہ مکمل۔ عبدالرسول۔

حضرت علامہ مولانا معراج الاسلام صاحب

جدید عربی النحو الواضح پڑھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ الاسلام

علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری صاحب زید مجدہٗ

خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

تاریخ ولادت

فاضل ذی شان فخر اہل سنت صوبائی خطیب زینت آستانہ عالیہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ علامہ مقصود احمد چشتی قادری خان بیلا تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں ۱۹۴۶-۹-۱ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی الحاج محمد عبداللہ صاحب جن کی عمر تقریباً اس وقت ۹۰ سال ہے وہ ابھی تک اپنے آبائی دیہات خان بیلا میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے جد امجد کا اسم گرامی حضرت مولانا کریم بخش ہے۔ فاضل موصوف قبیلہ ہانبھی سے تعلق رکھتے ہیں جو زیادہ تر ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان اور بلوچستان میں مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔

خاندانی پسِ منظر

فاضل موصوف کے خاندان کے نسب میں ماہرین اشخاص کا کہنا ہے کہ ہانبھی قبیلہ والے مغل بادشاہ اورنگ زیب کی اولاد میں سے ہیں۔ فاضل موصوف کی والدہ محترمہ عالمۂ دین تھیں اور ان کا تعلق بلوچ قبیلہ سے تھا۔ آپ کے ننھیال میں بیشتر علمائے دین تھے۔ آپ کے اجداد میں سے حضرت مولانا احمد ریاست بہاولپور میں عہدہ قضاء پر فائز رہے۔ اسی طرح آپ کے اجداد میں سے حضرت مولانا محمد عبداللہ تھے جو حضرت خواجہ سلطان محمود کے خلفاء میں سے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب کا مزار پرانوار خان بیلا میں واقع ہے۔ آپ سلطان العارفین خواجہ فرید رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے۔ حضرت خواجہ سلطان محمود مولانا عبداللہ صاحب کو علوم دینیہ بالخصوص حدیث پاک کی تعلیم کے لئے اپنے پاس خان بیلا میں لائے اور وہ وصال تک آپ کے مدرسہ میں تعلیم و تدریس کے منصب پر فائز رہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ کے پاس جنات بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔

فاضل موصوف کے دادا جان مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ خان بیلا میں بہت بڑے زمیندار تھے وہ دینی علوم کے فروغ کے علاوہ چار مربع زرعی اراضی کی دیکھ بھال کرتے اور زراعت کے ساتھ ساتھ تجارت پر ان کی توجہ تھی۔ آپ کے والد محترم ان کے اکلوتے بیٹے ہیں جو چار بیٹیوں کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کے کچھ افراد رام کلی تحصیل احمد پور شرقیہ اور داجل تحصیل جام پور میں بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقیم ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ مرحومہ ہر مہینے اپنے گھر میں محفل میلاد کا اہتمام کرتیں۔ حضور سید العرب والعجم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرماتی تھیں۔ حضور سید عالم ﷺ سے بے پناہ عشق ومحبت اور دین کے ساتھ والہانہ لگاؤ کے باعث انہوں نے سکول کی تعلیم کے بعد آپ کو دین کی تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔ فاضل موصوف کے والد محترم نے خان بیلا میں ''مدرسہ عربیہ سلطان المدارس'' کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا۔ اس مدرسہ میں حضرت مولانا غلام رسول سعیدی صاحب مرحوم کو تدریس کے لئے مامور کیا۔ حضرت فاضل موصوف نے ان سے فارسی کی تمام کتب اور موقوف علیہ کی کتب کی تعلیم حاصل کی۔

دورۂ حدیث اور خلافت واجازت

اور پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے غزالی زمان حضرت سید احمد سعید شاہ کاظمی کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اس وقت مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے ۱۹۶۳ء میں دورۂ حدیث پڑھا۔ اس موقع پر حضرت علامہ کاظمی صاحب نے آپ کو چاروں سلاسل طریقت چشتیہ اور سہروردیہ میں خلافت عطا فرمائی۔

بیعت

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ فاضل موصوف نے بچپن میں حضرت خواجہ درمحمد صاحب کے دست حق پرست پر چشتیہ سلسلے میں بیعت کی تھی۔

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ نے مزید مطالعہ اور تحقیق کے لئے دو سال جامعہ محمدیہ نوریہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین میں گزارے اور حضرت علامہ سید جلال الدین شاہ صاحب اور حضرت مولانا محمد نواز صاحب سے نحو، علم الکلام اور حدیث کی اہم کتابوں کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت شیخ القرآن علامہ مولانا عبدالغفور ہزاروی سے دورۂ تفسیر القرآن مکمل کیا۔ منطق، فلسفہ اور علم البلاغہ میں کچھ تشنگی محسوس کی تو علم کی پیاس بجھانے کے لئے اس وقت کے امام المناطقہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی کی خدمت میں وڑچھ شریف اور بندیال شریف حاضر ہوئے اور چار سال تک ان سے مذکورہ بالا علوم میں مکمل دسترس حاصل کی۔

دینی علوم سے فراغت کے بعد غالباً ۱۹۶۷ء میں پیر طریقت جلال الملت والدین حضرت علامہ مولانا سید جلال الدین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اجازت طلب کی کہ اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں خان بیلا میں واپس جا کر اپنے مدرسہ میں دینی علوم کی تدریس میں مشغول ہونا چاہتا ہوں۔ حضور سیدنا قبلہ شاہ صاحب نے حکم فرمایا کہ باہر جانے سے پہلے "جامعہ رسولیہ شیرازیہ" بلال گنج میں جا کر تدریس کے فرائض انجام دو۔

خطابت

حضرت فاضل موصوف ابھی وہیں مقیم تھے کہ ایک ماہ کے بعد حضرت قبلہ شاہ کی خدمت میں "جامع مسجد نور" شکر گڑھ کی انتظامیہ کے ارکان حاضر ہوئے اور انہوں نے علامہ موصوف کے بارے میں گزارش کی کہ انہیں شکر گڑھ کی جامع مسجد میں بطور خطیب اور اس میں قائم کردہ دینی مدرسہ میں بطور مہتمم مامور کیا جائے۔ انتظامیہ کے بے حد اصرار پر حضرت قبلہ شاہ صاحب نے آپ کو شکر گڑھ بھیج دیا۔ شکر گڑھ کی جامع مسجد اس وقت چھوٹی سی عمارت پر مشتمل تھی۔ اس کے عقب میں مسجد کمیٹی نے ۹۰ فٹ لمبی اور ۴۵ فٹ چوڑی مسجد کی تعمیر شروع کرائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علامہ موصوف نے اس مسجد کو مکمل کرایا۔

خطابتِ محکمہ اوقاف

مسجد کی تکمیل کے فوراً بعد محکمہ اوقاف پنجاب نے اس مسجد کو اپنی تحویل میں لے لیا اور محکمانہ پالیسی کے تحت آپ کو ہی اس مسجد میں بطور خطیب مقرر کر دیا۔ اسی دوران ۱۹۷۰ء میں جامع مسجد حنفیہ محلہ کشمیری سادھواں لاہور (جو کہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے) کی انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مسجد کے لئے کسی نامور عالم دین اور محقق خطیب کا انتخاب کیا جائے۔ اس وقت مسجد کے صدر الحاج نور محمد مرحوم تھے جبکہ مسجد کے سرپرست اعلیٰ الحاج محمد عنایت القادری (بانی مرکزی جلوس عید میلاد النبی ﷺ) ہیں۔

ڈسٹرکٹ خطیب

انتظامیہ نے الحاج محقق العصر علامہ الحاج محمد علی مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ کے ایماء پر شکر گڑھ میں فاضل موصوف سے رابطہ کیا۔ آپ وہاں دینی مشن کسی حد تک مکمل کر چکے تھے۔ لہٰذا آپ نے انتظامیہ جامع مسجد سادھواں میں خطابت کے فرائض انجام دینے کے لئے آمادگی ظاہر فرمائی۔ مسجد کی انتظامیہ نے محکمہ اوقاف سے رجوع کیا اور محکمہ اوقاف نے فاضل موصوف کو ۱۹۷۰ء میں وہاں بطور خطیب اور امام مقرر کر دیا۔ بعد ازاں درجہ اول کا محکمانہ امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں آپ کو خطیب اور امام کے عہدے سے ترقی دے کر لاہور کا ڈسٹرکٹ خطیب مقرر کر دیا۔ ۱۹۷۳ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں آپ نے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ڈسٹرکٹ خطیب کی حیثیت سے آپ اپنے فرائض کی نوعیت سے محکمہ اوقاف کو لاکھوں روپے کا فائدہ پہنچایا۔ لاہور میں آنے کے بعد مختلف مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کے ساتھ مل کر آپ نے اتحاد بین المسلمین کے لئے بھرپور اور نمایاں کوششیں کیں جن کے نتیجے میں مختلف مقامات پر شیعہ سنی حضرات کے تنازع کو بحسن وخوبی طے کروایا گیا۔

سری لنکا میں دینی خدمات

۱۹۷۸ء میں سری لنکا کی حکومت کی درخواست پر حکومت پاکستان نے باضابطہ طور پر آپ کو منتخب کر کے الفلاح عربیک کالج کاتان کڈی سری لنکا بطور لیکچرار مقرر کیا۔ سال تک آپ نے اس کالج میں عربی میں تفسیر، حدیث، منطق اور علم البلاغہ کی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ وہاں کے طلباء کی مادری زبان تامل تھی جبکہ آپ کی زبان اردو تھی چونکہ طلباء عربی بول چال پر مکمل عبور رکھتے تھے اس لئے آپ کا انداز تدریس عربی تھا۔ ہر روز تین گھنٹے تک عربی زبان میں لیکچر دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ سری لنکا کے مختلف شہروں میں محافل میلاد اور دیگر دینی تقریبات آپ عربی زبان میں خطاب کیا کرتے جبکہ کالج کے مقامی پروفیسر آپ کے خطاب کا ترجمہ ''تامل'' زبان میں کیا کرتے تھے۔ کولمبو میں تین ہزار کے قریب میمن حضرات مقیم ہیں جن کا تعلق ٹیکسٹائل کی تجارت سے ہے اور انہوں نے اعلیٰ قسم کی گارمنٹس کی فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں۔ ان حضرات نے کولمبو میں میمن مسجد بنائی ہے جس کا سنگ بنیاد علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کے والد محترم حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صدیقی نے رکھا تھا۔ اس مسجد میں بھارت سے خطیب کو ویزے پر مقرر کیا جاتا ہے۔ سری لنکا میں چار سال کے دوران جب بھی میمن مسجد کے خطیب صاحب اپنی تعطیلات گزارنے کے لئے بھارت جاتے تو مسجد انتظامیہ کی استدعا پر آپ ہی جمعہ پڑھاتے تھے۔ سری لنکا میں بیسوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور میمن حضرات اور وہاں کے مقامی مسلمانوں نے سلسلہ قادریہ میں آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ اب بھی سری لنکا کے مسلم اکابرین کالج کے اساتذہ وطلباء میمن مسجد کی انتظامیہ اور دیگر عقیدت مندوں کا آپ کے ساتھ مسلسل اور مکمل رابطہ ہے۔

عرس آفیسر پنجاب

۱۹۸۲ء میں جب واپس پاکستان پہنچے تو محکمہ اوقاف پنجاب نے آپ کو عرس آفیسر پنجاب کے عہدے پر فائز کیا۔ چار سال تک آپ نے اس عہدے پر خدمات انجام دیں۔ اس دوران محکمانہ نوٹیفکیشن کے ذریعے عرسوں کے مواقع پر سرکس اور تھیٹر وغیرہ جیسے بے ہودہ کھیل تماشوں کو غیر قانونی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرار دلوایا گیا اور کیش باکسز کی نگرانی کرانے کے نتیجے میں محکمہ اوقاف کو سوا دو کروڑ روپے کا فائدہ پہنچایا گیا۔ ۱۹۸۲ء میں تنظیم المدارس پاکستان سے شہادت العالیہ کی ڈگری حاصل کی جسے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے اپنے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کے برابر تسلیم کیا ہے۔

خطیب جامع مسجد داتا دربار

جامع مسجد داتا محکمہ اوقاف نے جون ۱۹۸۶ء میں آپ کو مرکز معارف اولیاء حضرت داتا صاحب میں بطور ایگزیکٹو آفیسر مقرر کیا۔ اسی سال دسمبر میں داتا دربار مسجد کے خطیب حضرت مولانا محمد سعید صاحب نقشبندی کا وصال ہوا تو اس وقت کے سیکرٹری اوقاف جناب محمد یوسف خان صاحب ٹیلی فون پر رابطہ کر کے آپ سے دریافت کیا کہ اگر آپ کو جامع مسجد داتا دربار میں خطیب مقرر کر دیا جائے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ فاضل موصوف نے ان کے اس استفسار سے محسوس کیا کہ سیکرٹری صاحب اپنی طرف سے خطابت کی پیشکش نہیں فرما رہے بلکہ حضرت داتا گنج بخش ہجویری کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ آپ نے ان سے کہا کہ میں اس منصب پر خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں چنانچہ انہوں نے خطیب کے عہدہ پر آپ کو مقرر کر دیا۔ الحمد للہ ۱۹۸۶ء سے تا حال آپ اس منصب پر اپنے فرائض محنت اور خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ فاضل موصوف نماز جمعہ کے علاوہ ہر روز نماز فجر بھی پڑھاتے ہیں۔ اس کے بعد تفسیر قرآن کا درس دیتے ہیں۔ تفسیر قرآن کا سلسلہ پہلے سپارے سے شروع کیا اور اس وقت آٹھویں پارے کی تفسیر بیان کی جا رہی ہے۔

صوبائی خطیب

۱۹۸۸ء میں مولانا محمد قیوم الٰہی عرفانی صاحب صوبائی خطیب اوقاف کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تو محکمہ اوقاف پنجاب نے آپ کو صوبائی خطیب اوقاف پنجاب کے عہدے پر فائز کیا اور آپ نے حکام میں یہ واضح کیا کہ میں بدستور جامع مسجد حضرت داتا صاحب کے خطیب کے فرائض بھی انجام دیتا رہوں گا۔ ۱۹۹۴ء میں محکمہ اوقاف پنجاب نے اپنے ایک اور نوٹیفکیشن کے ذریعے صوبائی خطیب کے عہدے کو مسجد داتا دربار کی خطابت سے منسلک کر دیا۔ آپ اس وقت اتحاد بین المسلمین کمیٹی حکومت پنجاب کے ممبر ہیں اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ فاضل موصوف زمانہ طالب علمی سے تصنیف و تالیف کا شوق رکھتے تھے اور طالب علمی کے زمانہ میں ہی منطق، فلسفہ، علم البلاغہ، حدیث، فقہ، اصول فقہ، اصول حدیث اور اصول تفسیر کے موضوعات پر کتابیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصنیف کی ہیں۔

علمی جواہر پارے

تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ کے موضوعات پر تلخیصات تحریر کیں۔ (۱) رسالہ صراط مستقیم (۲) رسالہ حیات النبی (۳) عطاء غفور (۴) حاشیہ صدرا (۵) حاشیہ میر زاہد (۶) حاشیہ مطول (۷) حاشیہ مختصر المعانی (۸) الحقائق (۹) حاشیہ حمد اللہ (۱۰) حاشیہ رسالہ قطبیہ (۱۱) مقدمۃ التفسیر پارہ دوم اور (۱۲) حاشیہ میر زاہد کے علاوہ تمام کتب غیر مطبوعہ ہیں۔

ان کے علاوہ اسلام کے نظام حکمرانی، حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح حیات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک، زکوٰۃ فضائل رمضان اور اعتکاف کے موضوعات پر مطبوعہ کتب موجود ہیں جیسے کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ آپ بچپن میں ہی حضرت قبلہ خواجہ درمحمد صاحب کے دست حق پرست پر چشتیہ سلسلے میں بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے مریدین اور معتقدین اندرون بیرون ملک ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور ایک بہترین اور باعمل مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جامعات میں تدریسی خدمات

فاضل موصوف نے مندرجہ ذیل جامعات اور اداروں میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے ہیں۔

جامعہ رسولیہ شیرازیہ، جامعہ نعیمیہ لاہور، جامعہ نعمانیہ لاہور، جامعہ غوثیہ شاہ محمد غوث اور الفلاح عریبک کالج سری لنکا میں کتب درسِ نظامی اور دورۂ تفسیر القرآن پڑھایا ہے۔ نیز محکمہ اوقاف کی طرف سے جاری کردہ عربی کلاسز میں بطور استاذ خدمات سرانجام دیں۔

تبلیغ دین کے حوالہ سے اندرون اور بیرون ملک مختلف کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ بیرون ملک (سری لنکا) میں چار سال کے عرصہ میں حسب ذیل مقامات پر تقریباً ایک سو مذہبی کانفرنسوں میں عربی میں خطاب کیا۔

کولمبو، کاتان کڈی، اٹالہ چنا، بائی کلہ، کلمونہ، بیروالہ ساندرہ، ایراوور، ۱۹۸۸ء میں لندن ویمبلے ہال میں عالمی اسلامی کانفرنس سے خطاب، لندن کے شہروں میڈن، ہیڈ، ہائی ویکم برمنگھم اور مانچسٹر میں بھی خطاب کیا۔ نیز ریڈیو پاکستان لاہور سے نشری تقریریں وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل جلیل ترجمانِ اہل سنت

علامہ حافظ محمد ناظر سیالوی صاحب زید مجدہٗ

خطیب مسجد الفلاح کراچی

حضرت علامہ فاضل عریف زینت العلماء حافظ محمد ناظر سیالوی صاحب ملیحانہ اخلاق حسین گفتار وحیدانہ رفتار کے مالک ہیں۔ گفتگو میں لطافت آواز میں تسخیر اس قدر کہ ایک بار ملاقات سے انہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ حضرت علامہ سیالوی صاحب چک نمبر ۲۳۲ تحصیل وضلع جھنگ ڈاک خانہ ایضاً میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی میاں نور محمد مرحوم علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کے والد گرامی کا ابتداء سے ہی یہ دینی جذبہ تھا کہ میرا بیٹا عالم دین بن جائے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے لئے اس قدر محنت کی کہ آج حضرت قبلہ الحافظ محمد ناظر صاحب مدظلہ العالی دینی خدمات سرانجام دینے کے قابل بن گئے۔ چنانچہ علامہ سیالوی صاحب جامع مسجد الفلاح پی اینڈ ٹی کالونی کراچی میں خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت علامہ قبلہ سیالوی صاحب کی دیگر مقامات پر علوم وفنون پڑھنے کے بعد بھی علمی پیاس نہ بجھنے پائی اس علم کی تشنگی کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور حضرت بحر العلوم فاضل عرب وعجم قبلہ سیدنا علامہ عطا محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور تاج العلماء زبدۃ العرفاء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب زید فضلہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور فقہ اور احادیث وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

حضرت علامہ سیالوی نے حفظ قرآن کی تکمیل حافظ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کی اور جامعہ محمدی شریف میں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور کچھ علوم کے لئے حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ کیا۔

دورۂ حدیث شریف

حضرت علامہ سیالوی صاحب مدظلہ العالی نے ۱۹۶۴ء میں اہل سنت کی مرکزی درسگاہ حزب الاحناف میں وقت کے امام شیخ الجامعہ سند المحدثین زبدۃ العلماء حضرت قبلہ سید ابوالبرکات شاہ صاحب سے دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ حضرت قبلہ سیالوی صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں قابل رشک اساتذہ سے پڑھنا مقدر فرما دیا۔ آج عالم اسلام میں جس قدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رشد و ہدایت کے چشمے جاری ہیں جامعہ بندیال کے ابحار علمیہ کی انہار ہیں اور انہی گلستان علمی کے گلدستے ہیں۔

سلسلۂ بیعت

عالم اسلام کا شہرت پذیر آستانہ مخزن علم و عرفان آستانہ عالیہ مسند العرفاء حجۃ العلماء حضرت قبلہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ قبلہ حافظ صاحب کی شخصیت فضلاء بندیال میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ آج قبلہ حافظ صاحب جس قدر حسن باطنی اور ظاہری سے آراستہ ہیں یہ بندیال کے علمی حسن کی ادنیٰ جھلک ہے۔

تنظیم اور تحریک

حضرت قبلہ حافظ صاحب مجلس الدعوۃ الاسلامیہ سیال شریف جماعت اہل سنت اور (zup) کے محرک فعال کارکن رہ چکے ہیں۔ ابھی تحریک و تنظیم کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ محنتی اور مخلص بندوں پر فلاح اور کامیابی کے راستے مفتوح فرما دیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاضل جلیل قاطع البدعت

علامہ مفتی محمد یار سیالوی صاحب

ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ

علامہ مفتی محمد یار سیالوی صاحب نیک سیرت صاحب جمال و کمال انسان ہیں۔ المختصر ظاہری اور باطنی خوبیوں سے متصف ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اپنے علاقہ کے معزز اور شریف لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ فاضل موصوف اپنے آبائی گاؤں موضع مون ڈھائی ڈاک خانہ خاص میکلوڈ گنج تحصیل مچن آباد ضلع بہاولنگر میں ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی حالت بچپن سے گزری تو اسلام کا شعور رفیق سفر بن گیا اور تحصیل علم کا جذبہ بڑھتا گیا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے درس نظامی کا آغاز جامعہ حنفیہ بصیر پور سے کیا۔ ابتدائی تعلیم کے دوران جوہر علم اور بڑھ گیا تو آپ نے واں بھچراں ضلع میانوالی کا سفر اختیار کیا جب آپ واں بھچراں میں پہنچے تو جامعہ کے ناظم اعلیٰ جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد اللہ بخش صاحب تدریس کے فرائض بھی آپ ہی سرانجام دیتے تھے۔ ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ واں بھچراں پہنچ کر فاضل موصوف کا علمی جذبہ اور بڑھ گیا تو وہاں سے چکوال کا سفر اختیار کیا۔ اس وقت خود علامہ پیر سید محمد زبیر شاہ صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی خدمت میں رہ کر ان سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ چکوال پہنچ کر فاضل موصوف کا جذبہ اور محبت علم اور بڑھ گئی تو پھر بندیال شریف کا رُخ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بندیال کا رُخ کیا۔ جامعہ بندیال چونکہ عرصہ دراز سے دینی خدمات میں پیش پیش نظر آتا تھا وہاں جا کر فاضل موصوف کو سکون قلب نصیب ہوا اور جامعہ بندیال کے صدر مدرس بحر المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فاضل موصوف کی خوش نصیبی تھی کہ استاذ العرب والعجم سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا موقع ملا۔

ملا حسن، حمد اللہ، قاضی، صدرا، میبذی، ہدایہ، بیضاوی، مختصر المعانی، مناظرہ رشیدیہ وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دورۂ حدیث

فاضل موصوف کی تقدیر میں اللہ قدوس نے وقت کے تربیت یافتہ اساتذہ کا انتخاب فرمایا تھا۔ دورۂ حدیث شریف کے لئے علامہ موصوف نے کراچی کا سفر کیا اور وہاں جا کر جامعہ امجدیہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری صاحب سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

دورۂ قرآن

علامہ موصوف نے دورۂ قرآن کے لئے وزیر آباد کا رُخ کیا۔ وہاں جا کر شیخ القرآن حضرت علامہ پیر محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ قرآن کیا اور دوسری مرتبہ جامعہ حامدیہ رضویہ گلشن رضا کراچی میں حضرت شیخ القرآن علامہ عطا محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ سے دورۂ قرآن کی تکمیل کی۔

تصانیف

فاضل موصوف کی تصنیف تحقیقات مسائل ثلاثہ منظر عام پر آ کر شہرت پا چکی ہے۔

بیعت

فاضل موصوف علم ظاہری کی تکمیل سے فراغت حاصل کر کے علم روحانی کے حصول کے لئے ایک کامل راہنما کے متلاشی تھے تو ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ کی نظر آستانہ عالیہ سیال شریف پر جم گئی۔ بس پھر نظر میں خواجہ صاحب ہی بس گئے۔ بس اور بس۔ علامہ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نواز دیا کہ علوم ظاہریہ کے لئے بھی قابل اور فاضل اساتذہ کا انتظام فرمایا اور علوم باطنیہ کے لئے بھی کامل راہنما کا انتظام کیا۔ فالحمد علیٰ ذٰلک حمدًا کثیرًا۔

خدمات تدریس

فاضل موصوف نے مختلف جامعات میں مختلف مقامات میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۷۱ء میں توگیرے شریف صدر مدرس کے عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۹۷۲ء میں جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۷۳ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس کے عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۹۷۴ء میں تحصیل فورٹ عباس میں جامعہ قائم کیا۔ اب تک جامعہ حنفیہ غوثیہ (رجسٹرڈ) کچی والا دلہر روڈ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت میں جدوجہد کر رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توقیر الفضلاء

علامہ مفتی محمد یعقوب ہزاروی صاحب

صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

فاضل ذی شان حضرت علامہ مفتی محمد یعقوب ہزاروی صاحب انتہائی ذکی اور سریع الفہم شخص ہیں فطری اور جبلی طور پر شریف اور حسیب ہیں۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۴ سال ہے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محترم عبدالحمید صاحب ہے۔ آپ کے والد گرامی ابتدا سے ہی جذبۂ اسلام سے معمور تھے اسی لیے اپنے شہزادے کو علوم اسلام کی تحصیل کیلئے وقف کر دیا۔

فاضل موصوف مقامات مختلفہ پر بین الاقوامی شہرت یافتہ اساتذہ کے پاس علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد ایک ایسے جامع الجامعات اور مرکز علوم اسلامیہ کی تلاش میں تھے جو عالم اسلام کے جامعات سے منفرد تھا۔ آخر کار خواندہ علوم اسلامیہ کو تازگی اور شباب بخشنے کیلئے جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تشریف لے آئے۔ جامعہ ہذا کے اساتذۂ کرام یعنی عطاء الملت والدین بحرالعلوم سیدنا محقق الاسلام سید المحققین سند المدققین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور تاج الفقہاء زینت مسند فقیہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی گولڑوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ جامعہ کے اساتذہ کے منفرد اور بے مثل طرز تدریس کو دیکھتے ہی کیفیت قلب متغیر ہوگئی۔ بس بندیال کے ہو کے رہ گئے بس اور بس۔

خاک بندیال میں اللہ قدوس نے اس قدر کشش اور مقناطیسیت وافر مقدار میں رکھ دی ہے کہ خواہ جتنا ہی علوم وفنون کا ماہر اور ان میں ید طولیٰ رکھنے والا طالب علم بندیال میں تشریف لے جاتا ہے جامعہ بندیال کے عظیم اساتذہ کے ایسے طرز تدریس کو دیکھ کر جس کی نظیر اور مثیل ممتنع ہے ان کی نعلین کا اسیر ہو جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب متداولہ کا سماع کیا۔ (۱) صدرا (۲) رسالہ قطبیہ (۳) قاضی مبارک (۴) حمداللہ (۵) شمس بازغہ (۶) اقلیدس (۷) تصریح (۸) سراجی (۹) مشکوٰۃ شریف (۱۰) مسلم شریف (۱۱) مناظرہ رشیدیہ (۱۲) توضیح تلویح (۱۳) مسلم الثبوت (۱۴) مختصر المعانی (۱۵) شرح تہذیب وغیرہ کتب بھی بندیال میں ہی پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دورۂ حدیث شریف

فاضل موصوف نے دورۂ حدیث شریف کیلئے جامعہ انوارالعلوم میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے شیخ الجامعہ اور شیخ الحدیث غزالی زماں رازی دوراں محقق الملت والدین فخر المحدثین رئیس المفکرین حضرت قبلہ علامہ احمد سعید کاظمی کی خدمت میں زانوے تلمذتہہ کیے اور آپ کی خدمت میں رہ کر بڑی محنت کے ساتھ دورۂ حدیث شریف کی تکمیل فرمائی۔

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ محمد یعقوب ہزاروی صاحب زید مجدہٗ کی بیعت جامع المعقول والمنقول محقق العصر نوید الملت والدین شیخ الشریعت والطریقت قاطع البدعت والضلالت معین العلماء شمس الاسلام حضرت علامہ پیر سید محمد اسماعیل شاہ نقشبندی آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف جو کہ ملک الاولیاء شیخ الملت والدین حضرت میاں شیر محمد صاحب آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے خاص خلیفہ مجاز ہیں ان کے دست حق پرست پر ہے اور فاضل موصوف کی عقیدت اور محبت آستانہ عالیہ کوٹلی آزاد کشمیر کے سجادہ نشین شمس المشائخ حضرت خواجہ سید الحفاظ قبلہ محمد صادق نوراللہ مرقدہٗ الشریف سے بہت زیادہ ہے۔ آپ نے ان سے بھی فیض حاصل کیا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا۔

آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب کی تدریسی خدمات

فخر المدرسین زینت المدارس جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد یعقوب ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ عرصۂ دراز سے اہل سنت کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء۔

فون: 051-2890554

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب النون

نجابت الاسلام

علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی صاحب

ایم اے

فاضل جلیل حضرت علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی صاحب خاموش طبع اور نیک سیرت اور انتہائی محنتی شخص ہیں۔ آپ ۱۹۷۶ء میں موضع معریال ڈاک خانہ چک بیلی خان تحصیل و ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب ماسٹر گلھڑ خان صاحب انتہائی شریف آدمی ہیں اور انہیں علوم اسلامیہ اور دین متین سے بہت محبت ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے بیٹے کو عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم اسلامیہ بھی پڑھائے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف مدرسہ حفظ القرآن غوثیہ مہریہ اوڈھروال ضلع چکوال و بھنگالی دارالعلوم سے حفظ کیا۔

میٹرک

علامہ موصوف نے میٹرک انتہائی محنت سے پڑھا اور ہائی سکول مہوٹہ تحصیل راولپنڈی سے اچھے نمبروں میں پاس کیا۔

بی اے

اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں اچھے نمبروں میں پاس کیا۔

ایم اے

علامہ موصوف نے ایم اے کا امتحان سندھ یونیورسٹی لاڑکانہ میں پاس کیا۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل جلیل قبلہ حافظ صاحب نے بڑی محنت سے تعلیمی مراحل میں کامیابی حاصل کی۔ علوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عصریہ کے ساتھ ساتھ علم دین اور علوم اسلامیہ سے بھی انتہائی محبت رکھتے تھے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر علم دین کی تحصیل کے لئے رخت سفر باندھ کر عالم اسلام کی مرکزی اور مذہبی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین اساتذہ سے پڑھا جبکہ مکمل فاضل عربی فخر الفضلاء حضرت علامہ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے پڑھا۔

دیوان حسان، مفضلیات اور صرف بہائی فاضل بندیال حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے پڑھیں۔ دیوان حماسہ اور فارسی قاعدہ فاضل بندیال حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سے پڑھیں۔ اسی جامعہ میں قیام پذیر ہو کر فاضل عربی، ATTC اوپن یونیورسٹی سے اچھے نمبروں میں پاس کیا۔

جامعہ بنکیہ لاڑکانہ (سندھ) سے شہادۃ العالیہ کی سند حاصل کی۔

عصری تعلیم

فاضل موصوف علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کے بھی بہترین اور قابل استاذ ہیں۔

بیعت

فاضل جلیل حضرت علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی صاحب طریقت کی راہنمائی کے لئے آستانہ عالیہ بھنگال شریف تحصیل گوجر خان سے منسلک ہیں۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف قوم راجپوت سے تعلق رکھتے ہیں اور چوہدری کے لقب سے معروف ہیں۔

عہدہ

فاضل موصوف ان دنوں گورنمنٹ ہائی سکول مہوبہ تحصیل راولپنڈی میں عربی ٹیچر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ہزاروں طلباء کو عصری تعلیم کی تعلیم و تربیت کر رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

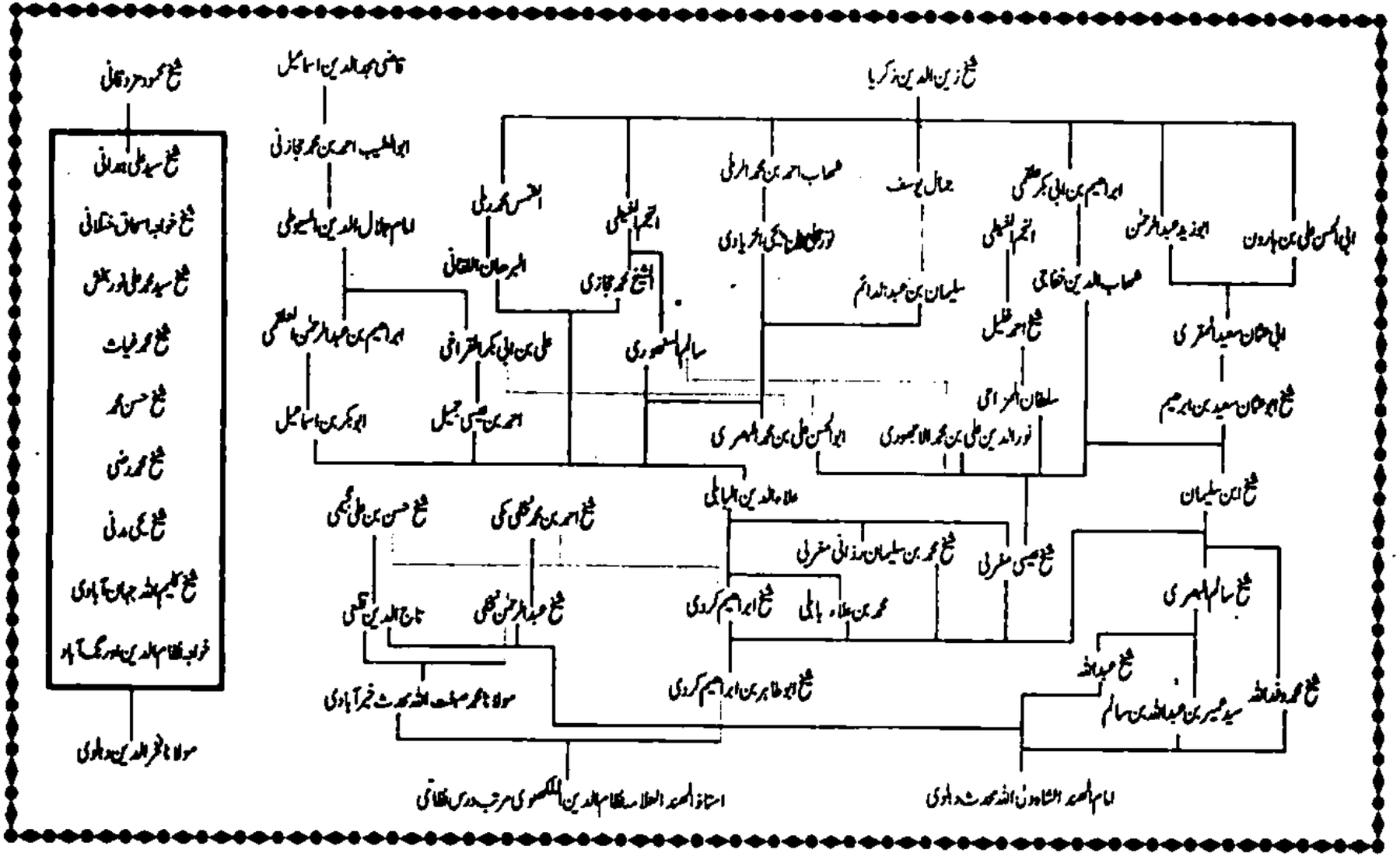

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسانید الجامعة المظهریة الامدادیة

الاجازة العلمیة العامة

الحمد لله السلسل احسانه المتصل انعامه غیر منقطع ولا ممنوع فضله واکرامه ذکرا سند من لا سند له واسمه احد من لا احد له والفضل الصلوات الغوالی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول علی اجلّ مرسل کشاف کل معضل العزیز الاعز المعز الحبیب الفرد فی وصل کل غریب فضله الحسن مشهور مستفیض وبالاستناد الیه یعود صحیحا کل مریض قد جاء جوده المزید فی متصل الاسانید بل کل فضل الیه مستند عنه یروی والیه یرد تسموط فضائله العالیة مسلسلة بالاولیه وهو الجاسم وله العوامر علمه مرفوع وحدیثه مسموع و متابعه مشفوع والامر عنه موضوع حافظ الامت من الامور المدالهمة مدار اسانید الجود والاکرام منتهی سلاسل الانبیاء الکرام صلی الله علیه وآله وصحبه وروافد علمه و دعاة ـ لدیه امّا بعد فیقول العبد الفقیر الی الله الصمد ابوالمظفر محمد عبد الحق الجشتی الکولروی الهندیالوی غفرله ربّه الاجل لما سألنی الاجازة الامام السعید ـــــــ ابن ـــــــ المتوطن ـــــــ فاجزته علی برکة الله ثم علی برکة رسوله جل جلالك و صلی الله علیك وسلم باشتغال القرآن العظیم و احادیث النبی الکریم والفقه القویم وبکل ما یجوز لی روایته ولمت لی درایته من شیوخ الاکملین رحمهم الله تعالی اجمعین کما اجازنی سیدی سندی کنزی ذخری لیومی وعدی العلامة محدث الباکستان ابوالفضل سردار احمد لائلفوری عن شیخه حجة الاسلام حمال الاتم مولانا الحاج الشاه محمد حامد رضا خان النوری الرضوی قدست اسرارهم وعن صدر الشریعة الشیخ محمد امجد علی الاعظمی الرضوی وعن مولی الاکرم المعلمی الأعظم مولانا محمد مصطفی رضا خان النوری الرضوی وعن محدث الحرمین الشریفین الشیخ عمر حمدان المحرسی کلهم عن شیخهم شیخ الاسلام والمسلمین حجة الله علی الارضین مجدد المائة الدین مولانا الشاه احمد رضا حنفی القادری البریلوی عن الحضر الخدوم السید الشریف آل رسول المارهروی القادری عن سراج الهند مولانا الشاه عبد العزیز المحدث الدهلوی عن امام الهند الشاه ولی الله المحدث الدهلوی ـ اسانیده معروفة مشهورة مکتوبة فی کتبه ـ واسانید امام اهل السنة والجماعة اعلحضرت فی تصنیفه الجلیلة الاجازات المتینة لعلماء بکة ومدینة ـ

ولی اجازة ایضا من هؤلاء مشایخی الاجلة منهم سیدی وسندی ومرشدی والدی الکریم قبله العصر یدر محمد الجشتی البندیالوی عن شیخ المشائخ العلامة محمد حسن آله آبادی عن شیخ الطائفه المرشد الکبیر الحاج امداد الله المهاجر المکی وعن شیخ الحرم احمد زینی دحلان والثانی عن الشیخ عثمان الدمیاطی عن الشیخ محمد الامیر الکبیر المصری ـ

ومنهم شیخی ومرشدی وسندی وغلام محی الدین الجشتی الکولروی ـ

ومنهم سلطان العلماء مربی واستاذی عطاء محمد الجشتی الکولروی ـ

ومنهم المحقق العلامة الاستاذ الاکبر محب النبی کیملفوری ـ

ومنهم امام المحققین محمد دین البدوی ـ

ومنهم شیخ القرآن والحدیث العلامة عبد الغفور الهزاروی ـ

ومنهم الشیخ المعمر شیخ الطریقت مولانا احمد دین المکهدوی ـ

واوصیه بعض النواجذ علی مذهب اهل السنة والجماعة واجتناب اهل البدعة والشناعة من الفرق الضالة المضلة القدیمة والمحدثة واوصیه ان لا ینسانی من دعائه الصالح بالعفو و العافیة فی الدین والدنیا والاخرة وانا داع له لذلك والحمد لله المالك والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی آله وصحبه واولیاء امته وعلماء ملته اجمعین ـ

کتبه بیده وامر برقمه

ابو الظفر محمد عبد الحق الجشتی الکولروی الهندیالوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شهادة دورة تفسير القرآن الكريم
من الجامعة المظهرية الامدادية بنديال ،خوشاب ،باكستان

الرقم المسلسل ــــــــــــــ

الحمد للّٰه الذي منّ على الناس بانزال القرآن العظيم، والصلوة والسلام على خاتم النبيين والمرسلين ورحمة للعالمين وآله واصحابه وأزواجه اجمعين،أما بعدفيقول العبد الضعيف المحتاج الى ربه المقيت الحسيب، الرقيب المجيب أبوالظفر محمد عبدالحق الجشتي الكولروي البنديالوي غفرله ربه الاجل، لما تعلّم في الجامعة المظهرية الامدادية(بنديال) دورة تفسير القرآن العظيم الاخ الصالح

ــــــــــــــ بن ــــــــــــــ المتوطن ــــــــــــــ

على مارفقه اللّٰه تعالى ونال فوز العظيم فأجزته بتعليم القرآن العظيم اجازة عامة تامة وبكل مايجوز لي روايته وتمت لي درايته من كتب التفاسير وعلومها كماأجازني الأساتذة الماهرون المخلصون في الدين المتين.

منهم سيدي وسندي ومرشدي والذي الكريم فقيه العصر العلامة يارمحمد البنديالوي المؤسس الجامعة المظهرية الامدادية(بنديال) قائدالثورة الحرية الباكستاني كماأجازه شيخه الصوفي الصافي العلامة العرافة محمد حسين آله آبادي عن شيخ الحرم احمد زيني دحلان عن الشيخ عثمان الدمياطي عن الشيخ محمد الامير الكبير المصري رحمة اللّٰه تعالى عليه وعليهم أسانيد مشهورة في الآفاق.

(ح)منهم سيدي وسندي شيخ القرآن أبو العقائق العلامة محمد عبدالغفور الهزاروي عن حجة الإسلام العلامة محمد حامد رضا خان البريلوي القادري عن أبيه المعظم الإمام المجدد الشاه أحمد رضا خان البريلوي عن شيخه العلامة الشاه آل الرسول المارهروي القادري عن سراج الهند الشاه عبدالعزيز المحدث الدهلوي عن أبيه الكريم إمام الهندفي الحديث أحمد المدعو بشاه ولي اللّٰه المحدث الدهلوي رحمة اللّٰه تعالى عليه وعليهم وأسانيد مشهورة في الآفاق.

(ح)ومنهم ملك العلماء وأستاذ الكل رئيس المدرسين عمدة المتكلمين الشيخ العلامة عطاء محمدالجشتي الكولروي البنديالوي بن اللّٰه بخش الاعوان رحمهما اللّٰه تعالى عن الشيخ العلامة الحاج عبدالقادر بن عبدالرزاق البغدادي الخطيب بجامع سيدنا الامام الأعظم أبي حنيفه رضي اللّٰه تعالى عنه كما أجازه مشائخه الكرام مثل العلامة الشيخ مدينة العدباء العلامة الحاج أحمد بن العلامة الشيخ عبدالوهاب الجوادي كما أجازه مشائخه الكرام مثل العلامة الشيخ عبد الحق آله آبادي عن العلامة الشيخ قطب الدين المحدث الدهلوي ثم المكي "صاحب مظاهر الحق شرح المشكوة المصابيح" والعلامة الشيخ الشاه عبدالغني المحدث الدهلوي كلاهما عن سراج الهند الشاه عبدالعزيز المحدث الدهلوي عن أبيه المكرم إمام الهندفي الحديث أحمد المدعو بشاه ولي اللّٰه المحدث الدهلوي رحمة اللّٰه تعالى عليه وعليهم أسانيد مشهورة معروفة مكتوبة في كتبه.

وأوصيه بعض النواجدعلى مذهب اهل السنة والجماعة واجتناب اهل البدعة والشناعة من الفرق الضالة المضلة القديمة والمحدثة،وان لاينساني في الأدعية الصالحة، وأسأل اللّٰه سبحانه أن يوفقه للأعمال الصالحة ونشر العلوم الإسلامية وترويج معارفها وهو الموفق والمعين، بحرمة سيدالمرسلين ﷺ والحمدللّٰه رب العالمين.

محل الأختام　　توقيع الأمين العالي　　إمضاء الأساتذه

تاريخ الاجراء ــــــــــــــ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

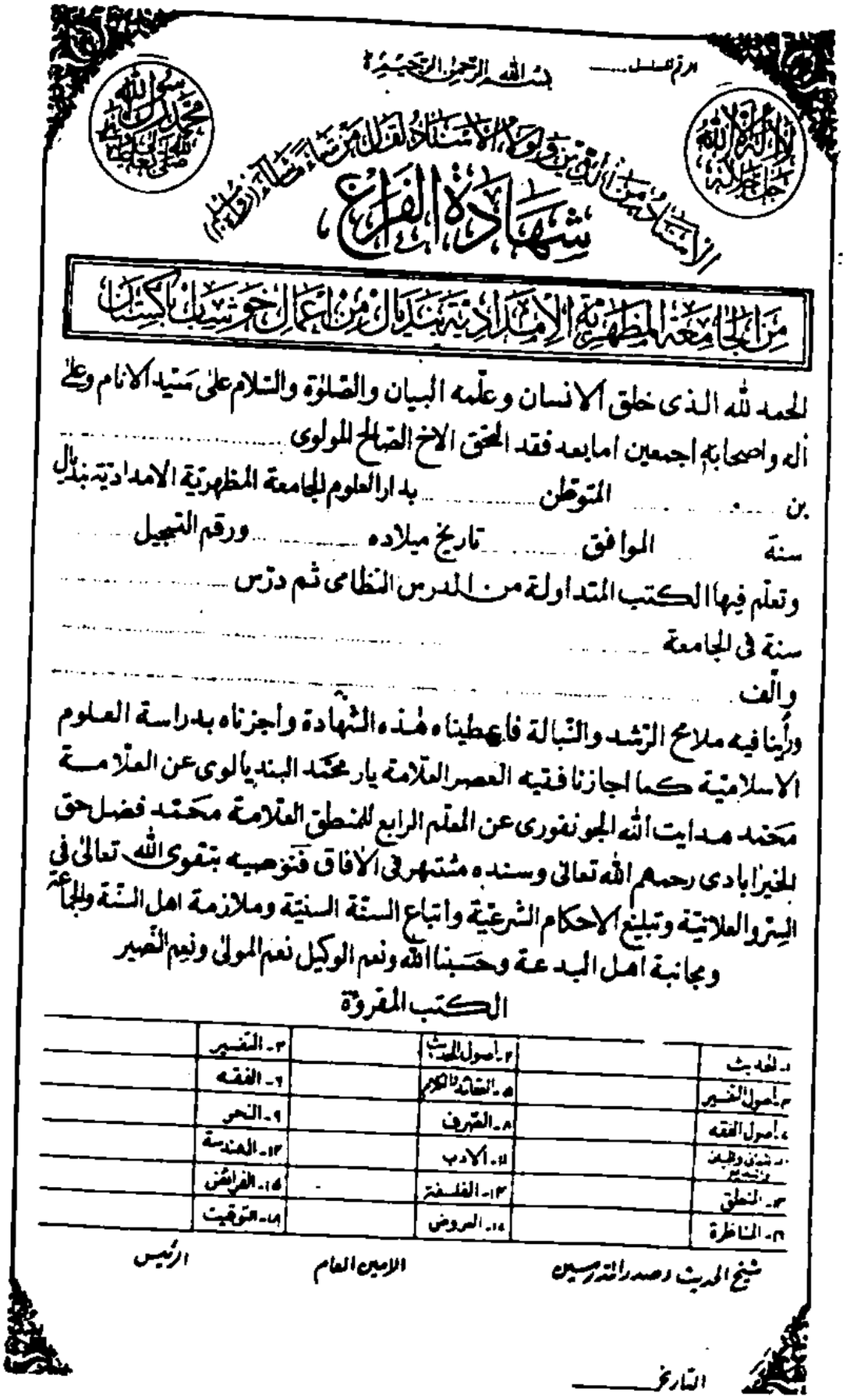

الرقم المسلسل ..... بسم الله الرحمن الرحيم

لا اله الا الله جل جلاله

محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

الاستاذ من الدين ولولا الاستاذ لقال من شاء ما شاء (رواه مسلم)

شهادة الفراغ

من الجامعة المظهرية الامدادية بنديال من اعمال خوشاب باكستان

الحمد لله الذى خلق الانسان وعلّمه البيان والصلوٰة والسلام على سيد الانام وعلى آله واصحابه اجمعين امابعد فقد التحق الاخ الصالح المولوى .....

بن ..... المتوطن ..... بدار العلوم الجامعة المظهرية الامدادية بنديال

سنة ..... الموافق ..... تاريخ ميلاده ..... ورقم التسجيل .....

وتعلم فيها الكتب المتداولة من المدرس النظامى ثم درس .....

سنة فى الجامعة .....

والف .....

ورأينا فيه ملامح الرشد والنبالة فاعطيناه هذه الشهادة واجزناه بدراسة العلوم الاسلامية كما اجازنا فقيه العصر العلامة يار محمد البنديالوى عن العلامة محمد هدايت الله الجونفورى عن المعلم الرابع للمنطق العلامة محمد فضل حق الخيرابادى رحمهم الله تعالى وسنده مشتهر فى الآفاق فنوصيه بتقوى الله تعالى فى السر والعلانية وتبليغ الاحكام الشرعية واتباع السنة السنية وملازمة اهل السنة والجماعة ومجانبة اهل البدعة وحسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير

الكتب المقروءة

١- الحديث		٢- اصول الحديث		٣- التفسير	
٤- اصول التفسير		٥- العقائد والكلام		٦- الفقه	
٧- اصول الفقه		٨- الصرف		٩- النحو	
١٠- المعانى والبيان والبديع		١١- الادب		١٢- الهندسة	
١٣- المنطق		١٤- الفلسفة		١٥- الفرائض	
١٦- المناظرة		١٧- العروض		١٨- التوقيت	

شيخ الحديث وصدر المدرسين — الامين العام — الرئيس

التاريخ .....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقسام طلاق، الفاظ طلاق اور احکامِ طلاق کا علمی و تحقیقی شاہکار

مختصر اور جامعیت کے اعتبار سے پہلی تحریر

النظر السباق لتحصیل قضایا الطلاق

از

رشحات قلم شیخ المیراث پیر طریقت

الشیخ مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

اپنی جمیع خصوصیات سے آراستہ ہو کر عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمانِ منطق کے اُفق پر شمس بازغہ کا طلوع

استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق امام المعقول والمنقول

علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہ الشریف

کے اسم گرامی سے معنون

المسمی بہ

عطائے محمد

شرح

مجموعۂ منطق

(صغریٰ-کبریٰ)

تالیف

شیخ المیراث پیر طریقت الشیخ المفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

✦✦

طباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔

✦✦✦

خصوصیات : ربط ماقبل-غرض المصنف-تحقیقات عطاء کے عنوان سے

عبارت کی جامع مانع تشریح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم میراث کی تعلیم واشاعت کے لئے عالمگیر تحریک

دورۂ علم المیراث

انشاءاللہ ہر سال 15 شعبان تا 15 رمضان ہوا کرے گا

مدینہ العلوم جامعہ نبویہ

ناظر کالونی بالمقابل نذیری این جی سکیاں سٹاپ شرقپور شریف روڈ

تدریس کے فرائض

شیخ المیراث پیر طریقت مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

سرانجام دیں گے

المعلن: **بزمِ نبویہ**

ناظر کالونی بالمقابل نذیری این جی سکیاں سٹاپ شرقپور شریف روڈ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمانِ علم میراث کے اُفق پر شمس بازغہ کا طلوع

مصطلحات علم المیراث میں آسالیب فریدہ سے مزین

اور تحقیقاتِ وحیدہ سے مملو

عالم اسلام کی پہلی کتاب

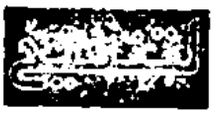

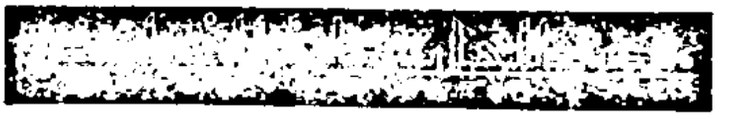

تحریر کے زیور سے آراستہ ہو کر عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔

تالیف

شیخ المیراث پیر طریقت الشیخ مفتی

غلام محمد بندیالوی شرقپوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استاذ الاساتذہ ملک المدرسین مولانا علامہ
عطا محمد چشتی گولڑوی کی (مطبوعہ) تصانیف

☆ سفرنامہ بغداد و مستند فضائل اہلبیت کرام
خصوصاً غوث اعظم کے مستند فضائل
☆ التحقیق الفرید
فی تراکیب کلمۃ التوحید
☆ سیف العطاء علی اعناق من طغی
واعرض عن دین المصطفےٰ ﷺ
☆ رویت ہلال کی شرعی تحقیق
☆ عقیدہ اہلسنت
☆ اسلام میں عورت کی حکمرانی
☆ مسئلہ امامت کبریٰ
☆ مسئلہ حاضر و ناظر
القول السدید فی بیان معنی الشاہد والشہید
☆ مسئلہ سود
☆ صرف عطائی

تاج الفقہاء استاذ العلماء علامہ ابو الظفر
محمد عبدالحق بندیالوی کی (مطبوعہ) تصانیف

☆ تفسیر سورۃ والتین
☆ فضیلت العلم والعلماء
☆ محققانہ خطاب
☆ میلاد النبی کا ثبوت ﷺ

صاحبزادہ پروفیسر علامہ محمد ظفر الحق
بندیالوی کی (مطبوعہ) تصانیف

☆ وسیلہ قرآن وسنت کی روشنی میں
☆ فاتحہ کا ثبوت
☆ درود شریف کا ثبوت
☆ نذر و نیاز ما اہل بہ لغیر اللہ کا تحقیقی بیان
☆ توحید و شرک کی حقیقت
☆ یا رسول اللہ پکارنے کا ثبوت

استاذ المیراث علامہ مفتی غلام محمد بندیالوی
شرقپوری کی (مطبوعہ) تصانیف

☆ عطاء جلال تلخیص سلم العلوم و میبذی
سوالا و جوابا (برائے امتحان تنظیم المدارس)
☆ مفتاح الفلاح تلخیص شرح عقائد
و مناظرہ رشیدیہ سوالا و جوابا (برائے امتحان تنظیم
☆ نقشہ اصول فقہ
☆ نقشہ علم منطق
☆ نقشہ علم میراث
☆ نقشہ اصول الحدیث
☆ گلدستہ حج در گلستان شریعت
☆ اوجھڑی اور کپوروں کا شرعی حکم
☆ گاؤں میں جمعہ کا شرعی حکم
☆ خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ انسانی اعضاء کا استعمال
اور پیوند کاری کا شرعی حکم
☆ حج اور عمرہ شریعت کے آئینے میں
☆ مدارس اسلام شریعت کا پیغام
☆ دور حاضر کی محفل نعت شریف شریعت
کے آئینے میں
☆ کیا ہر فرقے کا ذبح کیا ہوا جانور
حلال ہے

شیخ الحدیث مفتی علی احمد سندیلوی کی (غیر مطبوعہ) تصانیف

☆ قرآن فہمی کے اصول صفحات 103
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۱ صفحات 290
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۲ صفحات 238
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۳ صفحات 286
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۴ صفحات 281
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۵ صفحات 341
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۶ صفحات 328
☆ فتاوی نظامیہ سندیلیہ
جلد نمبر ۷ صفحات (زیر ترتیب)
☆ تفسیر التسمیہ
بمایناسب سورۃ القرآن (زبان عربی) صفحات ۱۱۵
اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ۳۹۰ تفاسیر
قرآن کریم کی سورتوں کے مضامین کے اعتبار
سے لکھی گئیں ہیں۔
☆ اصول تفسیر القرآن صفحات ۱۰۳
☆ اصلاح قلب ونفس کے طریقے ص ۴۴
☆ عبارات مرزا و اہل تشیع کا رد
☆ کبھی تفکر بھی کیا تو نے؟
مطبوعہ ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور اوکاڑہ
☆ ۱ احوال وآثار حضرت بابا فرید الدین
گنج شکر صفحات ۲۱۳
☆ حیات وتعلیمات حضرت مجدد الف
ثانی صغیر صفحات ۱۰۹
☆ حیات وتعلیمات حضرت مجدد الف
ثانی وسیط صفحات ۱۲۶
☆ حیات وتعلیمات حضرت مجدد الف
ثانی کبیر صفحات ۷۰۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استاذ المیراث علامہ مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی کی (غیر مطبوعہ) تصانیف

☆ تسطیح دروب الفرائض (تقطیع) مصطلحات علم الفرائض

☆ عطائے محمد شرح مجموعہ منطق (صغریٰ کبریٰ)

☆ النظر المساق لتحصیل قضایا الطلاق

☆ پاک وہند کے غلط فتاوی کا شرعی وتحقیقی جائزہ المسمی بہ الفتاوی المنیریہ

☆ قانون وراثت کا اسلامی شاہرہ

☆ فوٹو اور ویڈیو کا شرعی حکم

☆ تقریر اور وعظ کے شرعی ضابطے

☆ التوضیح النابحی فی تفہیم السراجی

☆ شرح مناظرہ رشیدیہ

☆ شرح صرف میر

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی علی احمد سندیلوی کی (غیر مطبوعہ) تصانیف

☆ ثنائیات امام اعظم/ زبان عربی/ صفحات ۷۵/ موضوع حدیث

☆ کیف نقرء دورۃ الحدیث/ زبان اُردو/ صفحات (۶۲)(۷۰)/ موضوع فصیحت آمیز دو کاپیاں ہیں جو کہ دورہ حدیث کے منتہی طالب علم کے لئے بہت مفید اور سبق آموز ہیں۔

☆ قرآن فہمی کے اصول

☆ تفسیر تعوذ/ زبان اُردو/ صفحات ۲۲۱/ سن تالیف ۱۹۹۹ء/ موضوع تفسیر یہ اعوذ باللہ کی تفسیر کا حصہ اول ہے اس میں شیطان کے انسان کو گمراہ کرنے کے طریقہ اور شیطان کی پیدائش کی حکمتیں اس سے بچاؤ کے طریقے اور بہت سی دوسری مفید ابحاث ہیں

☆ اسلام کا نظام حکومت

☆ مالی جرمانہ کی شرعی حیثیت

☆ اولاد رسول ﷺ کے متعلق اہلسنت وجماعت کا عقیدہ

☆ ۲۲ رجب کے کونڈے

☆ نور ہدایت فی مسئلۃ کفایت

☆ تقلید واجتہاد

☆ اربعین نبی الکریم فی آداب قرآن العظیم

☆ مسئلہ ختم نبوت

☆ تحفۃ الطالب بمعرفۃ غنیۃ الطالب زبان عربی/ صفحات ۵۳/ موضوع حدیث

☆ علوم مصطفےٰ ﷺ ضیاء القرآن کی نظر میں

☆ فیضان ربیع الاول

☆ اہلسنت کب ہوش میں آئیں گے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

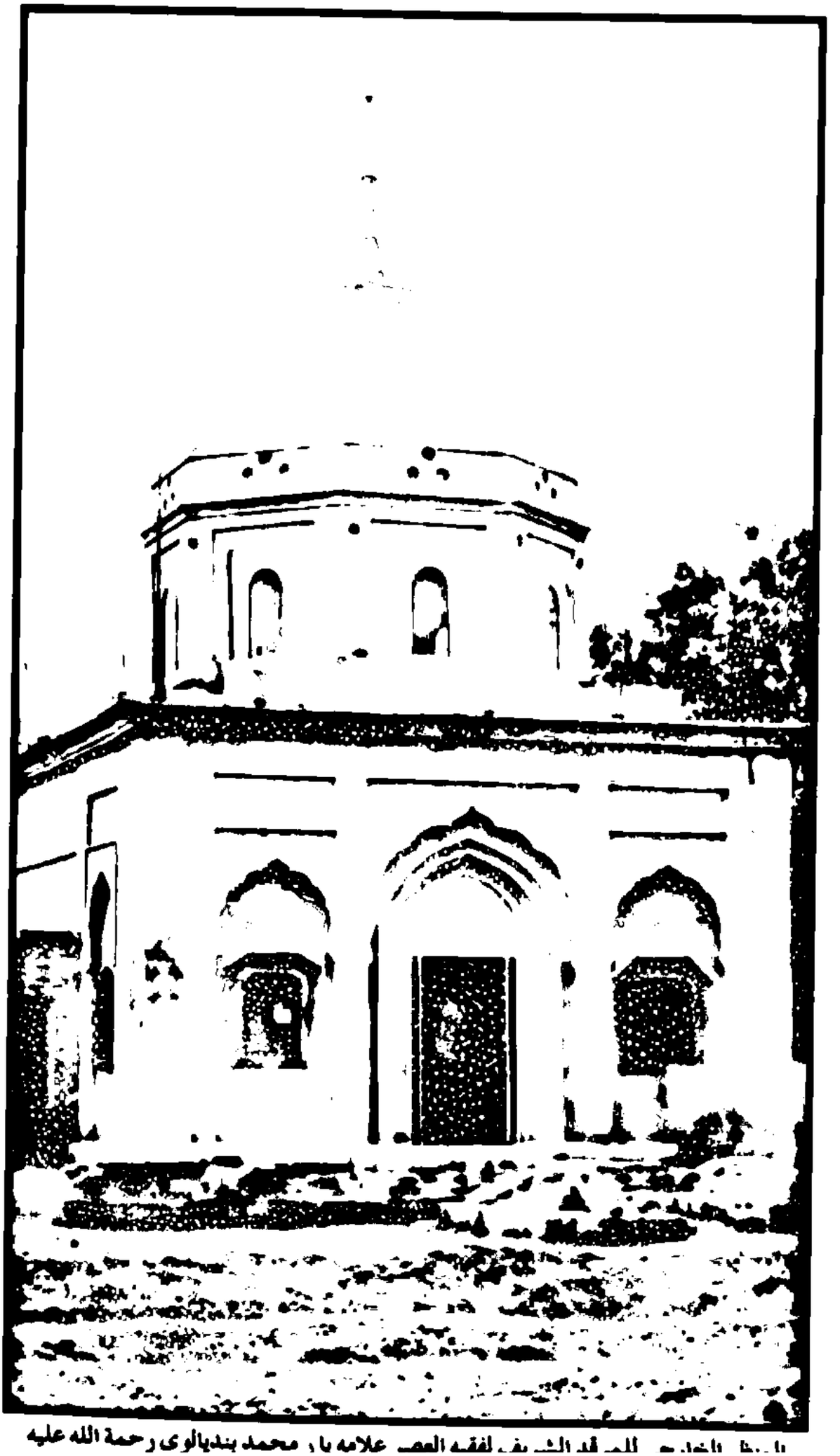

مرقد الشریف لفقیہ العصر علامہ باد محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

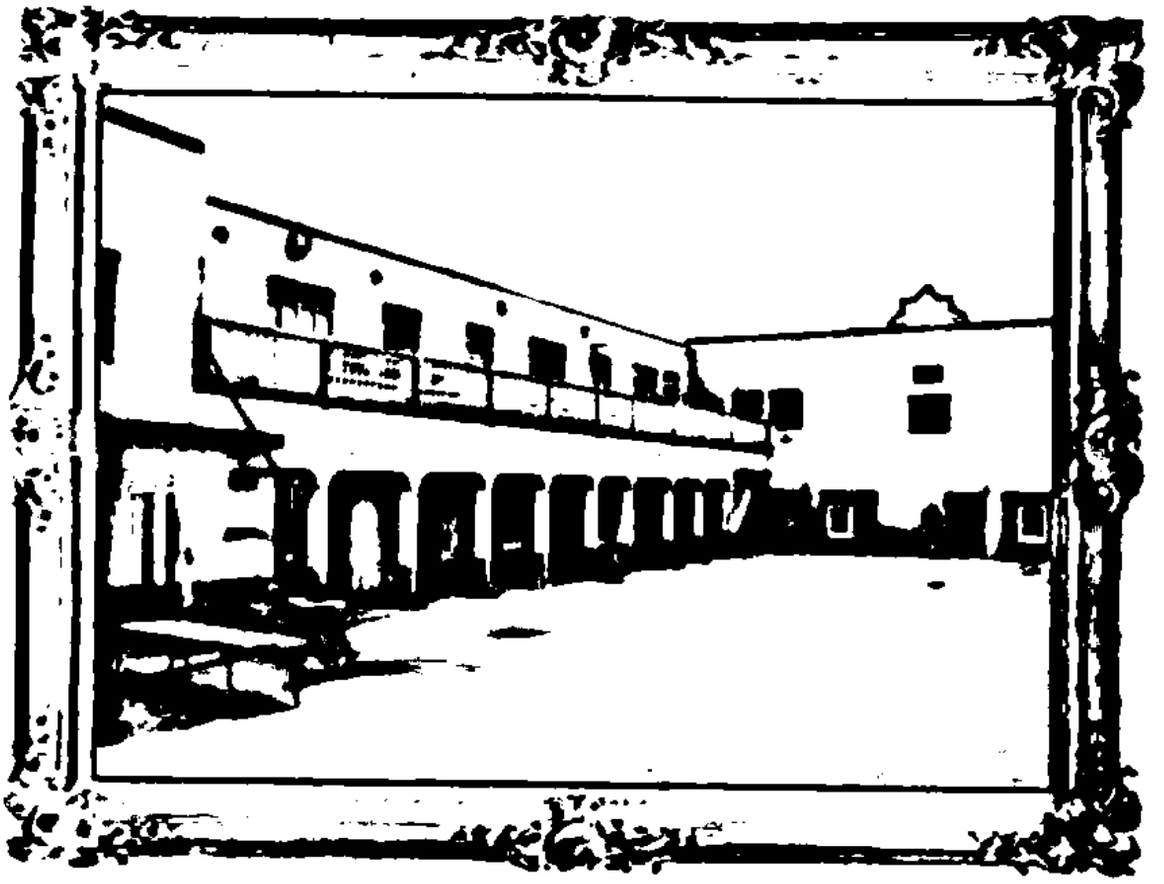

المنظر الساحر للجامعة المظهرية الامدادية بنديال شريف خوشاب

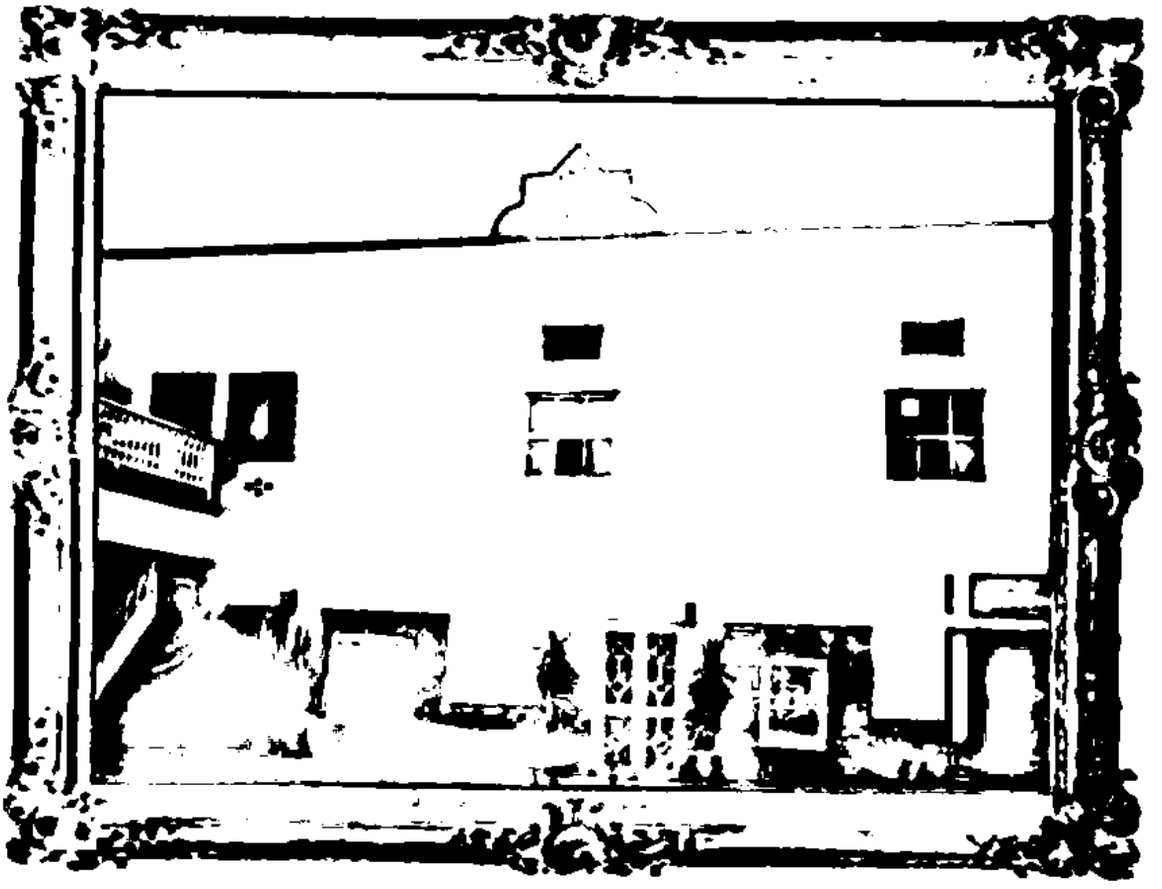

المشهد العجيب للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

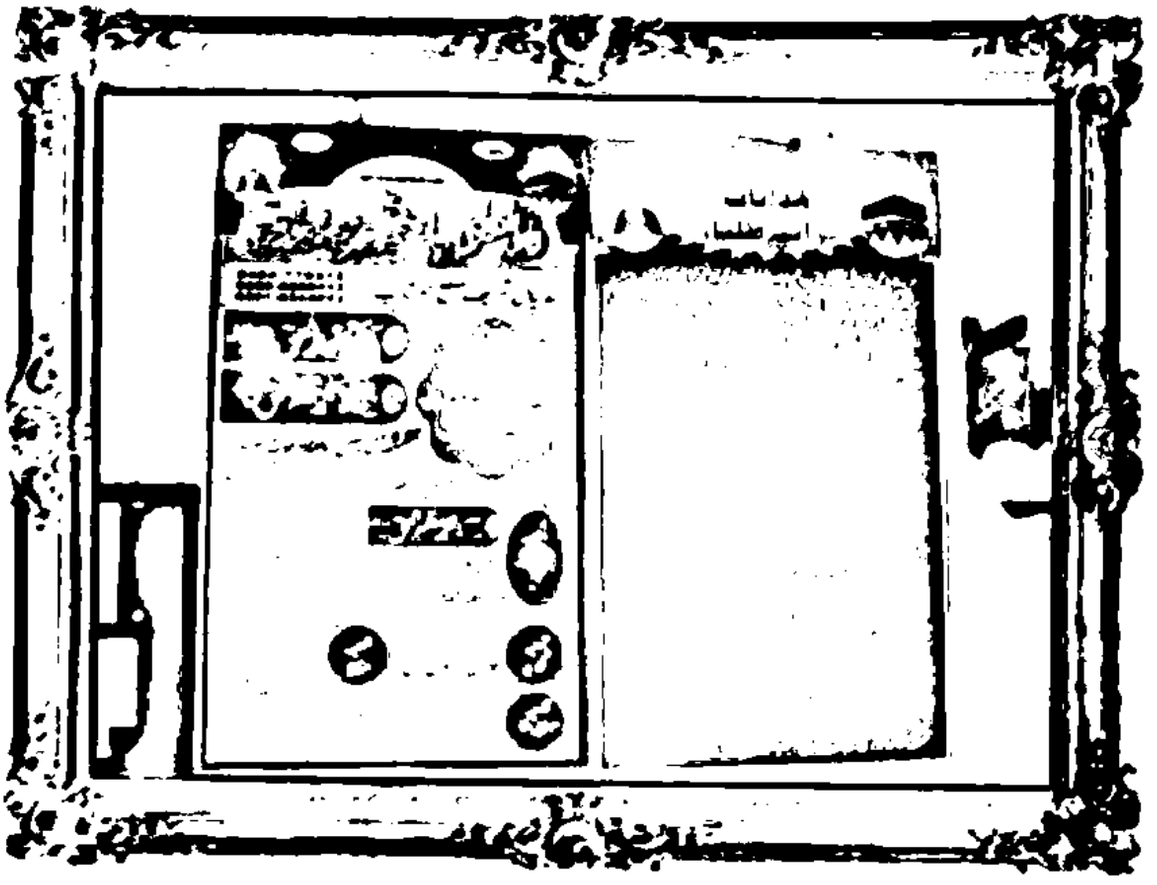

الصورة الرشيقه للوحة الاعلانات

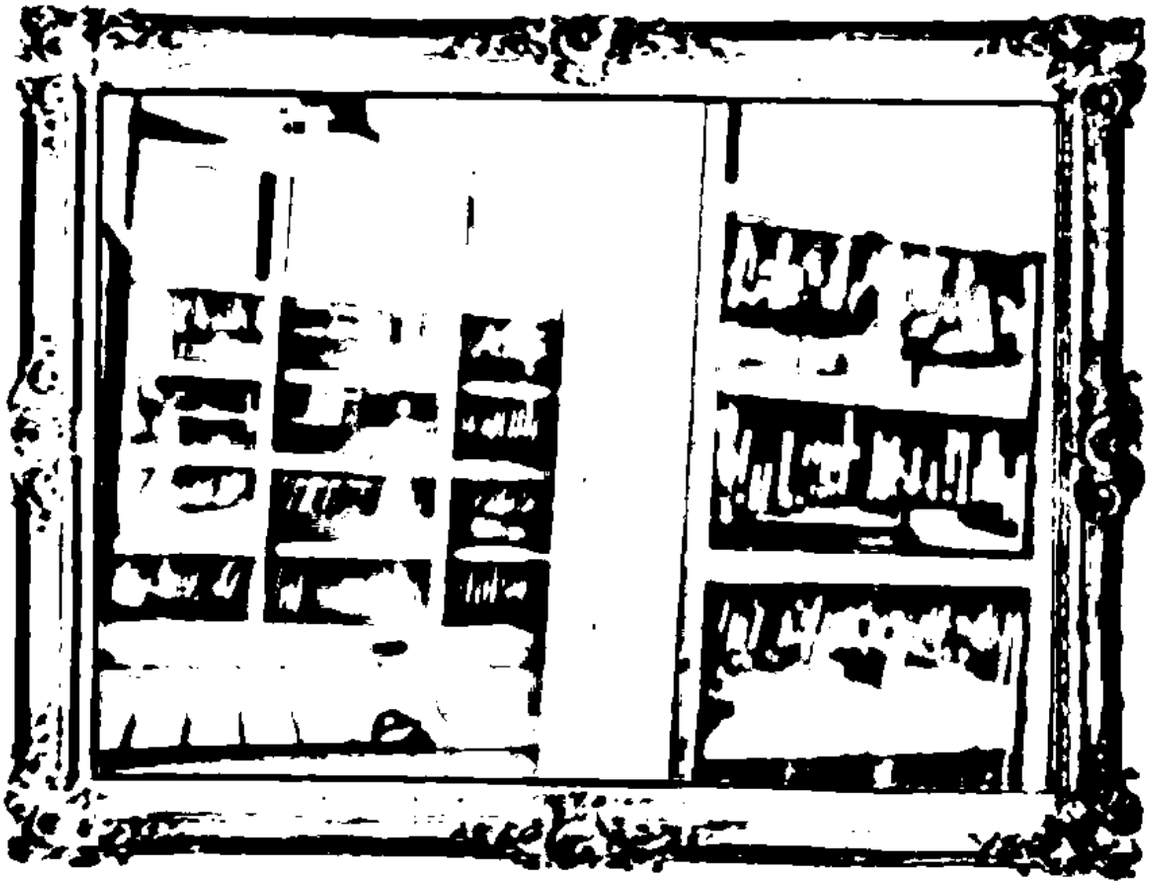

الصورة الرائعة لمكتبة الجامعة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

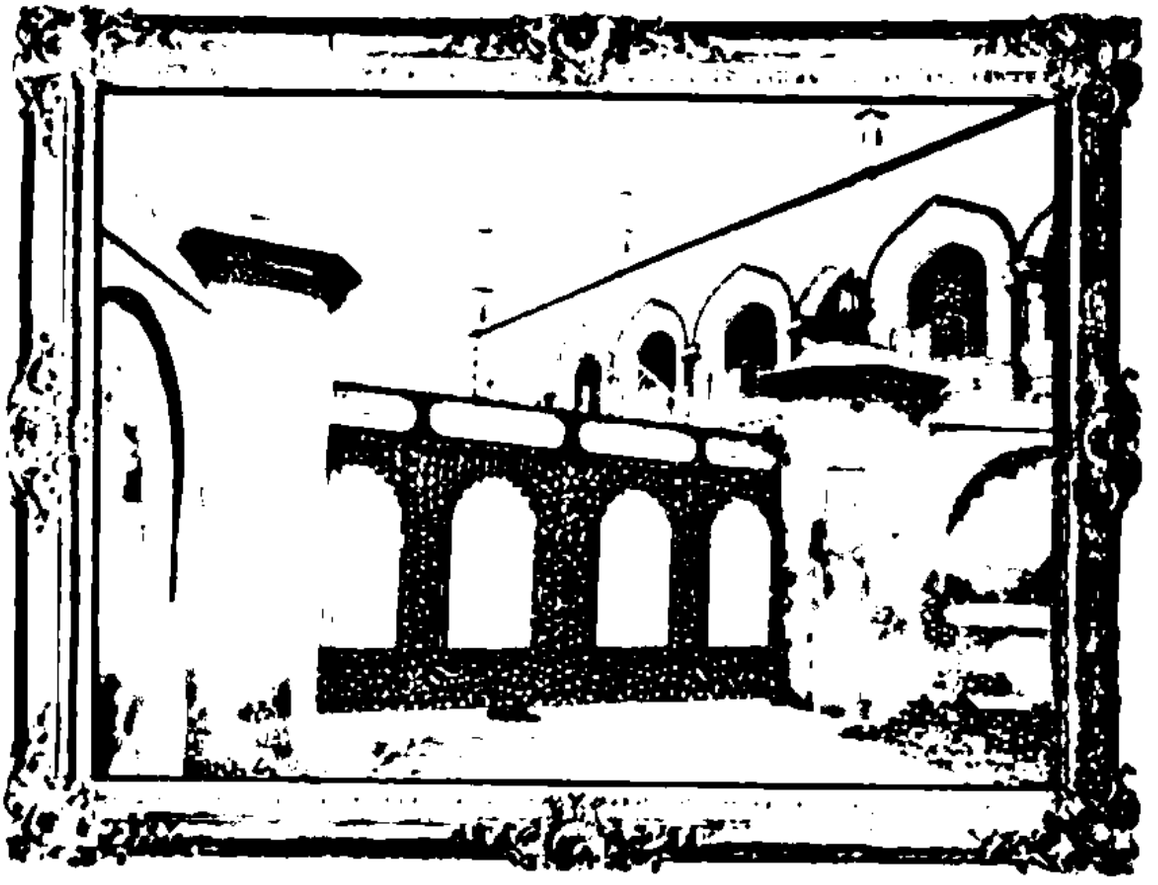

المنظر البديع لرتاج الجامعة المظهرية الامدادية

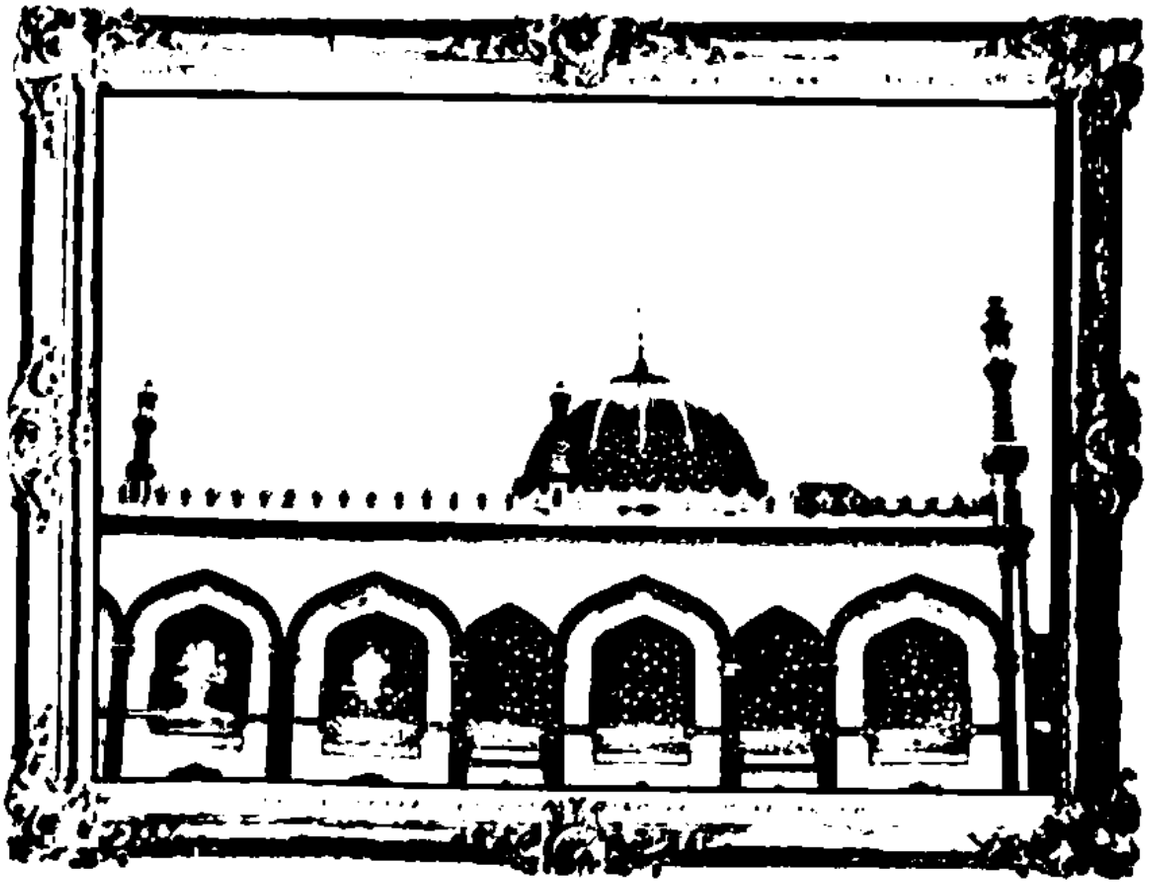

الصورة الخارجية لمسجد الجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

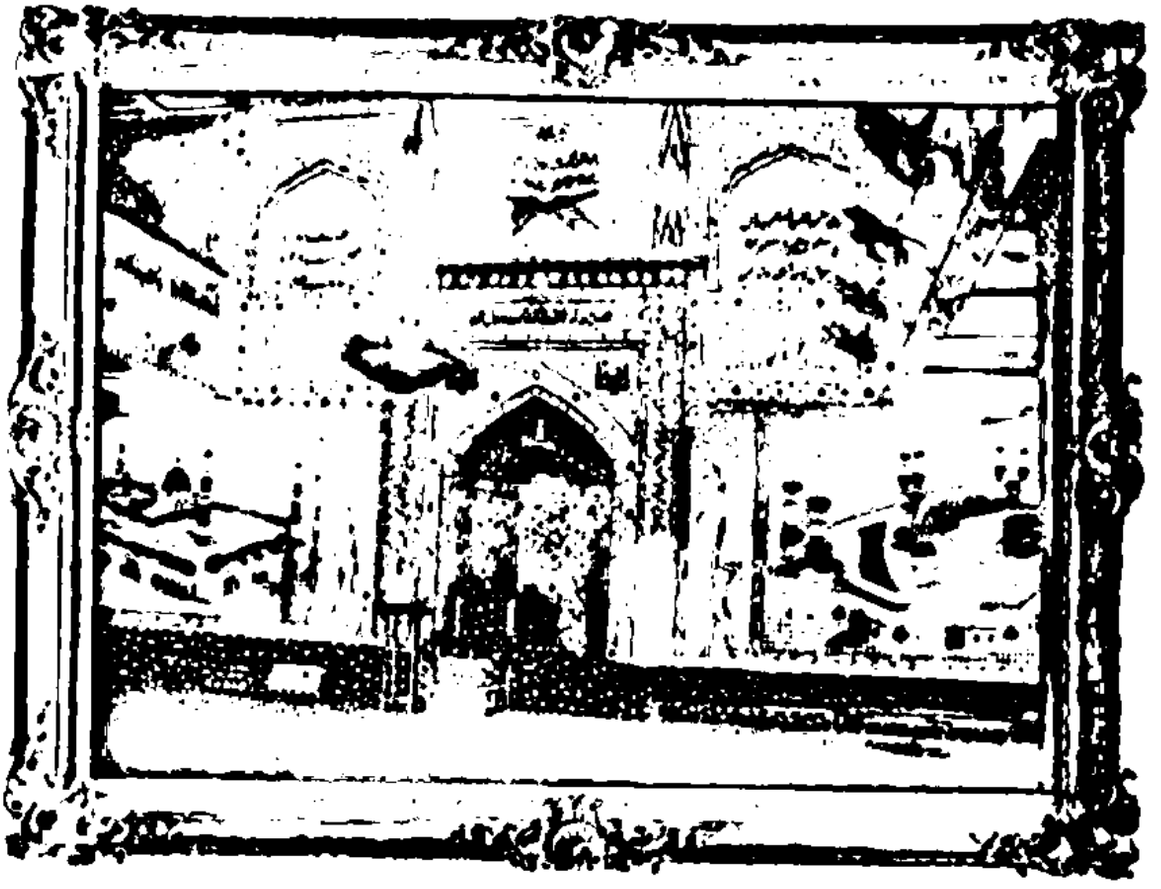

المنظر الداخلی لمسجد الجامعة المظهرية الامدادية

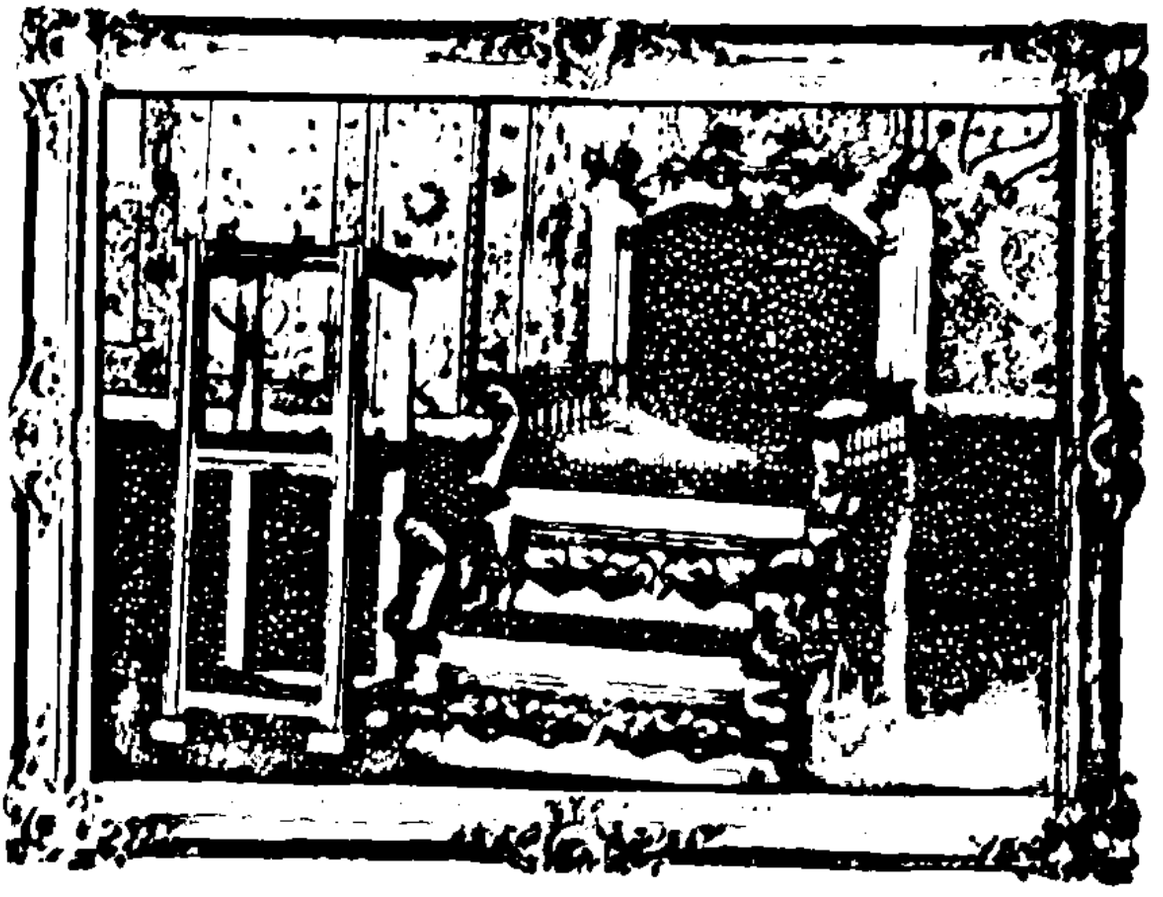

الصورة المليحة لمنبر المسجد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

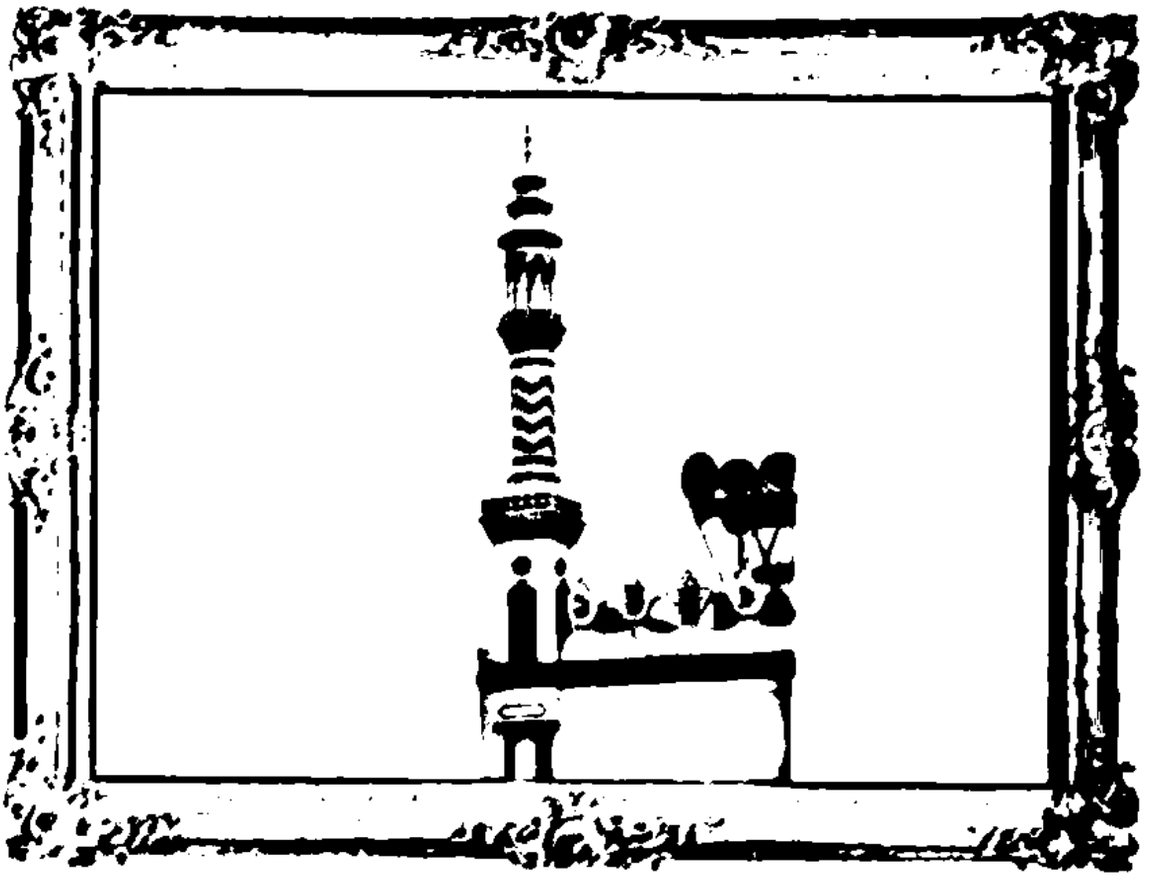

المنظر الحسين لمينار المسجد

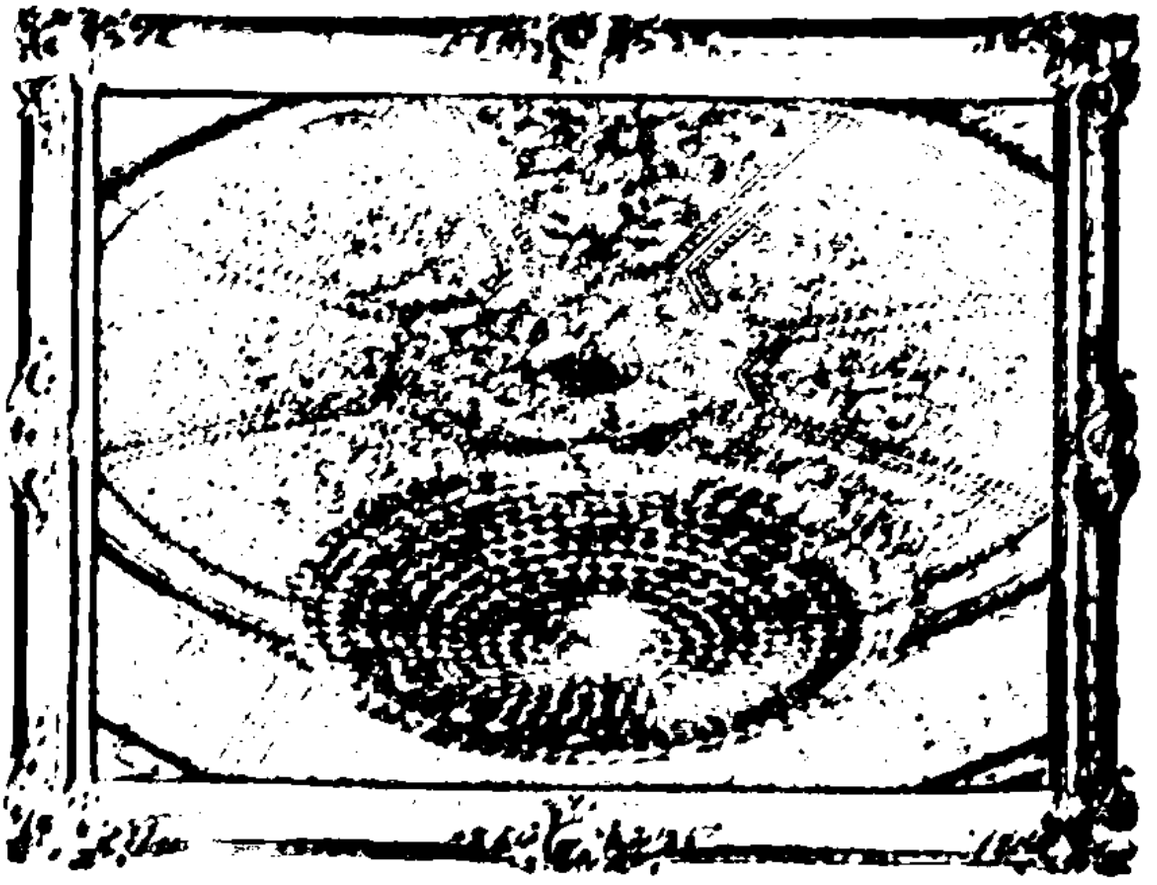

المنظر الطريف لفانوس المسجد الجامع للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المنظر الانيق لساحة المسجد

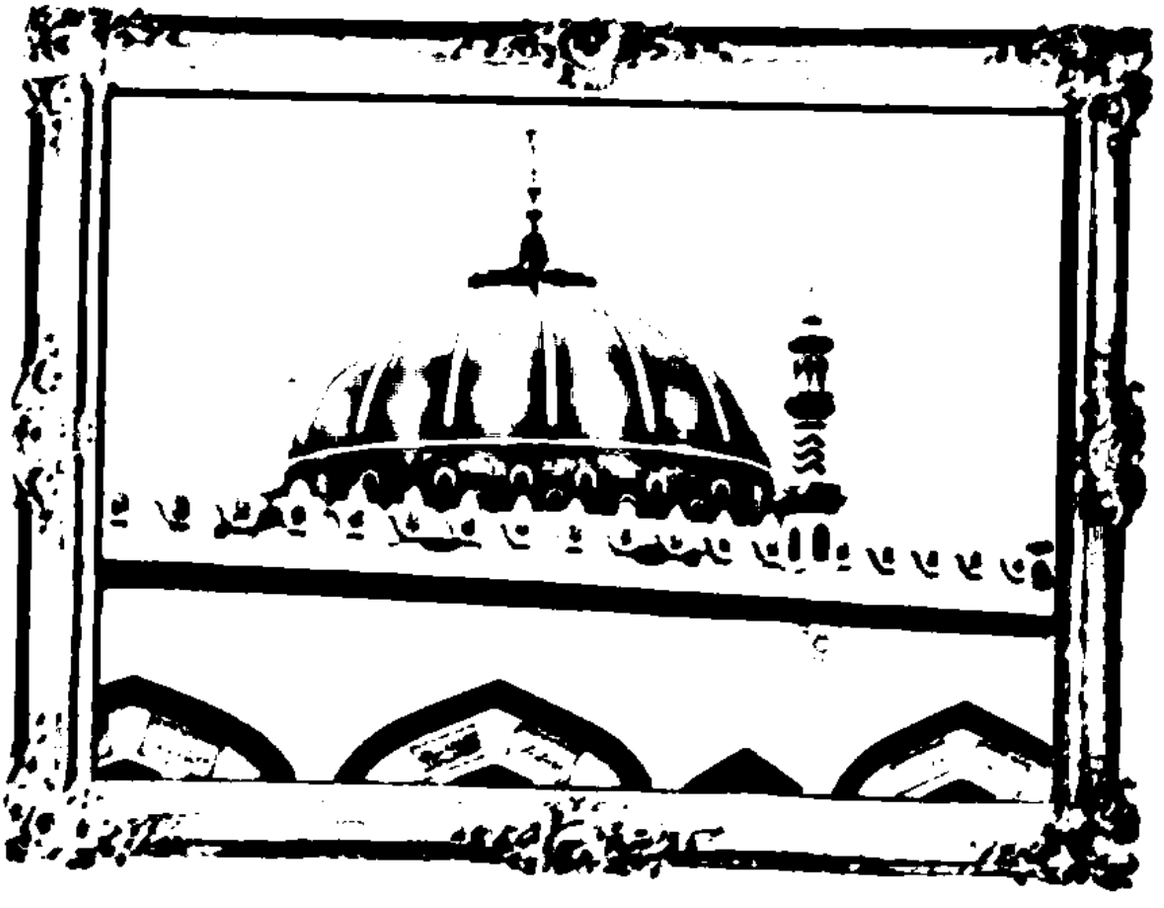

الصورة البديعة لقبة المسجد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

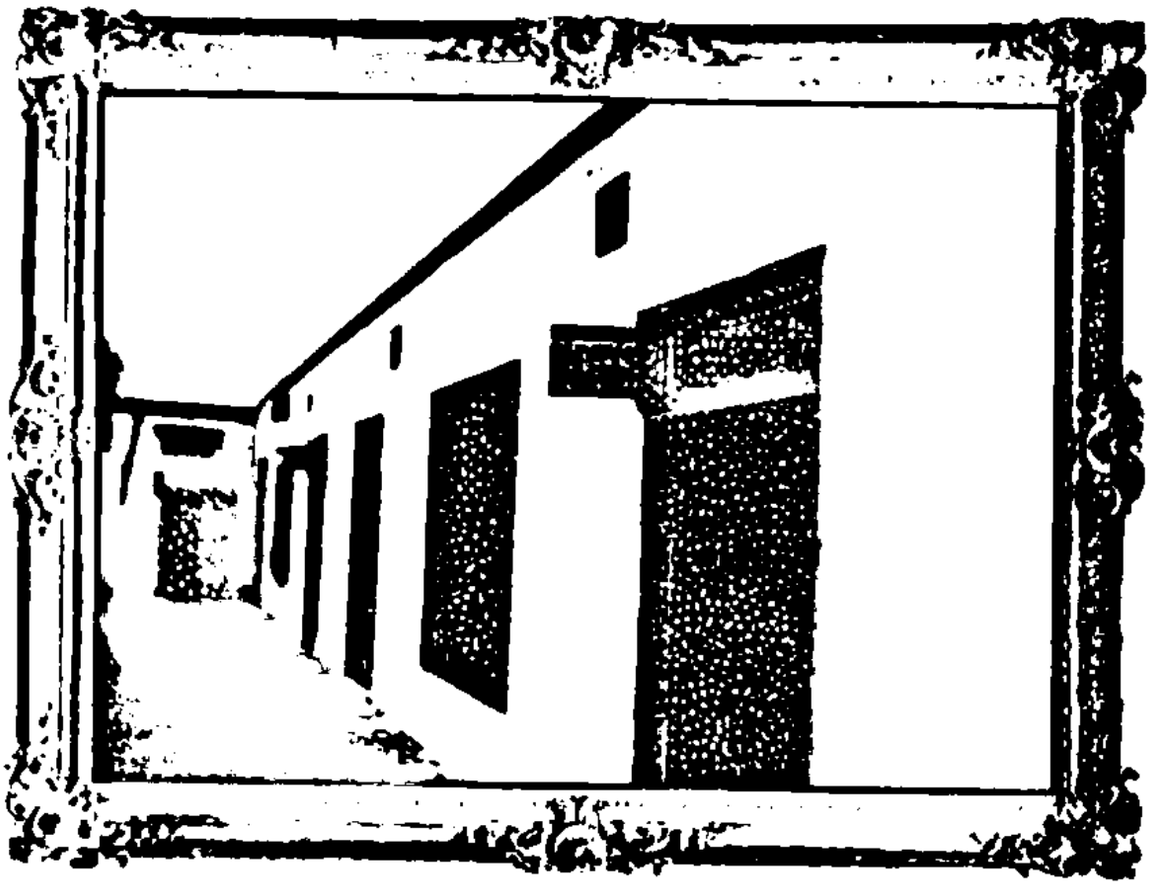

المحط الفوقاني الجديدة للجامعة

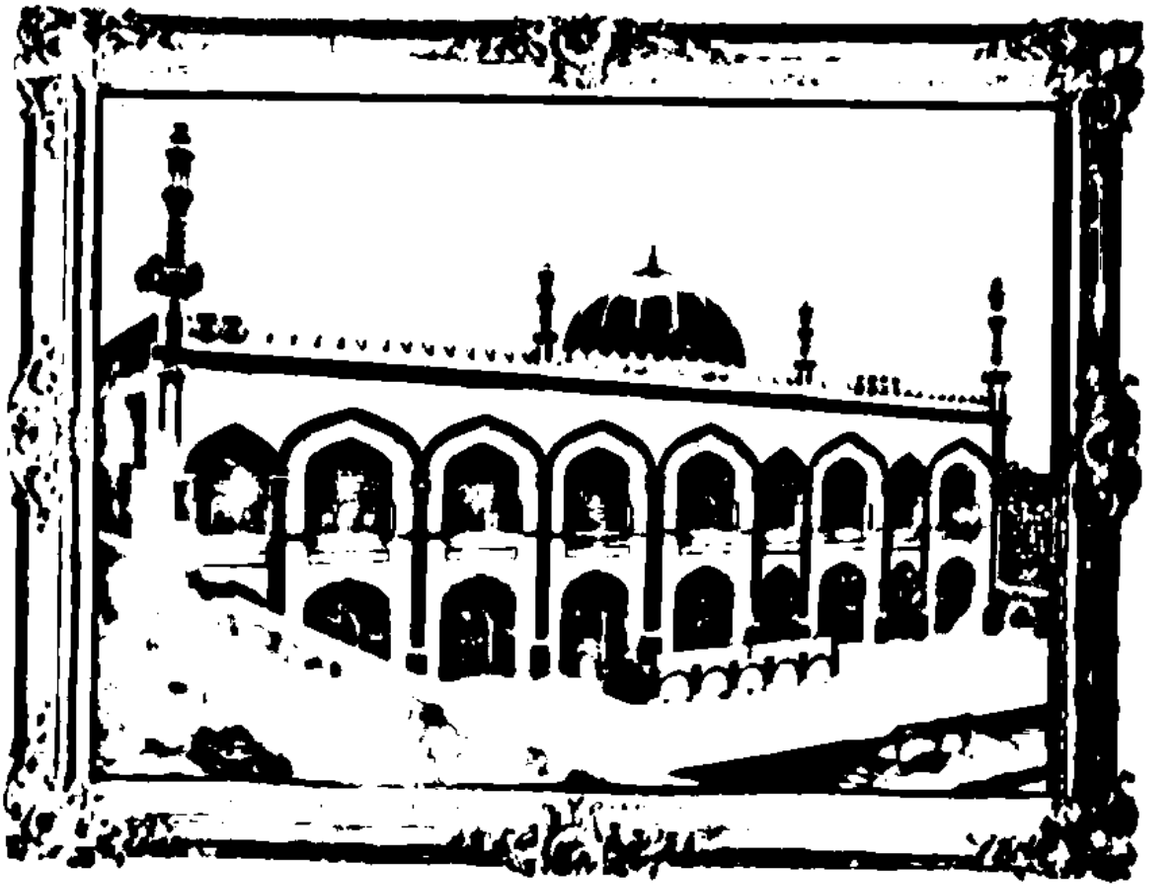

المسرح الوضّاء الخارجي للمسجد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

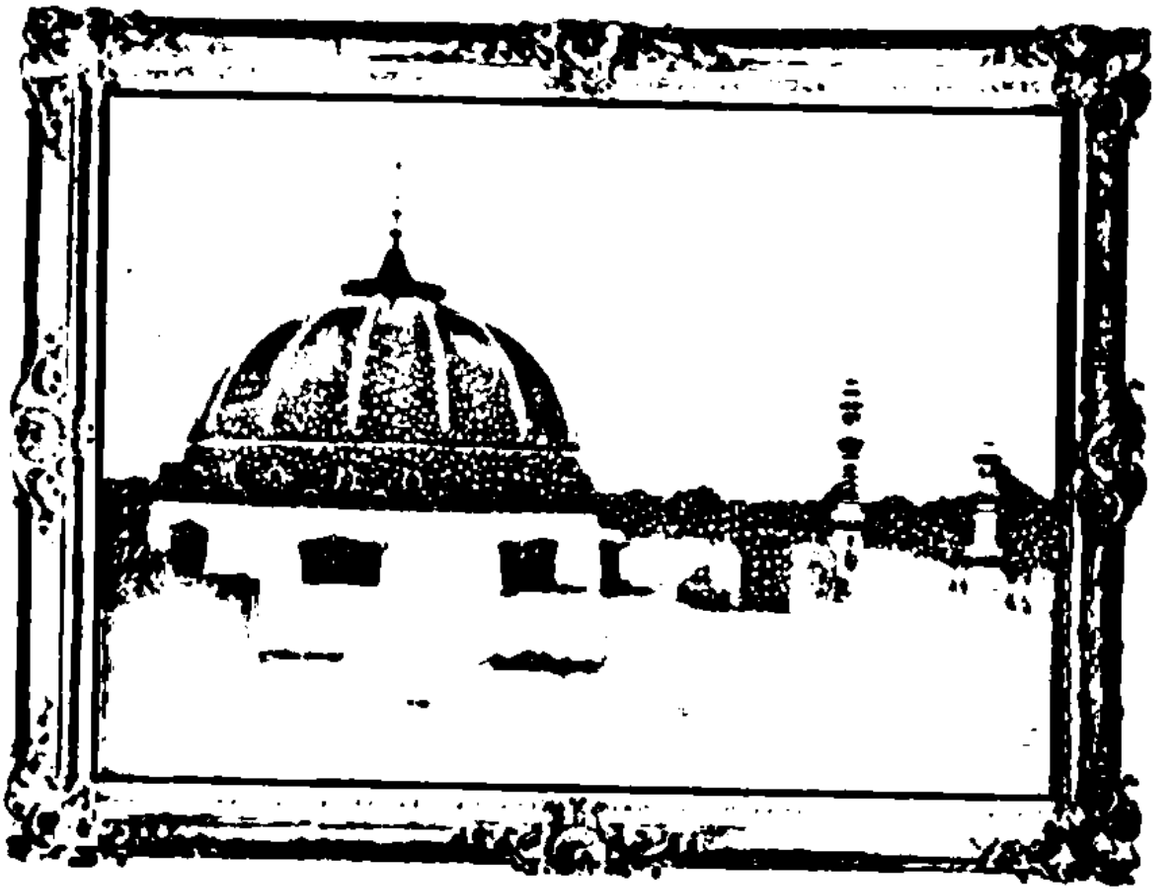

المنظر الجذاب لقبة المسجد

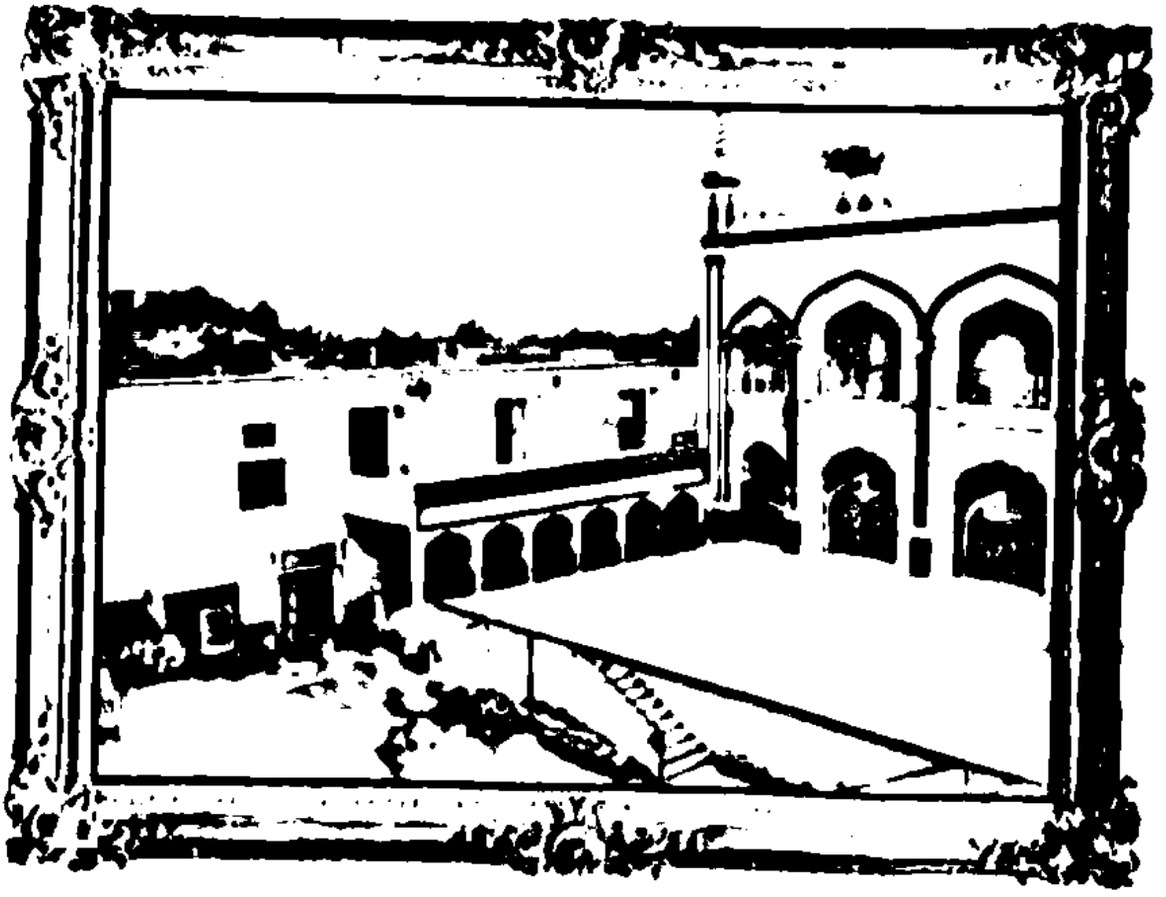

المحط الفرقانى للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

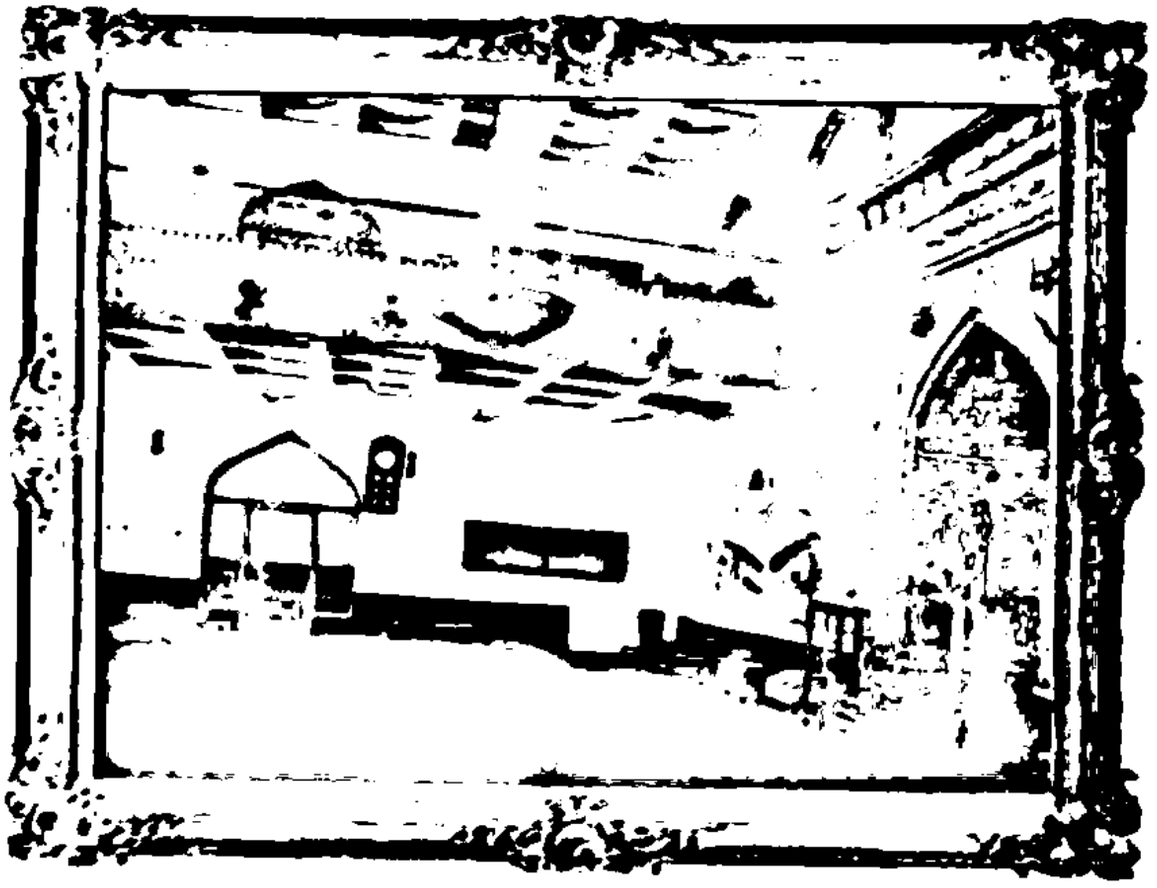

المنظر المشرق الداخلي و قصر القرآن للجامعة

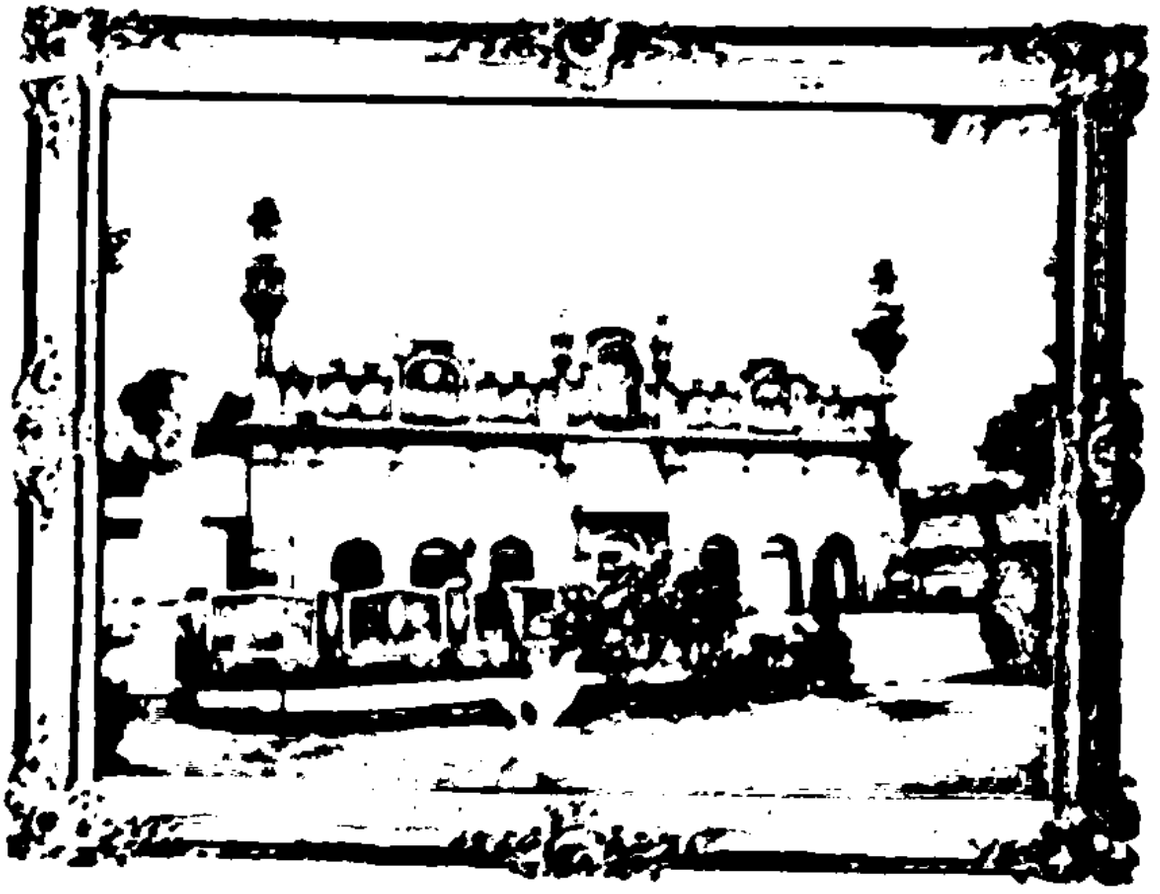

الصورة الساحرة للمسجد العتيق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

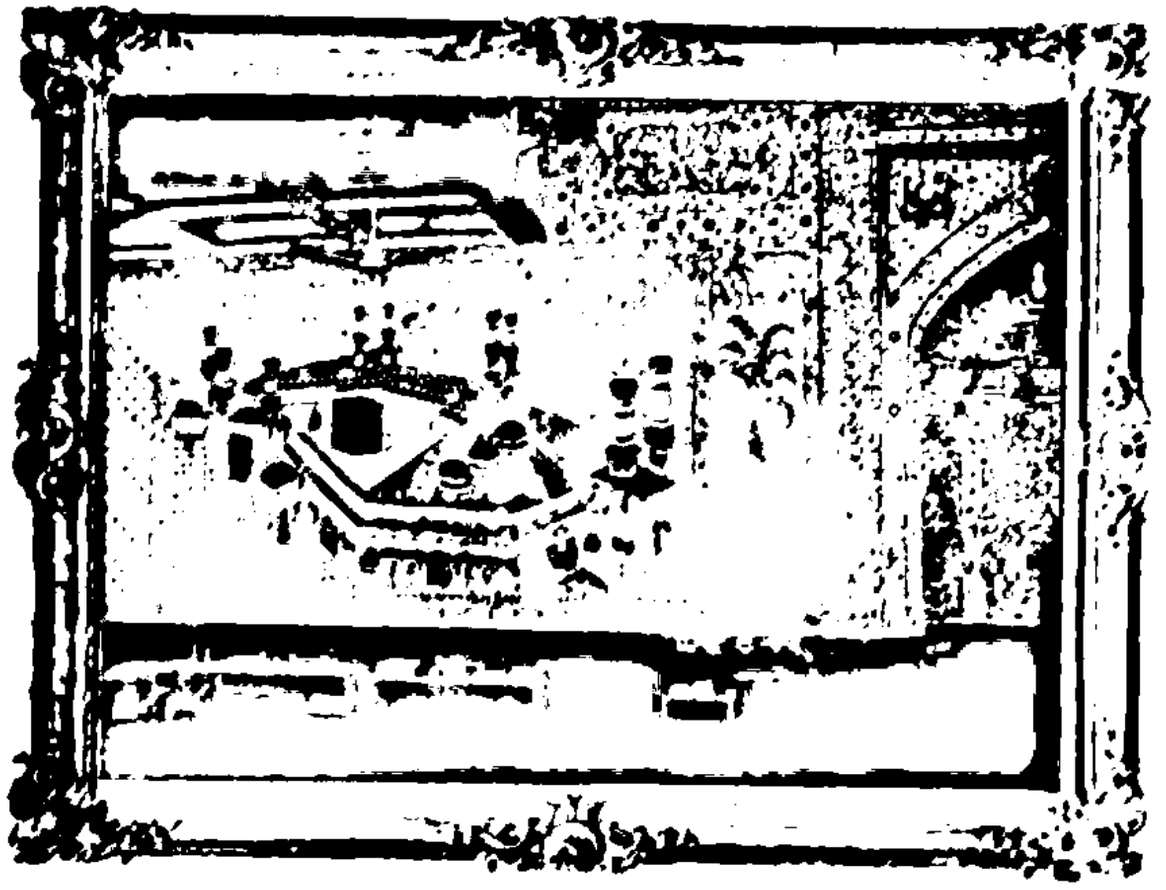

الصورة السليحة للمسجد الحرام

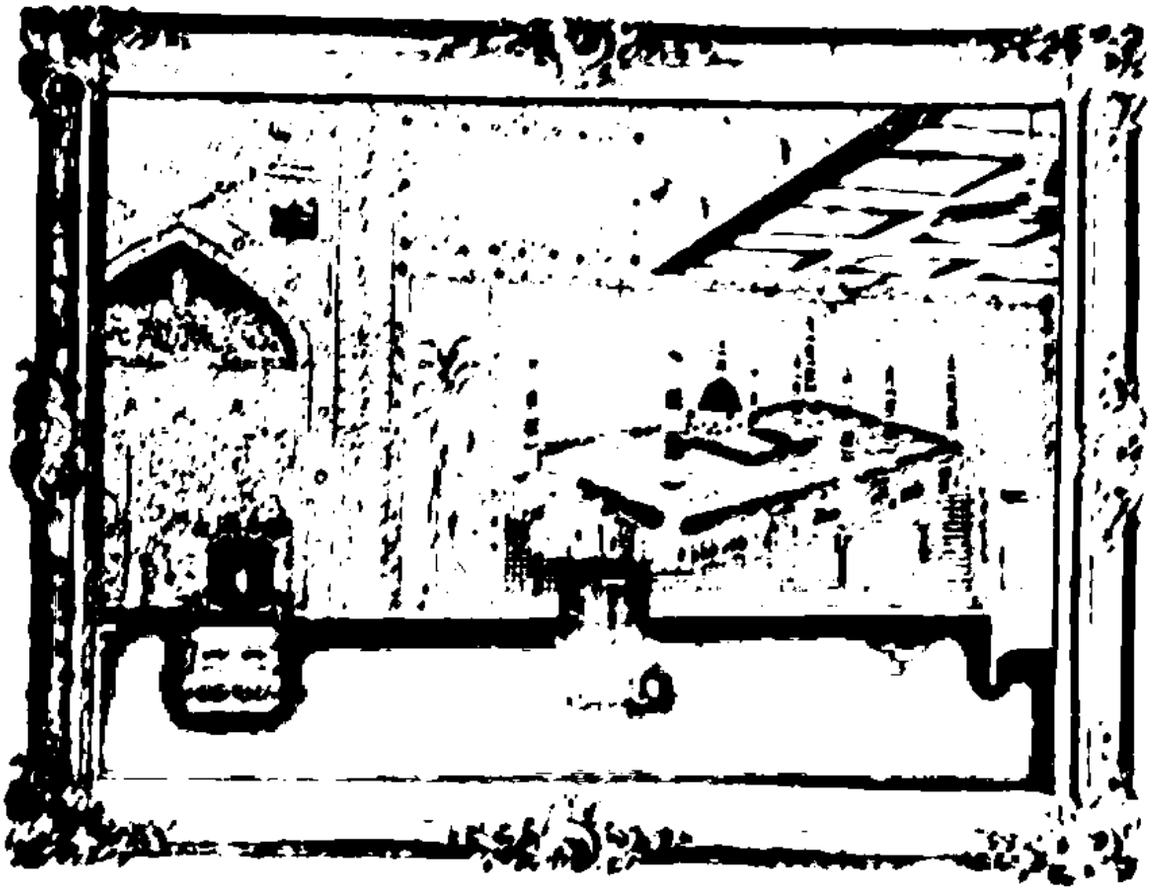

الصورة البهيجة للمسجد النبوى الشريف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

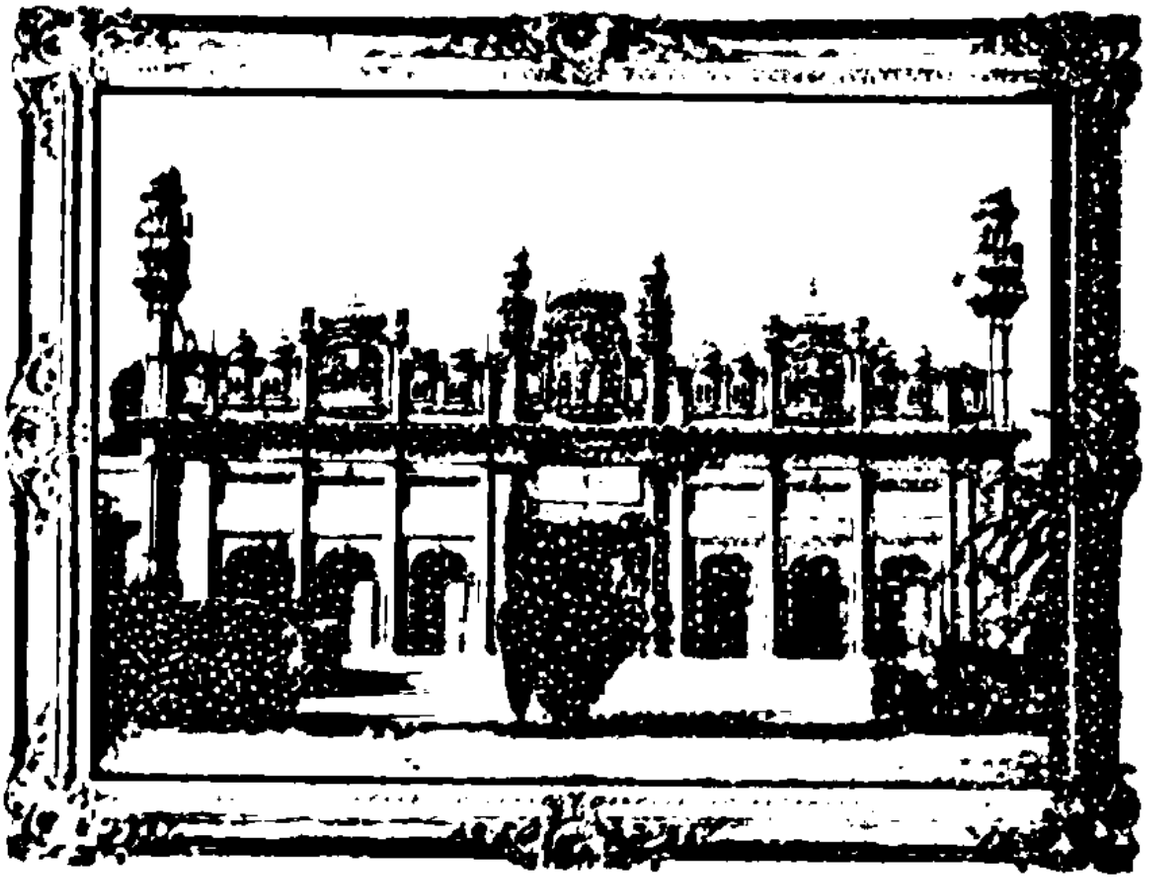

الصورة الوسيمة للمسجد العريق

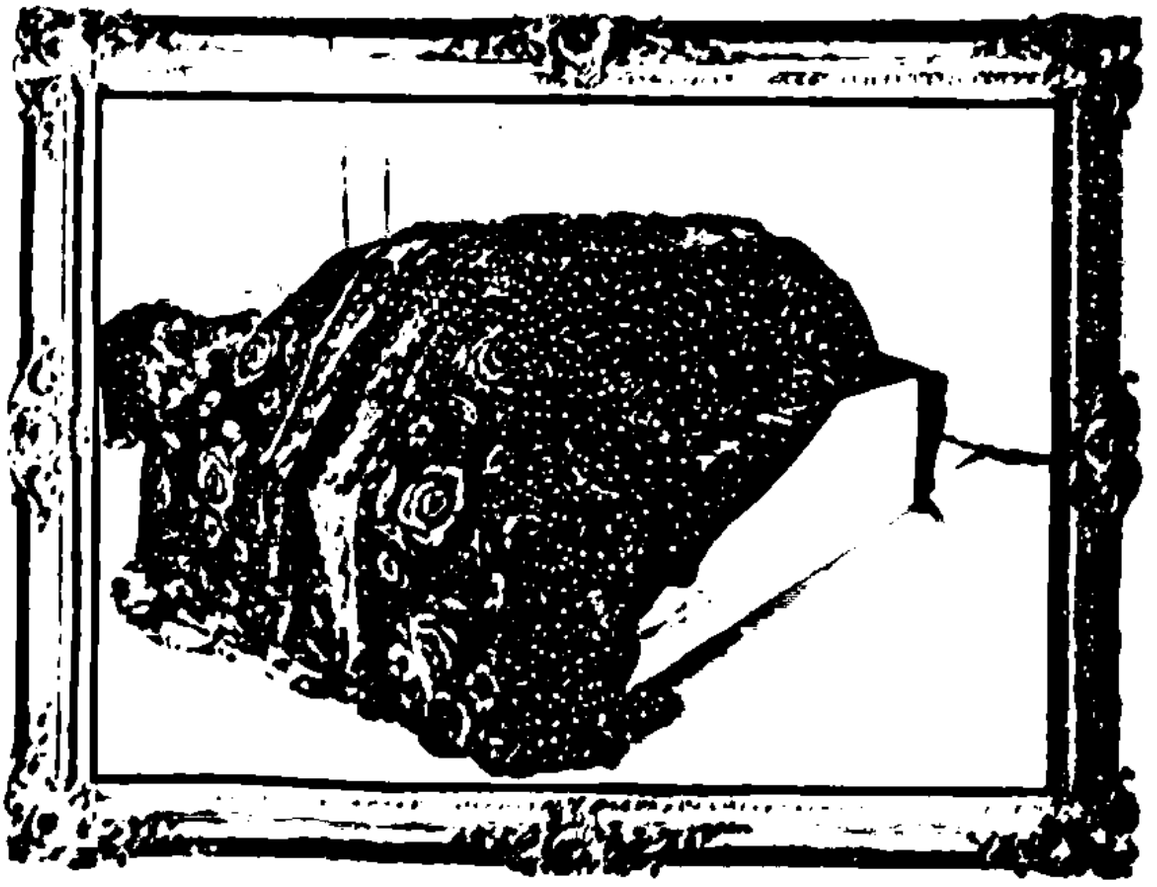

المنظر الداخلي للمرقد الشريف لفيقه العصر رحمة الله عليه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المنظر الداخلی للمرقد الشریف مولانا محمد فضل حق بندیالوی رحمة الله علیه

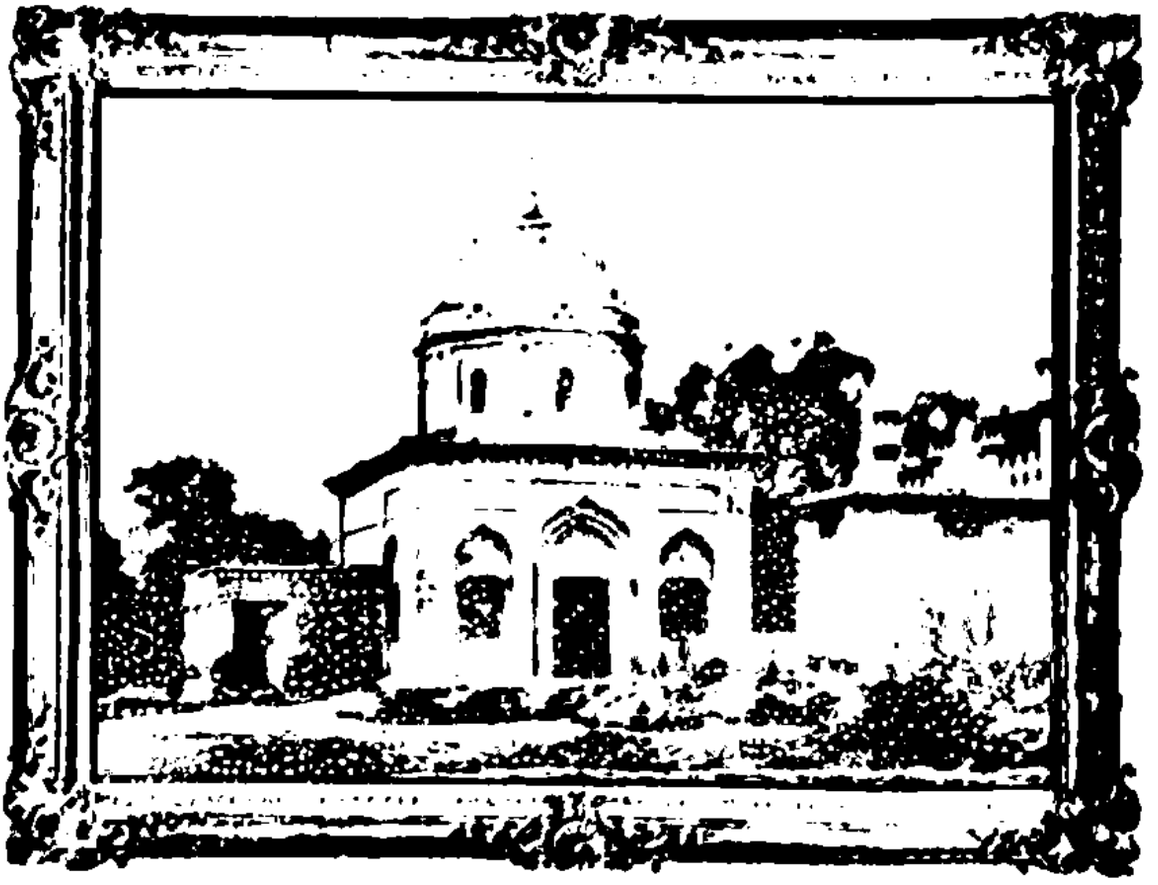

المنظر الخارجی للمرقد الشریف لفقیه العصر علامة یار محمد بندیالوی رحمة الله علیه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

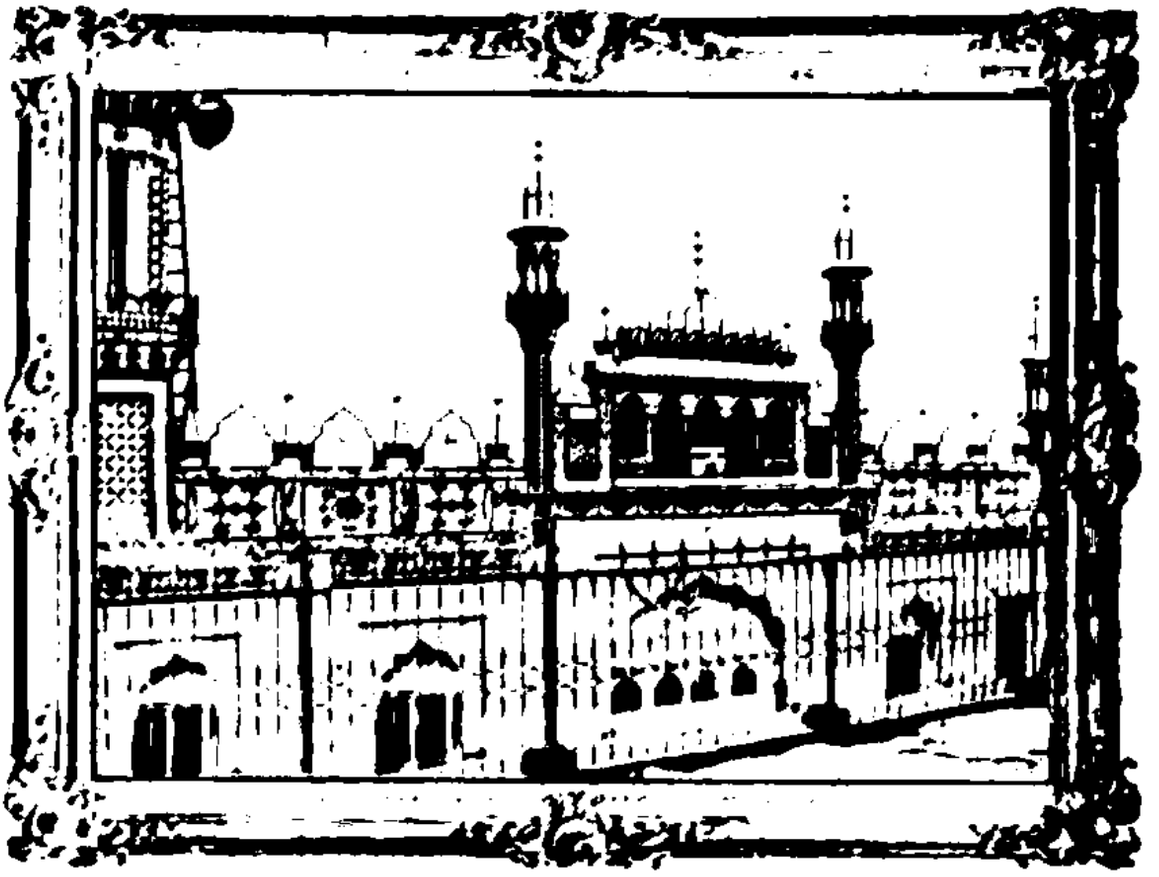

المنظر البهيج لمسجد الجامعة الحقانيه الرضويه القائد آباد الفصن الهامشي للجامعة المظهرية الامدادية بنديال شريف

المنظر الساحر لمكتبة الجامعة الحقانية الرضوية الفصن الهامشي للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

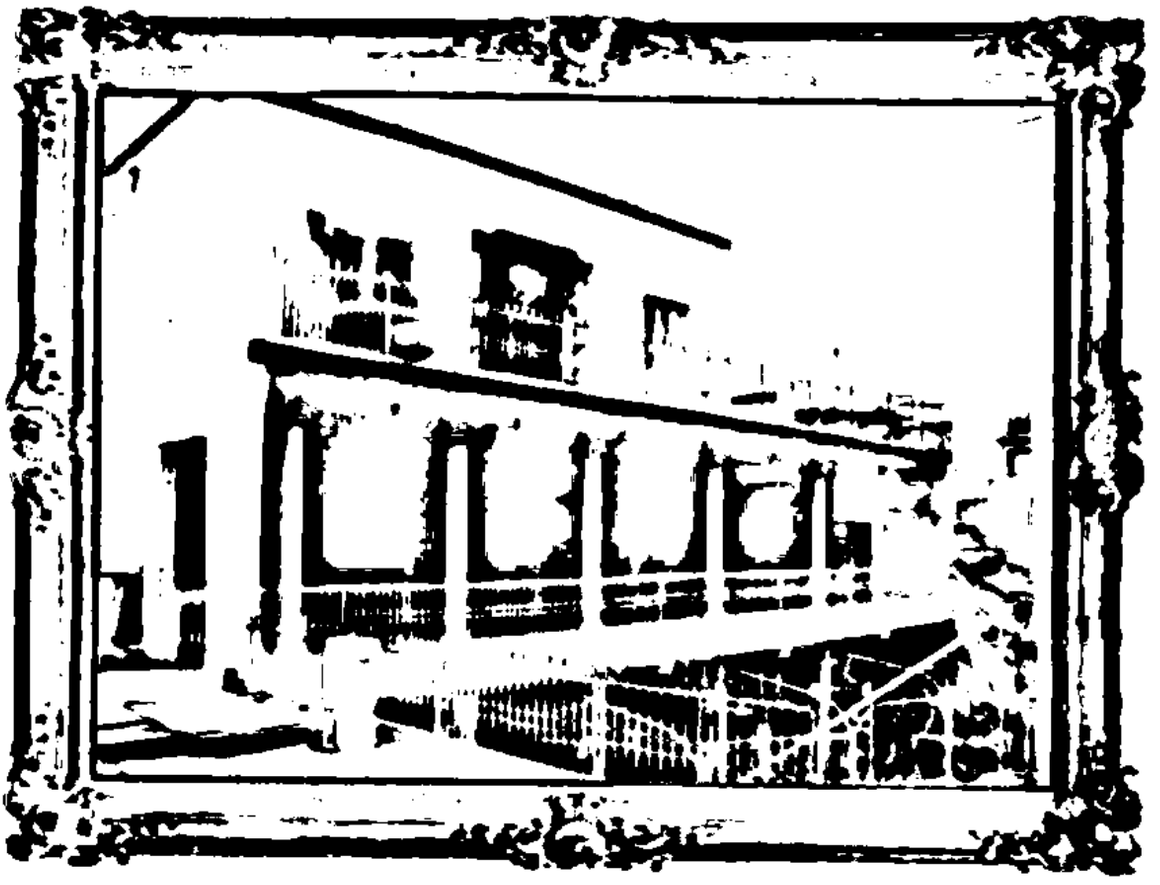

المنظر البديع الفندق للطلاب للجامعة الحقانية الرضويه القائد الآباد

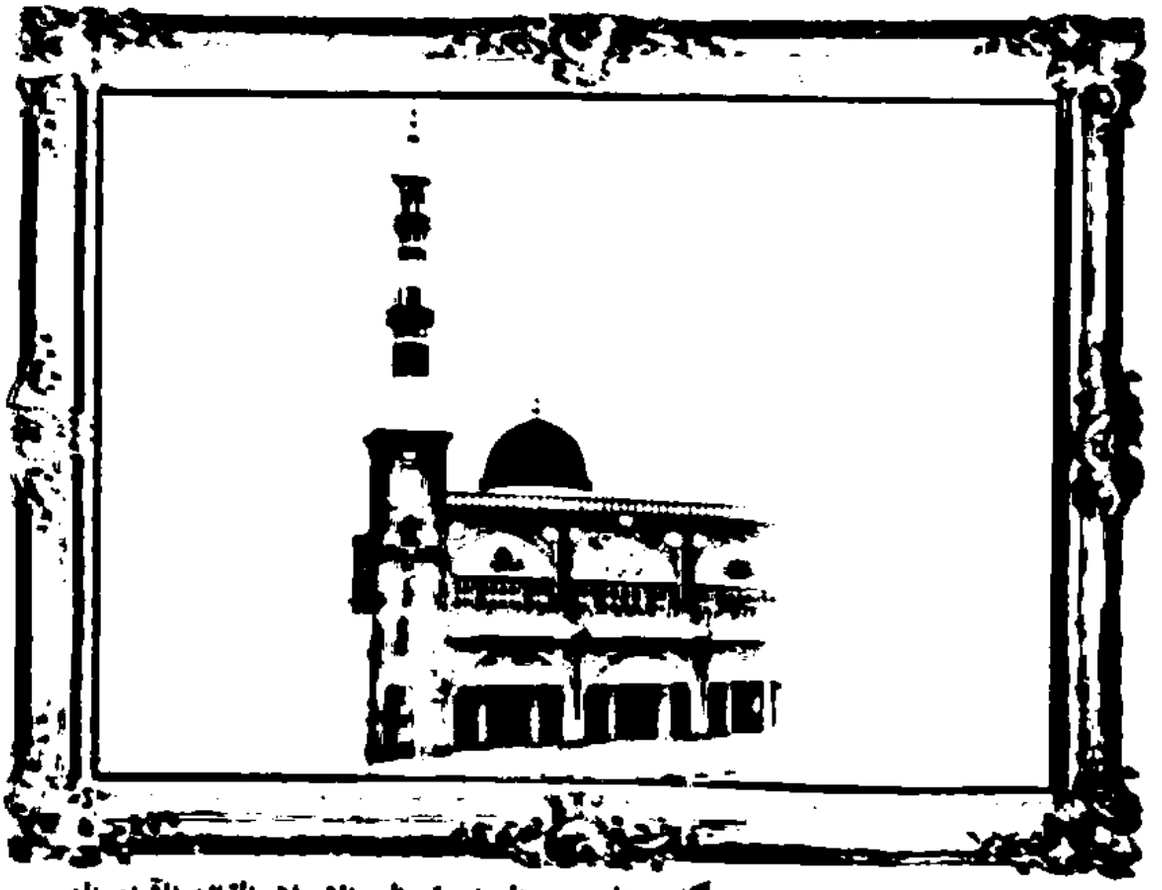

المنظر الجذاب للمسجد گلزار الحبيب الجامعة مظهر الاسلام القائد الآباد الفصن

الهامشي للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

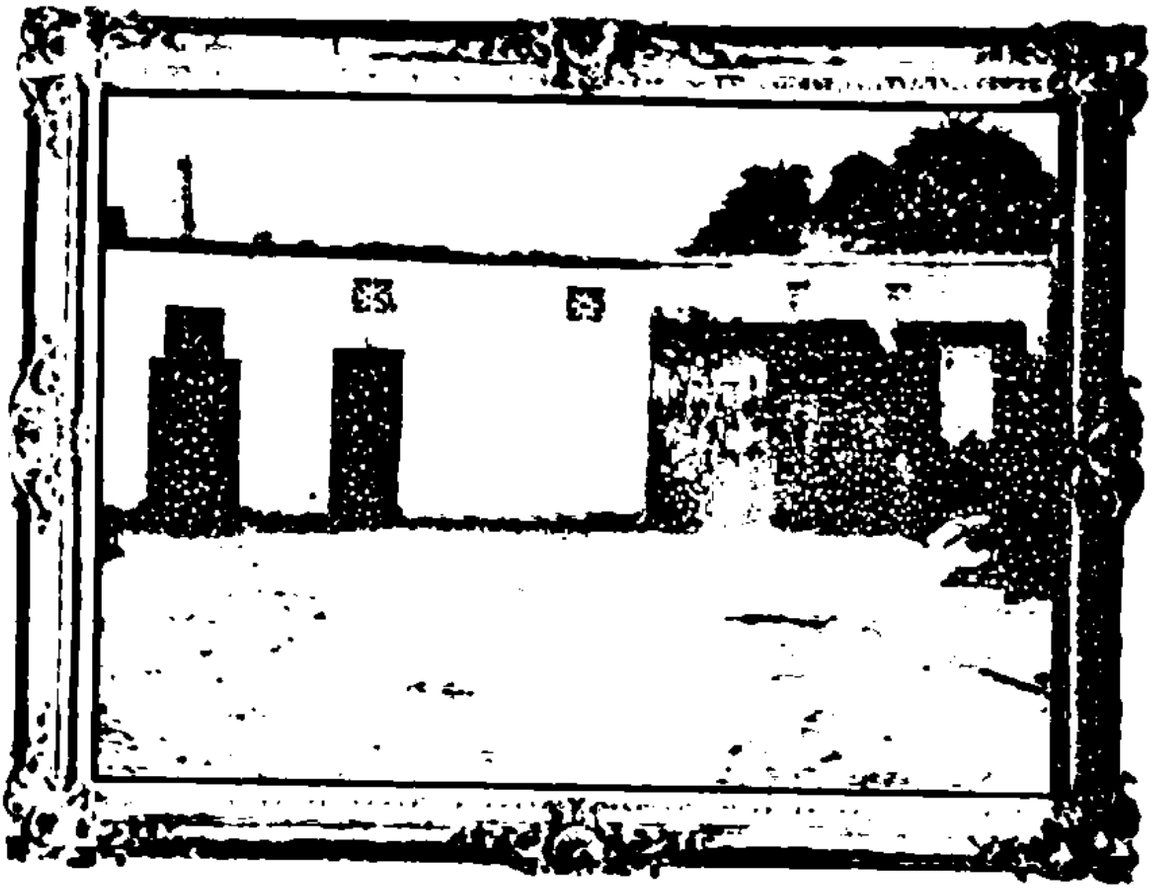

المنظر الوضاء الفندق للطلاب للجامعة مظهر الاسلام القائد الآباد

المنظر المشرق الداخلي للمسجد الجامع القباء القائد الآباد الفصن الهامشي
للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المسرح الانيق للمسجد العتيق لاستاذ العرب والعجم العلامة عطا محمد بندیالوی دوک
خیر آبادی المعروف دوک دمن خوشاب

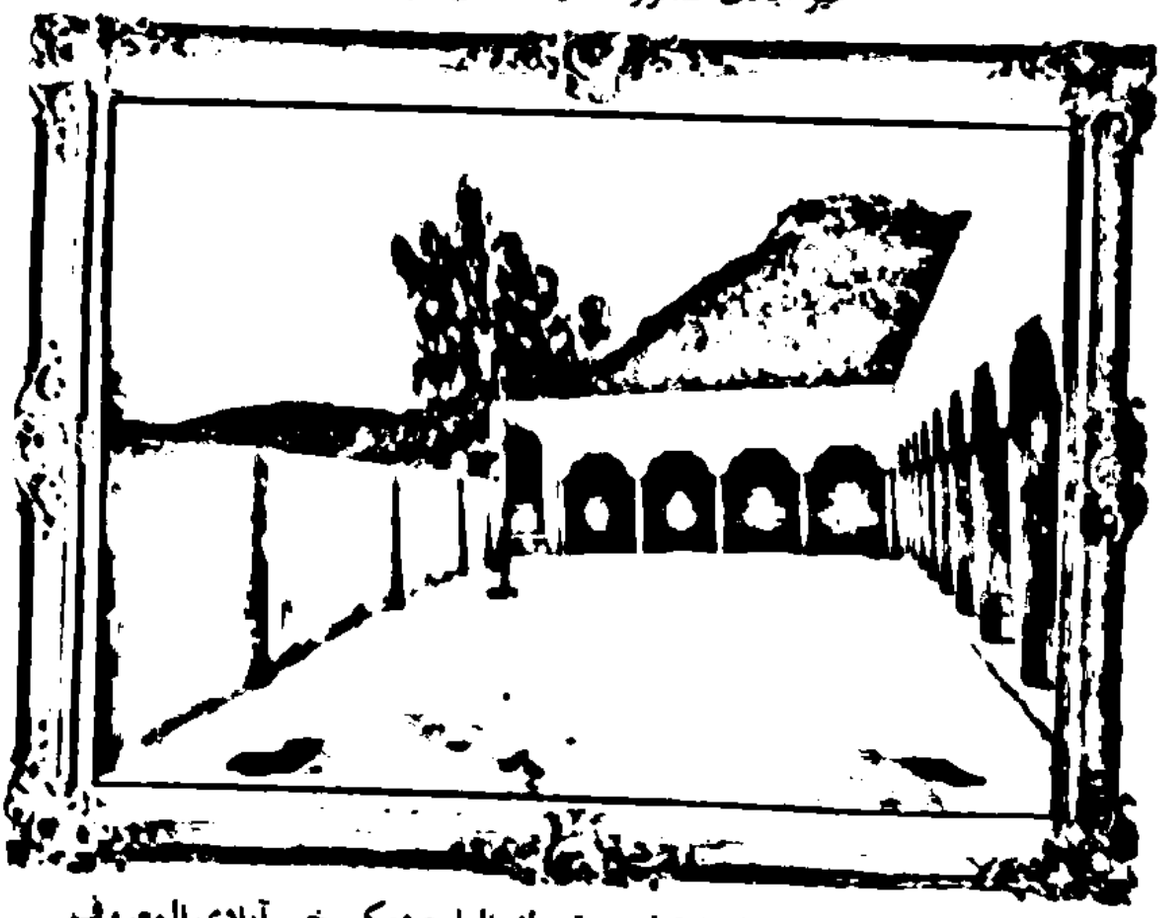

الصورة المشرقة الجامعة الغوثية المهرية عطاء العلوم دوک خیر آبادی المعروف
دوک دمن خوشاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

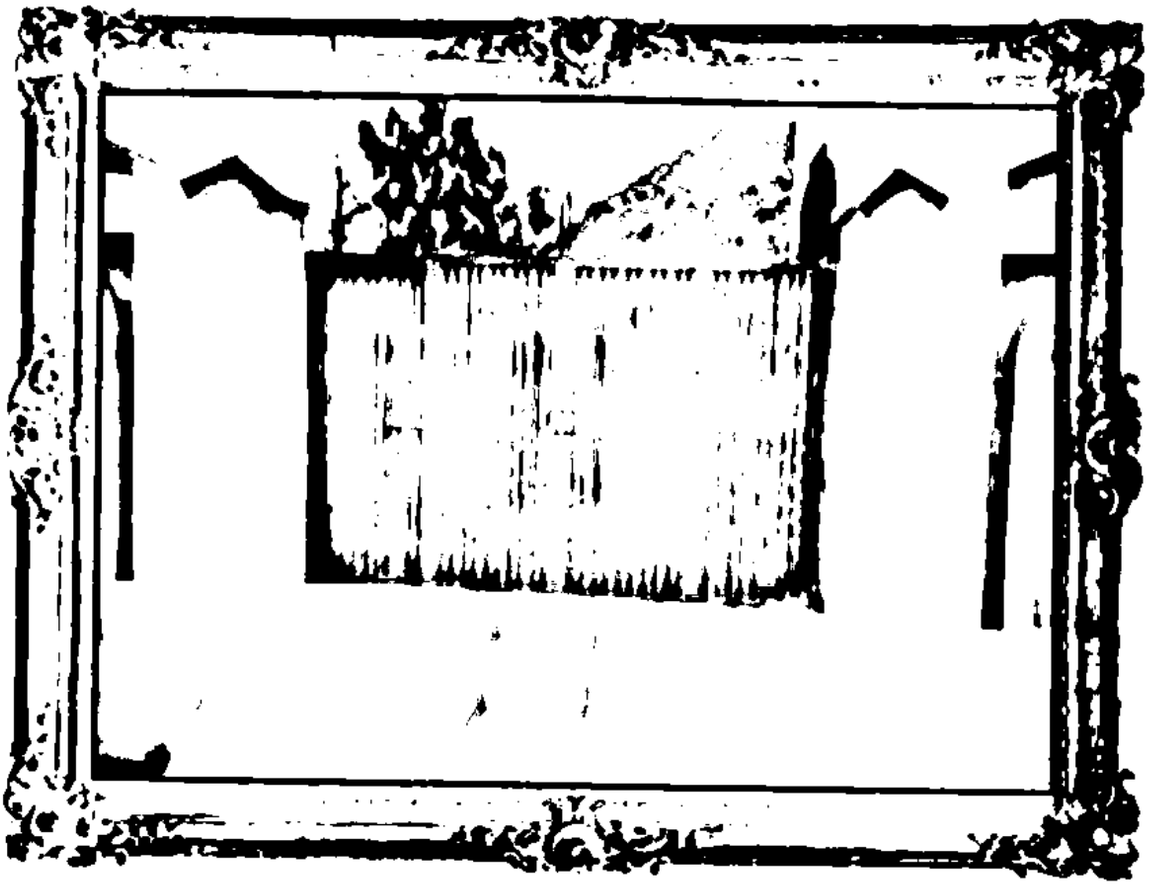

المنظر الخلاب لرتاج الجامعة الغوثية المهريه عطاء العلوم

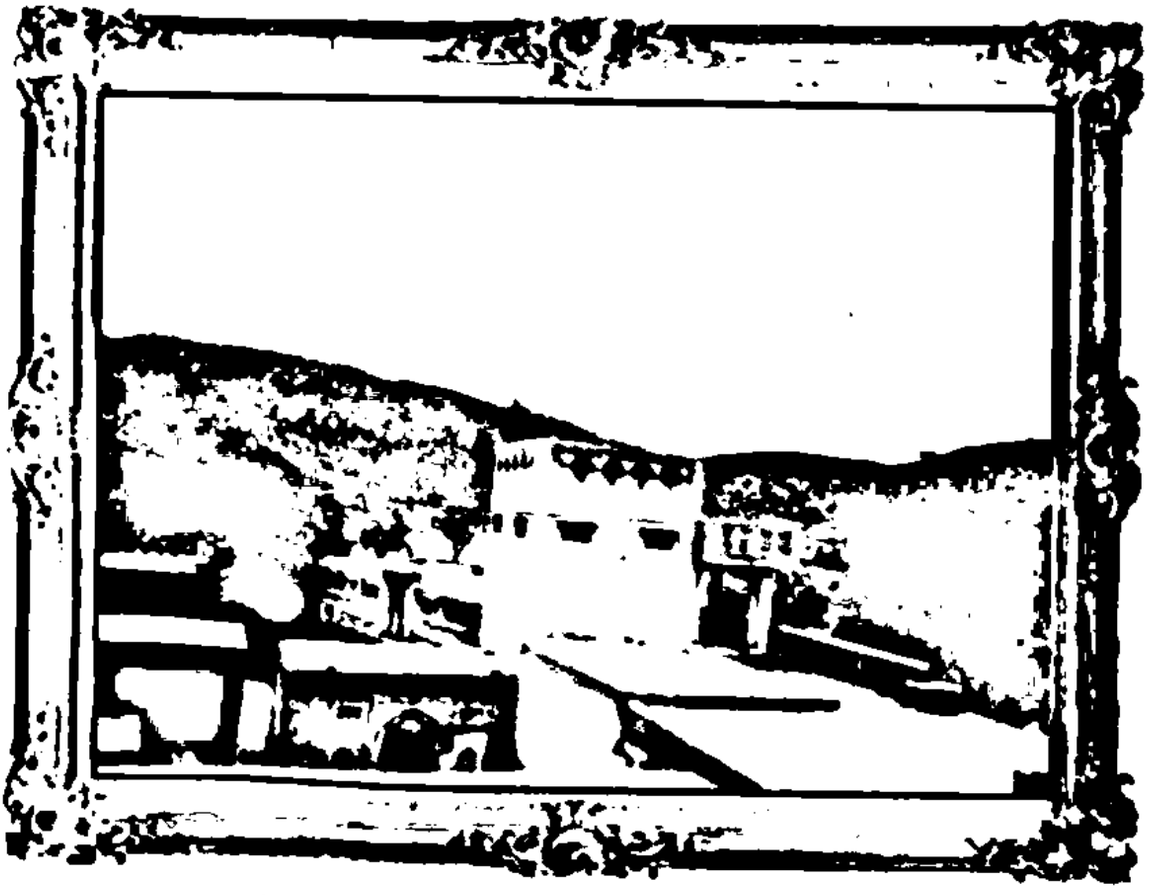

المنظر البديع لدار العلامة عطا محمد بندیالوی رحمة الله علیه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المنظر المشرق لمولد العلامة عطا محمد بندیالوی رحمة الله علیه

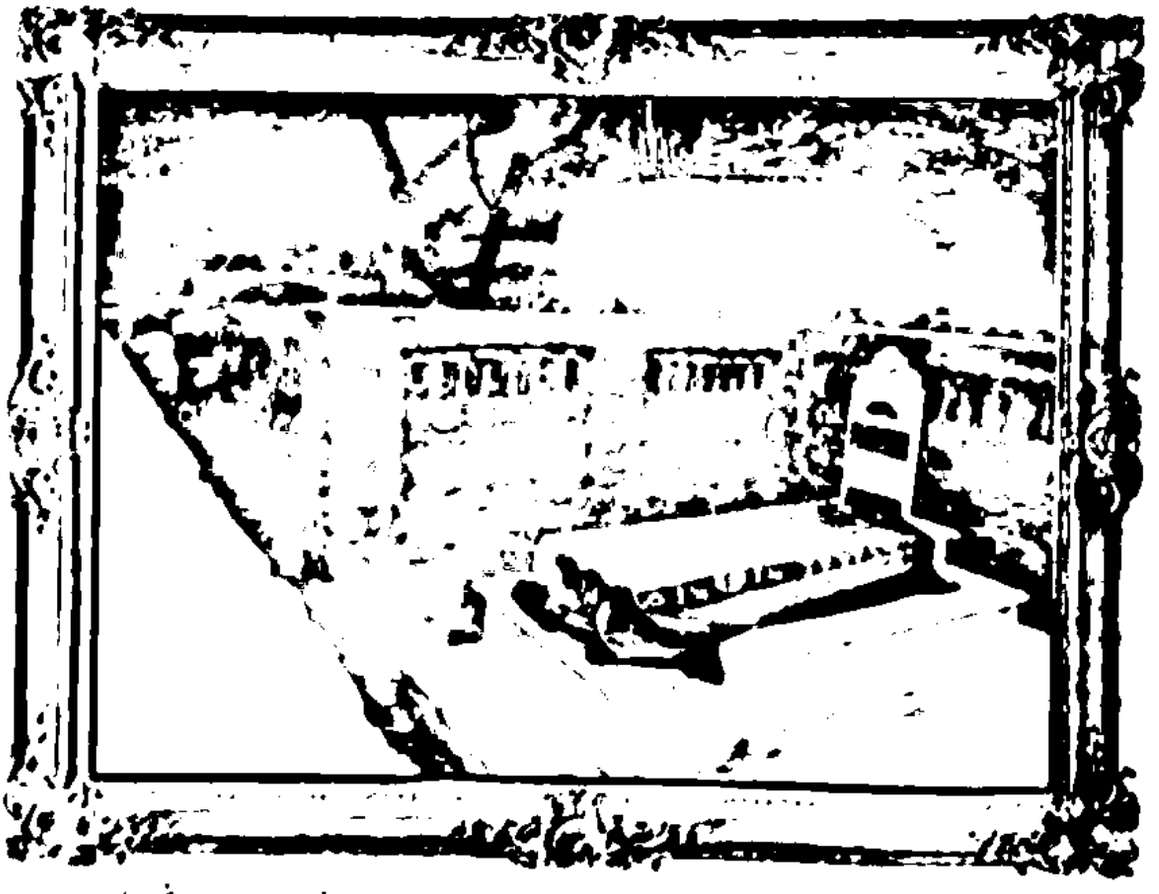

المشهد المشرق للمرقد الشریف للعلامة عطا محمد بندیالوی رحمة الله علیه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

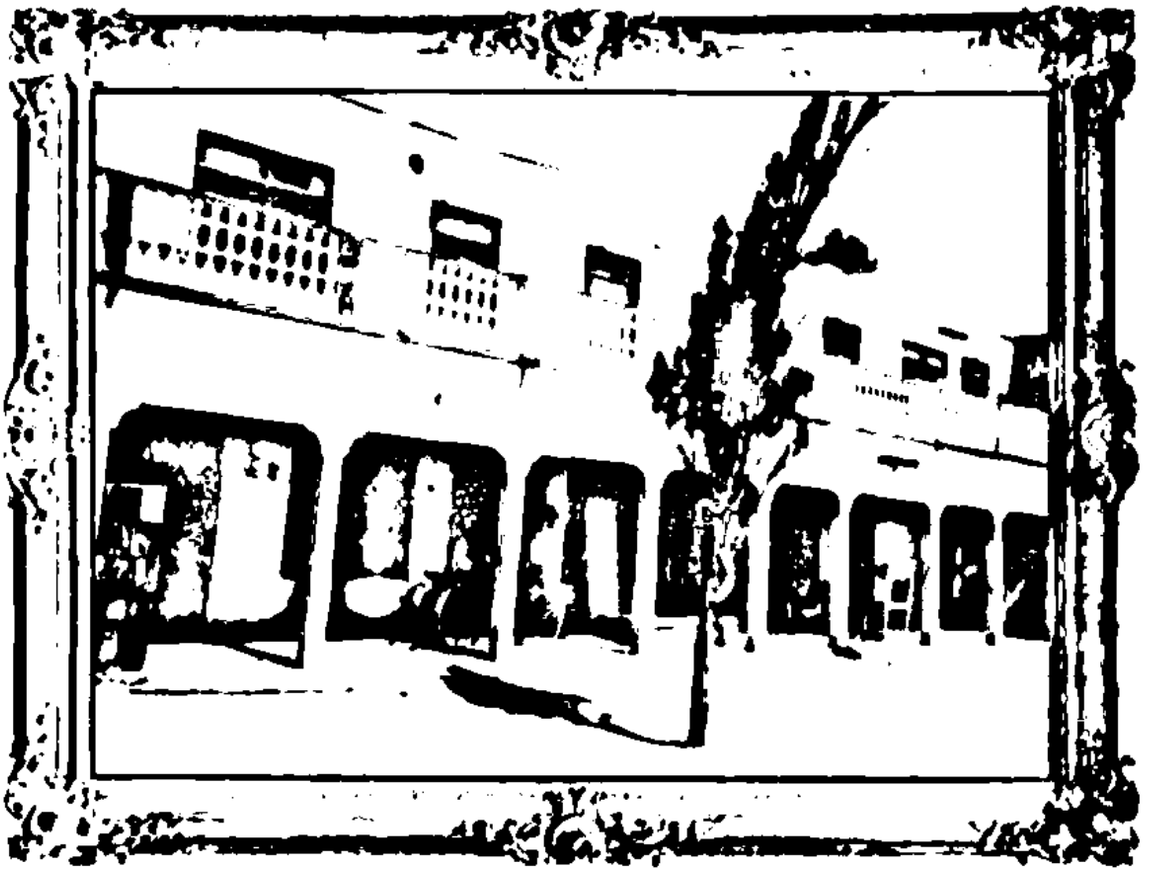

المسرح الانيق للجامعة المظهرية الامدادية

الصورة الجويه للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

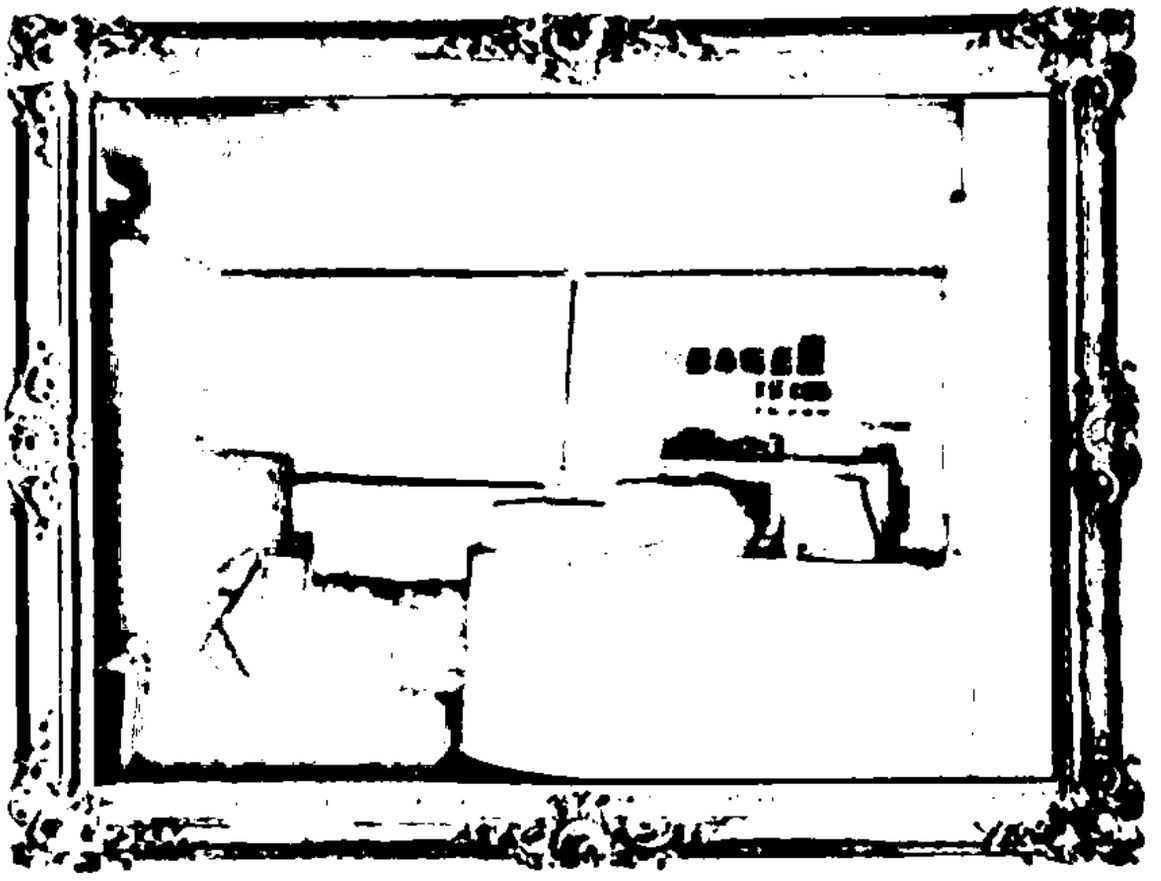

حجرة الكمبيوتر للجامعة المظهرية الامدادية

الحجرة لشيخ الشريعة والطريقة علامة محمد عبدالحق بنديالوى صاحب زيد مجدهٗ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

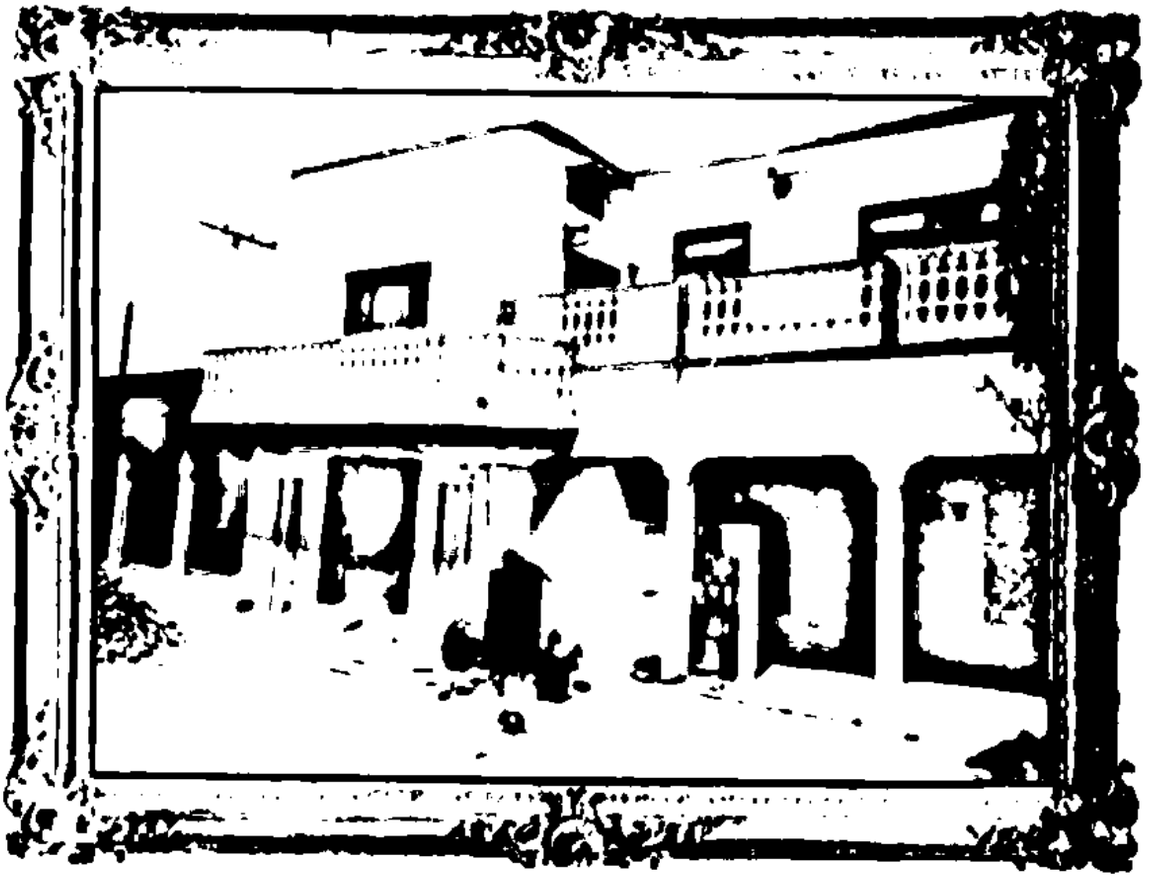

المنظر الخارجي حجرة التدريس لعلامة عطا محمد بنديالوى للجامعة

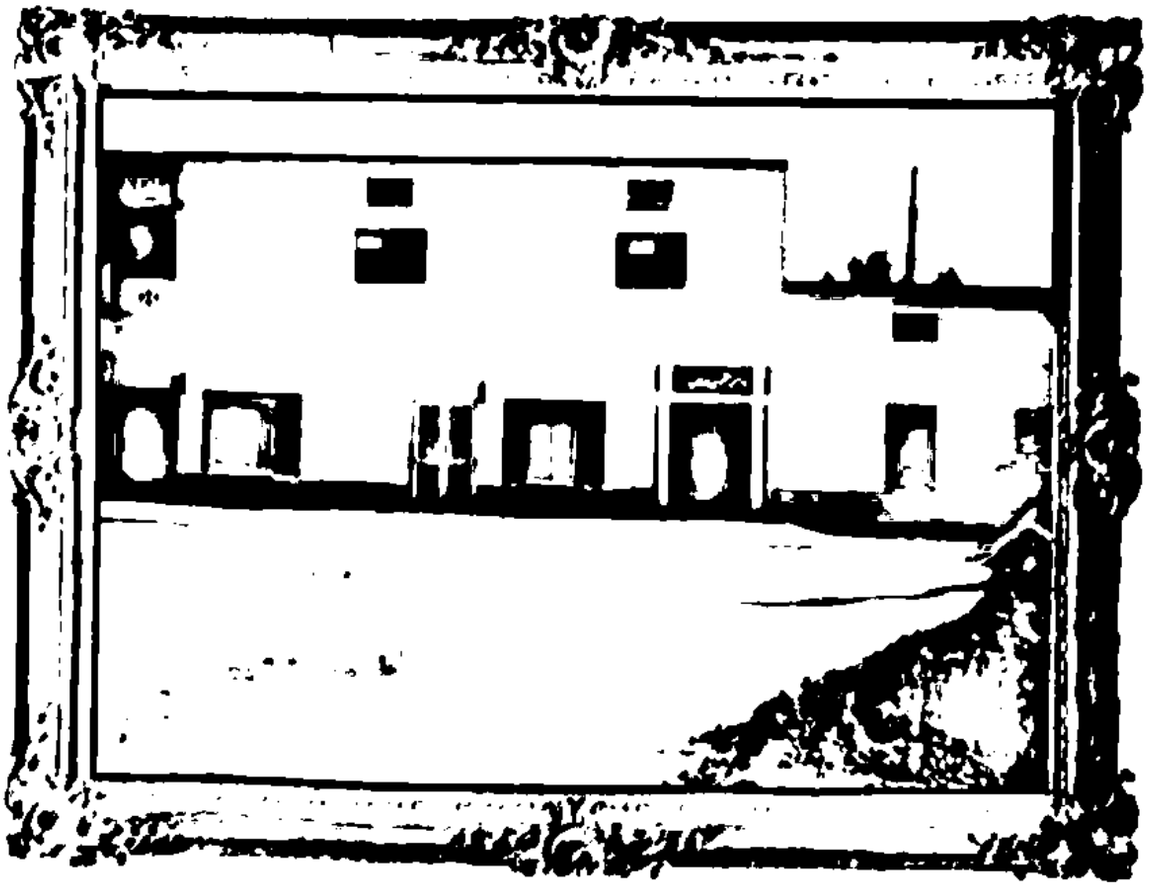

الصورة البديعة القديمة للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصورة المبهجة للمرقد الشريف لعلامة يار محمد بندیالوی رحمه الله تعالی

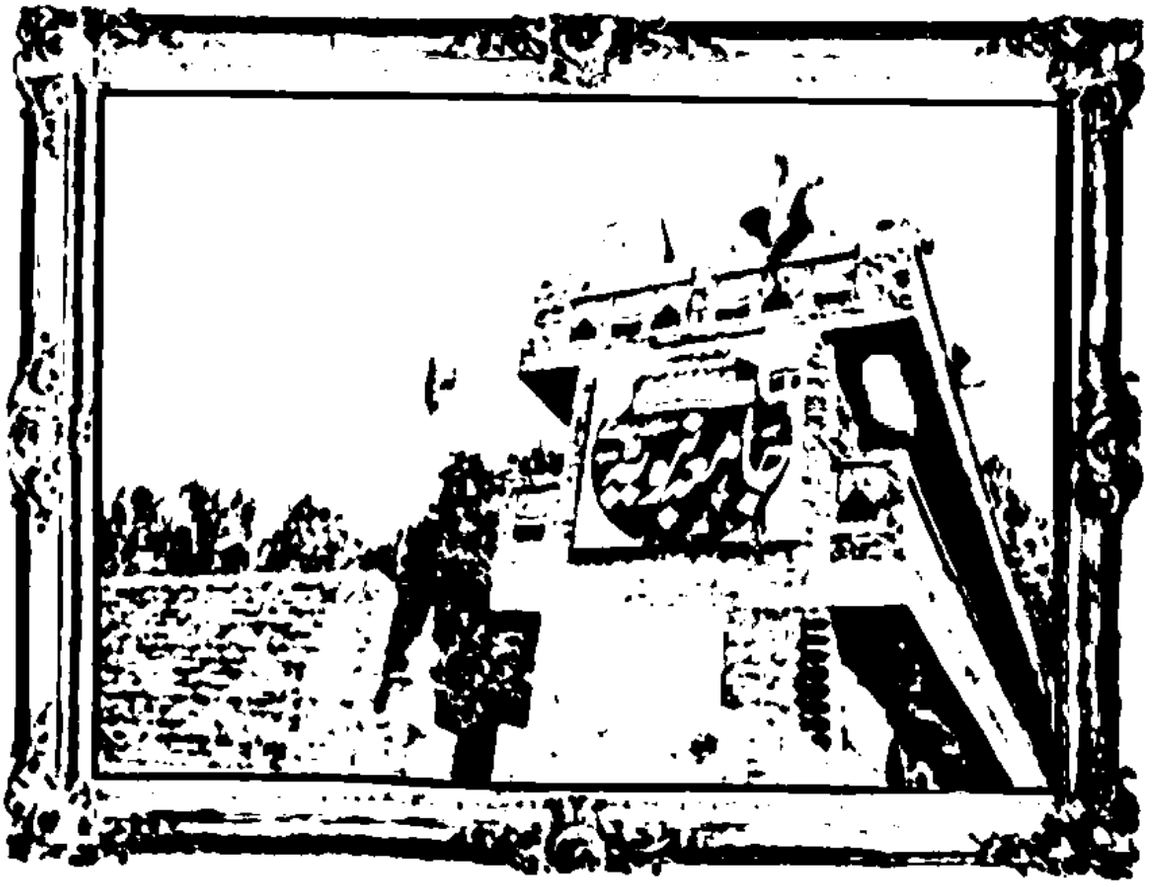

المنظر المليح لمدينة العلوم الجامعة النبوية شرقپور شريف رود القصن الهامشی
للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

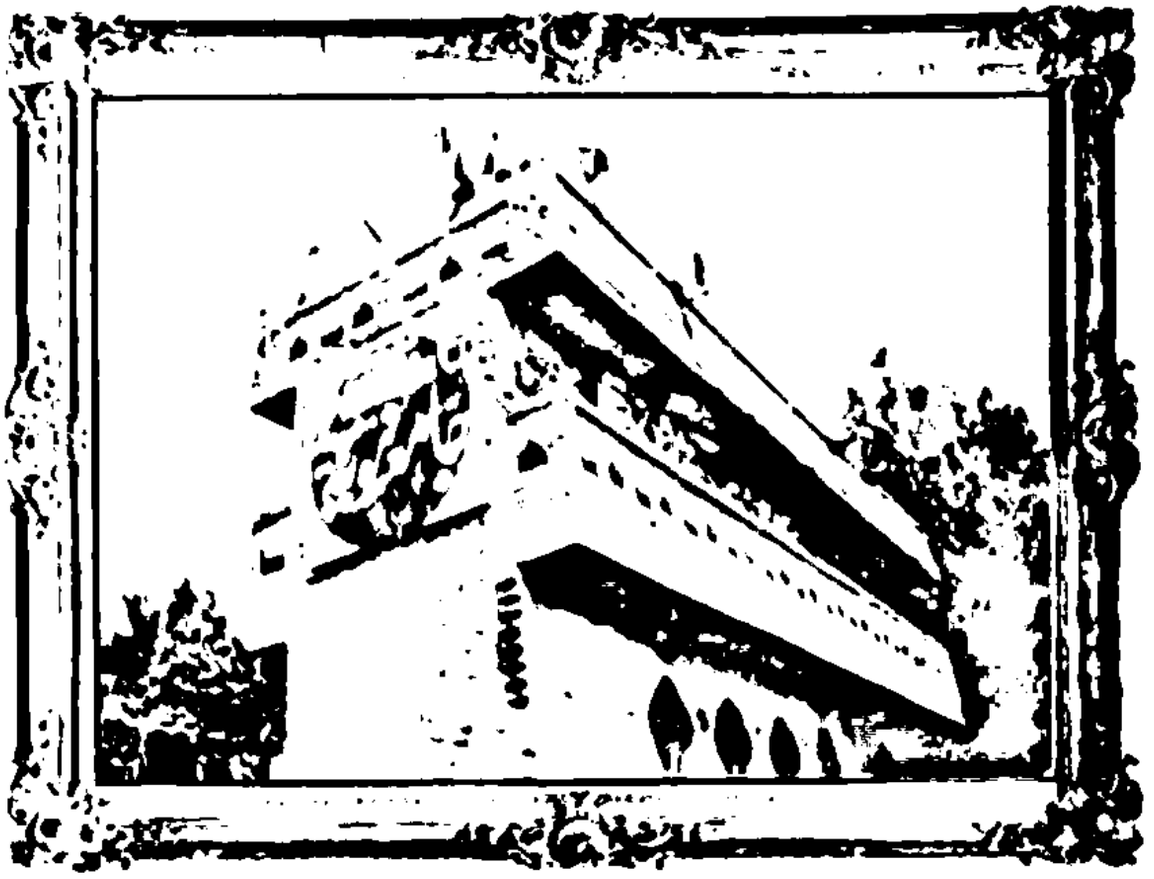

الصورة النادرة لمدينة العلوم الجامعة النبوية شرقبور شريف رود الفصن الهامشى

للجامعة المظهرية الامدادية

المنظر البديع لمدينة العلوم الجامعة النبوية شرقبور شريف رود الفصن الهامشى

للجامعة المظهرية الامدادية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

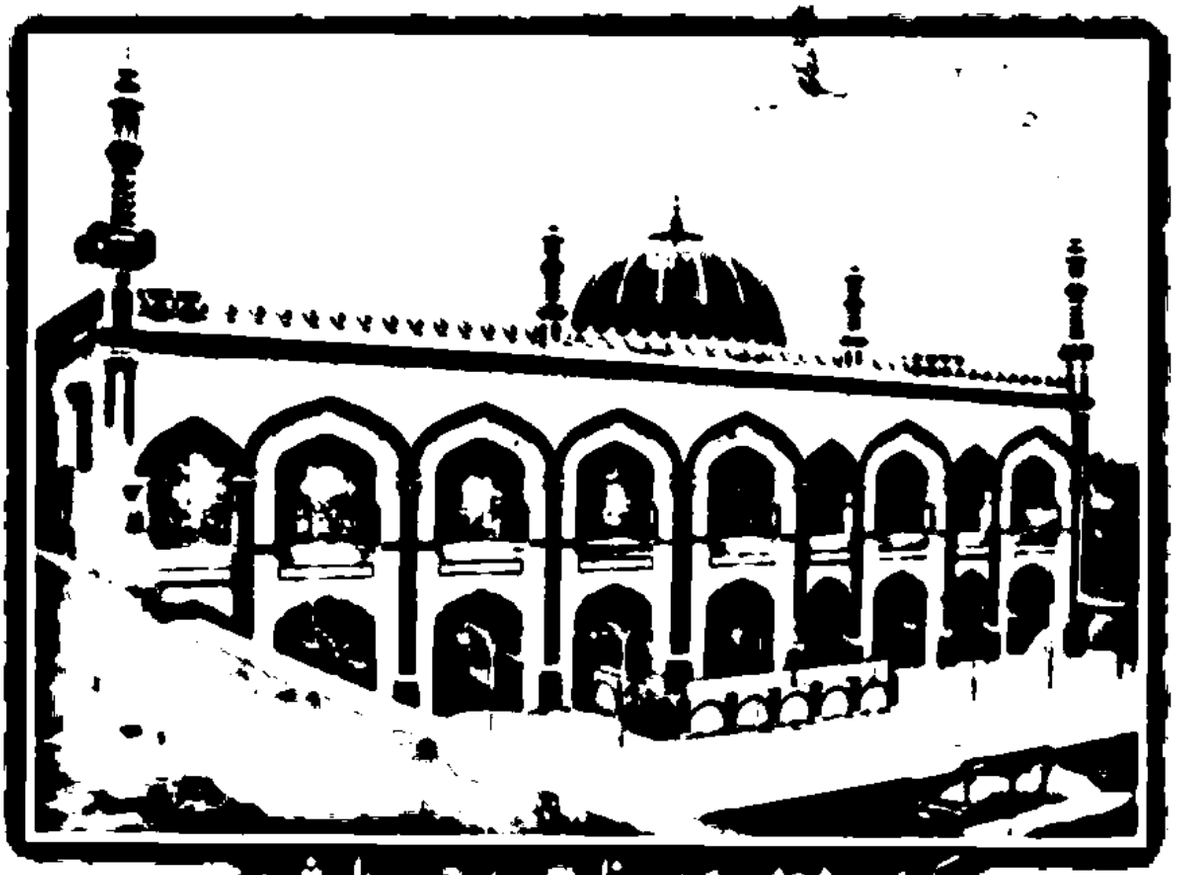

مرکزی جامع مسجد جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

حاشیہ: جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari